(جملہ حقوق محفوظ ہیں - کوئی صاحب قصد طبع نہ فرماویں)

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ

مولوی مولانا مصنفہ نبی بخش صاحب حلوائی لاہوری حنفی نقشبندی مجددی مولانا حضرت تلمیذ حاجی مولوی صاحب قصوری دائم الحضور غلام دستگیر رحمۃ اللہ ہاشمی صدیقی قدس سرہ العزیز المسمی بہ

سورہ مائدہ اور سورہ انعام تمام اور پہلا نصف حصہ سورہ اعراف کا چھٹی پارے کے

سنہ ۱۳۳۴

تفسیر نبوی پنجابی

منظوم جلد سوم

مع ترمیم محشی اردو

آخری تین پاؤ پارہ ساتواں تمام اور آٹھویں پارے کے پہلے تین پاؤ

ARABIC SECTION
Dated.....

حسب فرمایش محمد اسمٰعیل تاجر کتب بنگلہ ایوب شاہ لاہور

در مطبع گلزار محمدی سٹیم پریس لاہور باہتمام شیخ گلزار بخش طبع نمود

SCANNED & DIGITALIZED

رسایل خمسہ

مصنفہ حضرت جناب مولینا مولوی محمد رضا خان صاحب بریلوی۔ اس رسالہ میں وہابی نیچری۔ چکڑالوی۔ مرزائی وغیرہ فرق ضالہ کی تکفیر و استیصال درج ہے حضرت مصنف نے حرمین شریفین کے فتووں کا خلاصہ بیان کرکے انکا کفر ثابت فرمایا۔ ہر ایک مسلمان خصوصاً حنفیہ صوفیہ کو اسکا مطالعہ کرنا متعین فرض ہے تاکہ گمراہوں کے مکروں سے خبردار ہو کر اُن کے دام تزویر میں نہ آئیں۔ قیمت صرف ۶ر

ثمرۂ حیات میلاد سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان اس کتاب میں نہایت عمدگی کے ساتھ کیا گیا ہے۔ عبارت معقول اسکی بالکل مقفےٰ مسجع اشعار گلزار سے بھری ہوئی ہے اور روایت مقبول اسکی غزلیات آبدار سے لدی ہوئی ہے۔ قیمت ۴ر

احسن الاخبار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اور رسالت کو اناجیل مروجہ سے اس طرح ثابت کیا ہے کہ عیسائیوں کو مجال انکار اور کسی کو فہم بحث و تعرض سے لڑے بھی تو اُسے خود اپنی انجیلوں سے ہاتھ اُٹھانا پڑے۔ قیمت صرف ۶ر

عیسائیوں کا گورکھ دھندا عیسائیوں کے اُن عقیدوں کی بخیہ گری جو پر اُن کے مذہب کی عمارت کی بنیاد ہے۔ دلائل عام فہم مگر ایسی مستحکم کہ جن کی زد میں عیسائی دنیا سر دھنکر رہ جائے۔ موقعہ مناسب پر شعر و غزل نے تو اس کتاب کی تحریر کو اور دلچسپ بنا دیا ہے۔ کہیں کہیں کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اُس کا نام معہ قید و صفحہ لکھکر اس مضمون کو بھی بجنسہٖ نقل کر دیا ہے۔ فی الحال اس کی کوئی دوسری کتاب وجود نہیں ہے۔ قیمت۔ صرف ۸ر

سلسلہ تعلیم اسلام معروف بہ سلسلہ قادری

اسلامی دنیا میں آج تک لاکھوں کتابیں طبع ہوئی ہیں لیکن جو اس سلسلہ کا رنگ ڈھنگ مصنف صاحب نے رکھا ہے۔ سب سے نرالا ہے بچوں کی تعلیم کے واسطے آسان فقرے اس اوصاف سے لکھتے ہیں کہ انسان بلا داد دینے کے کچھ زبان پر نہیں لا سکتا۔ لطف یہ کہ ایک چھوٹا سا بچہ بھی اس سلسلہ کا ایک فقرہ سمجھکر اس کا مضمون از بر یاد کرلے تو ایک پورے عالم جتنا اسکو مسائل مندرجہ پورا وخل ہو سکتا ہے۔ اس سلسلہ کے متعلق کسی کا قول ہے کہ جناب مولانا مولوی غلام قادر صاحب مرحوم سے جب لوگ مسئلے دریافت کرنے آتے۔ تو آپ کو تحریر میسر نہ ہونے کے علاوہ طلباء کا بہت رش ہوتا ہے اس لئے بندہ کو خیال آیا کہ مسائل دینی قلمبند کرکے علیحدہ طبع کرائے جائیں تاکہ ہر مسلمان کی ادنیٰ پہنچ سے مستفیض ہو۔ فی الحال مندرجہ ذیل کتب چھپ چکی ہیں +

اسلام کی پانچویں کتاب مسائل رضاع وغیرہ وغیرہ قیمت صرف ۶ر

اسلام کی چھٹی کتاب اوراد و وظائف عملیات نادرہ وغیرہ وغیرہ قیمت ۶ر

اسلام کی ساتویں کتاب عقائد اور احکام وغیرہ مسائل تین بالجبر رفع یدین۔ وفاتحہ خلف امام قیمت صرف ۶ر

اسلام کی آٹھویں کتاب مقلد غیر مقلد کے عقاید اور بیان تقلید اور مسائل وجیہ پر فتوی قیمت ۶ر

اسلام کی نویں کتاب تین طلاق و جہیز طلاق مخیر و حضانت اور کفریات کلام کے مسائل درج ہیں قیمت ۸ر

اسلام کی دسویں کتاب آنحضرت کا وقت واحد میں مقامات متعددہ خصوصاً مجالس مولود شریف میں رونق افروز ہونیکا بیان اور آپکے آباء شریفہ اور امہات لطیفہ کے اسلام کا ذکر حقیقت انوار احمدی و دیگر بہت سی مسائل معترضہ کا جواب شافی دیا گیا ہے۔ قیمت صرف عہ

اسلام کی گیارہویں کتاب اس کتاب میں مسئلہ عصمت انبیاء ثبوت معراج جسمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام از آسمان ظہور مہدی حسنی و حسینی آخر الزمانی کیفیت سوال منکر و نکیر قبر میں بہشت و دوزخ کے درجات کا بیان۔ تعداد و کل اہل جنت کی کرامات معجزہ سحر و شعبدہ میں فرق ثبوت رسالت آنحضرت وحی انبیاء اور اولیاء میں کیا فرق ہے کرامات اولیاء اللہ حق ہیں ثبوت سماع اموات کا کہ صوفیائے کرام شب برات میں فوت شدہ اعزا کی قبروں پر جاتے ہیں غرض اس قسم کے ۱۷ عقائد کا مفصل ذکر کیا گیا ہے قیمت عہ

ملنے کا پتہ محمد اسمٰعیل تاجر کتب بنگلہ ایوب شاہ لاہور

V.3
15359
3-L 06

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہک سو ویہہ آیتاں وچہ سورت مائدہ ہین گرامی
تے چوداں ہین رکوعے اسدے وچہ حساب تمامی

مائدہ اُتران دا آسمانوں ذکر جو اس وچہ آیا
تاہیں مائدہ اس سورت دا اللہ نام لکایا

حکم اٹھاراں اسوچہ جو کسے ہور سورت وچہ ناہیں
تے بھجے سورتاں تھیں پچھے مائدہ فتح اوتاریاں سائیں

وچہ حج وداع سنہ دہاں حرماں چلدیاں رب اوتاری
تا ناقہ عضباء تے سن حضرتؐ وحی گھلیا رب باری

ہور اسماء بنت یزیدوں وچہ شعب الایمان لیایا
ابن شیبہ تے بغوی بیہقی نقل کرن ایہ پچھے

جو با ذوناقہ دے ٹٹ جاون نقل سورت دے پاروں
اوہ کہڑی میں پھڑی مہار ناقہ دی سی نزدیک سدایا

جد وحی نبی تے ہوندی پیندا بھار وڈا سورتاں نوں
تے خطبے وچہ مائدہ توبہ حضرت پڑھی وقاراں

وچہ سردیاں سخت پیندا چھٹ مُڑھکا شار سلار تریں

لہ یا ایک سو بائیس یا ایک سو تیس مواہب الرحمان۔ سلہ ۱۲ سبحہ الخ اور در منثور میں امام احمد لہ ترمذی سی و ابن ماجہ اور حاکم
اسکو ترمذی نے اور صحیح کیا اسکو حاکم اور ابن مردویہ اور بیہقی نے سنن ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جو فرمایا آپ نے
نازل ہوئیں سب سے اخیر میں سورہ مائدہ اور فتح در منثور صفحہ ۲۵۲ جلد دوم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں فقط سورہ مائدہ کا ہی
ہے اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے شعبی سے کہا اسنے نہیں ہے مائدہ میں کچھ منسوخ مگر یہ آیت یا ایہا الذین
لا تحلوا شعائر اللہ ولا الشہر الحرام ولا القلائد ایک روایت میں یہ دوسری آیت بھی
منسوخ ہے فان جاءوک فاحکم بینہم او اعرض عنہم رواہ ابوداؤد فی ناسخہ و منسوخہ و حجی کما فی
خازن میں ہے اگر سائل کہے کہ کیا سبب ہے جو خاص ہوئی یہ آیت اسکے حلالونکو حلال کرنے کے لئے اور اسکے حرام کرنے کے لئے حالانکہ اور سورتیں بھی ہیں جو حلالوں کو حلال اور حراموں کو حرام کرتی ہیں جواب یہ ہے کہ
ہوئی یہ سورت واسطے زیادہ ساتھ اہتمام کرنے اس سورت کے مثل فرمایا اللہ تعالیٰ کے ان عدۃ الشہور عند اللہ اثنا عشر
شہرا فی کتاب اللہ یوم خلق السموت والارض منہا اربعۃ حرم ذلک الدین القیم فلا تظلموا فیہن انفسکم پس آپس میں ظلم سے تاکید فرمائی اللہ تبارک و تعالیٰ نے جملہ ظلم کرنا ہوگا ان مہینوں
مہینوں کے درمیان۔ اور مثال یہ ہے کہ کل مہینوں میں ظلم کرنا حرام ہے۔ پس جس طرح سال بھر میں یہ چار دن مہینے خاص
ہوتے ہیں واسطے اعتنا یعنی زیادہ پرواہ ہونے اسکے بایں سبب کہ جو جو حکم اس سورت میں ہیں وہ دوسری سورتوں میں
نہیں ہیں ۱۲ خازن سلہ اس مائدہ کا نام قضوی بھی ہے ۱۲ منہ نہج النبوت ۔

Marfat.com

جے اسوار ہوندے اسواری بھاروں عاجز ہوندے
تے حکم اٹھاراں اس سورت وچہ جو ہوراں وچہ ناہیں
وچہ فتح البیان عائشہ تھیں جو اسوچہ حلال اشیائیں
انہیواں ۱۹ حکم آذان جو اس وچہ اوہ زائدہ فرمایا
تے نسبت مائدہ نال نسا دے ہے اسطور پیارے
جویں عقد نکاح ہور مہر حلف ہور عقد معاہدہ چارے
بھی عقد اجارہ ہور عقود جو آہے مثل اونہاندے
یا ایہا الناس نساء سورت وچ مکیاں رب الایا

جے ران کسیدی پر سر ہوندا پاٹن لگے کہندے
تے کوئی شئی نہیں منسوخ اسدے وچہ ابوداؤد منائیں
اوہ گنو حلال اتے جو اسوچہ حرام حرام ٹھہرائیں
اوہ ہی مخصوص جمعہ سورت سنگ وچہ مواہب لیایا
نساء وچہ ذکر عقود آہا ایفاء مائدہ وچہ سارے
وکالت عاریت عقد وصیت اتے ودیعت نالے
اتے پورا کرنا سبہ عقداں دا مائدہ ہے فرماندے
تے یا ایہا الذین آمنوا مدنیاں جہت خطاب سوہایا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو پورا کرو ساتھ عہدوں کے

اے اہل ایمانوں پورے کر ہو عہد پیمان تمامی
عقد اوہ عہد جو محکم کیتا قول اقرار پکا کے
قتادہ کہے مراد جو کیتیاں آپسوچہ سوگنداں
اتھ عہد مراد احکام جو رب نبی تھیں ظاہر پائے
یا پنج بپار جو آپسوچہ اوہ پورے کرن تمامی
ہک عہد ایمان ہور عقد نکاح بھی بیع دا عقد ایہائی
بیہقی کنوں مقاتل وچہ شعب الایمان لیایا
بھر ابن عباسوں بیہقی وچہ شعب الایمان لیاوے
بھی جو رب فرض کیتا اتے احداں وچہ قرآن لگایاں

عقود عہود ہک معنے یعنے محکم عہد گرامی
وچہ اصل عقد ہی گنڈھن بنھن ویکھ معالم جا کے
اوہ بھاویں حالت کفر اندر ہن کرو وفا خرسنداں
اوہ پورے کرن سبھے جویں کہے میں کل احکام منائے
عہد اللہ ابن عبیدہ کہیا عقود پنجے سبہ نامی
چوتھا عقد العہد اتے پنجواں عقد قسم ہے بھائی
ہے عہد خدا دا وچہ قرآن جو امر نہی فرمایا
جس شئے حلت حرمت رب تھیں عہد خدا اوہ پاوے
اوہ سبھے عہد خدا سنگ بندیاں کرن وفا بھلیایاں

یعنی جو عہد تاکید والے بندوں اور خدا تعالیٰ کے درمیان ہوئے ہیں یا اور لوگوں اور مومنوں کے درمیان۔ پھر ابن عباسؓ اور قتادہؓ وغیرہ نے سلف میں سے عقود کی تفسیر عہود بیان کی ہے اور اسی پر اجماع ہے اور عقد بمعنی گانٹھ اسکا استعمال اجسام میں ہوتا ہی جسکو اسطرح کہا کرتے ہیں میں نے اسمیں گانٹھ لگا دی ہی یا خوب طرح بل لگا دیا پس جب حیضوں میں اسکو استعمال کیا کرتے ہیں تو اس سے احکام شریعت کا لازم پکڑنا اور محکم کرنا مراد ہوتی ہی۔ اور یہاں بھی یہی مراد ہی اسی لئے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ عقود بمعنی عہود موکدہ معنے نقل کیا ہے۔ پس موکدہ صفت عہود کی ہے۔ مواہب الرحمان ۱۲

ہے اوفوا بالعقود اندر سب نمدراں کرن وفاؤں
ایجاب قبول ہووے جیوچہ سب داخل وچہ عقوداں
عقود ایہن مجمل تائیں اتھ شاہ رسل فرمایا
اوہ بھاویں شرط کری سوداری پوری کرن نہ آوے
جیویں عدت وچہ نکاح یا باجھ گواہ نکاح نہ آیا
شرط بیلج اتے ہور رشوت فاسد عقد جو آوے
جیویں جو نذر کری کوئی روزہ رکھساں عید دہاڑے
پس کرن وفا انہاندا اسنوں واجب ہوگ منائے
جواب اسدا ایہہ نذر روا پر قید ساقط ہو جاسی
عرفان امانت ربدی انظلوم جہول جو چائی
الوہیت ربدی سنگ ہی توں محکم عہد پکایا
افرءیت من اتخذ الٰہہ پڑھ لکھیا وچہ قرآنے
سبی عہد خدا دی کرن عبادت خالص چھوڑا غیراں دی
جاں عمل کرن حل حرمت شارع نہیں عقد سایا

جے شرع موافق نہیں تے قسم کفارت کرے اوہاؤں
حقوق العباد تمامی واجب پورا کرن عہداں
جو شرط اجہی کرے جواز نہ جس قرآں یا یا
خرط خدا دی بونہہ حقدار اتے منسوخ سنے
اجارہ فاسد بھی بیع فاسد عوض زنا دے
پھر حنفی کہن جو عقد نہ جائز پورے کرن سوہنے
یا نفل طلوع غروب وقت کوئی منے پڑھن سوہنے
تے حال اہی جو روزہ عید ہور نفل اسوقت نہ آئے
پس عقد صحیح اتے شرط مخالف باطل ہو سی خاصی
کرن وفا تس لازم ہویا ناہو غافل بھائی
پھر کیوں نفس ہوائوں پوچیں ظالم ظلم کمایا
کیا ڈٹھا نہیں توں پڑھ پاجس معبود ہوا ڈہر جانے
توں حور قصور جنتاں نوں پوچیں بھلوں عہد اقراراں
اگلی آیت وچہ تدے اوہنا ندا کرن وفا فرمایا

اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ

وَأَنْتُمْ حُرُمٌ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ

حلال کیتے گئے واسطے تمہارے چارپائے چگنے والے مگر جو پڑھے جاتے ہیں اوپر تمہارے نہ حلال جاننے والے شکار کو اور جب تم احرام باندھے ہو تحقیق اللہ حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے۔

حلال کیتے تساں کا سن رب حیوان انعامی چوپائے
ٹھیک خدا وچہ حرمت حلال حکم تساں فرمائے
نہ روا اسکار کرن اوس حالت جال تسیں محرم آئے
حلال اوہ چیز اجازت شرعی جسوچہ پائی جائے

لہ معاملے مجنون اور نابالغ اور غلام کے اور حدود شرعی سے معافی یہ سب خرافات باطل اور نا جائز ہیں ۱۲ خلاصۃ التفاسیر ۱۲۔

سلہ یعنی یہ جو قید لگائی ہے کہ بعقدہ عید کو رکھا جائے یا نفل مکروہ وقتوں میں پس شرط باطل مندرج ہے اسکا ایفاء واجب نہیں ہے

سلہ یعنی جس پر اللہ جل شانہ نے انسان کی زندگی اور عیش کا دارمدار رکھا ہے اسکا بیان کرنا نہایت ہی ضروری تھا اسی لئے اگلی آیت میں فرمایا احلت لکم الآیات سلہ مباح وہ ہے جس سے شریعت خاموش ہوئی۔ خلاصہ ۱۲۔

Marfat.com

حلال قطعی نوں گنن حرام ایہ کفر ایہی ہر حالے
بھی کہن حلال حرام قطعی نوں کفر لکھن متوالے

بہیمہ لایعقل حیوان انعام چوپائے آئے
ما تیلے آیت آیندہ اتھ مقصود سہائے

صید جناور اوہ جو آپوں پالیا ہووے ناہیں
حرم احرام بدھا جنہاں کارن حاجیاں عمرے تائیں

تعلق حرمت جو وچہ آیت سنگ احرام ایہائی
ناہ سنگ حرمت تس جان تعلق وچہ خلاصے بھائی

انعام اوٹھ بکریاں بھیڈاں گائیں مہیں اونہاں سنگ آیاں
بہیمہ[1] عام کیتا اتے خاص انعام ایہی فرمایاں

ان اللہ یحکم ما یرید ہے لایق خاص خدا نوں
نفسانی خواہشاں تھیں نہیں حل حرمت مول بچھاؤں

جو کجھ خالق چاہیا بندیاں حل حرام ٹھہرایا
ارادے وچہ الٰہی دخل نہ عقل کسے دی پایا

حیوانات[2] ایہن دو قسماں بری بحری سارے
بحریاں تھیں بن مچھی شارع کل حرام شمارے

بری جو وچہ خشکی ہوندے پھر تن قسم اونہاندے
حشرات[3] الارض مکوڑے کیڑے یا نیولا جیویں پاندے

حرام شکاریاں تھیں جو کھاون پنجے نال بتایا
اکثر ہور حلال خلاصے وچہ ایہی سمجھائیا

چرندیاں تھیں ہے لومڑ بجو گدھا حرام ٹھہرائے
بھی اونہاں وچہ شکاری جہڑے اوہ بھی نال رلائے

جو ٹولہ منکر کنوں حدیثاں بندے اہل قرآنوں
آکھ اونہاں ایہناں چیزاں حرمت کڈھ دشمن فرقانوں

احلت لکم بہیمۃ الانعام جو فائدے ہر انواعوں
ہور حظوظ اونہاں نوں جنہاں نفس سلیم عطاؤں

جاں غلبہ شہوت حیوانیت نفس شرارت ناہیں
تے نفس سلامت نہیں تا اوس حظوظ حرام بتائیں

غیر محلی الصید جو سیر الی اللہ شروع کریندا
نال ریاضت محنت کارن دلبر وصل جلیندا

اوہ وچہ احرام سلوک حرام اوس کرن شکار الائے
یعنے لذتاں نفسانی جو محی الدین فرماوے

لا تحلوا شعائر اللہ شکر توکل صبر رضائیں
ہور دگردان اونہاں سنتوں اوتہیں ہرگز نکلو ناہیں

حقیقت وچہ تساں ہین خدا دے اوہ سب فعل دسائے
جو دلبر طرف کھڑن تاں طالب قرب سجن دا پائے

ہے شہر الحرام طلاب جانجاناں کھڑن کوچے دلبر دے
وچہ مقام سلوک ہدی کر وچہ عرائس پڑھدے

جو فانی نفس ہوئے اتے جنہاں قلادے پئے سلوکوں
بھی قصد سلوک جو سنگ ریاضت جہد کرن مخلوقوں

ڈھونڈن فضل خدا دا نال تجلیات افعالاں
تجلے صفتاں خوشنودی رب اوہ چاہندے ہر حالاں

---

[1] انعام پھرنیوالی چارپائے اور اہل لغت کا اس پر اجماع ہے کہ سم دار جانور بھی انعام میں داخل ہیں اور بہیمہ ہر ایک چوپائے کو کہا جاتا ہے پس اضافت عام کی خاص کی طرف فرمائی جیسا کہ سورۃ مائدہ میں یا وہ چوپائے مراد ہیں جنکا ذکر سورۃ انعام میں آیا ہے اس سورۃ میں اضافت بیانیہ ہوئی۔ مواہب الرحمان ۱۲ [2] بری وہ جانور ہیں جو کہ جنگل میں پیدا ہوں اور بحری وہ ہیں جو دریاؤں میں پیدا ہوئے ہوں۔ جیسا کہ ککھر۔ کرلا وغیرہ یہ سب حرام ہیں ۱۲ [3] اس قسم کے پرندوں اور چرندوں میں اکثر حلال ہیں ۱۲

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ

وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ اٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ط

اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت بے حرمت کرو نشانیوں اللہ کی کو اور نہ مہینے حرام کو اور نہ وہ جانور کہ نیاز کعبہ کی ہوں اور نہ جنکے گلے میں پٹا ڈالکر لیجاویں کعبہ کو اور نہ قصد کرنیوالوں گھر حرمت والے کو کہ چاہتے ہیں فضل پروردگار اپنے کے سے اور رضامندی

ای اہل ایمان ناجائز کرو جو چیزاں منع الٰہوں
ناہ حرمت والے ماہ دی حرمت بھنوں لڑنے راہوں

ناہدی اوپر جنہاں گلیں قلادے کر ہو زور دھگانے
بھی دکھ نہ دیہو جو آون زیارت کارن بیت ربانے

اس کارن جو ہدی قلائد زائر صنف تمامی
رضا خوشنودی رہدی ڈھونڈن سبھ اوقت گرامی

شعائر جمع شعیرہ معنی ایس نشان علامت
مناسک حج یا منہیات جو شئیں مراد سلامت

ہدی اوٹھ گائی بکری مکے بھیجن جو قربانی
قلائد جمع قلادہ گلیں ہدی جو پٹہ نشانی

جاں[1] کافر جاندے حرم تالیکے چہلوں حرم اشجاراں
خود گلیں گھتن بھی قربانیاں گل تا ہووے اظہاراں

جو ایہ مکے جاندے تارب ورجیا اہل ایماناں
جنہاں گلیں قلادے ہون نہ کر ہو تنہاں زور دھگاناں

جنہیں کمیں کفار اندی نیت عظمت سائیں
نہ اونہاں کمانتھیں کفار اننوں روکن روا کدائیں

جے بتاں تعظیم کرن تا روا اہانت خواری
نفع تجارت اجر کمائی فضل ایہی رب باری

وچہ نفع تجارت مومن کافر عام ایہن فرمایا
اتے رضا الٰہی ڈھونڈن خاص مومن حق آیا

ایہہ ہے منسوخ جو اندر حرم مہینے حرمت والے
جنگ روا تفسیر کبیروں بعض اقوال [illegible]

جو فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ دیکھو خود خالق فرمایا
قتل کرو مشرک جتھ پاؤ نسخ تدے اس آیا

ہن حج تے ہدی نہ روا کفار جو ہٹکیاں تنہاں الٰہی
فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ جو حرم قریب نہ ہوون واہی

اونہاں آیتاں سنگ منسوخ ایہ آیت خازن وچہ لیایا
تے وچہ مواہب مطرف بن عبداللہ کنوں بتایا

جو کافر[2] حرم درختاں چہلوں جہت قلائد لاہندے
تا جے حرم درختاں کئن حرمت ثابت پاندے

تا رب فرمایا حرم درخت نہ کٹو حرمت آئی
انج آیت نہیں منسوخ بھی حضرت بصری حسن کہیائی

کوئی مائدہ وچہ منسوخ نہ آیت سائل نوں فرمایا
یا جنہاں گلیں قلادے تنہاں روکن منع الایا

[1] چھلکوں کی طرح کوئی اور شے نشانی کے طور پر قربانیوں کی گردن میں ڈالتے ۱۲ حلوائی۔ [2] یہ روایت ابن جریر اور ابن حمید نے عطا سے نقل کی ہے ۱۲ [3] اور در منثور میں لکھا ہے کہ نکالا ہے عبدالرزاق اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور نحاس نے امام قتادہ سے اپنی ناسخ میں جو کہا اسنے یہ آیت منسوخ ہے یعنی یہ کہ نکلا تھا ایک شخص اپنے (بقیہ حاشیہ صفحہ ۶ پر درج ہے)

Marfat.com

شان نزول اسدا وچہ خازن محی السنتہ لیایا
بھی احمدی وچہ ہور وچہ حسینی موضح لکھیا پایا

حطیم کندی جو وچہ جہالت سی مشہور بتایا
گیا مدینے پاس نبیؐ دے لشکر مگر لوکایا

کہندا یا حضرت کس شے دل لوکاں تسیں بلاندے
کہیا شہادت کلمہ ہور نماز زکوٰۃ بتاندے

کہندا خوب ایہی پر باہر کھڑے سردار اساڈے
میں اونہاں سنگ صلاح کراں پھر منّاں حکم تساڈے

جو باہجہ صلاح اُنہاندی میں کوئی کم کر سکدا ناہیں
جے کیتا اونہاں پسندتاں آکر کراں قبول تساہیں

تے پہلے اوسدے آون تھیں سی دسیا نبیؐ ربانے
اج شخص آوے ہک گلاں کرسی نال زبان شیطانے

تے کافر ہور فریبی جھوٹھا ہو کر مڑے تداہاں
پھر کندی حطیم نبیؐ دے پاسوں جاندا پرت پچھاہاں

پھر جاندا ہویا اوٹھ مویشی کھڑ دا ہک بطحا دے
پھر عمرے کارن گئے جد حضرتؐ جانب حرم خدا دے

تا ڈٹھا مسلماناں گل اوٹھاں پٹے پئے قربانی
تے کعبے دیول ہکی جاوے اوہ حطیم شیطانی

یاراں چاہیا اوٹھ لیون کھوہ پر حضرتؐ بند کیتا
جو اونہاں گلیں قلادے تا ایہ آیت آئی میتا

وَلَا اٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ قصد جو کارن حرم لیائے
حرام تنہاں دُکھ دیون لٹن پھر منسوخ ہویائے

وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ط

اور جب حلال ہو تم یعنے احرام سے نکلو پس شکار کرو

تے احراموں جد فارغ ہو وو کرو شکار جے چاہو
ایہہ امر اباحت کارن استھیں نا وجوب مناؤ

جیویں بعد نماز جمعہ دے کھنڈن امر اباحت آیا
فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ خدا فرمایا

مجاہد اسنوں ابی حاتم بھی نقل روایت لیایا
اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ وانگوں ایہ امر مباح فرمایا

وَاِذَا حَلَلْتُمْ بعد فنا جد تساں بقا ہتھ آوے
فَاصْطَادُوْا نفس حظوظ فوائد بیشک فیر سوہاوے

وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْکُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا

گھر سے نکلا جاہلیت کیوقت درآں حال کہ اُسنے حج کی نیت کی اور قربانی کے گلے میں پٹہ ڈالدیا۔ پس نہ روکا اوسکو کسی نے اس زمانہ میں کوئی بھی مشرکوں کو کعبہ سے نہیں روکتا تھا۔ پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے مت قتل کرو تم مشرکوں کو حرمت والے مہینے میں اور نہ نزدیک ہوں کعبہ کے پھر منسوخ ہوئی یہ آیت سورہ توبہ کی آیت کے ساتھ جیسا کہ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے قتل کرو مشرکوں کو جس جگہ پاؤ۔ اور اسی طرح روایت کیا ابن منذر نے یعنی یہ آیت منسوخ ہوئی ساتھ آیت مذکورہ کے اور یہی قول ہے مجاہد اور ضحاک کا۔ اور روایت کیا ابن کثیر نے کہ مہینے حرمت والے چار ہیں ذیقعد۔ ذی الحجہ۔ محرم۔ رجب۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپکو اللہ تبارک و تعالیٰ کی تعلیم سے علم غیب کا تھا۔ حلوائی عفی اللہ عنہ ۱۲ ؎ وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ مثل جرم یجرم اور کسب یکسب کے متعدی ہے ایک مفعول اور دو مفعولوں کی طرف جیسا کہ کوئی کہے کسبت ذنبا یعنی میں نے اس سے گناہ کرایا ۱۲ مدارک

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

الربع

وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ

اور نہ باعث ہو تمکو دشمنی کسی قوم کی اسواسطے کہ بند کیا تمکو مسجد حرام سے یہ کہ حد سے نکل جاؤ۔ اور مددگاری کرو آپس میں اوپر بھلائی کے اور پرہیزگاری کے اور نہ مددگاری کرو اوپر گناہ کے اور تعدّی کے اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہی۔

تے کھلا نہ کرے تساڈیتائیں دشمنی اوپر کفاراں
جو اونہاں تسانوں ہٹکیا زیارت کعبیوں جاندیواراں

تسیں[1] ظلم نہ کرو کفاراں تنہاں ظلم تعدی پاروں
تے یاری کرہو نیکی تقوٰی اوپر بن انصاروں

اُتے گناہ ظلم دے مول نہ دیہو مدد کائی
تے ڈرو اللہ تھیں ٹھیک اللہ دا سخت عذاب ایہائی

بِرّ بمعنے نیکی عمل جو امر خدا فرماوے
تقوٰی بچنا روکیا جس تھیں بندیاں رب سوہاوے

طبرانی تے احمد حاکم ابن حبان لیائے
تے بیہقی صحت کیتی اسدی ابو امامیوں پائے

ابو امامہ کہے کسے پچھیا حضرت اثم (گناہ) کیائی
کہیا جو چبھے دل تیرے وچہ چھڈا وہ سمجھ برائی

پھر پچھیا اوس ایمان کیا تا شاہ رسل فرمایا
بُریائیوں گھبراون نیکی تھیں خوش ہون الایا

جو شر ہٹاوے مومن تھیں اوس ناروں ملے خلاصی
احمد کنوں ابی الدردا ایہہ نقل لیایا خاصی

جو دکھ دیوی کجہہ مومن نوں بھاویں ہکو سخن سُنا کے
اوہ نا امید رحمت تھیں لکھیا ملے خدا نوں جا کے

بن ماجہ ایہہ ابو ہریریوں نقل حدیث لیایا
پھر طبرانی وچہ اوسط حاکم ابن عباسوں پایا

یاری کرے جو ظالم دی وچہ باطل حق دباون
اوہ ذمے رب نبی دیوں باہر بن عمروں پھر لیاون

جو یار یدیو چہ ناحق جھگڑے غصہ ربدا پاوے
جد لگ مڑے نہ یاری جھگڑیوں خبر [illegible]

تے ظالم دی یاری کیتیاں نکل ایمانوں جاندا
بخاری وچہ تاریخ اپنی دے نقل ایہی فرماندا

(تو بیخا لنصرت الظالم ۱۲)

معنے بِرّ پھڑن تنہائی کارن خاص الٰہی
تقوٰی غیر خدا دے ہر شے ترک کرن ہی بھائی

باہجہ انہاں دو گلاں وصل سجندا ملدا ناہیں
دونویں قدم اس منزل دی لنگ ملیں پیاریتائیں

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ پچھے تقویت نفساندے
نا روکو اونہاں سلوک ترکنوں بھی پاسوں فیضاندے

وَاِنْ تَعْدُوْا نفساں اوپر ہرگز کرو تعدی ناہیں
پاروں حذر عذاب جو کنوں سلوک روکو اونہاں تائیں

باہجوں مدد پیر مرید نہ سکدا قدم اٹھایا
جو کامل واصل شیخ حضوری مرشد اوہ سوہایا

[1] یعنی اونکو انکی برائی کے عوض قتل مت کرو اور نہ ان کے مال لوٹو ۱۲۔

Marfat.com

حافظ بکوئے عشق منہ بے دلیل راہ قدم شبان وادیٔ ایمن گہے رسد بمراد	کہ من بہ خویش نمودم صد اہتمام نشد کہ چند سال بجاں خدمت شعیب کند
رب چنگی مندی خلق او پائی خاتمے تے گل ساری سعدی۔ دلم خانۂ مہر یارست و بس	نہ کافر[1] دل بھی نظر حقارت راہوں تک ہکواری ازاں می نہ گنجد دروں کین و کس

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ

وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا

ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْاَزْلَامِ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ

حرام کیا گیا اوپر تمہارے مردار اور لہو اور گوشت سور کا اور جو کچھ پکارا جاوے سوائے اللہ کے ساتھ اسکے اور گلا گھونٹے اور لاٹھی مارے اور اوپر سے گر پڑے اور سینگ مارے اور جو کہا گیا درندہ مگر جو ذبح کرلو تم اور جو چیز کہ ذبح کی جاوے اوپر تھانوں کے اور یہ کہ قسمت معلوم کرو ساتھ تیروں کے یہ فسق ہے

حرام تساں مردار جو آپے باہجہ ذبح مرجائے بھی[3] وقت ذبح دے غیر اللہ دا جستے نام الاون	تے خون[2] جو جاری ہویا نالے گوشت سور نہ بھائے تے[4] جو گل گھٹ مریوے بھی جو سنگ لاٹھیوں مرجاون

[1] اسلئے کہ وہ بھی خدا کی مخلوق ہے اگرچہ خدا تعالیٰ اسکے کفر میں راضی نہیں یعنی حقارت کی نظر سے نہیں دیکھنا چاہئے کیونکہ سب دارومدار خاتمہ پر ہے۔ روح البیان ف مگر اسکے کفر کو شریعت کی رو سے برا سمجھے ۱۲ [2] اور الگ کئے شارع علیہ السلام نے دو دار اور دو خون تلی اور کالجہ۔ تفسیر خازن ۱۲ [3] خازن اور معالم وغیرہم میں زیر آیت وما اھل بہ لغیر اللہ لکھا ہے ماذکر علی الذبح غیر اسم اللہ وذلک ان العرب فی الجاھلیۃ کانوا یذکرون اسماء اصنامھم عند الذبح فحرم اللہ ذلک بھذہ الآیہ بقولہ ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ خازن صفحہ ۴۵۲ جلد اول مطبع مصری یعنی کافر ذبح کے وقت اپنے بتوں کا نام پکارتے تھے پس حرام کیا اللہ تبارک و تعالیٰ نے انکا ذبح کیا ہوا۔ اور رسالہ اظہار الحق میں جو فرقہ وہابیہ کی تصنیفات سے ہے لکھا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے نام کے ساتھ ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے جسپر غیر مقلدوں کی مواہیر بھی لگی ہوئی ہیں اور حافظ لکھوی نے اگلی آیت کے نیچے غیر کے نام کی ذبح کی ہوئی بھی حلال لکھی ہے نعوذ باللہ من ذلک ۱۲ [4] والموقوذۃ بخاری میں عدی بن حاتم سے روایت کیگئی ہے کہ پوچھا گیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بے پھل تیر کے ساتھ شکار کئے ہوئے جانور کا کیا حکم ہے فرمایا جب ایسے تیر کے ساتھ کوئی شکار کرے اگر جانور کو زخم ہو گیا تو اوسکا کھانا جائز ہے اگر اسکی چوب کے ساتھ مرجاوے تو وہ لاٹھی کے ساتھ مرے ہوئے جانور کی مانند ہے وہ حلال نہیں۔ غرض نوک کی تیزی سے مرے ہوئے جانور کو حلال فرمایا۔ جب مثل تیر کی اوپر اسکے چھوڑے اوپر اوسپر بسم اللہ اللہ اکبر پڑھا ہو۔ اور جانور آجائے اور مردار کو حرام فرمایا اور اسپر فقہا کا اجماع ہے اور شکار کرنا ساتھ بندوق اور پتھر اور مقراض اور لاٹھی کے جس کا مراد دھاردار ہو انمیں اختلاف ہے اور بندوق سے مراد غلیلہ (گولی) ہے جو مشہور ہے مقراض تیر کے پھل کو کہتے ہیں مگر جب زندہ رہ جاوے۔ اسکو ذبح کرلے۔ پس جو علماء اسطرف گئے ہیں کہ وقذا یعنی مثل لاٹھی (بقیہ حاشیہ بر صفحہ ۹ درج ہے)

اتے درندی پاڑن جس پر ذبح کرو جس تائیں
یا تھان اوپر جو ذبح کچیوی بھی ونڈ تیراں راہیں

ایہ تیراں سنگ ونڈ تساڈی فسق حرام ایہائی
جے جاری خون حرام گوشت یا حلّوں حرمت پائی

تے سوردیاں کل جزاں حرام ہڈوال اتے کھل سارے
بھی ذبح حیوان جو نام غیراں دیوں عمداً رب وسارے

جیویں کافر لات عزیٰ دے ناموں کردی ذبح حیواناں
تقرب غیر اللہ دے کارن یعنی بت شیطاناں
عبادت ۱۲ مدارک و سراج ۱۲

جے نیت ہووے عبادت ربدی روحاں اجر پوچاوے
بھاویں عرفاً کائی ولی دی شہرت دتی جاوے

نذر نیاز جو ایت زمانے رکھ حیوان الاندے
ایہ پیر فلانے نذر حقیقت وچہ تس اجر پوچاندے
یعنی ثواب اس ذبیحے کا ۱۲

ایہ احمدی اتے رؤفی دیو چہ صاف حلال بتایا
جو وقت ذبح دے غیر اللہ دا اوسنے نام نہ آیا

تے غیر اللہ دے ناموں کٹھی لکھوی حل بتائی
وچہ اہل کتاب ذبیحے اسدا ذکر ہوویگا بھائی

وچہ سورت بقر مفصل مسئلہ لکھیا نال دلیلاں
اوتھوں ڈھونڈ کرن جے دلوچہ ہووے شوق جلیلاں

نصب جو پتھر کعبے گردے یا بت ہین الائے
کافر جہت تعظیم تقرب کارن کو ہندے آئے

ازلام زلم دی جمع اوہ بی پھل کھنب ست کانیاں آیاں
مجاور کعبے کافر رکھدے اوپر نشانیاں لایاں

نعم پہلے تے لا دوجے تے منکم تریجے آیا
من غیرکم چوتھی تے پنجویں تے ملصق اوناں لکھایا

چھیویں تے العقل تے ستویں کانی خالی ساہی
جاں ہوندی کسے مہم تا پاس جبل بت جاندے واہی

نذرانہ سو درم رکھن اوہ کانیاں ست وگاندے
یعنی مجاور کعبہ ۱۲
فال پیندی جس تیروں اونویں عمل کرن رُکھ جاندے

یعنے تیر جے نہیں دا نکلے اوہ کم مول نہ کردے
تے جے ہاں دا نکلے اوس تے صدق آمنا دھردے

ایہ وچہ خلاصے لکھیا نالے معالم خازن لیائے
سراج المنیر مدارک وچہ اونہاں تن تیر بتائے

ہکو چہ ہاں دوجے وچہ ناں تریجے عقل لکھایا
جے نکلے عقل والا مڑ پر تن فال دوبارہ

پس غیر شرع سب فالاں مندیاں پچھن پا ہندیاں پاسوں
جو چلیا سفر تطیر کرکے پر تے پچھاں [illegible]

کے ساتھ مارنے کے اور نواب صدیق حسن بھوپالی نے اپنی تفسیر فتح البیان میں شوکانی سے نقل کیا ہے کہ گولی کا شکار حلال ہے جو خرق کرتی ہے اور حال یہ ہے کہ خود شوکانی نے اپنی کتاب نیل الاوطار میں گولی کے شکار کو حرام لکھا ہے اور صحیح یہی ہے کہ غلیہ اور بندوق کی گولی کا ایک ہی حکم ہے غلہ یعنی چھرہ جو کہ سنگریزوں کی طرح ہوتا ہے اور جس کے ساتھ چھوٹی چھوٹی چڑیاں مرتی ہیں۔ اور زیادہ بحث تفسیر مواہب الرحمان کے پارہ ۶ صفحہ ۵۰ پر موجود ہے۔ مطبوعہ نولکشوری ۱۲۔

سلہ روایت کی ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور بیہقی نے شعب ایمان میں اسی طرح ۱۲

Marfat.com

ابی الدرداؤں طبرانی اتھ نقل حدیث لیائے
تے شرعی فال قرآنوں کڈھن اسوچہ ہرج نہ آئے
اتے نیت کرے خدایا مینوں جا معلوم کرائیں
جو استخارہ کرن نبیؐ دا متواتر تھیں پایا
سُنت نوں جو شرک کہی بوہنہ اوس حق سمجھ وعیداں
روح البیان اتے روح المعانی فال روا فرماون
بھاویں ہووے شرعی فال پر افضل ترک ایہائی

اوہ رفع قیامت جنت اندر بلند درجے
فاتحہ تے قل بھیجنی نوں فال قرآنوں پائے
جو شر خیر میرے حق اوسدی خبر حدیثیں تائیں
تے اسمٰعیل نے وچہ تقویت اسنوں شرک بتایا
تے لکھوی فال کیتی رد مطلق اسمٰعیل تکیاں
جو شرعی طوروں ہووے بھاویں لا مذہب جا جاون
جور بے کرے بھروسہ اوسنوں کافی رب خیائی

اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ

آج کے دن ناامید ہوئے وہ لوگ کہ کافر ہوئے دین تمہارے پس مت ڈرو اون سے اور ڈرو مجھ سے

اج کافر ناامید ہوئے سب پاسوں دین تمہارے
انھیں پہلے طمع آہا اونہاں شائد مڑن اسلاموں
تے ابن جریر مجاہد کنوں روایت نقل لیایا
مسلم جابر کنوں کہیا جو دسیا بحر سعادت صلے اللہ علیہ وسلم
تے ابوہریرہ بیہقی لیایا کہے رسول الٰہی
ابوبن مسعود ہویا نراس شیطان تباہی
محمد نجدی من اتباع جو عربیاں مشرک کہیا
نبیؐ کہیا تن چیزاں پاروں حب رکھو ہرباندی
پس چاہئے چال عربدی چلن جو اتھ شرک تے کائی
میتہ کنوں مراد ہے دنیا باطن وال الاون

پس نڈر رہو اونہاں تھیں اتے میتھوں کی ہوسارے
ہن دیکھ اسلامی قوت کافر ہوئے نراس انجاموں
کافر ناامید جاں الیوم اکملت وحی لیایا
ہن ناامید شیطان جو کرن نمازی اوس عبادت
ہن ناامید شیطان جو کرے عبادت اتھ اوس کائی
جو اہل عرب ہن تباں پوجن چھڈ ہک پاک الٰہی
اوہ منکر کنوں صحیح حدیثاں سنے مریداں رہیا
جو میں بھی عرب قرآن بھی عربی بولی جنیاندی
جو چال اونہاندی شرک بتاوے خاک اوہدے سر پائی
مثنوی وچہ جیویں عارف رومی اس جاگہہ فرماون

لہ اور روح المعانی میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے یہ روایت لکھی ہے کہ فرمایا آپ نے جو شخص قرآن شریف سے فال دیکھنے کا ارادہ کرے پس وضو سات دفعہ سورہ اخلاص پڑھے اور تین دفعہ یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ بِكَ تَايِكَ تَفَاعَلْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اَللّٰهُمَّ اَرِنِيْ فِيْ كِتَابِكَ مَا هُوَ الْمَكْتُوْمُ مِنْ سِرِّكَ الْمَكْنُوْنِ فِيْ غَيْبِكَ پھر فال نکالے اول مصحف سے نیت کرکے۔ تفسیر روح المعانی صفحہ ۲۴ مطبع مصری جلد دوم ۱۲ سہ مگر بہ کی تحریش یعنی فساد کرنے انکے درمیان۔ درمنثور ۱۲ سہ وَلٰكِنْ يَّرْضٰى مِنْكُمْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ یعنی راضی ہوتا ہے شیطان تم میں اسبات سے جو تم عذاب کئے جاؤ اور دخل اسی کی ہے آخر جلد اول کے اور حدیث مذکورۃ المتن تفسیر مظہری سے پیچھے نقل ہو چکی ہے ۱۲۔

Marfat.com

در جہانے مردہ شاں آرام نیست — کین علف جز لائق انعام نیست

وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ کرن عبادت جہت دکھالے — ذبیحہ جیویں حرام غیر اللہ عمل تیویں اوہ گالے

مُنْخَنِقَةٌ وَّالْمَوْقُوْذَةُ کنوں مراد اوہ نفس ایتھائیں — جو نال ریاضت ہو مجاہدے فانی ہوئے سنائیں

وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ جہڑی ہٹھاہاں جو بالائیوں — علیینوں سافلین دل شامت نفس ہواؤں

وَمَا اَكَلَ السَّبُعُ طمع جو فاسد شہوت راہوں — اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ پر قدر ضرورت راہ اصلاحوں

وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ جسوچہ نفس ہلاک کچیوے — ڈاہڈے جہد ریاضت راہوں روح البیان لکھیوے

تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ مراد نہ حیرانی وچہ آؤ — وچہ طلب کرن مقصود مراداں ہے ایہ فسق مناؤ

طلب کرن وچہ منہیاتاں کوشش کر ہو ناہیں — جان اونہاں تھیں تسیں چھنے پھر کیوں پوداپھی راہیں

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا

آجکے دن پورا کیا مینے واسطے تمہارے دین تمہارا اور پوری کی اوپر تمہاری نعمت اپنی اور پسند کیا تمہارے لئے اسلام کو دین

اج دین تساں میں کامل کیتا نعمت پوری نالے — تے دین اسلام پسند تساں ہے اللہ جل جلالے

کہیا ابن جریر قتادہ تھیں ہے خالص دین تساڈا — تے مشرک بیت اللہ تھیں روکے ہویا فضل خدا دا

تے عرفہ دی دن روز جمعہ ایہ آیت رب تھیں آئی — وچہ عرفات ڈاچی تے کھلیاں بعد عصر دے بھائی

تے بھاروحی تھیں ڈاچی بیٹھی عضبا نام جو آہی — باہرویں سال ایہ ہجرت پچھے ٹھیک دہاڑا ساہی

ہے طارق ابن شہابوں اندر وہاں صحیحاں بھائی — آہک[1] یہود عمر نوں کیہا جو آیت ایہ تساں آئی

آوندی جے اساں اوپر کردی عید اسیں اس دہاڑے — عمر کیہا اوہ آیت کون تا ایہ اوس پڑھی پیارے

سن عمر کیہا میں معلم جسدن اتری اتے جتھائیں — وچہ عرفات جمعے نوں اجدن عید ایہا [illegible]

وچہ ترمذی ابن عباسوں نقل حدیث انبویں ہے لیایا — بھی در منثور اندر کئی خبراں اسدے حق الایا

ابن[2] عباسوں اسدن عیداں پنج اکٹھیاں آون — جمعہ تے عرفہ عید مجوس یہود نصارے لاون

سب دی عید اکٹھی اوسدن ایسا روز مبارک — امام احمد پھر مزنی پاسوں کروا نقل مدارک

پچھیا عمر کسے تھیں نعت اسلام کیویں توں پائی — بنی کنوں تا کہندا سنیم کہیا رسول الٰہی

ہے شاخ وانگوں اسلام جو ہر دن وچہ ترقی آیا — ہن کامل ہویا تے بعد کمالوں ہے نقصان الایا

[1] بیچ کتاب تمہاری کے جو تم اوسکو پڑھتے ہو یعنے اکملت لکم دینکم الآیۃ خازن ۱۲ [2] روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جو اس دن پانچ عیدیں جمع ہوئی تھیں (۱) عید جمعہ (۲) عید عرفہ (۳) عید یہود (۴) عید نصارے (۵) عید مجوس ۱۲ خازن

جاں ایہ آیت لتھی رونا سُن کے عمر پیارا
کہیا دین آہانت وعدہ اتے اوہ کامل ایس دہاڑے
قتادہ کہے ہر متدین تھیں ہوگ سوال حشر نوں
اونہاں وعدہ ٹھیک دیوے پھر آ اسلام ایہ عرض سناوے
تا رب کہی تس ای اسلام توں اجدن ہوویں آگاہاں
ایہ آیت کل قرآنوں آخر خبر وفات بتاوے
بارھویں ماہ ربیع الاول جاں یاراں ہجر یونسا ہے
مراد اکملت سنن فرائض حل حرام حدوداں
سعید جبیر قتادہ کنوں کمال مراد بتاون
تے غالب دین تساڈا جو تساں دشمن خوف نہ رہیا
کمالیت[1] اس دین دوام نہ خوف نسخ دا کائی
یا کامل دین جو اس امت دا نبی رسول منائے
مدارک وچہ جو حاجت سی تساں علم حلال حراموں
حدیث اجماع قیاس بھی وچہ اکملت دے آئے
ہن اہل قرآن جو فرقہ نکلیا ملحدایت زمانے
اوہ پٹھیاں کرتا ویلاں اکفر صاف قرآن جو ٹھاون
جاں ایہ آیت آئی رونا سُن صدیق پیارا
جاں کامل حد احکام تا دلبر چھڈ جانا جگ فانی
وچہ کبیر اکملت بن کسی شے نے نسخ نہ پاناں
جو ربع قرآن گھٹایا اونہاں اکملت[2] کویں رہیا

تا پچھیا نبی تینوں کس چیز روایا میریا یارا
اتے بعد کمال زوال ہر شے نوں نبی کہیا ہی پیارا
تے خوشخبری ایمان دیویگا اہل ایمان ہر ہر نوں
تدہ ربا نام سلام تے نام سلام میرا بھی آوے
سنگ تیری اج ملن جزائیں در منثور اصلاحاں
نزول پچھے اس روز اکاسی نبی وفات دساوے
ڈھلی دوپہراں ویر دہاڑے حضرت کوچ کیتا ہے
بعد اسدے کوئی حکم نہ آیا خازن کہے مقصوداں
ہن مومن حج کرن تنہاں سنگ مشرک نہ ملجاون
کل دنیا تے دین تساڈا غالب روشن تھیا
ایہ قائم شرع قیامت تائیں واہ واہ فضل الٰہی
بھی منن کل کتب ایہ خاصہ امت ایس سوہائے
تے توفیق شریعتاں اوپر قواعد قیاس نظاموں
جو تبیانا لکل شیء دے متعلق سب پائے
اوہ کہن حدیث اجماع قیاس ایہہ ہن سب کوڑ بہانے
سن قادیانی حکم کفر دا عالم اونہاں لگاون
جو آیت خبر فراق سجندی کردی ہے آشکارا
رحمت ابر ہوسی وچہ پردے گھت فراق جہانی
ایہ آیت رافضیاں جڑ مارے وچہ خلاصے جاناں
سخت مصیبت اندر پھاتھے بچنا واجب تھیا

[1] اور خازن میں لکھا ہے کہ جو عبادت کرے اللہ تبارک وتعالیٰ کی ساتھ کسی شے کے کسی وقت پھر زیادہ کیا اس عبادت کو دوسرے وقت میں پس پہلا وقت بھی اپنے موقعہ پر کامل ہے اور اسی طرح وقت ثانی بھی کامل ہے اپنے وقت پر اور کامل ہونا دین کا اس امت کے لئے یہ ہے کہ انہوں نے کل انبیاء اور کل کتابوں کو مان لیا اور خاصکر یہ کمالیت اس امت کے سوا کسی دوسری کو نصیب نہیں ہوئی اور کہا ابن انباری نے جو الیوم اکملت لکم شریعتیں اسلام کی ہیں جنمیں نقصان کا شائبہ نہیں ۱۲ خازن

[2] اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے انک لعلیٰ خلق عظیم یعنی تحقیق تو البتہ اوپر خلق عظیم کے ہے اور عظیم اسم اللہ تبارک وتعالیٰ کا ہے پس آپ حق تعالیٰ کی عادت اور صفات پر ہیں اور دوسری جگہ فرمایا انہ من قول رسول کریم اور کریم بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کا نام ہے اور سورہ توبہ کے اخیر میں فرمایا ہے وبالمؤمنین رؤف رحیم یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ مومنوں کے رؤف ۱۲

حقیقت وچہ ہی دین سلوک جو ٹرنا راہ خدا دے
وجود مجازیوں نکل وجود حقیقی لین افادے

تے کل مخلوقوں ایہ فضیلت خاص ہوئی انساناں
تے انساناں تھیں امت سرور وچہ ایہ خاص عیاناں

وجود مجازیوں باہر ہو کے بالکل پان حقیقی
ایسے امت دا ایہ خاصہ مسئلہ ہے تحقیقی

وجود مجازیوں نکل نبی سب رہے حقیقی پاندے
مگر مجاز وجودوں بالکل نہ کوئی ہوئے واندے

پر شاہ رسولاں ایس وجودوں بالکل فانی ہو کے
وجود حقیقی تائیں پایا ہر طرفوں دل دھو کے

جو کل نبیاں دیاں صفتاں ذات ہکی وچہ آن سمایاں
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ وچہ قرآن گواہیاں

یعنے نبی نوں فرمایا اساں کیتی جہاں ہدایت
توں تابع تنہاں ہدایت سندا ہوویں نال نہایت

تاہیں حضرت کل نبیاں دے توڑ سلوک چڑھائے
محبوبیت سنگ الطاف ربوبیت دے پائے

تے شب معراج وجود حقیقی طرف کمال ہدایت
فَقَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى دا ہویا قرب عنایت

فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى حضرت جدا یہ نعمت پائی
تاں وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ آخر لگ دسیا پاک الٰہی

مجاز وجودوں بالکل خارج ہوون شاہ رسل دا
صحیح حدیث نتاری جاں دن قیامت ہوئی عدل دا

تاں کل پیغمبر نفسی نفسی کو کن نفس بقاؤں
تے شافع محشر امتی کہسی بالکل نفس فناؤں

اس نعمت عظمیٰ تھیں نبیاں حصے رہے بقاؤں
تے کامل کرن اوس پاک نبی دا سمجھ حدیث صحاحوں

حضرت کہیا مثال نبیاں میں تھیں پیش جو سارے
مثل اوس شخص جو سوہنا شہر اک محل اوسارے

کامل ہے ہر پاسوں پر ہک اٹ لگدی ہک جاؤں
لوکی پھرن اودا لے کرن تعجب اوس بناؤں

آکھن جیکر ہک اٹ جاوے لگ اسجگہ کدا ہیں
تا ایہ خانہ کامل تھیوے حاجت نہیں بنائیں

حضرت کہیا میں اوہ اٹ جس تھیں کامل خانہ سارا
متفق اسدی صحت اپر ہین محدث یارا

پھر ایہ رتبہ ایس امت حاصل نبی اطاعت راہوں
بھی نال اطاعت اصحاباں اولیاواں فضل [illegible]

امیر اطاعت محبوباں دیوں محبوبی اونہاں پائی
جو قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمْ وچہ قرآن گواہی

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ تساں کڈھ وجود مجازوں
وجود حقیقی طرف لیاندا سمجھ دلائل رازوں

لہ گو حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر تمام انبیا علیہم السلام یہ مراتب حاصل کرتے تھے مگر جس طرح حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مجازی وجود سے حقیقی وجود کی طرف نکل گئے۔ اسطرح کوئی بھی نبی نہیں نکلا تھا ۱۲ ۲ یعنی حضور علیہ السلام کا مجازی وجود سے حقیقی وجود کی طرف نکلنا ثابت نہ تھا تاکہ تدارک کیا اوسکا عنایت ازلی نے واسطے خاص کرنے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قبولیت کے ساتھ اور کشش کرنے محبت کے ساتھ پس نکالا آپ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے رات معراج شریف کی وجود مجازی سے حقیقی وجود کی طرف جیسا کہ مذکور ہے بیچ متن روح البیان کے۔ فائدہ اور آپکا معراج شریف کے لئے اسقدر بلند ہونا آپ کے نہایت ہی بلند مرتبہ پر دلالت کرتا ہے۔ اور حق بھی یہی ہے کہ اس طرح کا معراج کسی نبی کے بھی نصیب نہیں ہوا ۱۲ حلوائی

عہ ترجمہ یعنی تو ان لوگوں کی ہدایت کا تابعدار بن جا جن لوگوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہدایت کی ہے ۱۲

Marfat.com

فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

بھکھوں جلا چار ہو یا بن جھکیاں طرف جہالت
مخمصہ[1] اہڈی بھکھ متجانف رغبت کرن ہواؤں
جو بھکھوں مرن لگے اتے جانے بن کھاویاں مرجاہاں
تاں اونہاں حرام چیزاں تھیں کھاون جائز اسمعدارے
امام احمد اتے حاکم دونویں ابی واقد تھیں لیائے
عدی بن حاتم اتے زید مہلہل دے پت دوہاں
ہے کیہڑی چیز حلال اساں تاں آیت اگلی آئی
عروہ[2] ابن زبیر کہیا کسے پچھیا حل حراموں

پس ٹھیک اللہ سنجتہار احمت سنگ اوس سخاوت
یعنی بیقراری کھانے کی وقت
غیر مائل جو قدر ضرورت کھا کر بچے فناہوں
لذت خواہش ہوس نہ سرکش مائل طرف گناہاں
جتنے[3] کھاویاں جان بچے ناہ کھاون رج پیارے
یا تاں عرض کیتی کیہی ہاں اسیں ہوندی بھکھ ستائے
کہیا مینہ ہو یا حرام آہن حضرت[4] دس اسلاماں میں[5]
ایویں[6] عدی بن حاتم تھیں ہور روایت پائی
فرمایا حل چیزاں پاک حرام پلید تماموں

يَسْئَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُم مِّنَ

الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ

عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ

پوچھتے ہیں تجھ سے کیا چیز حلال ہے واسطے انکے۔ کہہ کہ حلال کیگئی ہیں واسطے تمہارے پاکیزہ
چیزیں اور جو سکھلاؤ تم زخم دینے والوں کو شکار کرنیوالے سکھاتے ہو تم اونکو وہ چیز کہ سکھایا ہے تمکو
اللہ نے پس کھاؤ اس چیز سے کہ پکڑ رکھیں اوپر تمہارے اور یاد کرو نام اللہ کا اوپر اوس کے اور ڈرو اللہ سے
تحقیق اللہ جلد لینے والا ہے حساب کا ۞

اے محبوب سوال کرن تدہ کیا شئے حل دہناں نوں | کہہ حلال ہوئی تساں کارن ہر شے پاک عیاناں

[1] ایسی بھوک جو غذا سے پیٹ خالی ہو [2] یہ ہمارے نزدیک ہے اور نزدیک امام مالکؒ کے پیٹ بھر کے بھی کھا لینا
جائز ہے اپنے امام کے فرمان پر عمل کرنا چاہئے نہ مثل غیر مقلدوں کی ۱۲ حلوائی عفی عنہ [3] روایت کیا ابن حمید
اور ابن جریرؒ نے عامرؒ سے جو تحقیق عدی بن حاتم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کتوں کے شکار کے بارے پوچھا تب
یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ [4] عروہ ابن زبیر سے روایت ہے جو کہا اس نے کہ ایک آدمی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے
حلال اور حرام چیزوں کے بارہ میں فتویٰ پوچھا۔ پس فرمایا حضورؐ نے حلال ہیں تیرے لئے حلال چیزیں اور حرام ہیں تیرے
لئے پلید چیزیں۔ الحدیث۔ منثور اور انواع محمدی وغیرہ نے تمام پلید چیزیں ماسوائے چھ چیزوں کے پاک لکھی ہیں۔
نعوذ باللہ من ذالک المذاہب الفاسدۃ ۱۲ حلوائی عفی عنہ

اتے جیہڑے پاڑنوالے نوں تساں کرن شکار سکھایا
پس کھاؤ اوستھیں جو پھڑ رکھن شکاروں جہت تمہارے
تے ڈرو اللہ تھیں کنوں حرام کھاون دیوچہ ہر حالت
جوارح جمع جارحہ دی کرنے والے کسب کمائی
بھی ہتھ پیر جوارح جنہاں سنگ کمائی کر دے
جوارح کہیا کمائی جہت درندیاں ہور طیوراں
مکلب اوہ جو کتے تائیں مگر شکار دوڑاوے
تُعَلِّمُوْنَهُنَّ شکار کرن دے جس نوں ہین تساں کسب سکھائے
نشان ادب تعلیم جاں اوہ سگ جہت شکار دوڑاوے
جاں پھڑی شکار تا قابو رکھے نا اوستھیں کجھ کھاوے
ہے ایہ تعلیم جوارح جاں انج ازماوے کئی واراں
تا اوس کتے دا ہووے حلال جو مار شکار لیایا
جاں آپ کھاوے کجھ کتا یا جو ہور درندہ کائی
شکاری درندہ ۱۲
وچہ بخاری مسلم عدی بن حاتم تھیں لیائے
جے پکڑ رکھے اوہ کھان روا جے خود کھاوے نہ کھائیں
نہ بسمل پڑھی جنہاں تے پکڑ رکھن کر قتل شکارے
جے بسم اللہ سنگ تیر چلایا مویا جناور پائیا
تا اوہ جناور کھان روا جے ڈب مویا وچہ پانی
جے کتا کجھ شکاروں کھاوے کہن حلال نہ اکثر
ہور ابن مبارک ایہو مذہب حنفیاں دا ال پیارے
تے بعضیاں کہیا ابن عمر اتے سعد وقاص دا جایا
جو ابو ثعلبہ انج کرے روایت شاہ رسل فرمایا
کتا خود کھاوے کجھ بھاویں تا بھی روا ایہائی

کرو تعلیم اونہاں نوں اوستھیں جو تساں رب پڑھایا
تے چھوڑن وقت اونہاں تے پڑھو نام خدا جبارے
ہے رب جلد حساب کنندہ حل حرمت دی بابت
جارح چیز کماون والی خازن وچہ کہیائی
وَالَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ جویں آیت قرآنوں پڑھدے
جیویں کتا باز عقاب ہور مثل انہاں دے ہین مذکوراں
جو ہووے مودب سکھیا ہویا خوب شکار بناوے
اس وچہ دلیل جوان پڑھ سگ دی روا شکار نہ آئے
تا دوڑ پوے جے روکئی اوستھیں تاں اونویں رک جاوے
نہ نسے کنوں شکار جاں مالک سدے حکم بجاوے
گھٹ آزمایش ہے تن واراں خازن وچہ گلزاراں
جاں نال دوڑاوے حاجت اپنی دے سگ اس کسب کمایا
نہ اوہ حلال نہ باز عقاب جیہاں دا حل ایہائی
طیور شکاری تا
پڑھیا کتا بسم اللہ سنگ مگر شکار جے جائے
جے بسمل والے کتے سنگ رل جاون ہور کدائیں
اوہ شکار حلال نہ کھاون کیتے نبی نتارے
بعد ہک روز یا دو روزاں بھی تیر نشانا
ہے اوہ حرام نہ کھان روا ایہہ خازن وچہ چھپائی
ابن عباس طاؤس عطا ہور شعبی ثوری انور
وَاِنْ اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ استھیں اونہاں دلیل اشکارے
بھی سلمان امام مالک دا مذہب اینویں آیا
جے بسم اللہ سنگ کتا چھوڑیں کھاون جائز آیا
اتے شکار ان پڑھ کتے دا کرے حلال نہ کائی

لہ یعنی وہ برے کسب کرتے ہیں اور اسی طرح فرمایا جرحتم بالنہار یعنی تم جو دن میں کمائی کرتے ہو اور جرح زخم کو بھی کہتے ہیں اور بعضوں نے شکار کا زخمی ہونا شرط رکھی ہے۔ مدارک ۱۲ سلہ اور کم سے کم آزمایش کا درجہ تین دفعہ ہے ۱۲
سلہ یعنی اگر وہ کتا آپ کھائے تو تو مت کھا اہل کتاب کی زمین میں ۱۲

بھی پڑھیا گنا جے خود مالک باجھ رضائیں
بخاری مسلم وچ ابو ثعلبہ پاسوں کران روایت
اسیں بھانڈیاں وچ نہ کھاندے نہ کھاؤ فرمایا
پھر پھیا اسیں شکار تیراں سنگ بھی کتیاں سنگ کردے
جے پڑھیا کتا بسم اللہ سنگ چھوڑیا ماریا کھاہو
جاں مار ان پڑھ کتے والی بسمل تھیں حل بھائی
وچہ احمدی اتے رڑفی رسم جو گائے نذر صلحائیں
جو وقت ذبح دے نام خدا دا اوپر اوسدے آیا
جو غوث اعظم دے ناؤں اتر ذبیحے وچہ سی ہویا
نام غیراں دیون کتھی لکھوی خود جائز تبلائی

تا بن ذبح حلال نہ تھیوے ہا مذکور ائیں
میں پھیا وچہ اہل کتاباں اناں میں بھر ہدایت
جے بھانڈا ہو نہ لبھے تا اوہ دھوکے سنگ آیا
کہیا جو چھوڑیا بسم اللہ سنگ اسوچ حلت پڑھے
باجھوں ان پڑھ مگر جے زندہ تاکر ذبح پکاہو
تا مگر غوث اعظم دی بسمل تھیں کیویں حرمت پائی
وچہ ایس لئے پاک حلال اوہ شک شکوک نہیں
جے نام خدا نہ اتر کرے تا غوث اعظم دھر پایا
خدا دے نام نہ اوس اتر نوں بجھوں پٹیا کھویا
جیویں اگلی آیت دی تفسیر اندر اوس قلم وگائی

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ
حِلٌّ لَّهُمْ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ
وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ
فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

آج کے دن حلال کی گئیں واسطے تمہارے پاکیزہ چیزیں اور کھانا ان لوگوں کا دیئے گئے ہیں کتاب

سراج المنیر میں لکھا ہے۔ کلب نام رکھنے کا اسواسطے رکھا گیا ہے کہ جو کتا ہے ادب اور تعلیم یافتہ جانور ہوتا ہے اسی واسطے یہ لفظ کلب میں رکھا گیا ہے جو کتے باادب ہوتے ہیں یا نام رکھا گیا ہے کلب دوزخ کے داروغہ کا جیسا کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عتبہ ابی لہب کے حق میں جب اونے ارادہ کیا سفر شام کا تو حضور غضب ناک ہوئے اور اسکے حق میں بددعا کی کہ اے اللہ تعالیٰ قائم کر اسپر کوئی کتا اپنے کتوں میں سے پس اوسکو شیر نے کھالیا۔ سراج المنیر جلد اول صفحہ ۳۵۲ ۔ ۵۲ لامذہبوں کے گمان کے بموجب نہیں کرتے لوگ قبلہ ساتھ عبادت اور تقرب غوث اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیوکہ یہ مقصود اور ثواب پہنچانا ہوتا ہے مردوں کے ارواحوں کو اگر قبلہ عبادت نہ کی کریں تو پھر حرمت واقعہ ہوتی ہے۔ فیصلہ جلد اول میں زیر آیت وما اھل لغیر اللہ موجود ہے معہ رسالہ رد سجدہ بہ ۱۲ حلوائی

Marfat.com

حلال ہے واسطے تمہارے اور کھانا تمہارا حلال ہے واسطے اُنکے اور پاکدامنیں مسلمانوں میں سے
پاکدامنیں اُن لوگوں میں سے کہ دیئے گئے ہیں کتاب پہلے تم سے جب دو تم اُنکو مہر اُنکے بیاہ میں لا فیوالی
نہ بدکاری کرنیوالی اور نہ پکڑنیوالی چھپے آشنا اور جو کوئی کفر کرے ساتھ ایمان کے پس تحقیق کھوئے گئے
عمل اوسکے اور وہ بیچ آخرت کے ٹوٹا پانیوالوں میں سے ہے۔

چیزاں پاک حلال ہویاں تسانکارن لج دتے
اتے حلال اوہناندے کارن ہویا طعام تساڈا
اتے محصن زناں اوہنا نتھیں ہوئی جنہاں کتاب حوالے
نظاہر زناہ کنندی ناہ چھپ یاریاں لاوہناری
پس عمل اوسدے کل اوگت ہوئے نیکی رہی نہ کائی
الیوم تھیں اج دن نہیں مراد جاں آیت آئی
ہے طیبات طہارت جس جس چیز شریعت رسولی
طعام مراد ذبیحہ روٹی ہر شئے کھاون والی
تے ساڈا کھانا روا اوہناں ایہ مومناں حکم الٰہی
لکھوی کہیا جے نام غیراں دیوں کہے شخص کتابی
جے ذبح یہود نصاریٰ کیتی غیر اللہ دے ناموں
تے اکثر کہن حلال ایہی جو رب حلال بتائی
اتھ لکھوی چھوڑ قرآن حدیثاں مگر لگا تابعیاں
سُن وچہ تفسیر خازن دے صوفی محی السنہ لیایا
جے غیر اللہ دے ناوں کیتی ذبح یہود نصاریٰ
مثل نصاریٰ بنی تغلب دے حکم ایہی ہن ساری

ہور طعام یہود نصاریٰ حل تساں آشکارے
بھی محصن زناں جو اہل ایماناں تساں حلال اے فادا
جاں دین اوہنا نوں مہر اوہنا ندے زناں وانہن والے
تے نال ایمان جو کفر کرن رب نبی گلنوں انکاری
تے کھانا کھاون والیاں تھیں اوہ ہوسی رد خرابی
جو دعوت نبی یہود دی دن خیزی بھائی
نہ شئے نفیس جس شئے وچہ اوہ شئے نجس ہوئی
پر اتھ خاص ذبیحہ وچہ کبیر مراد مکالی
ذبیحہ واجب صدقہ واجب ایہ اوہناں دیہاڑی
تھا اوسدی کھان روا پر تھا اوسدے بیت شانی
ابن عمر ہور کہے ربیبہ کتھی اوس حرامول
تے حسن کہے جو نام غیر اللہ تے نا ہ کھا بھائی
تے تابعی جہت مخالف لکھوی کہی ضعیف
تے وچ صحاح ستہ نالے وچ
اوہ کھاون نہیں حلال خلاف ذبیحہ الہیں آشکارا
ذبیحہ جیویں حرام اوہناں تیویں اوہناں سارا ہاں پیارے

لہ اور اوسنے ذبیحہ کیا تھا اور گوشت میں زہر ملا کر پکایا تھا جو آپ نے صحابہ کو دیا بسم اللہ پڑھکے کھاؤ اس سے معلوم ہوا کہ الیوم سے مراد نہ اس آیت کریمہ کا اُسدن ہی ہے دوم زہر آلودہ گوشت آپ کا معلوم کر لینا اگر کم آپکو علم غیب کے ہونے پر دلیل ہے ۱۲ سلہ یعنی ایسا کہ تابعین کے اقوال کی رو سے لکھوی حرام کو حلال کر دیا اور مسائل اہل حدیث ص ۳۷۵ کے حاشیہ پر ابن تیمیہ کے قول کو ضعیف لکھا ہے قاضی مظہری اللام قسطلانی وغیرہ نے تحقیق نقل کیا ہے تفصیل اسکی تفسیر نہوی جلد دوم زیر آیت لیست اذا جنا من محل آیۃ ہذا کے مذکور ہے نہایت ہی افسوس ہے کہ لکھوی نے وما اہل بہ لغیر اللہ کو حلال یقین کیا۔ نعوذ باللہ من ذلک و الغرتہ الجہل بیتہ ۱۲ سلہ اور خازن وغیرہ میں ہے جو کہا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اور یہی ہے مذہب امام شافعی رحمۃ اللہ کا کہ جو کوئی داخل ہوا یہودیت یا نصرانیت میں بعد نزول قرآن مجید کے اس پر حلال ذبیحہ اوسکا اور ابن عباس رضی سے پوچھا گیا عن ذبیحہ نصاریٰ کے ذبیحہ کی بابت تو فرمایا آپ نے

Marfat.com

خود رب کہیا نہ کھاؤ جس تے نام میرا نہ آیا
وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ وچہ قرآن آیا کئی جائیں
وچہ مواہب کہیا جو اہل کتاب ہن وقت اساڈے
نہیں حلال اونہاندی کٹھی فتوے اسنے آئیا
لامذہب ہن ظاہر منکر ہوئے قرآن حدیثوں
وچہ دُرمختار کہیا جتہ اہل اسلاموں ہووے نہ کائی
جے ہووے یقین جو غیر اللہ دے ناموں ذبح اونہاندی
ایویں ہور کتاباں دیوچہ مثل قرآن حدیثاں
ہن باہجہ شراب نہ نصرانیت رہی اونہا نوچہ کائی
گل گھٹ مرغی کھاون ہویا عمل اونہاندا جاری
مستثنیٰ اوہ اہل کتاب جو عمل کتاب کماون
ایہ بھی وقت ضرورت جس جا مسلم ذابح ناہیں
وچہ حاشئے مظہری کافر لکھیا اونہاں ساریاں بھائی
اظہار الحق وچہ ایہ ذبیحہ خاص حلال بتایا
محصنات[1] آزاد مراد یا دامن پاک مرادوں
مومن حرہ اہل کتابوں روا نکاحن آئی
پھر جابر بن عبداللہ پاسوں ابن جریر کہیائی
تے ساڈیاں دناں نہ روا اونہاں نوں شاہ رسل ﷺ فرمایا
جو سانوں روا کتابن زن مسلم اونہاں جائز ناہیں
محصن زناں جو پاک زنا ہوں ہووے کتابن بھاویں
مگر کراہت ابن عمر تھیں وچہ کتابن آئی
نہ مشرک زناں نکاحوں جد لگ ناہ ایمان لیاون

وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وچہ قرآن سمایا
تے بہت حدیثاں اس حرمت وچہ دسیں اہل ہوئیں
جو باجھ ذبح بھن گردن کھانے ناہیوں حکم خدا سے
وچہ فقہ فتاویاں دیکھ مفصل شک شکوک اوڈایا
کرن حلال حراماں تائیں ایہہ سکھ شیطان خبیثوں
اُتھ جہت ضرورت اہل کتاب ذبیحہ روا ایہا ئی
تا اوہ کھان حلال نہ ہرگز صاف حرام دساندی
رب فضل کرم تھیں رحمت بھیجے کل فقیہ رئیساں
نہ عمل کتاب اپنی تے کردے کہن خدا تن واہی
پھر کویں حلال ذبیحہ اونہاں غور کریں کجہ قاری
تے وقت ذبح دے نام خدا دا اوپر ذبح الاون
وچہ درمختار فتاویٰ جیونکر مسئلہ لکھیا پائیں
غیر اللہ دے ناموں کٹھی روا کہی جنہاں آئی
تے لامذہباں دیاں مہراں اوستی جڑیاں نظری آیا
نہ ہر صورت وچہ شرط جواز اتھ جہت نکاح ولشادوں
جو حراں ہون ایہ کنوں مجاہد ابن جریر کہیائی
اوہ کہے نبی ﷺ فرمایا سانوں روا کتابن آئی
عبدالرزاق عمر تھیں ایویں ابن جریر لیایا
ایویں جابر بن منذر اتھ کرے حدیث بنائیں
حراں[2] ہون یا ہون کنیزاں روا نکاح جے پاویں
جو وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ رب فرمائی
جو عیسیٰ نوں رب آکھن ایہہ جمہور جواب الاون

[1] مسئلہ واسطے شرط جواز کے نہیں آیا بلکہ مراد یہ ہے کہ محصن عورتیں تمپر کیونکر حلال نہ ہوں اور حال یہ ہے جو تم لوگ انکے مہر حقیقتاً یا حکماً اپنے ذمہ کر بیٹھے ہو۔ مسئلہ محصنین حال ہے یعنی نکاح اسواسطے ہے جو انکو بیچ نکاح کے محبوس اور محفوظ رکھو کہ زناہ کرنا منظور نہ ہو ۱۲ [2] یہی مذہب ہے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا اور مومن حر کو نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے لونڈی جائز ہے۔ ہمیں اپنے امام کی تقلید واجب ہے ۱۲

جو وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ اندر سی حکم عموم پیارے
پس محصن زناں جو اہل کتاب جواز اونہاں دا پایا
سفاح زنا کرن ہو ظاہر کرکے دور حیا نوں
کفر بالایمان خدا تھیں منکر ہون الایا
حبط عمل حسنات یا دنیا والی سب کمائی
مال اولاد ازواج تعلق ملکوں ہووس باہر
اُحِلَّ لَكُمُ الْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ ہن قرآن حقائق
وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ مومنین بھایاں
اوہ سبھے داخل وچہ قرآن تے مخفی کنوں تساڈے
یعنی وچہ قرآن اسرار کتاباں اگلیاں بھائی
اوہ فانی کرن وجود اپنے نوں ہوکے پاک ہواؤں
غَيْرَ مُسَافِحِينَ نہ اوپر طبع موافق ہوکے
پچھے دنیا فائدیاں دے حکم شریعت والے
علقمہ بن صفوانوں وچہ طبرانی خبر ایہائی
نہ دین جواب سلام اسانوں تاں ایہ آیت آئی

اس آیت تے خاص کیتا تس خازن وچہ نتارے
باجھ اونہاں ہور جائز ناہیں جنہاں شرک کمایا
مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ جو پھرن پوشیدہ یار بلانوں
یا انکار نبی یا دین ضرور یا توں پایا
مرتد دے اعمال تدے سب ضائع ہوندے بھائی
اہل الحق وچہ تفسیر اندے مسئلہ کیتا ظاہر
ہے محصن عام اتے عالم خاص ازواج ایہن جو لائق
اوہ ہین ابکار حقائق کتب جو پہلے نازل آیاں
مَا عَلِمَ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ وچہ قرآن افادے
نہ جد لگ اونہاں حقائق کبرے کر ہو مہر ادائیں
تال تصرف پیر کامل تاں کھلے بھیت صفاؤں
نہ شرع خلاف نہ شہوت ولی دل اپنے نوں ڈھوکے
خداوند نعمت بحق مشتغل جیویں ہے مشہور کمالے
نہ بولوں بعد وضو بن کردے سخن رسول الٰہی
یعنی پیشاب ۱۲
جاں قصد نماز کرو تسیں وضو لازم نداں ہویائی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَوٰةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ
إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِنْ
كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا

اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب کھڑے ہو تم واسطے نماز کے پس دھولو مونہوں اپنوں کو اور ہاتھوں اپنوں کو کہنیاں تک اور مسح کرو سروں اپنوں کو اور پاؤں اپنوں کو ٹخنوں تک اگر ہو تم ناپاک پس نہا لو۔

اے اہل ایمان نماز پڑھن دل کھڑی ہو وجتو یلے
تاں دھوو منہ اپنے اتی دو ہتھ کہنیاں تیک سویلے

۱ یعنی حلال کیگئیں تمہارے لئے پاکدامن عورتیں مومنوں سے ۱۲ ۲ اور محصن عورتیں ان لوگوں سے جنکو پہلے کتاب دی گئی ہے ۱۲
۳ نہیں جانتا کسی محصن نے جو چھپایا گیا ہے واسطے اسکے ۱۲ ۴ نہ زنا کرنے والیں یعنی طرف کسی غیر کی مائل نہ ہونے والے سوا اللہ تبارک وتعالیٰ کے۔ تفسیر روح البیان ۱۲

Marfat.com

تے مسح سر اندا کر ہو پیر بھی دھوو گٹیاں تائیں
قیام[1] رکن اک روا نماز جے عذروں ناہ ہو آوے
فرض وضو وچہ ظاہر آئیت وقت قیام دساوے
جیویں فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ رب کہیا ئی
ایہ دلیل ہی ظاہر یاندی خازن وچہ فرمایا
ایہ عام حکم پر فعل نبیؐ اتے اُمت دے اجماعوں
جو ستا اُٹھی یاں ہی محدث (بے وضو ۱۲) فرض وضو اُس تائیں
جو ہک وضو تھیں سرور خندق دی دن چار نماز اں
یاں استحباب امر جی اگے وضو ہووے کدا ہیں
جو ترمذی دیو چہ ابن عمر تھیں شاہ رسلؐ فرمایا
دئیں توفیق توں نالے نیکی مینوں حکم بجا لیاواں
تا عمر کہیا تساں کیتا اوہ کم جو حد کسے کیتا ناہیں
ہے[2] نیت وضو دی سنت کرنی مذہب حنفی پائیا
وچہ بھانڈے ہتھ پاون تھیں مہری دھون افضل تن واراں
پھر تن[3] واری ہتھ بنداں تائیں دھوون سنت آئے
پھر والاں جمن تھیں لگ ٹھوڈی دوہاں کنا نتائیں
ہکواری دھوتیاں فرض ادا تن واراں سنت آیا
تن[4] واری دھوتیاں ادا سنت جو عمل اوپر ہر آیا

تا جے تعین ہووے جنبی تاں [illegible]
جیویں بیٹھ یا لیٹ نماز بیماراں پڑھیں [illegible]
یعنی قصد نماز کرو جد وضو نواں تد کرے
جاں پڑھیں قرآن تاں ربدینال پناہ پگڑن تد آئی
بھاویں وضو ہووے اونہاں تاں بھی فرض نواں تبلایا
ہویا[2] مقید جے تسیں محدث وضو تداں بناؤں
نماز قبول نہیں بن وضو دسیا بحر عطائیں
جاں فتح مکہ تاں پنج ہک وضوؤں پڑھیا ننال میاں (صلی اللہ علیہ وسلم) اں
تاں وضو اُتے وضو کرنا وقت نماز ادائیں
جو کرے وضو تے وضو تس دس نیکیاں ہون عطایا
حضرت شاہ رسلؐ دی برکت جا جنت وچہ پاواں
تا فرمایا عمداً کتیم وچہ سراج دکھائیں
جو اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ عمل پھل نیت سیتی آیا
جے نجس ہووے تاں دھوون واجب بھی تک سوں اُٹھیاں یاراں
پھر منہ نک پانی تن تن واری وچہ مواہب بھائے
ہے منہ دی حد دھوون پانی کوشش نال بنائیں
جو ہک ہک دو دو تن واراں دھون نبیؐ تھیں پایا
خلال[6] داڑھی وچہ کرناں بیہقی نقل حدیث لیایا

[1] قیام کے معنے اس جگہ قصد ہیں یعنی جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو۔ اور بعض نے کہا جب تم سو کر اُٹھو۔ مگر یہ روایت ضعیف ہے پس جب تک نماز کا قصد نہ ہو تب تک وضو کرنا فرض نہیں۔ خلاصہ تفسیر ۱۲ [2] یا مقید ہونا اس امر کا نکلتا ہے لفظ تعمیل سے اسواسطے کہ دھونے سے پاکی کا حاصل کرنا مقصود ہے اور جو پہلے ہی پاک ہو یعنی باوضو ہو تب اوسکو وضو کرنا بے فائدہ ہے۔ احمدی تفسیر

ف یعنی وہاں پر فرضیت کا فائدہ ساقط ہو گیا وضو کے ہونے سے پھر اسے وضو کرنا فرضیت کا فائدہ نہیں دیتا مگر اس وقت جبکہ بے وضو ہو یا سو کر اُٹھے یا مثل انکی۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِمُؤَلِّفِہٖ وَلِکَاتِبِہٖ ۱۲ [3] اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وضو کی نیت فرض ہے اور وہ یہ ہے نَوَیْتُ اَنْ تَوَضَّأَ لِرَفْعِ الْحَدَثِ وَلِاسْتِبَاحَۃِ الصَّلٰوۃِ ۱۲ [4] اور بیچ ہاتھ دھونے کے اشارہ یہ ہے جو ہاتھوں کے ساتھ پانی اُٹھا کر دیکھنے سے پانی کا رنگ معلوم ہو جاوے اور ناک میں ڈالنے سے بو معلوم ہو جائے اور منہ میں ڈالنے سے مزہ معلوم ہو جاوے۔ اگر ان تینوں پانی کی صفتوں میں سے ایک بھی بدلی ہوئی معلوم ہو تو پانی پلید جانے اس سے وضو نہ کرے ۱۲ [5] یعنی کل روایات پر تین تین دفعہ دھونے کے ساتھ عمل ہو سکتا ہے اگر ایک یا دو دفعہ دھونے والی حدیثوں پر عمل کیا تو پھر تین تین دفعہ دھونے والی حدیث کا عمل ترک ہوا ۱۲ [6] یعنی مرفوع روایت ہے عمر بن یاسر اور عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

Marfat.com

تے مسح فرض نہ ویک امام گھنی داہڑی تے پیارے
الی بمعنی مع جیویں رب وچہ قرآن آلایا
ہے وچہ مدارک کہنیاں تے سن حضرت پانی پاندے
دارقطنی تے بیہقی جابر کنوں روایت پاندے
وچہ وضو دھوون فرض بعد جی کجہ اوہ عضو کپیوے
تریجا سر دا مسح فرض تس حد مجہول ایہائی
تے شاہ رسل کدے سر ساریدا کدے چوتھائی کیتا
ہے چوتھے حصے سر دا فرض اوہ بھاویں کیہڑی داؤں
تے دو تن دال سریدے چھوئیاں شافعی کافی کہندا
مذہب ابو حنیفے والا صحیح حدیثوں پائیا
پگڑی متھے اوپر بن لا مذہب مسح کریندے
ہن بعضے پگ تے متھے اوتے اہل حدیث کریندے
تے مسح کناں دا سنت پانی سر دے نال پیارے
چوتھا فرض دو گٹیاں تائیں پیر دھوون دو پیارے
تے رافضی وارجلکم وامسحو برؤسکم تے عطف لگاون
فتاوی ابراہیمیہ وچہ لکھ ابراہیم سدھایا
اجماع اصحاب اماماں اوپر پیراں دھوون ایہائی

تے ابرو پپلیاں والاں نے پوچا دیں آب سوہارے
ولا تاکلوا اموالھم الی اموالکم بھی مثل اسدی فرمایا
جمہور دلیل حدیثوں ایہو مشہر عمل سوہاندے
جاں حضرت وضو کردے پانی کہنیاں اوپر وگاندے
تاں باقی دھوون فرض اوسدا ہی وچ سراج دسیوے
یعنے حد مسح دی رب تفصیل نہیں فرمائی
پس ہویا معلوم جو گھٹ چوتھائیوں روا نہ ہرگز میتا
تے سر ساریدا سنت حنفی مذہب عمل بناؤں
تے مالک سر ساریدا کرناں مسح فرض فرمیندا
تے چوتھائیوں گھٹ مسح نہ جائز ایہو مشہر آیا
خود لکھوی جھاڑی گپ اونہاں دی وچہ محمدی دمندے
جو سر تے نبی ہمیشہ کیتا اوستھیں غافل ویندے
تے مستحب مسح ایہی گردن دا روح البیان نتارے
ایہ فاغسلوا تے عطف زبر سنگ اکثر کہن سوہارے
یعنے مسح سراں تے پیراں نجدی بعض سناون
وچہ عقائد نجدیاں پہلی جلدوں ویکھن آیا
بہت حدیثاں اہل سنت ول رافضیاں

[1] یعنی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نیچے بالوں کے پانی پہونچانا فرض نہیں اور خازن میں لکھا ہے اگر داڑھی کے [illegible] دکھائی دے تو اسکا دھونا فرض نہیں اور اگر دکھائی نہ دے تو دھونا فرض ہے [illegible] لٹکتی ہوا سر پانی کا جاری کرنا فرض نہیں نزدیک امام اعظم [illegible] سر کا ہے اور یہی حکم ہے ان بالوں کا جو منہ کی حد سے بڑھے ہوئے ہوں [illegible] بہانا فرض ہے اسلئے کہ جو لفظ وجہ کا [illegible] کا چہرہ نظر آوے پس تمام داڑھی [illegible] عفی عنہ [2] جس طرح سورہ صف میں فرمایا [illegible] کے دین کے لئے پس حرف الی کے معنے فی کے ہوئے اور اسی طرح [illegible] تفسیر سراج المنیر [3] فرمایا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] بوجھ اٹھانے سے اوپر گردن کے [illegible] روح البیان صفحہ [illegible] انگوٹھے کے اور درمیان کانوں [illegible]

وَارْجُلَكُمْ بالجر وَامْسَحُوا دی قرءت راہوں آیا
نہیں تے گٹیاں تیک دھلا کیویں مسح صحیح اتھ آوے
صحابہ تھیں وچہ پیراں دھوون مخالف ہویا نکائی
علی تے ابن عباس انس اہناں رجوع کیتا اوس قولوں
ہے اتفاق امت دا اتے ابن ربیع فرمایا
وچہ در منثور جلال سیوطی ابی لیلی تھیں لیایا
مراد مسح تھیں ہے گھٹ دھوون بن پانی اسرافوں

نہیں ہے وچہ حقیقت دھلن
وچہ وہاں قرائیتاں معنی گٹیاں تیں
تہ تابعین نر تیہ تنہاں نکتوں اماماں بھائی
بھی ثابت ہویا نہ تے اوہناں تھیں مسح پیراں فضل
بھی ابن عباس ہویا اس قائل ابن کثیر الایا
جو یار نبی دے دھوون تے سب ہوئے جمع الایا
نہیں تے وچہ اصحاباں ایہہ تنازعہ ہوندا صافوں

فصل پنجم بیان کیفیت وضو حضرت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے

راشد ابن نجیحوں طبرانی اوسط وچہ لیائے
راوی کہے میں انس تائیں وچہ گوشے بیٹھا ڈٹھا
جو سنیا میں توں شاہ رسل نوں وضو ہیا کراندا

تے ہیثمی ابن حجر اسدی اسناد صحیح فرمائے
میں آکھیا انس تائیں دس میں جیویں حضرت وضو کیتا
تاں آب منگا تھ دھوتن واری بھی کتی فرماندا

۱؎ اسواسطے جو وارجلکم کے پہلے وامسحوا برؤسکم ہے بلحاظ اسکے اور بلحاظ اسکے آسان ہونے کے بعض قاری وارجلکم کو لام کی زیر کے ساتھ
پڑھتے ہیں اگرچہ معنی میں زبر والے ہی معنے مراد ہیں۔ مواہب ۱۲ ۲؎ اسواسطے جو کعبین صیغہ تثنیہ کا ہے جو ہر پیر کے پیچھے کی طرف دو ہڈیاں ابھری ہوئی ہوتی ہیں اور وہ جو مسح کرنا جائز کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ کعب ایک ایسی جگہ ہے جس جگہ پر انگلوں کی نالیں جا کر مل جاتی ہیں اور وہ قدم کی پشت اور پنڈلی کی جڑ کے پاس ہے سو وہ ہر ایک پاؤں میں ایک ایک ہوتی ہے اور شامل تک ہر ایک پاؤں میں دو دو ہوتے ہیں پھر کس طرح دھونے کی بجائے پاؤں پر مسح کرنا صادق ہوگا۔ تفسیر مواہب ۱۲ ۳؎ تب ہی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے وضو میں ترتیب کو نگاہ رکھنا فرض بتلایا ہے ساتھ ترتیب اسی آیت کے۔ اور فرمایا حضرت امامنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے جو ترتیب فرض نہیں بلکہ سنت ہے احتیاط کہ حرف واو اس آیت میں ترتیب کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ آیت ان اعضا کو پاک کرنے کا حکم کرتی ہے ۱۲ تفسیر خازن ۱۲ ۴؎ جو بعض روایات سے ظاہر میں مسح معلوم ہوتا ہے حالانکہ حقیقت میں مسح کرنا مراد نہیں جیسا کہ ابن جریر نے موسیٰ بن انس سے روایت کی ہے جو کہا موسیٰ نے ای ابو حمزہ ہمیں حجاج کے احوالے کے علاقہ میں خطبہ سنایا اور کہا دھوو تم اپنے منہ اور ہاتھ اور مسح کرو سروں پر اور پاؤں دھوؤ کیونکہ آدمی کے جسم میں کوئی چیز بہ نسبت پاؤں کے زیادہ پلید نہیں ہوتی سو تم پاؤں کو نیچے اوپر سے بعد ایڑیوں کے اچھی طرح دھویا کرو۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے سنکر فرمایا اللہ تعالیٰ سچا ہے اور حجاج جھوٹا اسلئے کہ فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے وامسحوا برؤسکم وارجلکم تو پھر موسیٰ بن انس نے کہا کہ انس جب اپنے پاؤں پر مسح کرتے تو دونوں کو چھوڑ دیتے تھے قال المترجم کہتا ہے ترجمہ کرنیوالا یعنی معنی انس روایت کے یہ ہیں جو حجاج نے لوگوں کو پاؤں دھونے کے لئے مبالغہ کیا تھا اور پانی کا بہانا زیادہ بتایا۔ تو پھر حضرت انس نے اوسکا رد کیا اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے وامسحوا برؤسکم کے پیچھے فرمایا ہے وارجلکم یعنی سر کے مسح کے بعد پاؤں دھونے کے وقت بقدر ضرورت پانی بہاؤ جیسا کہ مسح میں ہوتا ہے اور اسراف مت کرو۔ پس مراد مسح سے اندکہا دھونا بھی مسح کے قریب ہی ہو یہ قریب مسح کے ہو جاتا ہے تب ہی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ وضو کے وقت اپنے دونوں قدم تر کر دیتے تھے اور اسی روایت سے زمخشری وغیرہ شافعیہ کو جواب دیا ہے جو منہ سامنے وجہ وجوب ترتیب کے نہیں ہے جو سر کے مسح کے بعد پاؤں دھونے کا حکم ساتھ وجہ وجوب ترتیب کے نہیں ہے جیسا کہ گمان کیا ہے شافعیہ نے بلکہ واسطے اس فائدہ کے ہے جو پاؤں کے دھونے میں مسح کا لحاظ رہے یعنی ہلکا سا دھونا اور بہت پانی

43256 15359

Marfat.com

پھر نک وچہ پانی پا تن واراں منہ دھوتا تن واراں
پھر مسح دو پیراں یعنی دھوتی اندک پانیوں پیارے
پھر ابن عباس کہیا انج کیتا وضو بحر ہدایت صلی اللہ علیہ وسلم
نال سبابہ اندروں کناں سنگ انگوٹھے باہروں
بن مندہ اتے ابن خزیمہ صحیح کہیا اس تائیں
اس کہیا آہا میں نال نبی اک راتیں وچہ سفر دے
پھر ٹرے نبی اٹھ رات سیاہ وچہ نظروں غائب تھیندے
پھر دھوتا منہ اتے دو ہتھ جسے جبہ صوفوں طاہر
وینیاں دونویں دھو حضرت پھر مسح کیتا سر تائیں
جو قدم دوویں میں نال طہارت موزیاں دیوچہ پائے
کہی ابن قتیبہ علی نوں ڈٹھم اوس وضو فرمایا
پھر تن وار کلی کر نک وچہ آب پایا تن واراں
پھر مسح کیتا سر بھر گٹیاں تک پیراں دوہاں دھوندے
پھر کہیا علی میں بھاوے وضو نبی تسیاں دکھلاواں
پھر ابن ملیکہ کہی میں ڈٹھا ابن عفان سوہارے
مثل علی کرو وضو پچھیا سائل ہی کس جائیں
عائشہ کہے جد شاہ رسولاں وضو کریندے آہی
بھی انگلیا نوچہ خلال کریندے بن عاصم تھیں لیایا
ترمذی ابن خزیمہ بغوی ابن قطان تمامی
کہے ابن عباس جاں وضو کریندے حضرت شاہ رسولاں
بن ماجہ تے ترمذی احمد ایہہ روایت لیائے

پھر کہنیاں تک ہتھ تن تن واراں مسح سرے مکھ واراں
جیویں انس آہے تر پیراں کردے بن اسراف سوہارے
پس منہ دھوتا پھر دو ہتھ پھر سر کناں مسح نہائیت
پھر دو قدم مبارک دھوتے ابن حبان اخباروں
پھر ابن مغیرہ تھیں اوہ آپنے باپوں کرے بنائیں
کہیا پاس تیری کیا آب کیہم ہاں سنکے نبی اتر دے
وت آئے پانی پایم کنوں اووات میں اپر تھیندے
نہ وینیاں نکل سکدیاں استھیں تلیوں کمدھیاں باہر
میں چاہیا موزے لاہاں فرمایا چھڈیں ایہ نہ لاہیں
پس مسح کیتا موزیاں تے حضرت روح البیان اولائی
تلیاں دونویں دھوتیاں تاں جو اونہاں پاک بتایا
پھر منہ تے وینیاں تن تن واراں دھوتیاں نے اظہاراں
پھر ہو کے کھڑے وضو دا جو ٹھا پانی نوش کریندے
کر ترمذی ایہہ روایت اسدیاں کرے صحیح بناواں
سوال کیتا کسے وضو نہیں پس آب منگائیں پیارے
تاں ایہ وضو شاہ رسل دا دساں اوسدے تائیں
تاریش مبارک اندر آبوں کرن خلال [illegible]
وچہ استنشاق سعی بونہہ کردے [illegible]
صحیح کیتا انہاں اسنوں وچہ آثار [illegible]
تاں ہتھ پیراں دیاں انگلیاں وچہ کرن خلال ہر سولاں
تے کہیا حسن بخاری اسنوں وچہ آثار بتائے

[illegible]

سلہ یہ اسواسطے ہوگا کہ جو لوگ پاؤں پر پانی بہت ڈالتے ہوں گے بلکہ کئی مرتبہ دیکھا گیا ہے جو پاؤں پر اسقدر پانی گراتے ہیں جو باقی تمام وضو ساتھ اسقدر پانی کے ہو سکے بلکہ اوس سے بھی زیادہ اسی واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کی تعلیم کے لئے کبھی کبھی ساتھ تھوڑے سے پانی کے مبارک قدموں کو دھویا ہوتا کہ وہ لوگ نہایت کوشش کریں پانی کے اسراف نہ کرنے کے۔ نہیں تو قدموں کے دھونے پر اجماع ہے ۱۲ حلوائی عفی عنہ سلہ معالم الایہ روایت لایا ہے اور دیگر بہت سے مفسرین نے اسکو یہاں تک نقل کیا ہے جو بیچ اس روایت کے کانوں کا اندر باہر سے مسح کرنا بھی مذکور ہے ۱۲ سلہ یعنی منہ اور ہاتھ کہنیوں تک اور قدم تین تین دفعہ دھونے [illegible]

Marfat.com

تے ابوہریرہ کہے جاں کرے وضو خیر خیالت
شاہ رسلؐ نے فرمایا سن پیارے ابوہریرہؓ
نیکیاں لکھدے رہن جدلگ وضو اوہ نہ توڑیں
بنیؐ کہیا جے اُمت ساڈی اُتے مشکل نہ ہاں
وچہ ہک حدیث میں ہر وضو سنگ امر سواکوں کرو ا
مُنہ نوں پاک سواک کرے بھی اوچہ رب رضائیں
جے مُنہ تھیں بو آوے نہ خوش ملک محافظ تھیدے
بنیؐ کہیا جو کر مسواک تے وچہ نماز کھلوے
تے نیڑے ہو مُنہ اوسدے اوپر مُنہ فرشتہ لاوے
پس پاک کرو تسیں مُہاں آپنیاں شاہ رسل فرماوے
اوپر بہتر رکعت ہون جو پڑھیاں بن مسواکوں
اوپر ہر ہر عضوی دھوون پڑھن دُعائیں آیاں

تا سنجے پاسیوں تسبیح کرے ملک ہر ویلے
جاں وضو کریں پڑھ حمد تے سمل کھیڈے محافظ تیری
اسناد صحیح اس مثنی آکھے وچہ حلی جلد اس لڑیں
تا ہیں امر سواک انہاں کرو اوقت نماز ہر جائیں
ایہ ابوہریریوں مالک نال صحیح اسناد اس ڈھیرا
عائشہ کنوں نسائی احمد سند صحیحاں پائیں
جو مُنہ ہی جگہ اُنہاں دی بدبو پاروں دور چلیندے
تاں کھڑا ہووے اک ملک مگر اوس سن قرأت خوش ہووے
جو مُنہ نمازیوں قرأت مکلے خوف ملک دے جاوے
بھی بنیؐ کہیا دو رکعت سنگ مسواک فضیلت آوے
وچ روح البیان حدیثاں لکھیاں عمل کریں الفاقوں
تاں اجر وضو کامل ہووے لکھ وکھائیں بھایاں

۵ اور بعد زوال کے روزہ دار کو مسواک کرنی جائز ہے مسواک قدر بالشت بھنی اور خنصر انگلی کا قدر موٹی تلخ درخت کی ہونی چاہئے۔ مضمضہ کو قبل یا اس سے پہلے کرے اور جب مسواک نہ مل سکی تو انگلیر کے ساتھ ملنا کافی ہوتا ہے اور انگلیوں کے سرے یعنی جو انگلیوں کی گانٹھوں میں نشان ہوتے ہیں انکو کوشش سے دھونا چاہئے جو انمیں میل پھنس رہتی ہے اور جو گوشت دانتوں کے اوپر ہوتا ہے پس حکم ہوا ہے ساتھ اُسکے پاک کرنے کے اسخاطر کہ بو باقی نہ رہے اُسمیں طعام وغیرہ کی پس بدل دی اُسپر بوئے خوش کیونکہ بو گندہ سے فرشتوں کو ایذا پہونچتی ہے اور مُنہ قرآن شریف کے الفاظ کے نکلنے کا راستہ ہی پس ضرور مُنہ کو خوشبودار رکھنا لازم ہے اور اس زمانہ میں حقہ نوشی کی پلیدی بہت پھیل گئی ہے بدبو اسکی نہایت تکلیف دہ ہی اسی واسطے شاہ عبدالعزیز دہلوی علیہ الرحمۃ نے اپنی تفسیر فتح العزیز جلد اول میں لکھا ہے حقہ کشی کے بعد مسواک کرکے مسجد میں داخل ہونا چاہئے اور اس فقیر نے بھی پہلی جلد تفسیر نہ ہذا میں لکھ دیا ہوا ہے کہ حقہ نوشی دلکو سیاہ کرتی ہے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسعادت حقہ نوشوں کو ہونی بھی مشکل ہو کئی دفعہ سننے میں آیا ہے کہ جب کسی حقہ نوش کو حضور صلعم کی زیارت کا موقعہ پیش آیا تو آپ نے فرمایا کہ اس خبیث کو دور کرو اسکے مُنہ سے حقے کی بدبو آتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ حقہ نوشی سخت بدعت اور نہایت بُری مرض ہے بلکہ آتش پرستی کے مشابہ ہی اسلئے کہ علی الصباح حقہ نوش آگ کے متلاشی ہوتے ہیں اور در بدر گالیاں کھاتے پھرتے ہیں کسقدر بیحیائی ہے نعوذ باللہ منہا مگر جن لوگوں کے دل سیاہ ہو گئے ہیں انکو بُری چیز کی بُرائی نظر نہیں آتی اور گناہ صغیرہ بیخوف ہو جانے سے کبیرہ بن جاتا ہی اور کبیرہ کو ہلکا جاننا کفر تک پہونچاتا ہے۔ پس اگر حقہ نوش اسکو گناہ بھی نہ خیال کریں تو یہ نہایت خرابی کا باعث ہی جس طرح چرس بھنگ اور خاکروب چوہڑے نجاست کے ساتھ خوگیر ہو جاتے ہیں اسی طرح حقہ نوشوں کی بھی عادت پکی ہو جاتی ہے بُرائی اسکی حقہ نہ پینے والے سلامت مزاج سے دریافت کی جائے ۱۲ حلوائی عفی عنہ ۵۲ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بعد پڑھے الحمد للہ الذی جعل الماء طھورا اور کلی کرتیکے وقت پڑھے اللھم اسقنی من حوض نبیک حتی لا اظمأ بعدھا عبدا اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وتلاوۃ کتابک اور وقت ناک میں پانی ڈالنے کے پڑھے اللھم لا تحرمنی من رائحۃ نعیمک وجنانک اور منہ دھونے کے وقت پڑھے اللھم بیض وجھی یوم تبیض وجوھم ویوم تسود وجوہ اور وقت داہاں ہاتھ دھونے کے پڑھے اللھم اعطنی کتابی بیمینی وحاسبنی حسابا یسیرا اور وقت بایاں ہاتھ دھونے کے پڑھے اللھم لا تعطنی کتابی بشمالی ولا من وراء ظھری اللھم وفقنی لان اقول الحق واعمل الحق وارزقنی حبک وحب من ینفعنی حبہ عندک اللھم اجعل حبک احب الاشیاء الی واجعل خشیتک فی الغیب والشھادۃ واجعلنی من المتقین واجعلنی ممن یخشاک ویتقیک فی السر والعلانیۃ واجعلنی من عبادک الصالحین الذین انعمت علیھم وحببنی من الذین لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ روح البیان ۱۲

خاص کرنڈ چہ وضو چوہاں عضویاں حکمت آہی
تے نال ہتھاں پھل توڑ درختوں حضرت آدم کھایا
تاں حکم کیتا رب ایہو عضو وقت وضو دے دھوے
ہر عضو اد ھوتیا جھڑن گناہ اُس عضو دی نبیؐ کہیائی
جیویں ڈرے گھوڑی دوجیا نوچل سو کہی جان بچھانے
جو کری وضو تی وضو اُمتوں دس نہ کیاں ہتھ آون
تے غیبت جھوٹھ الایاں بعض اہل اللہ وضو کیتا
وضو ہی اوہ نور جو نفسانی ظلمات مٹاوے
تے وضو کیتیاں اکھیں روشن رزق ودھے اس نالے
پچھیا نبیؐ بلالوں توں کیا کیتا عمل بتائیں
تاں عرض کیتی جا نوچہ دن راتاں ہاں ہیں وضو کردا
تے جب کہن جس نال جماع دے نہاون جنابت ہوئی
یا حیض نفاسوں پاک جاں عورت غسل فرض اس آوے
وقت غسل دے منہ تک پانی پاون فرض ایہا ئی
فَاطَّهَّرُوا دا معنی نہاون کوشش نال زیادے
کہیا ابن عمر اسیں پاس نبیؐ دے بیٹھے ہوئے آئے
بعد جواب سلام کہیا اُس نیڑے ہوا ں تساڈے
تاں زانواں سنگ نبیؐ دے زانو اُسے آن ٹکائے
پڑھیں نماز زکوٰۃ بجاویں روزے ماہ رمضانے
سائل سنکے آکھیا حضرتؐ بیشک سچ الایا
جیویں اوہ سائل شاہ رسل نوں آ ہا سگون سکھاندا
وہب ذماری نہیں پھر ابی حمید روایت لیایا

جو منہ سنگ طرف درخت آدم متوجہ ہویا سا ہی
تے پیر انال گیا ڑتے سر اوپر ہتھ ٹکایا
تاں ہووے کفارت جہت گناہاں فضل اس اُمت چوہنے
تے روز قیامت وضو جائیں نوریوں چمکن بھائی
نویں نال نشانی وضو لوگ اس امت جان سیانے
تے اثر نویں وضو دا ہووے باطن وچہ الاون
تے وضو کیتیاں غنچہ مثدا ہے کرآدمایش میتا
تے کچل دیوی شیطان تائیں وچہ روح البیان آلاوے
وچہ روح البیان حدیث لیایا دیکھیں یار نرالے
جو کھڑکے تیری جتیا مے سنیم اندر جنت جائیں
تاں سنگ ادے دو رکعت حضرتؐ نفل مستحب مہا
ہر اٹھ عام جنب ہے بھاویں محتلم ہووے کوئی
نہ شرط انزال جاں حشفہ غائب غسل فرض ہو جاوے
کر دو آلاتش پانی چھکے کوشش کر کے بھائی
مبالغہ ہی وچہ فاطھروا دے سخوں دیکھ افاوے
اک شخص آیا اس چٹیا ناں خوشبو حسن سوہائے
نبیؐ کہیا ہاں پس اوہ ہو یا نزد سوا ئے
تے پچھیوں دس اسلام نبیاں حضرت فرمائے
بیت اللہ حج تے غسل جنابت کنوں سیانے
یاراں کہیا نہ ایدوں پہلے نظر سانوں اوہ آیا
ابی بن شیبہ بن عمر وں پیار یا نقل سنا ندا
وہب کہے میں وچہ زبور ایویں ہی لکھیا پایا

سلہ تحقیق اسکی جلد دوم پارہ پانچواں پہلا پاؤ زیر آیت یا ایہا الذین اٰمنوا لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاری الایہ میں مذکور ہے ۱۲
سلہ جب حشفہ غائب ہو جائے یا ہو وہ حشفہ والی جگہ کٹی ہوئی ہو وہ جب کامل ہو جائے عورت کے قبل یا دبر یا مرد کے دبر میں تب نہانا فرض ہو جاتا ہے بخلاف لاذہب کے جو جسم ان دو مرحلوں کے انزال کئے بغیر غسل فرض نہیں ہوتا۔ اسکی تحقیق پہلے گذر چکی ہے ۱۲ سلہ یعنی کلی کرنے اور منخرین (سوراخ ہائے بینی) میں پانی لینے کے وقت پانی کو اوپر کی طرف کھینچے۔ کذا فی کتب الفقہ ۱۲

Marfat.com

رب کہی جو جنبوں غسل کرے اوہ بندہ سچا میو
جے آٹا ہیا لوہاں وچہ لگا جائز غسل آکھے
پہلے تھہ دھووے وت کرئی دور نجاست آوے
تن تن واری پانی پاون سنت عضویاں آیا
سجے مونڈھیوں شروع کرے وت کھبے مونڈھے پاوے
عادت تائیں سر کھولن دی حاجت مول نہ آئی
جو ہر موئے جنابت حضرت شاہ مرداں فرمائے
کوشش نال جو دھووے والاں رکھن منع نہ کائی
اوہ کرے تیمم بے وضو وچہ اختلاف ایہا ئی
جے زن جنبی مرداں پاسوں پردہ پاوے ناہی
استنجے وچہ جے بے پردے تاکر نا ترک سوائے
جیویں مرداں پاسوں مرداں تائیں حکم ستر دا آیا
نہ تنہیں جائیں وٹے فرشتہ شاہ رسل فرمایا
پہلے وضو کرے ایویں اوس خانے ملک جاندا
غسل کرنو چہ دینی فائدے نالے بدنی پاندے
ردی انجرے نفسانی بھی ہوون دور تمامی
نالے دور پلیدی ہووے بھی ساکن شہواتوں
پاکی دلدی غیر خدا تھیں پھیرے دلدے تائیں
اتے طہارت سینے سندی سمجھ رجا قناعت
شکم طہارت کھان حلال حراموں روگردانی

وضو غسل کرنے کا بیان

جے پیلی وچہ پانی ہووے تھوڑا ہووے بہتا
پھر وضو کرے اوتھاں پانی جا کہیں نہ ٹکے
ایویں غسل رسول کرے اوتھاں پانی نال
پھر سر اوپر پانی ڈالے اپنا تھلے خوب دھوئے
اوہ والانے مُنہ پانی پھیرے مردان روا نہ جائی
ایسے حوضوں سر سارا نہ وچہ حضرت علی فرمائے
جے جنبی ڈرے پانی تھیں ناپاک ہوسی جان فنائی
صحیح ایہ حدیثوں امام تیمم اوس مباح فرمائی
اوہ ڈہل کرے اتے مرداں اسو چڑھ ہل تکن آئی
جو اوہ نجاست نکلی اوتوں ہوسی ایہا ن والائے
ایویں زناں زناں تھیں پردہ وچہ اختلاف فرمایا
جنہاں گرہے پوچا بھی جنہاں کافر بھی جنہاں آیا
جنہاں ول کچیے غسلاں وچہ ایہ بھی مذہب ڈٹھا
مخالفت بھی کفار جو جنبوں نا وضو غسل سجائے
جنہاں پاروں وچہ بدن مرداں ہوون گراہی
تے نیشا پوری کنوں طہارت اوس نہ جاوے
تے سنگ طہارت سیر نشاں وچہ ہتھیں ہوسی نائیں
طہارت روح دی پاک آہوں کرن حیا تے نیت
طہارت جتے شہوتاں چوں صوں پیدا ہی

سلہ اور روح البیان میں لکھا ہے جو فاطہر وا میں طاء کو دال سے ادغام کیا پھر طا کے جواب تفعل ہے اور ادغام ہوئی طا پھر الف کے ملانے سے دونوں کے قرب مخرج کے لئے اور یہ باب مبالغہ کے لئے آتا ہے ۱۲ روح البیان۔ سہ جو پانی بہہ پنجاوے ناں مثل بہتا ہونا غسل میں میسر آوے تو بھی نہیں اور مُنہ کے جو پانی پانا پھر اُسکے ضروری ہے ۱۲ روح البیان سہ مثل وضو نماز کی اگر جگہ پاک ہووے تو پاؤں بھی دھوئے نہیں تو پاؤں پچھے دھوئے ۱۲ سہ غسل میں ایک صاع اور وضو میں ایک مد صاع آٹھ رطل مکا اور مد دو رطل کا ہوتا ہے حدیث شریف سے بھی اسی طرح واضح ہے اور اس سے زیادہ استعمال کرنا بھی جائز ہے سوا اسراف کے جو اسراف کرنا مکروہ ہے۔ شرح وقایہ سے عذر کے لئے عورتوں کو نا مردوں کو اس قیاس پر خواہ بال گندھے ہوئے ہوں اس لئے کہ عورتوں کو اس سے حرج واقع ہوتا ہے نہ مردوں کو ۱۲ روح البیان سہ یعنی استنجا کی نجاست سے وہ سخت تر ہوتی ہے ۱۲ روح البیان

پرہیزگاری اجتہاد طہارت تھاں وال ایہائی
کنوں جنابت حکم غسل کیوں غائط بولوں ناہیں
نبی کہیا جد حضرت آدم سی شجروں پھل کھایا
جاں بندہ کرے جماع انزال اس ہر ہر والوں تھیوے
ایہ جہت طہارت اتے کفارت شکر جہت اس نعمت
تے جتھے غائط بول فقط اعضا مخصوص دھواون
ہور کئی سبب لکھی وچہ روح البیان دیکھائیں جا کے
وچہ غسل وندے دے منہ نک پانی پاون فرض ہویائی
نہ سر دا مسح کچیوے وچہ اشباح جیویں فرمایا
تاں طرف معراج مقام قرب ول رجوع تساڈا آوے
واسجد واقترب بھی سجدیوں ملدا قرب الٰہی
فاغسلوا وجوھکم جو منہ تساں دنیا طرف بھوایا
گھت پانی استغفار ہدایت کر ہو دور سیاہی
دو جگ پگڑن تھیں تے ہے جو نعمت وچہ اوہناندے
جنب گندی تھیں سو سو واری نھاتیاں پاک نہ تھیوے
مسح سر اندا کر ہو نال ونجاون خود نفساندے
(حافظ) من ہماندم کہ وضو ساختہ ام از چشمۂ عشق
تے غیر اساڈی ویکھن سنگ جو ہویا جنب تسانوں
جو رکھے نظر عبادت اتے خوشی ہووے سنگ غیراں
کنوں جنابت حب دنیا دیوں واجب غسل پچھانی
بے نماز بھاویں کر کوشش نہاوے سو سو داراں

زبان طہارت ذکر الٰہی استغفار کہیائی
جو منی کنوں اوہ نجس زیادے حکمت ایس بتائیں
تا اوہ پھل بدن سارے دے اندر پھر یاسی فرمایا
تاں فرض کیتا رب غسل مرے تے امت سنی منیوے
وقت جماع جو لذت فرحت پاندی ہین بکثرت
جو سارا بدن نہ لذت پاوی باہجہ وطی فرماون
تے غسل دیون میت نوں واجب سن مومن دل لاکی
اتی میت والے غسل اندر ایہ ناہ کچیون بھائی
ای اہل ایمان جاں غفلت خوابوں ہوش تسانوں آیا
جو الصلوٰۃ معراج المؤمنین شاہ رسل فرماوی
یا ایہا الذین امنوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ اشارت آئی
تاں ویکھ غیر اندیاں شکلاں اوپر تساں غبار سدھایا
وایدیکم الی المرافق دو ہتھ دھوون ایہ ہویائی
تا جو یار موافق اپنے چھوڑو سب دنیا ندے
جو اصل پلید رہیا وچ قائم کویں طہور منیوے
چکر طینت خودی کنوں دو قدم دھوون فرماندے
چار تکبیر زدم یکسر و بر ہر چہ کہ ہست
پس کر ہو پاک گناہوں نفساں ویکھیں [illegible] بیالوں
بھی پاک کرو ہر نجس کنوں تن تا ہوون سب خیراں
تے ہر شہوت تھیں نال اخلاص [illegible] توبہ پانی
جد لگ پڑھے نماز نہ تد لگ [illegible] ہر داراں

۱ یعنی ہر عرق اور بالوں کے تمام بھر گیا۔ اسواسطے تمام جسم کی پاکی لازم ہوئی اور فرمایا کہ [illegible] ۱۲ [illegible]
۲ یعنی غائط اور بول کے وقت تمام بدن مثل جماع کی لذت نہیں پاتا تب ہی تو اس نعمت کے [illegible]
روح البیان ۳ اور یہ بھی کہ وقت جماع کے تمام بدن کی قوت خرچ ہوتی ہے جس [illegible]
بول اور غائط کے ۱۲ روح البیان ۴ اسواسطے کہ خون جاندار کا نجس ہوتا ہے [illegible] اور مومن
کو غسل دیا جاتا ہے اسکی بزرگی کے واسطے تاکہ وہ پاک ہو جائے ساتھ غسل دینے کے [illegible]
غسل شروع ہوتا ہے پر دو ہاتھ دھونے سے اور میت کا منہ دھونے سے ۱۲ روح البیان

Marfat.com

جس سوں اندر آتی باہروں چونا یہ خامی بنیاد ان
غسل کیتا جنہاں ظاہر باطن دین تنہاں وضو دا

منافق سوہوں کہ مسجد دروں باہر وں اندر
جس جا پاک تے ہر شے پاک ہے منع نہ کوئی

وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ

اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا

بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ

وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

اور اگر ہو تم بیمار یا سفر میں یا آوے کوئی تم میں سے مکان ضرور سے یا صحبت کرو تم عورتوں سے پس نہ پاؤ پانی
تم پس قصد کرو مٹی پاک کا پس مل لو مونہوں اپنے کو اور ہاتھوں اپنوں کو اوس سے نہیں ارادہ کرتا
اللہ تو کہ کرے اوپر تمہارے کچھ تنگی ولیکن ارادہ کرتا ہے تو کہ پاک کرے تمکو اور تو کہ پوری کرے نعمت اوپر تمہارے تو کہ تم شکر کرو

جے تسیں بیمار یا سفری یا پاخانیوں کوئی تساں آیا
یا وطی زناں ہتھ کیتی تے وت پانی نہ لبھیا یا
ناپاک مٹی دا قصد کرو مُنہ ہتھاں مسح بجا ہو
نہ رب تساں تنگی چاہے بل تساں کرڑا پاک کرنا ہو
بھی چاہے رب جو نعمت اپنی پوری کرے تساں اُتے
تا تسیں شکر گذار بنو رب ہوکے اہل اصلاحاں
وچہ پارے پنجویں پہلے پاء وچہ ذکر سفر دا پایا
بھی حد سفر ہور ذکر تیمم دا صفح کر سمجھایا
وچہ ذکر تیمم خوشخبری ہے کارن فرماں برداراں
اونہاں اعلیٰ ہون مراتب جیڑے حکم منن اظہاراں
وچہ ابوداؤد حدیث آئی جو شاہ رسل فرماون
نہ وضو کیتا جس اوسدی مول نہ ہوئی نماز بناون
وچہ مسلم ابوحازم نے ڈٹھا ابوہریرے تائیں
وضو کرنیاں بغلاں تک اوس دھوتے منہ اتھائیں
میں آکھیا ایہ وضو کہیا تا اوہ یار الایا
میں سنیا محبوب اتے دلبر میرے نے فرمایا
جو زیور ملے نمازی پہونچے آب وضو جتھ ناہیں
پھر وچہ ترغیب ابوداؤدوں کہیا حضرت سائیں
جو سب تھیں مہری حکم سجود قیامت نوں ہن آوے
تے سب تھیں پہلے میں سرخرو اُمت نظری آوے
اگے پچھے سجے کھبے میرے ہون تمامی
میں لواں پچھان اونہاں نوں محجل کہندی خیر اتامی
تسیں کوہیں پچھیا نوں خود اُمت نوں ائے عاصم لوکائی
فرمایا تنہاں عضو وضو دے چمکن اثر صفائی

تے نامے عملاں نوالے ہوئے سبھے تنہ عطائیں
تنہاں اگے اگے چھوٹے لڑکے بھجے ہون اٹھائیں

بھی چھ بخاری تی کہیا میں امت حشر دے سارے
منہ ہتھ پیر اونہانڈے ہوسن روشن انور تارے

جاں مومن منہ دھووے تاں منہ دی کل گناہ جھڑ جاندے
جاں ہتھ دھووے تاں ہتھاں دے چھوٹے کل گناہ جھڑ جاندے

جاں پیر دھووے تاں جھڑ کل جو ہوئے قدماں راہوں
اتھوں تیک جو بالکل ہوندا پاک عصیاں خطاؤں

امام احمد عثمانوں ایویں نقل روایت لیایا
جو سنگ وضو عضو یاندے ڈگدے ہین گناہ فرمایا

بھی النسوں کران روایت کل گناہ وضو تھین جھڑ دے
تے وچہ نماز زیادہ آتھیں وچہ خلاصے پڑھدے

الوضو شطر الایمان وضو ہے نصف ایمان بتایا
جیں بچنا ہووے گناہوں اوہ با وضو رہے الایا

بھی نال وضو نیکی لونہہ ہووے ودی ہووے گھٹ سارے
ایہ ساری نقل خلاصے وچوں بندہ پیش گذارے

لونہہ برابر قدم خشک ہک اصحابی دار رہیا
بس کہیا جا وضو کر مڑ مسلم دیوچہ ڈھیا

بھی ابوداؤد تے بن ماجہ وچہ ایویں کران روایت
کہیا ابن کثیر اسناد کھری اس رجل ثقات نہایت

وچہ ہک سفر عائشہؓ سنگ حضرت دار عایشہ دا ترٹا
اوہ لبھیدیاں فجر ہوئی تے پانی آہا پاس نہ اسکا

تیمم دی تاں رخصت ہوئی در منثور بتائے
بن ماجہ ابن حمید اتے احمد عبدالرزاق لیائے

جے محض نسیان حب نیایا وچہ سفر سوالفانی
یا وطی کیتی سنگ دنیا ڈھونڈن وچہ لذاتاں مانی

پھر منی استعداد اپنی دل قصد کرو تسیں سارے
یا رجوع کرو دل الی ارشاد جو صاحب برکت بھارے

پس مسح کرو خود نفسانی اوصاف کمال اوہناندے
تے خلقاں نال اوہنادیاں اپنے بدلو خلق سوہاندے

تے ٹرو اوہنا دی راہیں تا تسیں ہو وو خاص تمامی
اوہناں مہلک مضاں تھیں جو پچھے ہوسن دا نامی

تا نفس تہاں ہو صاف سلامت وچہ لقا دی آوی
رہنے چاہی حرج نسان جو لذت

ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم لوگوں سے عمرو بن عبسہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھ کو وضو کے بارہ میں کچھ فرمادیں فرمایا نہیں کوئی تم میں سے جو وضو کرنے لگے پس کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے اور ناک جھاڑے مگر آنکہ اسکے گناہ اسکے منہ اور ناک کے نتھنوں سے پانی کے ساتھ گر جاویں پھر وہ اپنا چہرہ دھوئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے مگر اسکے چہرہ سے اسکے گناہ جھڑ جاویں پھر دھووے ہاتھ کہنیوں تک جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے مگر اسکے دونوں ہاتھوں کے گناہ اسکی انگلیوں کے پوروں سے پانی سے گر جاویں پھر اپنے سر پر مسح کرے مگر آنکہ اسکے سر کے گناہ اسکے بالوں کے اطراف سے گر جاویں پھر دھووے دونوں قدم ٹخنوں تک جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مگر آنکہ اسکے قدموں کے گناہ اسکی انگلیوں کے کناروں سے پانی کے ساتھ گر جاویں پھر کھڑا ہو کر اللہ تعالیٰ کے لئے حمد و ثنا کہے ایسی حمد کرے جیسی کہ اسکے شان کے لائق ہے پھر دو رکعتیں نماز پڑھے مگر آنکہ اپنے گناہوں سے ایسا نکل جاویگا جس طرح کہ اسکی ماں جنا تھا اور گناہ محل پاک تھا الحدیث رواہ احمد باسناد صحیح وھو فی صحیح المسلم من وجہ آخر قال الامام احمد بھی معنی کے قریب حضرت ابوہریرہ سے صحیحین میں ثابت ہے اور صحیح مسلم کی اس روایت میں ہے کہ جب آپنے چہرہ قدم دھوئے جیسا کہ خدا نے حکم کیا ہے پس دلیل ظاہر ہے کہ قرآن شریف میں حکم آگیا ہوا ہے مواہب الرحمان پارہ پنجم ۱۰

یکیر چاہے رہے کنارے کہ ہاں سیاں
اتے ڈر یاند ابھی وڈا ننگ معبود جود سایہ دے
ایہ نعمت کامل کری تساں پکڑ ہ خودی ہے ظلمت
شکر کرو راہ پاکے نال انوار ہویت والے

وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ اِذْ قُلْتُمْ
سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ
شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ
اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

اوہاد کرو نعمت اللہ کی اوپر اپنے اور عہد اسکا جو قول لیا ہے تمنے ساتھ اوسکے جب کہا تمنے سنا ہم نے
اور مانا ہمنے اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ جاننے والا ہے سینے والی بات کو اے لوگو جو ایمان لائے ہو ہو جاؤ
تم قائم رہنے والے واسطے اللہ کے شاہدی دینے والے ساتھ انصاف کے اور نہ باعث ہو تمکو دشمنی
کسی قوم کی اوپر اسبات کے کہ نہ عدل کرو عدل کرو وہ بہت نزدیک ہے واسطے پرہیزگاروں کے اور ڈرو
اللہ سے تحقیق اللہ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو

جو نعمت ربدی اوپر تساں بھی اسکے عہد چتارو
پس ڈرو اللہ تھیں عہد انوچہ نہ توڑو عہد اقراراں
اے مومنوں اللہ کارن قائم ہووو گواہ انصافوں
جو خلقے دا ہو عدل کرو ایہہ نیڑے تقوے آیا
ایمان مراد یا حضرت ختم رسالت
میثاق روحاں سنگ عہد خدا دا

جو کتیوں تساں سنیا منیا تسیں شاہدو
پس ٹھیک اللے منوں خبر جو سینے والی
نہ باعث ہووے عداوت قوم کسی پرتساں خلافوں
تے ڈرو اللہ تھیں ٹھیک خدا نوں خبر جو تساں کماندے
یا قرآن مراد جو مطلق نعمت ہے ہر حالت
ہماں کہیا او نہاں اساں حکم تیرا ہی سنیا منیا ڈاڈا

Marfat.com

فتعدی سو فائے عہد کو بارش دار بیا موزی
ولا یجرمنکم شنان قوم تا قتسال شمنی قوم انھاد ے
ہن جہت عداوت پچھلی اہ کوئی مڑکے ویر سہیڑے
جان کفاراں سنگ عدل کرن بھی واجب فرمایا
ورواللہ تھیں وچہ بجاون امر نہی رحمانی
یاد کرو سب نعمت جو تساں معرفت ربدی پائی
ہے نعمت نور وجود جو ظلمت عدموں رب ونایا
تھی قول الست بربکم جو سانوں رب سنایا
یا نعمت نال ہدایت وصل سجن دل راہ وکھایا
وعدہ وعید بشارت وعدی مومناں رب فرمائے
محمد بن واسع نوں کہی پھر منگ میں جہت دعائیں
(بلال بن برد نے کہا)
جو پاس تیرے مظلوم ایہن سب تینوں کرن دعائیں
دعا یہری وی حاجت ناہ تیں ویکھاں حکم کمائیں
قول اوہ شخص جو کسے مشرق وچہ ہووی ظلم کمایا
(زہر شعار سعدی جانمو یا نوشیروان تا بوت بلکا نوح پھرایا)
پس کل ولایت تھیں کہدے ہم حق سر اوس نے آیا

وعد الله الذين امنوا وعملوا الصلحت لهم مغفرة واجر

والذين كفروا وكذبوا بايتنا اولئك اصحب الجحيم

سلہ روح البیان میں عبدالرحمان بن عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے کہا اس نے کہ تھے ہم پاس رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے سات یا آٹھ یا نو پس کہا انہوں نے کیا تم بیعت نہیں کرتے آپ کی حالانکہ ہم نے عہد کیا ہے ساتھ بیعت کرنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تب کہا ہم نے تحقیق بیعت کی ہے ساتھ آپ کے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا نہیں بیعت کرتے تم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دراز کئے ہم نے ہاتھ اپنے اور کہا تحقیق بیعت کی ہے ہم نے آپ کی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کے ساتھ شرک نہ کرو اور پانچ نمازیں بھی ادا کرو اور سنو اور بھی رکھو اور تابعداری کرو اپنے صاحب امور (علی الامر) کی ظاہر اور پوشیدہ اور مت سوال کرو کسی کو ۱۲ روح البیان سلہ ۵ در منثور میں عبداللہ بن کثیر سے روایت ہے کہ یہ آیت یا ایہا الذین امنوا قوامین للہ شہداء بالقسط تا آخر نازل ہوئی ہے ۱۲ سلہ ۵ اور طرف قبول کرنے دین قویم کے اور ہدایت کرنی سیدھے راہ کی ۱۲ روح البیان سلہ ۵ اور اگر مدت

اسلہ فیق صدیقہ کی رفیق اور مددگار رہوتی تو مثل قدم موسیٰ علیہ السلام یعنی چھوٹا اور سان لیا۔ پس ۴

Marfat.com

وعدہ کیا اللہ نے اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور کام کئے اچھے کہ اُنکے لئے ہے بخشش اور مزد بڑی والے لوگ کہ کافر ہوئے اور جھٹلایا نشانیاں ہماری کو۔ یہ سب ہیں رہنے والے دوزخ کے ع ۱۲

وعدے رب اوہناں جو مومن چنگے عمل کماون
تے جہناں کیتا انکار تے ساڈیاں آیتاں نوں جھٹلایا

پہلے حکم انصاف کرن دا آیا ہے رحمانوں
پس چاہیدا عدل انصاف کرن حق موشمن سبھ ہر دے

جو کُلکُم راعٍ وکُلکُم مسئولٌ شاہ رسل فرمایا
نوشیروانے تخت اوپر سی لکھیا ہویا پیارے

نہ بن اموال رعیت ٹھہرے کھنڈ پھٹ جاوے ساڑے

حافظ شاہ را بہ بود از طاعت صد سالہ زہد
قدر یک ساعت عمرے کہ در و داد کند

سو سال عبادت زہد کرن تھیں بہتر ہے شاہ نائیں
بلال جو پُت بردے دا آہا حاکم وقت قدیماں

محمد بن واسع نوں کہے ایہ گھر میرا کیویں جانے
تے یا دوزخ کیتیاں بندہ بھلے عیش سروراں

جو عمر اپنی دی چہ ساعت جنہاں کری انصاف کمائیں
وچہ عیش آرام نہایت بیٹھا اگے ہرف نعیماں

فرمایا خوش لیکن جنت خوشتر اس تھیں سانے
کہے باپ قدر دی چہ توں کیوں کہندا کہ پچھاں قبراں

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ

یَّبْسُطُوْٓا اِلَیْكُمْ اَیْدِیَهُمْ فَكَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَعَلَی

اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ ع

اے لوگو جو ایمان لائے ہو یاد کرو نعمت اللہ کی اوپر اپنے جس وقت قصد کیا ایک قوم نے یہ
کہ دراز کریں طرف تمہاری ہاتھ اپنے کو پس بند کئے ہاتھ اوُنکے تمسے اور ڈرو اللہ سے اور
اوپر اللہ کے پس چاہیے کہ توکل کریں ایمان والے

اے مومنو یارو اے نعمت اُپر تساں رحمانے
جاں قصد کیتا اک قوم جو کرن تساں نقصانے

پس اللہ کنوں تساڈے ہتھ اوہناں دی روک ہٹائے
تے ڈرو اللہ تھیں اہل ایماناں تکیہ سب نے لائے

جہت ہدایت نبی عامر کیہہ یار نبیؐ نے گھلے
سب شہید ہوئے پر یارے دو روح اس ہتے

آوندیاں دو بنی سلیموں شخص ملے اوہناں آئے
تے بنی سلیم ہور مسلماناں سنگ آہی صلح صفائی
تے دیت کاران یاراں سنگ بنی ول اوہناں جاندے
کہندے سبھو کھانا کھاؤ بھی دیت لے جانا
ہک سنگ عظیم انوں دی شے ہیٹھ آوے مرجاوے
تاوجی کیتی رب شاہ رسل ول حال نفاق دسایا
قریشیاں دو جی وار حدیبیہ وچہ رب ہٹایا
مسیلمی دا ہک یار تیجی وار آیا اشراری
قتادہ کہے نبو ثعلبہ بنی محارب دونویں ایہہ قبیلے
تاواقف رب بنی نوں کیتا خوف نماز بجائی

اوہناں دشمن سمجھ بنی عامر دی لوگ قتل کر جائے
اوہناں قوم بنی ول آئی ہویا عہد دیت دا بھائی
تے کعب بن اشرف جیہاں کہیا اسیں شرکت مال دکھاندے
پھر آپس دا یوچہ کہن اجیہا وقت نہ مڑ تہہ آنا
اوتھے دالانوں چھڑ کے تھلے پتھر نوں تہہ پاوے
اللہ رد کیتا کفاراں حضرت صاف بچایا
جاں جنگ ارادہ کر اوہناں قتل بنی نے منایا
طرف بنی کر قتل ارادہ تیجی سکھ ہتھیار
پیا منبر دے قتل بنی سن یاراں وقت نماز
وچہ خوف نماز اک قصہ گذریا وچہ جہاں

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا

اور البتہ تحقیق لیا اللہ نے عہد بنی اسرائیل کا اور کھڑے کئے ان میں بارہ سردار

تے بیشک اسرائیلیاں پاسوں لیتا عہد خدا نے
کہیا ابن کثیر قبیلے یاراں ساہن بنی اسرائی
امام احمد تے حاکم بن مسعودوں خبر لیائے
تاکہندے انھیں سی اساں پچھیا صبر کروھنیں
فرمایو نے یاراں بیشک شاہد ہر سبطوں اک ساہی
فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وچہ قرآن دے تھائیں
کہیا ابن کثیر اساڈے حضرت سرور کل نبیاں
تا ختم رسالت یاراں سرور اوہناں وچہ کیتے

کتنے کھڑے اوہناں انھیں ان شخص نقیب
یعقوب بنی دے سر فرزنداں اک اک ہویو
کتنے پچھیا اوہناں انھیں اوس امت وچہ کتنے
فرمایو نے یاراں بیشک کنوں چلا
شاہد قوم اپنی دا ہر
[illegible]

لہ یعنی وہ دو آدمی اصحابی بنی عامر کے لوگ جنہوں نے قتل کر دیئے
دینے کے لئے بنو نضیر کی طرف
کا دستور تھا کہ پیشوا اور معزز عہد ہوتے
سلہ یعنی درمیان میلی منزل دوم پانچواں پارہ کے جس میں یہ قصہ مذکور ہے
بیع بن انس سے نقل کر دیا

Marfat.com

تے خزرجیاں تھیں قرباں سردار ہک ابو اُمامہ آیا
منذر بن عمر حسین[1] تے عبداللہ ہوئے یاراں
بھی ال صحیح روایت ثابت ہو پاشاہ رسل تھیں
چار پارتے پنجواں عمر بن عبدالعزیز پیارا
جو[2] رافضی کہن امام انہہ یاراں کوڑ جہالت آئی
تے آکھن مہدی دشمن خونوں چھپے ہوئے وچہ غارے
جاوج بن عنق دا قصہ لکھوی کنوں معالم لیا یا
وچہ مدارک جاں اسرائی رب وچہ مصر وسائے
شام زمیں وچہ کنعانی تنے ظالم وسدے آہے
تسیں وہنا نگ چلاوکر وجانیں تسیں یاری دیواں
جو ضامن ہووے قوم اپنی واجہت وفا قراراں
تا موسیٰ چنے نقیب اتے کیتا محکم عہد اونھاں
پھر ساریاں نولے ٹریا موسیٰ پاس ارجا آیا
جا ڈٹھے تنہاں قد وڈیرے صاحب زور کمالے
تے منع آہا اونہاں قوم اپنی نوں جاکر خبر سناون
ہک کالب ابن یوفنا دو جا یوشع بن نون[3] نبی الٰہی
جے سدے قوم کرے انصاف اوس اجر وڈی تھیں آون
اس آیت تھیں ثابت جہت اصلاح عوام لوکائی
پہلے[4] حکم خدا دا بھالا اولیاواں ول آیا
جو خلق عوام ضعیف اونہاں ایہ چاون زور پنائے

سعید جبیر اصبغ بن نباتہ عبدالرحمن بن عوف رافع بن مالک رب ہامنی ہوئے سہ یاراں
جو قوم قریشوں اثنا عشر[1] ہن سردار اہل حسیں
چھیواں مہدی دور آخر دا[2] آ جیا ہویا فیصلا
اسدی سند نہیں کوئی ملدی وچہ شریعت بھائی
بھی[3] رجعت دی قائل شیعہ تے بھی جڑ مارے
اوہ روح المعانی والے آکھیا قصہ وضعی آیا
تا طرف ارجا جاون دا تنہاں اللہ حکم لگائے
رب کہیا ہیں اوس قطعہ دے وارث تسیں بنائے
تے کہیا موسیٰ نوں ہر سبطوں ہک نساں نقیب سہیواں
جیونکر حکم ہووے اونہاں اوپر محکم رہنا یاراں
اسرایاں حق اتے نقیب کفیل بنی اسرایاں
تا سر واراں نوں موسیٰ خبراں لیون جہت وگایا
ڈر کے مڑے پچھاہاں دستن قوم اپنی نوں حالے
تا توڑیا عہد اونہاں نے پر دو ثابت قدم نکاون
ایہہ کنوں نقیباں آہی عوج عنق سب کو ڑ تباہی
جے ظلم کرے تس دوزخ واسا شاہ رسل فرماون
جد چنگے لوک نقیب مقرر ہوندے آئے بھائی
مراد الٰہی موافق تا اوہ کرن قیام سوہایا
باہجہ خواص بھلا کیویں کوئی گنج عرفان اوٹھائے

---

[1] یعنی حق تبارک وتعالیٰ ہی جانے کہ وہ باقی کے چھ کھرے ہو جائینگے۔ خلاصۃ التقاسیر ۱۲ [2] وہ گیارہاں یہ سمجھتے ہیں حضرت علی اور حسنین اور زین العابدین اور محمد باقر اور جعفر صادق اور موسیٰ کاظم اور علی موسیٰ رضا اور محمد تقی اور علی نقی اور عسکری رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ۱۲ حلوائی [3] یعنی جو لوگ محمد مہدی علیہ السلام کی محبت میں فوت ہوئے ہیں وہ پہلے قیامت برپا ہونے کے امام مہدی سے فائدہ اٹھائینگے اور رافضی لامذہب بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں جیسا کہ لامذہب سبائی عقاید میں پہلی جلد کے درمیان گذرا۔ اور نقیب ضرور ہی سزاب ہے جو قوم کے احوال سے خبردار ہو ۱۲ مدارک [4] شعر سعدی سر پاست بدست کسانے خطاست ہر کہ انگشت شماں دستہا بر فدرست ہنا نہ تنہا گر بدرد کار بد مذہب ملعنت پا مدار مہار ارزندی مکن بر کہاں ہر کہ بر یک نمط مے نماند جہاں دل دوستاں جمع بہتر زگنج ہر خزینہ تہی بہ کہ مردم رنج۔ تقبل منا کما تحب فتحب وتقبل دعاءنا ۱۲

سنگ عبودیت جدا دنہاں رضا تسلیم بجائی
ہر ہر قدر موافق اپنے وچہ عرائس بھائی

اوہ امر عظیم عوام اتے وت رب آسان بنائے
جو ضعف پیدائش وچہ عوام ولیاں شان ودہائے

تے ہر امت وچہ ولی ہوئے جنہاں بھار امانت چایا
جو زمیں[1] آسمان اوٹھا نہ سکے استوں آساں اٹھایا

اوہ کئی قسم اولیاواں ہک نقیب اونہاں تھیں آئے
ابدال نجیب اولیا اصفیا بھی قسم اوسے تھیں پائے

مقرب عارف تے صدیق شہید موحد نالے
صالحین ابرار اخیار عرائس وچہ حوالے

تے غوث ہووے سردار سبہاں رہبر اخیار بتائے
تے سیر کرن سب عارف تے دس عدد نقیب سوہائے

نجیب اونہاں نوح چالیہ ستر ولی خلیفے پیارے
تری سو ہین امناء اونہاں تھیں ہک سمجھ سوہارے

کسے نبی دی نبیاں تھیں اونہاں صورت شکل نبوی
تے کنوں رسولاں اوپر کسے دے خصلت سنگ سہیوے

تے کسے فرشتے دے دل اوپر ہووے قلب اونہاں دا
نہ اونہاں پچھان سکی کوئی مگر جو مثل اونہاں دے ہوندا

بھی اوہ اپنے مالک باہجہ نہ چیز پچھانن کائی
اولیائی[3] تحت ردائی لا یعرفہم سوائے قول جویں ہی بھائی

وقت حاجات مصیبت خلق اونہاں نول رجوع لیاوے
ایہ ابوبکر دا قول ہی وچہ مواہب نقل سناوے

وچہ فتوح الغیب جدوں طے ہون منازل تیرے
تا نال امداد تیری دے جگدے کھلن کم وڈیرے

چالی خلق خلیل تے ہوسن شخص نبی فرمایا
تے ست خلق موسیٰ ہور تناں خلق خلیلوں پایا

خلق اوپر ہک ختم رسالت ایہ سب رہسن ہوندے
جاں ہک[4] فوت ہووے تا اوسدی جا ہک پیچواں لیندے

مرفوع[5] حدیثوں ایہ گل ظاہر اہل علم تے آئی
جو پنج سے ولی زمانے ہر وچہ زندے قائم بھائی

تے یاد کرو تسیں رحمت رب جو اوپر تساڈے آئی
جاں ہک قوم تساڈے اوپر دست درازی چاہی

جو نفس اتے شہواتوں سی تساں لگی ہون ہلاکت
پس رب تساں تھیں روک اونہاں نوں دسیا راہ [illegible]

واتقوا اللہ قہر نفس وچہ مدد رب تھیں چاہو
جو باہجہ حفاظت رب نہ رکھدا ظالم [illegible]

---

[1] جیسا کہ فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا الآیہ یعنی پیش کی ہمنے امانت آسمانوں اور زمین پر پس انہوں نے اس امانت کے اٹھانے سے انکار کیا اور اٹھالیا اس کو انسان نے تحقیق وہ تھا ظالم اور جاہل ۱۲ حلوائی عفی عنہ [2] اور نقیب کو اپنی سب قوم کی خبر ہوتی ہے اور ہونی بھی ضرور چاہئے جو نقیب کے معنے جاننے والا ہے۔ کذا فی کتب اللغت۔ پس جن اولیاؤں کا نام نقیب ہی وہ بنی آدم کے حالات سے واقف ہوتے ہیں۔ اور وہ مشکلکشائی بھی کرتے ہیں ۱۲ [3] اولیاء میرے میری چادر کے تلے ہیں اور کوئی ان اولیاؤں کو میرے بغیر پچھان نہیں سکتا۔ اور اس مضمون کو مولوی اسمٰعیل نے رسالہ خلافت امامت میں خوب ثابت کیا ہے انکی عبارتیں اس فقیر نے رسالہ رد نجدی میں نقل کی ہیں۔ ۱۲ فقیر حلوائی عفی عنہ بمنہ وکرمہ [4] وہابیوں کے پیر اور امام شوکانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے دیکھو تفسیر مواہب الرحمان میں ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ ۱۲ [5] مواہب الرحمان میں لکھا ہے کہ جو قطب سردار ہوتا ہی وہ تمام ولیوں کے حالات کی واقفیت رکھتا ہے اور اسکے حال سے کوئی بھی واقف نہیں ہو سکتا ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ خدا تھیں جانن فعل تمامی
تے پکڑیا عہد خدا نے جہت عرفان توحید الٰہی

تے اثنا عشر نقیب حواس جو دس باطن ہور ظاہر
تے دو قوت نظری فعلی وچہ نفساں دے ماہر

بھی[1] باراں سردار رہن نت ہر ہر وچہ زمانے
نہ گھٹن ودھن جویں برج آسمانان باراں نت ہویانے

منکر احمق حق تھیں دور ہویا انکار کما کے
نظر آوے انصافوں جیکر پڑھن اوستادوں جا کے

بسر وقت شاں خلق کے راہ برند
کہ چوں آب حیواں بظلمت درند

قال الصائب سخن عشق با فرو گفتن
بر رگ مرد نیشتر زدن است

وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ
وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ
وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ
فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا
قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا
بِهٖ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ
وَاصْفَحْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

اور کہا اللہ نے تحقیق میں ساتھ تمہارے ہوں اگر قائم رکھو تم نماز کو اور دو تم زکوٰۃ اور ایمان لاؤ تم میرے پیغمبروں کے ساتھ اور قوت دو اونکو اور قرض دو تم اللہ کو قرض اچھا البتہ دور کرونگا میں تمسے برائیاں تمہاری اور البتہ داخل کرونگا تمکو بہشتوں میں چلتی ہیں نیچے انکے سے نہریں پس جو کوئی کافر ہووے پیچھے اسکے تم میں سے پس تحقیق گمراہ ہوا سیدھے راہ سے پس بسبب توڑنے انکے کے عہد اپنے کو لعنت کیا ہمنے ان کو اور کر دیا ہمنے انکے دلونکو سخت بدل ڈالتے ہیں باتونکو جگہ اونکی سے اور بھول گئے حصہ اوس چیز سے کہ نصیحت

[1] یعنی گرمی سردی کی جو تاثیرات کرتے ہیں سو وہ تاثیریں انمیں حق تبارک و تعالیٰ نے رکھی ہوئی ہیں اسی طرح اولیاء اللہ کو سمجھنا چاہئے جیسا کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ رزق جو تمکو ملتا ہے تو انکی برکت سے اگر تم پر مینہ برستا ہے تو انکی برکت سے اگر تم پر سے بلائیں وغیرہ دور ہوتی ہیں تو انکی مدد سے ۱۲ روح البیان و روح المعانی ۱۲

Marfat.com

کیئے گئے تھے ساتھ اوسکی اور ہمیش رہیگا تو خبردار اوپر خیانت کے اُن سے مگر تھوڑے اُنہیں سے پس معاف کر
اُنسے اور درگذر کر تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنیوالونکو

رب اسرائیلانوں کیہا ہنمیں نال قسماں اہدوں
تے منوکل رسولاں میرے تنہاں کر ہو مدد یاری
تے بدیاں دور قسماں تھیں کر کے دیواں حق جائیں
پس او عہد بھنن دے پاروں لعنت دے درآئے
تے کلیاں رہ یانوں لاون کنوں مقام تنہائے
تے توں واقف ہوندا نہیں خیانت اُپر یہوداں
تھیک اللہ ہے دوست رکھدا نیکوکاراں نائیں
چنگا قرض خویشانوں نفقہ یاری اہل ایماناں
دنیا وچہ اتے قیامت نول اوہناں کیہو ملن بہشتاں
ایہہ انعام ملن جو کردا طاعت خالق بندی
فرض خدا دے ضائع کیتے حکم توراۃ بھلائے
بھی جیہڑے بھرن ایویں ہی ہون بھجنکے عہد بنیدا
معنیاں کلیاں دا دھیان کردے کڈ گئے تا ویلاں
جو حکم آہا اوہناں رب نبی دے حکم قبولو سارے
فلا تزال تطلع اوپر مکر فریب یہوداں
پر کجھ مکرن خیانت ہتے جو مومن اہل ہدایت
انی معکم فرمایا میں سنگ تساڈے آئیا
جے سنگ عبادت خود جہانتھیں سچے زیور لاؤ
تے منوں رسل چیر جو فضل اتے الہنا منتاں

جے قائم کرو نماز تے دیہو زکوٰۃ نالے دلشادوں
تے دیہو قرض اللہ نوں حسنہ نفقہ خویشاں جاری
ہیٹھ جنہاں دے نہراں جاری دائم فضل عطائیں
تے دل سخت کیتی جو اوہناں تاہ رسول منائے
تے حصہ اپنا بھل گئے جو پند سنائے جاندے
پر کھٹ اوہناں تھیں پس سُنہ پھیر فریب کریں مردوداں
عفو درگذر تو دم نہ ہتھ اوہناں اہل مکر دا
تا کر قسماں معاف خطا پیشاں حلوت والیاں
جیس توڑیا عہد رسول نے مار سے نبی جیسی
اوہناں تے لعنت ہوئی تے دل ہو گئے سخت پتھر
کلمے بھن لئے جہڑے اوہناں تاہ رسول سنائے
اوہناں جویں اوس دانے کیتا شور نخیلاں
اوسنوں دلوں بھلایا اوہناں راہ نجات وسارے
تیں خبر چنگی ہو کر خیانت پیشہ ہندوں

جس لائق سے تدھ کرن

Marfat.com

جو دل تے روح مدہ ملکوتوں ہون تیاں تے ظاہر
اوہناں غالب کر ہوا پر وہم اتے وسواس شیطاناں
بھی ہم خیالاں خطراں نفسانی تے کل رسولاں
تے قرض دیہور تائیں ہوکے بری قوت ہوحولوں
افعال صفات اپنی تھیں بلکہ محو ہوئے خود ذاتوں
تاں ہون گناہ معاف تساں جو پئے ظلمت پائے
تے داخل کمرے تساں وچہ باغاں ہین جو پاس اسلندے
بھی انہار توحید تجلّی صفتاں فعلاں سائیں
اوہ سدھے راہوں بھلا قتل ہویا سنگ مقتولاندے
جو محکم عہد کیتا سنگ ساڈے اوہناں توڑ گوایا
پھر دل سخت ہوئے متھے اوہناں نفسانی اوصافوں
ملکوت اتے جبروت انوار ایہ کلمے رب بدلائے
بھی نال خیالاں فاسد اوہناں حقایق اصل وٹائے
جو کامل استعداد اوہناں ہور قوت وافر آہی
توں واقف نت خیاپر اوہناں عہد جہانتی چلئے
پر تھوڑیاں عہد بھنیا پاروں استعداد قلوبی
پس معاف کریں اوہناں ٹھیک خدا سنگ نیکو کاراں آیا
وچ روح بیان نسوا حظاً دے تلے حکائت لیا یا
سی شاعر وڈا عرب دا ستیاں ہک جنا ور آیا
اتھ بن مسعود روایت کیتی شاہ رسل ؐ فرمائے
حافظ۔ تدن زہے عملی در جہاں ملولم و بس
پیر کامل تے عالم عامل لوکاں یاد کراندے
ہک ناکاری دنیا و تّوں بالکل نرک لیائے

وغیرہ تقوم کر اوہناں دی خلقت ہوئے ناہ
اوہناں مدد کر ورک وسوسیاں تھیں توں نہ دیتاناں
کر وسلط غالب نے مغلوب ہوون پر سولاں
بھی قدرت علم اپنے نوں سمجھ پئن طرف الشہود نعلوں
فناء بقا اسناد خدا دل حسنہ قرض سخاتوں
تے عرفان آکھوں جو تساں پیش موانع آئے
رضا تسلیم توکل والیاں نہاں ہیٹھ جہاندے
جویں عہد نقیباں والے بھنے کفر اوستائیں
وچہ ربع المعانی دے ایہ لکھے تصوف ذکر سوہندے
اساں اس کارن اوہناں لعنت کیتی منہ پیو پٹ پایا
تے طرف امور اں سفلی راغب ہوئے جہت خلقوں
سنگ شہوات نفس اتے وہناں مند فعل کمائے
جو عہد ازل وچہ پندلے اوہناں اوتھیں بھل سدھ
پئے منازل ہوون جس سنگ بھلے اوسنوں واہی
غلبے نفس شیطان اتے دل سختیوں لوہرے آئے
صلاحیت روح استعداد ہی جسدی ٹری بجھ بی
چنگی چال معاملے نیک اتے لطف کرم سنگ پایا
امیہ بن ابی صامت دا رب سیارا علم بھلایا
چنج اسدی منہ پایوس خوالوں جاگیا علم گوایا
جو بندہ نال گناہ کجھ اپنا پڑھیا علم گوائے
ملالت علما ہم ز بے عملی است
عہد میثاق تو رب نوں منا کاراں شوق تہاندے
ہک ہر شئے ماسوی اللہ کولوں دور ہوئے فرمائے

---

۱۱ یعنی عقل اور الہام ربانی اور کشف مشاہدے وغیرہ ہیں اونکی امداد کرو ساتھ خیالات اور وہم وغیرہ کے مارو یعنی
کے ۱۲ حلوائی عفی عنہ ۱۲ جیسا کہ کہا جاتا ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ یعنی گناہوں سے پھرنا اور نیکی کرنیکی قوت نہیں ملتی مگر اللہ تبارک
وتعالیٰ کی مدد کے ساتھ۔ غرض یہ ہے جو اپنے آپ سے قوت وغیرہ کی نفی کر کے ذات باری تعالےٰ کے لئے ثابت کرے گویا یہی تو قرضہ حسنہ دینا ہے خدا تعالیٰ

مثنوی لوی رحمہ - بیوفائی چوں سگانرا عار بود
حق تعالیٰ محو آمد از وفا
کافر خیانت کار تا ئیں کرعفو خطا ئل جاوے
سعدی - مدور ا باحسان گردن بہ بند
چو دشمن کرم بیند و لطف وجود
وگر خواجہ با دشمناں نیک خواست
تے خلق احسان رسول اللہ کا کون بیان کر سکے
جو صفتا ننال خلا دیاں رنگیا قدم بقدم چہ پایا
وچہ صفت خلق دے مولوی رومی مثنوی وچہ لیایا
مثنوی مولانا روم - کافران مہمان پیغمبر شدند
گفت اے یاران من قسمت کنید
ہر یکے یاراں یکے مہماں گزید
جسم ضعفی داشت کس اورا نبرد
مصطفیٰ بردش چو وا ماند از ہمہ
کہ مقیم خانہ بودندے بزآں
نان و آش و شیر آں ہر ہفت بز
جملہ اہل بیت خشم آورشدند
معدہ طبلے خوار ہمچوں طبل کرد
وقت خفتن رفت و در حجرہ نشست
از بروں زنجیر در را در فگند
گبر را از نیم شب تا صبحدم
از فراش خویش سوئے در شتافت
در کشادن حیلہ کرد آں حیلہ ساز
شد تقاضا بر تقاضا خانہ تنگ
حیلہ کرد و بخواب اندر گزید

بے وفائی چوں روا داری نمود
گفت من او فی بعہدی غیر نا
ایہ اے احسان جویں سن سعدی فیر بدی نوں کدے
کہ نتواں بریدن بہ تیغ و کمند
نیاید دگر خبث زو در وجود
بسے برنیاید کہ گردند دوست
وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ایہ وصف جدوں پئے
مجاز وجودوں بالکل فانی کوئی جس تک نہ آیا
مہمان کافر دے سنگ نبی دس کیونکر خلق نبھایا
وقت شام ایشاں بہ مسجد آمدند
کہ شما بر از من خوئے منید
درمیاں بد یک دگر حکم زفت عنید
ماند در مسجد چو اندر جام درد
ہفت بز بد شیر دہ اندر رمہ
بہر دوشیدن برائے وقت خواں
خورد آں بو قحط عج ابن عز
کہ ہمہ در شیر بز طامع بدند
قسم سفدہ آدمی را او بخورد
پس گریزک از غضب در ایستاد
کہ از و بد خشمگین و دردمند
بس تقاضا آمد و در دشکم
دست چوں بر در نہاد و بستہ یافت
نوع نوع خود فشد آں بند باد
ماندہ او حیراں بے درماں و تنگ
خویشتن در خواب در ویرانہ دید

Marfat.com

زانکہ ویرانہ بُود اندر خاطرش
شد بخواب اندر ز سحر آن کافرش

خویش در ویرانۂ خالی چو دید
او چناں محتاج اندر دم بدید

گشت بیدار و جود بد آں جامہ خواب
پُر حدث دیوانہ شد از اضطراب

زاندرونِ او برآمد صد خروش
از چنیں رسوائی بے خاک و پوش

گفت خوابم بدتر از بیداریم
کار نیکم بدتر از بدکاریم

بانگ میزد وا ثبور و وا ثبور
آنچناں کہ کافراں روز نشور

منتظر کے میشود ایں شب بسر
تا برآید از کشادن بانگ در

تا گریزد او چو تیرے از کماں
تا نہ بیند ہیکلِ اورا چناں

مصطفےٰ صبح آمد در را کشاد
صبح آں گمراہ را او راہ داد

جامہ خوابش پر حدث را یک فضول
قاصد آں آورد در پیشِ رسولؐ

کہ چنیں کرد است مہمانت بہ بیں
خندہ زد آں رحمت للعالمین

کہ بیار مطہرہ اینجا بہ پیش
تا بشویم جملہ را از دست خویش

او بجد می شست آں احداث را
خاص ز امرے حق نہ از عمل ریا

کہ دلش می گفت ایں را تو بشو
کہ در ایں جا ہست حکمت نو بنو

کاثرش را ہیکلے بُد یادگار
یا وہ وید آں را بسے شد بیقرار

گفت آں حجرہ کہ شب جا داشتم
ہیکل آہن بے خبر گذاشتم

کہ چہ شر می بود شرمش حرص برد
حرص اژدرہا ست چیزی ہست خورد

اندر ٹاقِ مصطفےٰ خوش را پدید
در وثاقِ مصطفےٰ خوش را پدید

خوش ہمے شوید کہ دورش چشم بد
خوش ہمے شوید کہ دورش چشم بد

کردش شورے گریباں را درید
کردش شورے گریباں را درید

کلہ را میکوفت بر دیوار و در
کلہ را میکوفت بر دیوار و در

شد روان و مہر کرد آں مہترش
شد روان و مہر کرد آں مہترش

مصطفےٰ آمش در کنارِ خود کشید
مصطفےٰ آمش در کنارِ خود کشید

دیدہ اش بکشاد و لب شد نافتش
دیدہ اش بکشاد و لب شد نافتش

آں شہید حق شمارت عرضہ کن
آں شہید حق شمارت عرضہ کن

Marfat.com

گشت مومن گفت اورا مصطفےٰ ؐ | کامشب ہم باشی تو مہمانِ مرا
گفت واللہ ما ابد ضیفِ توام | ہر کجا باشم و ہر جا کہ روم
یارسول اللہ ؐ رسالت را تمام | تو نمودی ہمچو شمع بے غمام
نہ فقط یہودوں عہد لیا بل کنوں نصاریٰ لے | جویں اگلیاں آ تیا نو چہ ایہی اوس عہدوں ڈگیا

وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا
ذُكِّرُوا بِهِ فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ وَسَوْفَ
يُنَبِّئُهُمُ اللَّهُ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ۝ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا
يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِّمَّا كُنتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ ۚ
قَدْ جَاءَكُم مِّنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ ۝ يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ
رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ
وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ

اور اُن لوگوں سے کہ کہتے ہیں ہم نصاریٰ ہیں لیا ہمنے قول اونکا پس بھول گئے حصہ اوسچیز سے کہ یاد کیے گئے تھے اوسکی پس لگادی ہمنے درمیان اونکے دشمنی اور بغض دن قیامت تک اور البتہ خبردار کریگا
ساتھ اوسچیز کے کرتے تھے وہ کرتے۔ اے صاحب کتاب کے تحقیق آیا ہے تمہارے پاس پیغمبر ہمارا بیان کرتا ہے
واسطے تمہارے بہت اوسچیز سے کہ تھے تم چھپاتے کتاب میں سے اور درگذر کرتا ہے بہت سے تحقیق آئی
تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور کتاب بیان کرنیوالی ہدایت کرتا ہے ساتھ اوسکے اللہ اوس شخص کو
کہ پیروی کرتا ہے رضامندی اوسکی کی راہیں سلامتی کی اور نکالتا ہے اونکو تاریکیوں سے طرف روشنی کی ساتھ
حکم اپنے کے اور ہدایت کرتا ہے اونکو طرف راہ سیدھی کی

پھر بھی اونہاں نے بھلا دیا جو اگھ تا اونہیں نصاریٰ نے	پھر بھول گئے جو وعدہ جو تو نے کیا تھا نصاریٰ سے

لہ عطف اسکا اوپر پچھلی آیت کے ہے یعنی تعلق رکھتا ہے ساتھ پچھلی کے ۱۲ حسینی عفی عنہ

Marfat.com

پسر مسان او نہانو چہ دیر عداوت ڈالیا قیامت تائیں
اے اہل کتاب تسانول آیا ٹھیک رسول اسانداجے کرو اہت معاف نسان پک آ ٹھیک تساہاں
جو تابع رب رضائیں اوسنوں راہ سلامت پاندا
تے کرے ہدایت راہ سدھے ول اوہ محبوب ہمارا
جو حکم انجیل من اتے شاہ رسل دی کرن صداقت
ابن مبارک احمد[۳] دویں بن مسعود ول[۳] لیائے
جا اصل اصول اہنچ تے رہی نہ قوم نصاریٰ والی
جو ہندی جھگڑیاں پاروں آپسو چہ اہین لڑ موئے
بھی[۱۲] مسئلہ رجم ہونی فضائل جو تسان جان چھپائی
جو منکر ہویا رجموں پس اوہ منکر قرآن جھوٹھائے
اے اہل توریات انجیل آیا تسانول محبوب ہمارا
جو طلب رضا تسلیم کرے تس جنت راہ دکھاوے
ہدایت سدھے راہ ول کردا اوہ **سراج منیرا**
اے اہل کتاب! راہ خلاصی ہے منظور تساہاں

تے کسی رب جہب خیر خوشحالی دتی تسانوں
کتاباں تھیں جو تسیں چھپائے تس ظاہر فرماندا
سب تھیں مور کتاب ظاہر جس نال پاوے تسان راہاں
کڈھ اندھیریوں حکم خدا سنگ چانن طرف لیجاندا
عہد نصاریاں وچہ انجیل جو تاکیداں اشکارا
پھر بھل گئی تصدیق نبی توحید بھی سنگ حماقت
ہیں کراں گمان جو بندہ نال گناہاں علم بھولائے
تاآپسو چہ اوہناں آخر تک تسان سخت عداوت ڈالی
تے ہک دوجے فرقے وے دشمن آپسو چہ نبوئے
جو دچہ کتاب بشارتی دے اوہ لکھے ظاہر آئے
اوس کفر کمایا نسانی حاکم ابن عباسوں لیائے
جو فخر دو عالم احمد مختار مقبول عظمت والا بھارا
تام جدھا سنگ تسانے دے مولا پاک لکھاوے
کھوہ اندھیر ظلمت والے کردا عقل چنگیا
تا جھلکوہنی ول جو کڈھ کفروں پاوے دینی راہاں

[۱] یعنی نصاریٰ کے جسقدر فرقے ہیں وہ سب ایکدوسرے کے دشمن ہیں اور وہ قیامت تک آپسمیں دشمن ہی رہینگے۔ اور دوسرے قولوں سے یہ قول بہت ہی فائق تر ہے۔ کذا فی الخلاصۃ اور انکے عداوت میں اخیر تک رہنے سے یہ مراد ہے کہ جب تک نصاریٰ کا وجود رہیگا مخالفت بھی رہیگی ورنہ بعد نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمام عیسائی مثیت و نابود ہو جائیں گے پھر آخر تک کہنا کس طرح صادق آیا۔ اسکا جواب یہ ہے کہ جس طرح اللہ تبارک وتعالیٰ نے ابلیس کے حق میں فرمایا اِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ یعنی تجھپر میری لعنت ہے دن جزا تک پس اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ قیامت کے بعد شیطان کا وجود نہ رہیگا بلکہ یہ مراد ہے کہ جب تک اس پیر کا وجود باقی ہے تب تک اوسپر لعنت بھی باقی ہے اور دوسری بات یہ بھی ہے کہ جب کوئی شخص مرجاتا ہے اسکے لیے تو قیامت ہی آجاتی ہے پس جب نصاریٰ کا وجود بعد نزول مسیح علیہ السلام نہ رہیگا تو یہ بھی نابود ہو جائیگا اور یہ جو فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے تمام عیسائی عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے۔ آگے یہ بحث اپنے موقعہ پر آوے گی انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ حلوائی ۱۲ سلمہ جیسا کہ آیت رجم کی یعنی زانی کا سنگسار کرنا توریت میں خدا کا حکم تھا اوسکو انہوں نے بدل دیا تھا اور اسکے عوض میں منہ کالا کرنا اور گدھے پر سوار کرنا لکھ دیا تھا۔ یہ کس لیے کیا اپنے سرداروں کی خوشامد کی خاطر کیا باوجود اس بات کے کہ ایک مقدمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بھی پیش ہوا حضور نے رجم کا حکم دیا جیسا کہ انکی کتاب میں تھا پس مخصوم کا حکم سنکر خلاف اوسکے انکار کیا تو پھر انکو ملزم کرنے کے لیے آپنے توریت نکالی تو انکے عالم نے اس آیت رجم کو پڑھتے ہوئے اپنے ہاتھ کے نیچے دبا لیا۔ اور سیاق سباق کی عبارت کو اوسنے پڑھ دیا تو عبداللہ بن سلام نے کہا کہ خداوندا اوسنے وہ آیت ہاتھ کے نیچے دبا رکھی ہے۔ جب اوسنے ہاتھ اٹھایا تو سرسندھی پھر زانی اور زانیہ کو رجم کرا دیا گیا اور یہ قصہ پیچھے بھی ذکر ہوا ہے اسی طرح لاہذا سب بھی سیاق باقی کی عبارت کو کاٹ کر

نعت شریف سید الرسل و ہادی السبل حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

تیری ذات کے صدقے معراج والے
مجھ دام گیبو میں اپنے پھنالے

ندا آپ پر کر چکا جان و دل ہوں
تیری راہنمائی ہے تیرے حوالے

نظر نیچے نیچے دیکھتے تھک گئی ہے
کہاں ہے تو اے زلف خمدار والے

تڑپتا ہے دل اور بھر بھر کتی ہیں آنکھیں
کبھی تو دکھا کھڑا نازوں کے پالے

تو بیمار اپنے کی لے خبر آکر
سوا آپ کے کس سے عاجز دوالے

جو مارا ہوا ہو تیرے ہجر کا
وا آپ کے کون اوسکو سنبھالے

میں بحر گناہوں میں ڈوبا ہوں جاتا
پکڑ ہاتھ سے اپنا مجرم بچالے

میرے مولا مردوں سے بدتر ہوا ہوں
تو رحمت سے اپنی جلالے جلالے

شفاعت کرے جبکی تو روز محشر
اس احقر کا بھی نام اونمیں لکھالے

چہیں آپ کے ساتھ جنت میں جب لوگ
تو مضطر کو بھی ساتھ اونکے مالے

ہیں بیگانے اور خویش دشمن بنے سب
مگر تو تو اپنا ہی اپنا بنالے

شب و روز فرقت سے ہوں بس تڑپتا
کرم ہو جو قدموں سے اپنے لگالے

اگر آپ تشریف لائیں بحضرت
تو روضہ پہ اپنے ہی جلدی بلالے

تو بخش اپنے حلوائی کی سب خطائیں
دو آنکھوں پہ پائے مبارک لگالے

نہ تیرا چھوڑ دے پھر کدھر نظر والے
یہ تیرا گدا اے جہاں سے نرالے

نہ تیری رضا کا ہوا کام کوئی
تو رحمت سے اے میرے آقا بچا

فرقے تن نصاریٰ سے آپس مخالف ہمارے
ایک نسطوریہ اور عیسیٰ تا ئیں رب کہیں جبرا

تے دوجا فرقہ ملکانیہ کہن خدا ابتدا ون
ایک اللہ کہ عیسیٰ تے کہ مریم زال رباون

تریجا فرقہ یعقوبیہ او عیسیٰ رب شمارن
نہ ذبح حلال اونہانڈی جا دیہ نماز ناکارن

نہ عمل کتاب کمانے تے نہ مال نہ شرک بجانڈے
نہ ذبح اونہانڈی جائز ایں اہل الحق ہتے

مثنوی در تفسیر ذات او و اکتفا کردن
تا در آید در تصور شکل او

گر بغایت نیک و در بہ گفتہ اند
ہر چہ ز و گفتند از خود گفتہ اند

تو کمن چندیں قیاس ای حق شناس
ز انچہ ناید ذات بیچوں در قیاس

Marfat.com

جاں توحیدوں محبوب تئیں اتے محکم دعوی توڑے
تے عالم قدسوں بُعد ہویو روز قیامت تائیں
جو فعل کیتوئے مرضیت آہ نہاں رب معلوم کرائے
جاں آیا تساں رسول جو جنہوں دعویوں چاہندے آئے
تفصیلاں قساں بھائیاں تئیں وچہ سلوک جو کرے
رضا بدی حسن چاہے پہنچیا اوہ کوچے ولبرے
نفسانی اغراض سکوت اتے خطرات شیطانوں
تے سدھے راہ عرفان والے تساں ٹھیک ڈائیت کیتا

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا
اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۭ وَلِلّٰهِ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

البتہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ جو کہتے ہیں تحقیق اللہ وہی مسیح بیٹا مریم کا کہہ پس کون اختیار رکھتا ہے سو اللہ کے
کچھ اگر چاہے یہ کہ ہلاک کر ڈالے مسیح بیٹے مریم کے کو اور ماں اوسکی کو اور سب اُن لوگوں کو جو بیچ زمین کے ہیں سارے اور
واسطے اللہ کے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ اُنکے درمیان ہے پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے

پیدا کرے جو چاہے ہر شے تے رب قدرت آئی
کافر ٹھیک ہوئے جنہاں عیسیٰ تائیں رب بنایا
جے چاہے رب عیسیٰ بھی ماں مریم اُسدی تائیں
تاں کوئی رب نوں روکن والا ہے کوئی دسیائے
تے ہے اللہ کارن شاہی وچہ اتے آسماناں
جو پیدا کرے اوہناں دا اوہ قدرت والا
اوہ اپنے کل کہن آہیت جو عیسیٰ وچہ رب اُتریا منن
پھر کہیا زمین آسمان تے جو شے وچہ اُنہاندے آئی
پیدا کرے جو چاہے اوس کوئی ہتھ لن ہار نہ آیا

نصاریٰ نجرانیاں حق آیت ابن عباس الائی
کہہ اختیار خدا تھیں کس نے چیز کسے دا پایا
جو زمین اتے جو بندے سب نوں ماریں اللہ سائیں
جے نہیں تاں پھر وچہ خالق مخلوق مساوی کہیائے
تے جو وچہ زمین آسماناں سارا اُنکا ریانا
جو ثابت کرن الوہیت اوہ حق مریم دے سُتے
پاروں اس اعتقاد کفر دے حکم اوہناں نوں بھتن
اوہ ملک خدا دی جسو وچہ عیسیٰ بھی ہے تسدی ماتی
جیویں آدم توں بن بالیوں عیسیٰ مریم شکموں جایا

Marfat.com

اوس ہر شے اوپر قدرتی عجزوں کُل خلقت اقراری
خلق تائیں کیا طاقت سیدھاں کمانوں دم ماری

مثنوی - دامن اوگیرا ے یارِ دلبر
کو منزہ ہست از بالا و زیر

نے چو عیسیٰؑ سوئے گردوں برشود
نے چو قاروں در زمین اندر رود

رب الاعلےٰ ہست دراں مہاں
ربّ اونے درخورِ آں ابلہاں

عبادہ بن صامت تھیں حضرت شاہِ رسل فرمایا
جس بھری شہادت جو ین خالق کوئی معبود نہ آیا

نہ اوسدا کوئی شریک محمدؐ بندہ رب غفاری
بھی عیسیٰؑ بندہ ربدا اتے رسول خدا جیا سے

بھی کلمہ اوس جو مریم ولے ڈالیا روح تس نالے
ہور بھری شہادت جنت دوزخ حق دوہیں ہر حالے

رب جنت وچہ رسا وے جدا یہ چیزاں سبہ منایاں
بھاویں کہیو جیہاں ہور اوس کیتیاں ہون کمایاں

ہکدن بیت مقدس وچہ سن جمع ہوئے اسرائی
تنہاں عیسیٰؑ کیہا پنجاں گلاں سنگ حی میں آئی

جو اونہاں تے خود عمل کراں بھی عمل تساں فرماواں
پہلے شرک کرن خدا سنگ مثل او سدی سمجھاواں

جو کسے غلام خریدیا ہووے بھاری قیمت راہوں
پھر حکم نہ منے مالک دا دل غیراں وچ لگے گناہوں

پھر اوہ جیہے غلام کیا کوئی راضی ہووے فساڈا
ایویں رب تساں پیدا کر کے ہور رزق کشادا

پس تسیں کرو شکر خالق سنگ کسے نہ بنیں
مالک چھڈ غیر انول وچ کیہاں قہر کرنیدا سانیں

دو جا پڑھو نماز جدوں چت ہور ول طرف نہ لاؤ
چت ہور ول طرف لگیاں ہندی ہے توجہ دا

ایویں ہور ترائے چیزاں روح البیان لیایا
روح حضور جو شیخ اپنے نس چا ہاؤ چت لگایا

جو جد لگ ہر طرفوں فارغ نظر نہ شیخ ٹکاوے
تد لگ نبض توجہ لکھی شیخوں ملنہ آوے

ابن عباسوں ابن کثیر روایت نقل لیایا
حضور نبیؐ کیہ سخن یہوداں کیتے ہا

داخل وچہ اسلام ہووو اتی کر ہو خوف الہوں
تاکہیا یہو نہ اساں ڈراون ڈور دوزخ جاوں

جو بیٹے ایس خدا دے نالے دوست رہندے سارے
تا وچہ ردا و نہاندے اگلی آیت رب اونارے

وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ

لہ مثنوی شریف وکر حق کن با کہ عوناں را بینی ہمہ کس را از ہمہ کس برہنہ تا کہ ستاری بیوشد ہر عیبے کہ بینی مگر پرد صد ۱۲ منہ ۔ فقیر وکر سو لاکن تو از قدیم یاد آگنی دارم ہر ہر خاوت و انجمن ذاتی بطاں مثنوی و ہر دو عالم ستار و ہاں ۔ وکر چوں مخفی بکن در ہر زماں و نیز حق و اقف بناشد اے فلاں ۔ حسینی عفی عنہ ۱۲

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ

اور کہا یہود نے اور نصاریٰ نے ہم بیٹے اللہ کے ہیں اور پیارے ہیں اوسکے کہہ پس کیوں عذاب کرتا ہے تمکو ساتھ گناہوں کے بلکہ تم آدمی ہو اوس چیز سے کہ پیدا کیا ہے بخشتا ہے جسکو چاہتا ہے اور عذاب کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور واسطے اللہ کے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ اُن دونوں کے درمیان ہے اور طرف اوسیکی ہے پھر جانا

کہیا یہود نصاریٰ ہاں اسیں ربدے پتر تمامی
نالے اوسدے دوست ہاں اسیں دونویں ٹول گرامی

کہہ پھر کیوں عذاب کرے تساں اللہ بدیاں راہوں
بلکہ تسیں ہو بندے کنوں پیدایش خلق آکھوں

اوہ بخشے جنوں چاہے تے عذاب کرے جس تائیں
ہے ملک خدا دا زمین آسمان تے جو اونہاں وچہ اشیائیں

ہے طرف اللہ دی مڑنا آخر عملاں ملن جزائیں
کہن مسیح مارے ہور زندہ کردا مردیاں تائیں

ایہ[1] اہل کتاب اعتقاد آہا جویں وچہ مدارک لیایا
بنیا نوچ الوہیت دا دعوے کردے پائیا

رب رد کیتا اونہاں کہہ محبوبا اہل کتاب بلائیں
جے بیٹے ربدے آہے تا کیوں فوت ہوئے ہر جائیں

تے بنیا نتائیں کیہڑا دسو آپ ہلاک کریندا
تے بدل گناہاں باندر سو نہ اللہ تساں بنیندا

تے لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّا اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً بھی آکھ سناؤ
جو اگ نہ سانوں ساڑے مگراں کجھ دن ٹھیک الاؤ

جے دعوی سچ ہوندا تساں دنیا وچ عذاب نہ پاندے
ایہ وچہ مواہب نانے ہور مفسر ہن فرماندے

بصری سنوں وچہ کتاب الزہد احمد فرمیوے
جو نبی کہیا محبوب بندے نوں رب عذاب نہ دیوے

پر دنیا وچہ کدیں مصیبت اوس بندینوں پائے
تے وچہ مدارک تساں وڈیریاں خسف مسخ جو پائے

گناہاں بدلے اگلیاں نے جد سخت عذاب اٹھائے
تے تسیں بُرے اونہاں تھیں پھر کیوں دعوے کوڑے لائے

بلکہ تسیں بھی سارے بندے پیدا مثل اونہاں دی
جویں نیکی بدی اونہاں سرور تے اوہو چال تساں دی

شرع نبی دیوں ہون مخالف اللہ مول نہ بھاوے
بل دوست رکھے تنہاں جو منن حکم نبیدے ٹھاوے

ہے شکل انساناں ہکو جیہی فرق نہ جاپے شکلوں
ہے فرق علم تے عمل خدا دا قرب ڈھونڈن وچہ نقلوں

سعدی - رہ راست باید نہ بالائے راست
کہ کافر ہم از روئے صورت چو ماست

[1] اسجگہ پر مفسرین نے چار قسم کی تاویلیں بیان کی ہیں پہلی یہ جو اسمیں مضاف حذف ہے یعنی سخن ابناء رسل اللہ رسل مضاف اللہ مضاف الیہ یعنے ہم خدا کے رسولوں کے بیٹے ہیں جو بنی اسرائیل کے بیشمار پیغمبر گذر گئے ہیں پس یہود اور نصاریٰ کی یہ غرض تھی کہ ہمارے باپ دادوں کو فخر حاصل ہے مثال اسکی یہ ہے جیسا کہ پنجابی میں کہاوت ہے "شکل چڑیلا ندی اتے دماغ پریاں دا" - دوسرا قول لفظ ابن کا نہایت شفقت اور محبت کے لئے بولا جاتا ہے جس طرح فرزندوں کو نطفہ سے بھی نامزد کیا جاتا ہے یعنی ہم اللہ تعالیٰ کے نہایت ہی مقرب اور پیارے ہیں - تیسری وجہ یہ ہے کہ کہتے تھے ہم وہ ہیں جو درمیان ہمارے خدا کے بیٹے گذرے ہیں - مثلاً عیسیٰ بیٹا اللہ کا اور عزیر بھی اور جو تاویل ابن کثیر نے اپنے قیاس کی بنا پر روایت کی ہے وہ اسکے شان نزول میں مذکور ہو گئی ہے - پس بہرحال انکا منحوس ہونا ثابت ہو گیا ۱۲

Marfat.com

Marfat.com

نہ کہو جو کوئی بشیر نذیر نہ بنی اسانوں آیا
پس ٹھیک بشیر نذیر تساں ہے ختم رسالت پایا

اللہ ہر شے اوتے قادر چاہے جدوں تداہاں
خلقت نیک کرے ہو جیہڑے ٹرن نبی دیاں راہاں

ابن عباس یہوداں تائیں ہکدن آکھیا یاراں
ڈرو اللہ تھیں جانو جو اوہ نبی اللہ اظہاراں

تسیں پہلی بعثت اوسدیوں اوسدے کردیو صفت عیانوں
پھر بن کیا نبی جو صفتاں کر تس ہوئے روگردانوں

واہب تے رافع کہیا جو اسیں تسانوں دسدے آہے
موسیٰ بعد کتاب نہ بنی بشیر نذیر ہویائے

تا وچ رد اونہاندے اللہ آیت ایہہ اوتاری
ایہ خازن دیوچہ محی السنہ صوفی نقل گذاری

نہ حجت رہی اونہاندی کہن جو مکن بعد رسولاں
نہ اساں رسول بشیر نذیر خدا تھیں ہوئے نزولاں

ہن ویکھو وچہ کالیاں راتاں ماہ انور چڑھ آئیا
جس کل اندھیر گوا کے ہر ہر پاسے چانن لایا

جے راہ چلو وچ نور قمر دے پہونچو وصل ٹکانے
جو اس چن دی روشنائیوں نٹھا اوہ وچ بعد مویانے

فقیر مصنف منحرف گشتند چوں اہل کتاب
از رسول اللہ و قرآں خوش خطاب

چوں نہ عہد خویش را کردند یاد
تا شرر در خرمن شاں حق فتاد

کہیا جبیر آہے اسیں ہکدینہ پاس رسول الٰہی
فرمایو نے کیا تسیں اسپر دیندی نہیں گواہی

جو نہیں کوئی معبود خدا بن اوہ ہک باہجہ شریکوں
میں ہاں رسول خدا داتے قرآن اللہ تھیں ٹھیکوں

اساں آہو کہیا تا فرمایا خوش ہو اس محکم پھڑ لو
پھر تسیں ہلاک نہ ہو سو بعد اس تاہ گمراہ ہو مریو

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ
اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ يٰقَوْمِ
ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ
فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۝ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا
حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دَاخِلُوْنَ ۝ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ
يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ

لہ کتاب روح المعانی اور مواہب وغیرہ میں لکھا ہے حرف اذ جو ظرف ہے تعلق اسکا ہے ساتھ فعل محذوف کے واذکر و اذ قال یعنی یاد کرو جب کہا موسیٰ نے اور یہ خطاب حضرت سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے اور علیکم متعلق فعل محذوف کے اور ظرف متعلق ہے جار مجرور کے ۱۲ روح المعانی

Marfat.com

غٰلِبُوْنَ ۝ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ
اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ ۝
قَالَ رَبِّ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ وَاَخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝
قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً يَّتِيْهُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ فَلَا تَاْسَ
عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝

اور جب کہا موسیٰ نے واسطے قوم اپنی کے اے قوم میری یاد کرو نعمت اللہ کی اوپر اپنے جسوقت کئے بیچ
تمہارے پیغمبر اور کیا تمکو بادشاہ اور دیا تمکو جو کچھ کہ ندیا کسیکو عالموں سے ای قوم میری داخل ہو زمین پاک میں
جو لکھی ہے اللہ نے واسطے تمہارے اور مت پھر جاؤ اوپر پیٹھ اپنی کے پس پلٹ جاؤ تم ٹوٹا پانیوالے کہا انہوں نے
ای موسیٰ تحقیق بیچ اوسکے قوم ہے سرکش اور تحقیق ہم ہرگز نہ جاوینگے اُس میں یہانتک کہ نکل جاویں
وہ اس میں سے پس اگر نکل جاویں اوس سے پس تحقیق ہم داخل ہونیوالے ہیں کہا دو مردوں نے ان لوگوں
سے کہ ڈرتے تھے انعام کیا تھا اللہ نے اوپر انکے داخل ہو تم اوپر انکے دروازے میں پس جب داخل ہو گئے
تم اسمیں پس تحقیق تم غالب ہو۔ اور اوپر اللہ کے پس توکل کرو اگر ہو تم ایمان والے۔ کہا انہوں نے ای موسیٰ
تحقیق ہم ہرگز داخل نہ ہونگے اوسمیں کبھی جب تلک رہیں وہ اسمیں پس جانو اور پروردگار تیرا پس لڑو تم
دونو تحقیق ہم یہیں بیٹھنے والے ہیں۔ کہا موسیٰ نے اے رب میرے تحقیق میں نہیں مالک مگر جان اپنی کا
اور بھائی اپنے کا پس جدائی ڈال درمیان ہمارے اور درمیان قوم فاسقوں کے کہا پس تحقیق وہ زمین حرام
کیگئی ہے اوپر اونکے چالیس برس سرگردان پھرینگے بیچ زمین کے پس مت غم کھا اوپر قوم فاسقوں کے

پچھے ڈر تردید موسیٰ دا قصہ رب اوتارے
جے پہلے سمجھ نہ آئی تاہن سمجھن خوب ہتھیارے
ہاں موسیٰ آکھیا قوم اپنی نوں یاد کرو رب نعمت
جاں وچہ تساں پایوس نبیاں بھی شاہ کیتی رحمت
تے وتا تساں جو ناہ ملیا کسے ہرگز وچہ جہاناں
ای قوم وڑو وچ پاک زمین جو کارن تساں عیاناں
تے ناہ مڑ جاؤ کنڈاں پر پس مڑیو اہل زیاناں
کہندے ای موسیٰ وچہ اسدے وسدے صاحب تاناں
اسیں ہرگز وڑاں نہ اوتھے جد لگ اوہ نہ ہوون باہر
پس جے نکل ونجن اوہ اوتھوں تا اسیں وڑساں ظاہر
کہیا دو شخصاں اوہناں تھیں جو آہی ڈرے جباروں
ہی نعمت رب اوہناں تے داخل دروچ ہون ہنجاروں
پس جاں داخل ہوؤ اسنوں غلبہ ہووے تساہاں
تے رب تے کرو توکل جے ہو مومن اہل اصلاحاں

Marfat.com

کہندے ای موسیٰ اسیں ہرگز ورساں پو ہیوں نا ہیں
پس تو نیں لڑو او نہا نسنگ ہاں اسیں ایتھے بیٹھن والے
پر جان اپنی و امالک میں بھی مالک اپنے بھائی
کہیا مدت چالی سال کیتا اساں ٹھیک حرام تناہاں
واقعال موسیٰ شروع کلام اتھ جملہ نواں بتایا
جو ربط ہوئے انعام تساں پر شکر بجا ہو سارے
یعنے موسیٰ تے ہارون ہور پت یعقوب تمامی
یا موسیٰ بعد جو وچہ اسرایاں رہی نبوت جاری
وَجَعَلَكُمْ مُلُوكًا جَعَلَ فِيكُمْ تے عطف ابہائی
ابی سعید خدری تھیں حضرت شاہ رسل فرمایا
زید بن اسلم تھیں پھر خادم تے گھر رکھدا جہڑا
تے وتا تساں جو کسے نہ پایا وچوں اہل جہاناں
تے سنگوں بارہ چشمے من سلوی ہور بہت نعیماں
داخل ہو پاک زمیں نوں وچہ دمشق شہر دے
بن زید تے ابن عباس سکدا ایہہ بیت مقدس کہندے
معاذ جبل دی کہیا جو سنہ عریش فرات مصر دے
جو ہوندے رہے نبی انہیں جائیں یا ایہہ سمجھ مراداں
یا بھکھوں محطوں پاک یا کنوں گناہاں پاک او جائیں
رب کہیا خلیل تائیں چڑھ اوپر کوہ لبنان پیارے

جد ملک اللہ وچ اسدے تیوست پاون
تاں موسیٰ کہیا نہ مالک ہاں میں ای سچ کہا تے
پس ساڈی تے وچہ بریاں رہا گھت فراق جدائی
پھرن حیران زمیں تے تاہ کھاہ غم اوپر بدر لہاں
پچھے عہد لون دی ناہ ایفا جس تھاں کمایا
جال موسیٰ بعد تسا نوح ہوندے رہی رسول سوہارے
یا ستر شخص جو چنے موسیٰ لے جہت میقات گراں
وچ روح المعانی کل دلائل نال خدا دی یاری
جس خادم تے گھر تن ہوندے شاہ گندی تس بھائی
جس ہوندی زن اسواری خادم سبھی او شاہ کہاندا
اوہ اسرایاں وچ شاہ کہاندا کیتا نبی نکھیڑا
جو دریا چیرے دشمن ڈوبیا چھاتو سرا بر عیاناں
عالمین نہ خاص تساں او ہناں بلکہ مراد عمیماں
بھی فلسطین اتے اردن نال حدیث روایت کردے
مجاہد طور زمین کہے سب وچہ معانی وہندے
مقدس کہیا جو شرکوں پاک آیاں ایہہ جائیں پچھے
جو غلبہ دشمن تے آفاتوں اوس مقام دیاواں
لکھیا لوح محفوظ اندر رب ایہہ تساں مسکن آہیں
جتھوں تیک نظر ٹھہہ جاوے ملک تیرے اوہ سارے

---

۱ ابن جریر نے قتادہ سے یہ روایت کی ہے۔ درمنثور ۱۲ ۲ ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ روایت کی ہے اور اسی طرح روایت کی عبدالرزاق نے ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔ درمنثور ۱۲ ۳ روایت کی ابن جریر نے ساتھ طریقے مجاہد کے اور اسی طرح عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے درمنثور اور تفسیر روح المعانی میں لکھا ہے کہ جس وقت بنی اسرائیل قبطیوں کے غلام تھے پس جب چھوڑائے گئے اُن سے تب اس خلاصی پانے کو بادشاہی کہیے تعبیر کیا گیا ہی ہو سکتا ہے بلکہ فرعون کے غرق ہونے کے بعد بنی اسرائیل کے قبضے میں ملک آیا اور بادشاہ ہو گئے یا وہ طریقے پر انبیا علیہم السلام کے نہ چلے تھے جو کہ اُنکے ملک میں بادشاہ نہ تھے۔ روح المعانی ۱۲ ۴ العالمین میں جو الف لام ہے وہ عہد کا ہے جس سے تمام زمانے قیامت تک مراد نہیں ہو سکتے اس سبب سے اُنکو اُمت محمدیہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر فضیلت نہیں ہے جیسا کہ اس امت مرحومہ کے حق میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا کنتم خیر امۃ یعنی تم بہتر امت ہو اس آیت کی تفسیر بعد میں ۱۲

بھی اولاد تیریدے قبضے ہون اوہ ملک تمامی
گناہاں[1] تے ہور عہد بھنن سنگ دینوں مڑ ہونا ہیں
تا کہندے ای موسیٰ اتھ قوم زور آور رہندی پائے
اونہاں لمی قد بہادر مثل اونہاں کوئی قوم نہ آہی
ابن جریر تے ابن ابی حاتم ابن عباسوں لیائے
بھی باراں اونہاں سنگ ٹری جاں پہتے شہر کنارے
اونہاں جا کے ڈٹھے قد وڈی اونہاں دورن ہیت مارے
تا میوے باغوں لیائے ویکھے قدماں کھوج دسایا
پھڑ اسنوں سنگ میویاں ظالم خود آستینے پاندا
تا شاہ آکھیا تساں ویکھیا ساڈا کم احوال جو سارا
تا موسیٰ پاس آئی جو ڈٹھا سارا حال سنایا
تے آکھیوس پیونوں نام نہ میرا کریں کتے اظہاری
پر یوشع بن نون تے کالب دوہاں راز چھپایا
پر نون بن نون اتی یوقنا بن افرائیم ابراراں
تا کہندی[3] قوم موسیٰ دی جد لگ ہیں اوہ لوک اتھائیں
کہیا[4] اونہاں دو شخصاں جیہڑی آہی ڈری الہوں
کہیا ابن کثیر عمالقہ تھیں اوہ دو ایمان لیائے
اونہاں کہیا لنگہو دروازیوں اوپر ویریاں غلبہ پاہو
وچہ اس کم کرو توکل رب تے جے ہو اہل ایماناں
نہ اسرایاں کجھ سنیاں دتا صاف جواب بلائیں
شاہ رسل دے یار بدر وچہ لڑی کویں دل جانوں
عرض کیتی مقداد نہ ہاں اسیں احسان مثل اسرایاں
اسیں حاضر ہاں جو حکم ہووے اوس کنوں نہ قدم ہٹائیے

تے سدی قتادہ کہن اٹھ وڑنا فرض ہویا اونہاں تامی
جے دینوں پھر سوتا تساں گھاٹا دو جگ اتھ اوتھا ہیں
اوہ قوم[2] عمالقہ عادیاں وچوں بچے رہے جو آئے
کو پرہک اونہاں دی چھاویں شتر بہندے کجھ بھائی
جاں موسیٰ طرف جباراں باراں اوہ سردار چلائے
نقیباں موسیٰ گھلیا خبر جہت ول قوم جبارے
ڈر ہک باغ ڈٹے جاں آیا مالک باغ اتھ پیارے
اس کھوج دبایا قوم موسیٰ دیوں شخص نظر ہک آیا
جا وچہ شہر استینوں اپنے اگے جھاڑ ٹکاندا
جاؤ اپنی حاجت نوں چا خوب کرو آشکارا
سن موسیٰ کہیا چھپاؤ شخص ہک پیونوں راز سنایا
تا ہولی ہولی لشکر وچہ ایہہ خبر گئی کھنڈ ساری
قَالَا رَجُلَانِ مِنَ الَّذِينَ يَخَافُونَ [illegible]
موسیٰ تے ہارون اونہاں نے ٹریا طرف جباراں
تد لگ اسیں نہ داخل ہوساں ہرگز اونہیں جائیں
اوہ یوشع تے بن کالب جنہاں گذریا ذکر صحاوں
یا اسرایاں تھیں آہی جنہاں انعام خدا دے [illegible]
جاں تساں قدم اٹھایا رب تساں [illegible]
جے پیغمبر دی گل نہ منی پھر کویں [illegible]
جو تون اتی رب لڑے جا دوویں بیٹھیاں [illegible]
کافر اکثر ہا سامان ایہہ اندک [illegible]
جو پیغمبر نوں دتا اونہاں توڑ جواب [illegible]
تا حضرت دعا کیتی ایہہ سنکے وچہ خلاصہ [illegible]

[1] تفسیر روح المعانی میں لکھا ہی جو قتادہ نے ابن جریر سے نقل کی ہی کہ اوج بن عنق [illegible] کئی طرح سے بیان [illegible] صحت کا کوئی بھی اصل نہیں [illegible] یہود کے اباطیل میں سے ایک ہی ۱۲ حلوائی [2] ابن جریر اور ابن حاتم نے قتادہ [illegible] قالوا یا موسیٰ ان فیہا قوما جبارین کے متعلق [illegible]

شعر: من نہ آنم کہ سر از بند وفا بردارم
گرچہ سازند بُرد چوں قلم بند از بند

تاں[1] موسیٰ آکھیا جان اپنی دا مالک ہاں میں سایاں
بھی اپنے ہارون بھائی دا میں اختیار اتہایاں

پس وچہ ساڈے تے بدکاراں کر دیہہ فرق جدائی
مخالفت انہاں تھیں مت ہووے اساں بھی پکڑ آکھی

تا رب جبار کہیا ہن ہوئی ایہہ مغضوب تمامی
چالی سال اس جنگلوں نکلن انہاں حرام دوامی

پھیر حیران رہن توں اینہاں اوپر ناہ غم کھائیں
جو ایہ بدکار اساڈے حکموں جاندے پری پرائیں

سن ثعلبی آکھیا چھ لکھ لشکر آہا موسیٰ والا
وچہ[2] چھ فرسنگ میدان جو آہا تیہ نام کمالا

دن سارا ٹردے رہن نماشیں ہون ٹری جس جاؤں
موسیٰ ہارون یوشع کالب بھی سن سنگ قوم تداہوں

تا اوگنہاراں دکھیاندے حق کرن امداد دعائیں
تا جو برکت نیکاں پاروں ہویاں اونہاں عطائیں

جو کھانے من سلویٰ رب گھلے راتیں چانن لاوے
ہک نوری تھم جو دیوے وانگوں بلدا نظری آوے

چھاؤں کرے سر بدل دن نوں حاجت سقف نہ آہی
وقت پیاس پتھر دیو چوں چشمہ جاری ساہی

جاں پیدا بال ہووے تن اوسدے جامے ہوندے نالے
ودھے جویں مولود لباس ودھے اس نال بجالے

ہولی ہولی نافرمان جنگلو چہ موئے سارے
ویہہ سالاں تہیں اوپر نہ کوئی رہیا کھپے نکارے

یوشع تے ہور کالب بھی اولاد جو سی بدکاراں
موسیٰ تے ہارون اونہاں لے ٹریا طرف پہاڑاں

یوشع نوں سردار بنا کے لائیا لشکر مہرے
سنگ ہمراہ تابوت ارچا اوپر پائے گھیرے

اونہاں چھ[3] ماہ گھیرا رکھیا اوڑک پھوکن چاکر نائیں
جبلا نوچہ پئی تھر تھلی جنبش پئی بلائیں

ڈگ پئی دیوار شہر دی مومن ڈرے تمامی
نٹھی فوج کفاراں ہوئی فتح نصیب گرامی

اک کافر دی گردن تے رل چڑھی جو گردن لاہن
اونہاں ایڈ جسے تاں روز جمعہ کر قتل فراغت پاہن

سی نزدیک جو سورج ڈبے رات شبنے دی آوے
تا یوشع دعا منگی تے سورج روشن رہیا ٹہاوے

سورج[4] نوں آکھیا ہین توں بھی وچہ اطاعت سائیں
اتی اسیں بھی ہاں مطیعاں ربدیاں وچوں وچہ اسجائیں

رب اسرایاں فرشام ولایت بخشی مدت شاہی
پھر[5] حضرت موسیٰ فوت عمر سو اوپر ویہاں آہی

جاں ہک سو چھبی[126] عمر یوشع دی فوت ہویا اوہ پیارا
افراشیم جبل وچہ دبیا وت ہارون سوہارا

---

[1] اس لئے کہ ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ ع کی تابع تھے اسواسطے جو میں اوسکا بھی مالک ہوں پس معلوم ہوا کہ متبوع کو مالک اور مولیٰ کہنا جائز ہے ۱۲ [2] اسقدر طول اور عرض والے میدان جنگل میں وہ اترے ہوئے تھے ۱۲ خلاصہ [3] ساتویں مہینے کے پہلے ہفتہ کے شروع ہونے میں سے ۱۲ خازن [4] یوشع علیہ السلام نے دعا کی کہ جسوقت سب کے سب دشمن قتل ہوجائیں تو پھر سورج غروب ہوجائے۔ پس اسی طرح ہی ہوا ۱۲ [5] بعض نے کہا ہے کہ حضرت موسیٰ ع ہارون ع کے بعد جنگل میں فوت ہوئے تو پھر آپکے بعد یوشع علیہ السلام نے ملک شام پر چڑھائی کرکے اوسکو فتح کیا ہے۔ اور صاحب خازن نے لکھا ہی کہ پہلا قول بہت صحیح ہے ۱۲

Marfat.com

قصہ وفات موسیٰ وہارون علیہما السلام

وچہ خانن موسیٰ تھیں ہارون کہسال وڈیرا آہے
توں جبل فلانے پرلو سنوں کھڑ ویں ہوئے راہی
جی گھر بک سوہنا دیکھیا وہر یا تخت عجیب ڈیہا یا
تا عرض کیتی ہارون میرا دل چاہی سوال اتھائیں
فرمایا سوں میں گھر والی نال سبھالاں آپے
تا جد آوے اس گھر والا سا مدوہاں غصہ لیاوے
تا چڑھیا اوتے تخت آسمانے گھر رکھ غائب تھیندے
کہندے سی ہارون اساں ہیلی توں اوس مار یا بھاوے
جاں بہت اصرار کیتونے تا دو موسیٰ نقل گذارے
وچھا زمین آسمان لکھیں اوس ویکھا منا کر دے
تے جال وفات کلیم جو موسیٰ کم کسے نوں جانے
جو مثل اسدی کوئی چیز موسیٰ نوں کدی معلوم سائی
موسیٰ آکھیا کسدی ایہ تسیں قبر عجیب بنائے
جو شان اجیہی والا بندہ میں کدی نظر نہ آیا
پر اللہ قبض کیتا نے لکاں پوریا اوس قبر نوں
یا ملک الموت موسیٰ ول لیایا سیب کہ جنت والا
نال دعا یوشع بن نون جو سورج رہیا ٹکائے
تے شاہ رسل نے سبی دواراں موڑیا شمس سچیاہاں
کہیا موسیٰ یاد کرو ای قوم جاں آئے نبی تسانوں
جبھی صفتاں نال عرفان پلے وچہ ہور قوۃ حال صفاؤں
یا شاہ آزاد ہوئے نوح کنوں غلامی دولاں جہاناں
تے ملیا تساں جو کسے نہ پایا ہے ہمعدہ تمہارے
ای قوم ڈرو تسیں پاک زمین یعنی مل قلب صفائی

رب وحی کیتی موسیٰ دل چاہاں میں ہارون سدایا
پاک یکھن رکھ جو اوہ ہو جیہا اگے ڈٹھا ناہی
تے ویکھیا خوب چھاؤنڑاں ستے سوہنے دل آیا
موسیٰ آکھیا سوں کہندا گھر والیئوں خوف کریں
عرض کیتی سنگ بیبر توں بھی سوں اتھ خوف جاپے
جاں دوویں سنے فوت ہویا ہارون خلق نوں اللہ وڈے
تے موسیٰ آئے قوم ولے اوہ اکٹھا طعن کریندے
فرمایا بھائی اپنے نوں کوئی کیویں مار کھپاوے
تے رب نہیں دعا منگی تا اللہ تخت ہارون اوتارے
پھر تخت اسمانی چڑھیا ایویں نقل علی تھیں پھیرے
روح ڈٹھے ملک ایہن ہک سوہنی قبر بنائے
چو دنوں سبزی تازی اسوچ اوہ بھی کدی نہ پائی
کہندے ہک پیارا ربدا سن موسیٰ فرماندے
ملکاں پوچھیا توں ایہ چاہیں نبی آہو فرمایا
وہب منبہ دے پت کولوں ایہا یا الیسع خواہ
جاں سنگھیا اوسنوں موسیٰ قبض [illegible]
ایہہ معجزے راہوں آنا وچہ خازندے نقل عیانے
ہک خندق دی دن فوت عصر جد پرتیا شمس نداہاں
تلے شاہ تسانتھیں کتبے سنگ لایت شانوں
یا تسیں شاہ وچہ نفساں روشن جلوت غیب آلہوں
تے جو کجہ وچ اونہاندے اوتھیں ہو کے روگردانا
جو مکھ موسیٰ دیوں دین تجلی نورانی چمکہ رہے
سنگ اوس استعداد جو لکھی کارن تساں الٰہی

Marfat.com

نہ پھر وتسیں دے کنڈاں ملک جسم دل رغبت چاہوں
وچہ حاصل کیتی نفس دیاں خواہشاں کے سعی تباہوں

لہندے ای موسیٰ اتھ وسدے لوک زور آور سارے
یعنے خواہشاں نفس لے بریاں صفتاں نفس امارے

اسیں ولدی شہر نہ وڑیئے جد لگ مرن نفس صفاتاں
تے باہجھ ریاضت محنت خود اوہ دور نہ ہوون باتاں

یا مغلوب نہ ہوون جد لگ غلبہ طبع ایہا ئی
تد لگ اندر شہر قلب دی وڑنا مشکل بھائی

کہیا دو جنیاں نے جو ڈری انجام بدی اندا موں
رب کر انعام سدھا راہ دسیا دوہاں ہدایت تاموں

تے وڑو بوہی نوں دروازیوں جو ولدی قربت والے
اوہ باب توکل والائے سنگ نیک اعمال اوجالے

جو روح دے شہر سندا دروازہ ہے تسلیم رضائیں
جاں وڑ سو وچ اوس دروازے تا غالب ہووو تداہیں

یعنی اپنیاں بدعملاں تھیں پھر تسیں ہو سو باہر
رب تے کرن توکل قلب حضوروں منن ظاہر

نشان حضوری مومن اونے کرن عملاں روشنائی
کہن موسیٰ ناہ وڑ دے ہاں اسیں ولدی شہر صفائی

توں اتے رب جباراں مارو یعنی نفس برایاں
ساڈیو چوں کسے نہ طاقت کرنیاں جہد کمایاں

جاں نفس پلیدیاں مار زمین ول ساڈی کریں نورانی
تا اسیں اوتھے ڈرساں نہیں تے بیٹھانگے اتھ جانی

تے روح دے آسمانوں اوہ من سلوے کھانی پاندے
یعنی روحی فیض اوس نوروں فائدی رہی اٹھاندے

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝

اور پڑھ اوپر انکے خبر دو بیٹوں آدم کی ساتھ حق کے جس وقت کہ نیاز لائے دونو کچھ نیاز پس قبول کیگئی ایک کی اُن دونوں میں سے اور نہ قبول کیگئی دوسری سے کہا البتہ مار ڈالونگا میں تجکو کہا اوس نے سوا اسکے نہیں کہ قبول کرتا ہے اللہ پرہیزگاروں سے

تے دس توں سچی خبر اونہاں دو آدم بیٹیاں والی
جو ہک دی پئی قبول دوہاں جد قربانی کر ڈالی

نہ ہوئی قبول دوجی تھیں کہی میں ماراں تیں ہر سولے
اوس آکھیا بیشک متقیاں دی اللہ نذر قبولے

لہ اور جسم کی ذات میں منہ کرنا ۱۲ ۲ یعنی ملازمت اور پرورش جسم کی جو اس سے آخر کار انجام برا ہی ہوتا ہے اور وہ دو شخص ہیں جو اُن سے نہیں ڈرتے تھے۔ وہ دونوں عقل فطری اور عمل یا دل ہے دوسرا ۱۲ ۳ اور روح المعانی میں لکھا ہے کہ عطف اسکا اوپر واذ قال موسیٰ الایہ کے ہی اسلئے کہ تمہید ہے اُس چیز کی جو آگے مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ بعد ذکر کرنے نافرمانی بنی اسرائیل کے جو لکھا گیا تھا اُنکے اوپر کہ آئے اُنکی طرف رسول اُس چیز کے ساتھ جو اُنکو دلیلیں ظاہر آرہی تھیں یا یہ مراد ہے کہ اول خبر دی بیچ قتل کرنے اور پیشدستی کرنے کے متعلق بباعث گناہ ہونے کے۔ اور ضمیر بیچ علیہم کے پھرتی ہے بنی اسرائیل کی طرف۔ پس فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کو سنا دے قصہ اُن دونوں بیٹوں آدم علیہ السلام کا۔ یا ضمیر راجع ہے آپ کی اُمت کی طرف یعنی اپنی قوم کو دیکھو۔ روح المعانی ۱۲

Marfat.com

جمال[1] آدم آیا زمیں تے لگے ہوون پتر دھیاں
تا بھائی بھیناں نال ضرورت عقد رواسی بھائی
سب تھیون پیلے ہویا قابیل اقلیما سنگ اوسجائی
جو نال ہابیل لبوز اجمیں ایہ شکلوں گھٹ آہی
بھین قابیل جو سوہنی آہی سنگ ہابیل دواہی
پر اس کم ہابیل ہویا خوش قابیلے غم لائے
تا اوہ لئی اقلیماں پک یقین آدم نوں ساہی
وچ اوس زمانے ہک اگ سفید جو نازل ہو آسمانوں
نہ جس قربان قبول ہوندی تس آتش سول نہ کھاندی
قابیل آہا کرسان کی ہک بوری اندی اوہ لیایا
ہابیل آ، چرواہا بکری لے گیا ہک سچا واں
پس آئی اگ آسمانوں کھا گئی ہا پیلے قربانی
ایہ کینہ حسد چھپا اوس تے جاں آدم اہل کرامت
ہابیل ایڑو وچہ آہا اوسنوں آقابیل بولایا
کیوں ماریں کہے نذر تیری مقبول میری رد ہوئی
تا عرض ہابیل کیتی رب متقیاں دی نذر قبولے
کہے بھین میری توں سوہنی کیتی ہا روں فخر کمالا
کہیا ہابیل جے ظلموں منیوں ماریں زور وکھانے
یا توں جے ظلم کیتا خود بیں تد ھا پر پیل مکرناں

چ ہر حمل ہک لڑکا لڑکی جمدے رہی صریحاں
ہک حمل دا لڑکا حمل دوجے دے لڑکی ساہی
تے حسن جمال اقلیما سندی حد نہ لکھی کائی
جاں ہوئے جوان نکاح دوہاندے کر دے بنی آلہی
تے بھین ہابیل دی قابیل جو شکل اقلیما ناہی
تا آدم کیہا کرو قربانی جسدی نوں اگ کھالے
ایہہ کم کینا ہیں حکم آلہوں خطا نہ پوسے کدا ہی
جس دی قربانی اگ کھاندی گن قبول نشانوں
گدڑ تنے کھالے اوہ جو رب نوں مول نہ جاندی
میں بھین تجھ توں مذر قبول ہوسے یا ناہ الا
دل وچ اخلاص رضا ربدی تے کہے ہیں عمل سکھاواں
پھر قابیل ودھیرے چڑھیا تھیا بے چیرا
گئے زیارت مکے دی قابیل ہابیل جانت
جو تینوں قتل ضرور کراں میں ہتھ ہتیار سانداں
تے سوہنی بھین میری توں جانجی ایہ سختی دھوواں
میں دس تاں ایہ گل بھرا اوہ چھوڑیں تخت مرتبے
میں بھین تیری بد شکل رکھاں کیوں
پر میں ظلم نہ کراں جو کینا فضا
جو ظلم گناہ ڈیرا ظالماں دا ہم

لَئِنْ بَسَطْتَ اِلَیَّ یَدَکَ لِتَقْتُلَنِیْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ یَّدِیَ اِلَیْکَ

[1] ایک سو سال گذرنے کے بعد اولاد لگی پیدا ہونے اور کہا بعض نے کہ یہ جوڑا جنت میں پیدا ہوا تھا [illegible] اس امت پر رحمت الٰہی ہے جس کو قربانی کے کھانے کا اذن دیا گیا جیسا کہ حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے [illegible]
[2] آپ نے آسمان کو فرمایا کہ تو ہابیل کو امانت کے طور پر رکھ تو نے انکار کیا اسی طرح زمین نے بھی انکار کیا آخر [illegible] میں کہ معظمہ کی زیارت کے لئے جاتا ہوں تم ہابیل کو امانت رکھو۔ پس آدم نے اس امانت رکھنے کو [illegible]
[3] یعنی پہلے اولاد تیری نکلے گی کہ خود بخود پیدا ہوتی خواہ صورت عورت کے مسلم ہو یا اولاد نہ ہو دل میری [illegible]

Marfat.com

اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ اَنْ تَبُوْٓءَ بِاِثْمِیْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ

مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الظّٰلِمِیْنَ ۝ فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِیْهِ

فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا یَّبْحَثُ فِی الْاَرْضِ لِیُرِیَهٗ

كَیْفَ یُوَارِیْ سَوْاَةَ اَخِیْهِ قَالَ یٰوَیْلَتٰٓی اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ

فَاُوَارِیَ سَوْاَةَ اَخِیْ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِیْنَ ۝

اگر دراز کریگا تو طرف میری ہاتھ اپنا تو کہ مار ڈالے تو مجکو نہیں میں دراز کرنیوالا ہاتھ اپنا طرف تیری تو کہ مار ڈالوں میں تجکو تحقیق میں ڈرتا ہوں اللہ پروردگار عالموں کے سے تحقیق میں ارادہ کرتا ہوں یہ کہ پھر جاوے تو ساتھ گناہ میرے کے اور گناہ اپنے کے پس ہو جاوے تو رہنے والوں آگ کے سے اور یہ ہی بدلہ ظالموں کا پس رغبت دلائی اسکو نفس اوسکے نے مار ڈالنا بھائی اپنے کا پس مار ڈالا اسکو پس ہو گیا ٹوٹا پانیوالوں سے پس بھیجا اللہ نے ایک کوا کریدتا تھا بیچ زمین کے تو کہ دکھاوے اسکو کیونکر ڈھانک دی لاش بھائی اپنے کی کہا اے وائے مجکو کیا نہو سکا مجھ سے کہ ہوں میں مانند اس کوے کے پس ڈھانک دوں میں لاش بھائی اپنے کی پس ہو گیا پشیمانوں سے

کہیا ہابیل جے قتل کرنوں توں مینوں ہتھ پاویں
میں اللہ تھیں ڈراں ایہی جو پالنہار لوکائی
میں چاہواں بھار گناہ میریدا بھی اپنا سر چاویں
پس یاری دتی نفس اوسدے جو قتل کرے خود بھائی
ستا ویکھ ہابیل تائیں سر تس ہک پتھر مارے
پھر گھلیا رب ہک کانو جو اوسنوں پٹ زمین دیکھاوے

میں طرف تیری نہ ہتھ وگاواں تا میتھوں مر جاویں
جو ہی قاتل تھیں ودھ زور آور خازن وچہ کہیائی
پھر ہوویں اہل النار وں تے اس ظلم سزائیں پاویں
تا قتل کیتوس پس ہو گیا گھاٹے والیا نتھیں ہر جائی
پھر حیران ہویا کویں لاش ہن دفن کری پیارے
تا لاش برادر اپنے دی نوں ٹویا گھت دباوے

ف یعنی حضرت ہابیل علیہ السلام کو سوئے ہوئے دیکھکر ایک پتھر سر کے نیچے رکھدیا اور ایک پتھر اوپر سے مارکر آپ کا کام تمام کر دیا اور پھر حیران ہوا کہ اب لاش کو کس طرح چھپایا جاوے ف اسی طرح قاتل کسی بیگناہ کو قتل کر کے پچھتایا کرتا ہے پھر آخر کار سزائے قصاص کا مستحق ہو جاتا ہی ۱۲ ف یعنی لکھوی صاحب اور اور بھی کئی مفسروں نے رخصت ہی بیان کی ہے سو اس سے ہرگز ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ باوجود طاقت کے ہونے کے اپنی جان کے بچانے کے لئے دشمن کا روکنا واجب نہیں اور امیر المومنین عثمان ذوالنورین درآں حال کہ آپ قرآن شریف کی تلاوت میں مصروف تھے دشمنوں نے اوپر سے چھت پھاڑ کر آپ کو شہید کر ڈالا اور یہ ثابت ہی کہ حضرت عثمان رضہ اسوقت اپنے پاس کوئی اپنا ساتھی اور نہ کوئی ہتھیار وغیرہ رکھتے تھے پس جس شخص کو کوئی آدمی ایسی حالت میں شہید کر دی تو کیا پھر اوس سے یہ دلیل اخذ ہو سکتی ہے کہ مقتول اپنا بچاؤ نہ کرے اور بس ہو اپنی

جان ہلاکت میں ڈالے حاصل مطلب یہ ہے کہ جہانتک ہو سکے اپنی جان کا بچاؤ کرے ۱۲

Marfat.com

ہک کانو دوجے نوں ماریا ٹویا کڈھ اسوچہ دباندا
تا کہیا قابیل افسوس ہویا میں گھٹ اُس کانو دینا لوں
دت ہویا پشیمان رہاں کیوں پھر دا میں دھڑ چائی
تا ہیں ظلم حسد تنہا ندیوں واضح کیا یہوداں
پر اکثر کہن قابیل ہابیل مواہب وچہ لیایا
کہن محقق ستیاں قتل کیتا قابیل برادر
اوس کہیا آکہوں ڈرتیں پر میں پہل نہ وار چلاواں
جو کہن مفسر بچن قاتل تھیں واجب ہی ہر حالے
تے اپنے تھوں جان وبخاون سخت گناہ ایہائی
نہ خبر قابیل آہی کیویں ماراں ول شیطان سکھاندا
تا سمجھ قابیل شیطانوں ماریا بھائی مادر جایا
ویہہ سال عمر ہابیل آہی جاں ماریا تس قابیلے
پس چالی دن یا سال اوچکی پھر یا بھائی تائیں
قتل کنوں ہابیل زمیں رہی کبندی دن شب ساہی
آپچھیا آدم دس قابیلا کتھے بھائی تیرا
فرمایا تس خون زمینوں اساں پوکار سناوے
کیتا رب حرام تدوندا خون زمیں نوں پیون
ابو نعیم روایت عبد الرحمان کنوں لیایا
دل اوسدا بھی بھئیا مردیاں ویکھ رہیا حیرانوں
آدم پچھیا دس قابیلا کتھ ہابیل سدھایا

سمجھ آئی قابیل اونویں کڈھ ٹویا لاش چھپاندا
تا لاش لوکاواں ویرا پنے دی پایا دکھ کمالوں
ہے افسوس نہ قتل بھراؤں اوس ندامت کھائی
تے ایسے کارن حکم قتل دا پائیا نا مقصوداں
بھی وچہ روح المعانی فاضل بغدادی فرمایا
نہیں تے سی ہابیل قوت وچ کنوں قابیل زور آور
جے ظلموں پہل کریں توں میں سر تدھ نہ ہتھا دھاواں
جو ہوندے وس نہ روکے ہویا آپ ہلاک اوس عالے
تے قصے عثمانوں اتھ لکھوی غضب وڈا پائیا ئی
ہک پکڑ جناور سر اوسدا دو سنگوں توڑ وکھاندا
رکھ ہک سنگ سر ہیٹھ اُتوں گھت پتھر دوجا مار گوایا
پر خبر نہیں قابیل کری کیا لاش شہید جلیلے
وچہ بصری وڈی مسجد نزد ہابیل شہادت آئیں
تے پیتا خون زمیں نے سارا رہیا نشان نکائی
کہندا میں کیا جاناں اوسدا پتہ نشان بسیرا
کیوں ماریا توں کہندا جی میں کیتا خون دساوے
تا صاف نشان قاتل دا دسے بالکل [illegible]
جاں قتل کیتا قابیل بھائی نوں [illegible]
وچہ ہک روایت بدن سیاہ اس [illegible]
کہندا میں تس ضامن نا ہا پس آدم [illegible]

لہ ابلیس نے اپنے تصرف سے جانور کی شکل بنا کر یہ کارروائی دکھا دی تھی ۱۲ روح المعانی [illegible]
۲ یا نود پہاڑ پر آیا عقبیٰ حرا کے پاس اور یہ روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] اور [illegible] نے جو اسجگہ لکھا ہے کہ ہابیل علیہ السلام کی لاش آخر کار گندہ ہو گئی تھی یہ اوسکی بدظنی ہے [illegible] میں اس لئے کہ شہیدوں کی لاش کا گندہ ہونا قرآن اور حدیث کے خلاف ہی معلوم ہوتا ہے [illegible] سے بعض مفسرین نے نقل کی ہوئی ہے ۱۲ حلوانی عفی اللہ عنہ ۳ بلکہ قابیل جب اتنی مدت اپنے بھائی [illegible] اٹھائے ہوئے لئے پھرا جس سے اوسکو اس سخت مصیبت کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر دو کوے آئے اور انہوں نے اسکو یہ سمجھ سکھا دی ۱۲ حلوانی عفی اللہ عنہ

Marfat.com

توں قتل کیتا اوستائیں تاہیئں بدن سیاہ ہی تیرا
جو پہلے روشن آہا ایسے شامت [illegible]

پھر ابن جریر تے ابن عساکر سالم کنوں لیائے
جاں آدم دے ہک بیٹے ماریا سکے مائی جائے

تاں بعد اوسدے سو سال نہ آیا ہا سا آدم تائیں
غم ہابیل دیو چہ رڑکے کڈھے غمدیاں آہیں

پہر پچھے سو سال بشارت بیٹے رب تھیں آئی
تے بغوی لکھیا بعد پنجاہاں شیث پیدایش آہی

اوسنوں علم دتا رب ساعت وقتاں لیل النہاراں
ہر ساعت وچہ شغل عبادت مڈھوں کم ابراراں

بعد قتل ہابیل درختاں کنڈے لگے آہے
میوے تلخ تے پانی کھارے کھانیاں مزی وٹائے

دھرتی گرد غبار ہوئی اتے کبندی رہی بھونچالوں
ایہ خازن دیو چہ محی السنہ کردا نقل کمالوں

بعد اوسدے قابیل اقلیماں لے ول عدن سدہارا
آملیا ابلیس اُتھ اوسنوں کہندا ویر تمہارا

پوجا اگدی کردا آہا حرمت دون سوائی
تاہیئں اوسدی قربانی اگ کہاوے قربت پائی

جے توں بھی کریں عبادت اگدی پاویں کل مراداں
تاں آتشکدہ بنائیو سو جہت مرید اپنی ہو شاداں

اگ پوجنی شروع تدوں دی ہوئی روح المعانی لیایا
اولاد اوسدی ہن پوجے حرص ہواؤں رب بھلایا

بیہقی وچہ شعب الایمانے ابن عمر تھیں سبھے
سب دوزخیاں تھیں نصف عذاب ہوسی قابیل اکلے

غیر اللہ نوں پوجن والیاں جتنا دکھ حشر نوں
اوتنا ملے برابر حصہ اوس قابیل گبر نوں

ایہ دار فناہ پر الم مصیبت گوناگوں بلائیں
جیہی شان مصیبت تیہی لاحق ہون بلائیں

ص ان دونوں میں سے قابیل یعنے نفس کو پیدا کیا ۱۲

دیوان حافظ

دریں چمن گل بیخار کش نہ چید آری
چراغ مصطفوی

مکن ز غصہ شکایت کہ در طریق طلب
براحتے نرسید آنکہ زحمتے نکشید

میموں ابن مہران کنوں اتھ کردا نقل وثاقوں
اوہ کہی جو آکھی شعر پڑھے کجہ آدم تدوں مذاقوں

اوس جھوٹھ بہتان لگایا اوپر آدم دے فرماون
تے لکھوی حاشیے وچہ اوہ عربی شعر لکھے وسیاون

ہور کسے نبی نے شعر نہ کہیا لکھوی خبر نہ پائی
روح المعانی تفسیروں اتھ بندے نقل کیتائی

الاشارات فی الآیات من تفسیر روح المعانی جلد ثانی ص ۲۹

پھر آدم روح سنگ دل حوا دی پہلے عقد بنھایا
پھر آدم حوا روح دلتھیں رب نفس قابیل اوپایا

۱ اسی واسطے گناہ کرنے کے ساتھ وہ ظاہری اور باطنی رونق دور ہو جاتی ہی اور روایت متن والی منقول ہی ابن جریر سے اُسنے روایت کی ابن سعد سے ۱۲ درمنثور ۲ اور اللہ تبارک وتعالے نے سلام بھیجا تاکہ اس خوشخبری کو آدم علیہ السلام سن لے ۱۲ روح المعانی ۳ بغوی نے لکھا ہے کہ شیث کا معنی ہے صاحب علم اور حسن ہونا۔ یہاں پر لکھوی صاحب نے پچاس سال کے پانچ سال لکھے ہیں اور پینتالیس ہضم ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ ۱۲ ۴ یعنی آدم روح اور حوا دل۔ پھر اللہ تبارک وتعالے نے ص

Marfat.com

اقلیماں[1] لونڈی عشق آہا جو سنگ نفس دی آہی
پھر اقلیماں جو عشق آہا تس حسن جمال نہائیت
پس دل ہابیل عشق اقلیماں سنگ ہویا ورتارا
جو دل سنگ خدا نوں پاے فانی اوسوچہ نالے
جو نفس طلب دنیا دی کردا بھی مارن جو چیزاں
پس روح نے عقد قلب دا کیتا نال عشق دے بھائی
پس روح نے ذکر کیتا ایہ اگے نفس عقل دی سارا
کہندا نفس عشق میں بھین جو نال میرے ہے جمی
اسیں بیٹے جنت دنیا والے حسن اسانوں بھائے
تا آکھیا روح نفس نوں نہیں تدھ عشق حلال کدا ہیں
بھی شہوات لذات نفس دے پچھے پویں تمامی
تاں حکم کیتا روح نفس عقل نوں کردوویں قربانی
پس نفس گیا لے نذر جو اپنی قوت روح رزالی
تے دل آہا چرواہا لے گیا چوکھر خلق صفاتاں
پس اگ صفتاں سوہنیاں دلدیاں کھا گئی جان پیارے
نہ نذر نفس مقبول جو لکڑیاں اوہ اوس نار نہ آہیاں
کہیا قلب قبول کری رب ڈرنے والیاں پاسوں
میں چاہاں جرم اپنا اتی میرا پاویں باطل قیاسوں
ایہ بدلہ اہل ظلم جو رکھن چیزاں غیر ٹکانے
اوڑک شہوت ناروں دلنوں ماریا نفس امارے
جو غیبی علم اتے کشف مشاہدے نفس نہیں اتھ پاوے
وت کانو حرص دا آیا زمیں نفس دی پٹ وکھایوس
تا نفس کہیا میں عاجز ہویا حرص کا تو دی نالوں
پس نادم ہویا نفس جاں دو جگ گھاٹا نظری آیا

ہی قابیل قلب سنگ لونڈی عقل لبوذا جمی ساہی
دل مولی دل مائل سی اتے جو اوس پاس ہدایت
تے عقل لبوذا دل نوں وسے شکل بری ہویا را
تے نفس تائیں ایہ عقل لبوذا لگی بری کمالے
عقل لبوذا والیاں تاہیں ناہیں نفس تمیزاں
نکاح نفس دا نال عقل دی ایہ گل نفس نہ بہائی
ناہ منیاں حکم عقل نے روحدا نفس غضب وچہ بھارا
اوہ سوہنی میں اوسدا حقدار اتے دلدی بھین نکمی
تے دلدی بھین عقل اوہ بیٹے جنت عقبی آئے
جی عشق ہویا تدھ نیڑے حب دنیا وچ لگیں اوتھائیں
پر سرکش نفس ہویا نا روح دا منیوس حکم گرامی
قبول پوی جس نذر عشق دی اوہ حقدار پچھانی
جو کردا آہا نفس زراعت شہوت حرص کمالی
پس عالم ارواحوں اتھ اتری اگ محبت ذاتاں
تے لکڑیاں اگ محبت والیاں نیکیاں ہین سہارے
نہ اگ محبت ہرگز کھاندی بریاں نفس کمالی
جی توں قتلوں عمل گواسیں [illegible]
تا نوح حجاب جدائی [illegible]
پس چاہیا نفس جو دلنوں مارے ہٹکیا قلب سیانے
پس دو جگ گھاٹا نفس پیا کر قتل اوس قلب سیارے
نہ عقبی وچہ دیدار نہ جنت ناہ نجات ہتھ آوے
تا دفن کرے وچ اوسدے دلنوں روح تھیں جدا کرایوس
تا میں علم سکھاں کجھ استھیں وچہ اسباب کمالوں
روح البیان اتے روح المعانی دوہاں لکھ دیکھایا

[1] اقلیماں عشق ہے جو نفس کے ساتھ (توامان) جوڑا پیدا ہوئی تھی۔ ہابیل دل ہے جسکے ساتھ لبوذا پیدا وار ہوئی تھی اور وہ عقل ہے ۱۲

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ

فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا

اسی واسطے لکھا ہمنے اوپر بنی اسرائیل کے یہ کہ جو کوئی مار ڈالے جی کو بغیر بدلے جی کے یا بغیر فساد کے بیچ زمین کے۔ پس گویا کہ مار ڈالا لوگوں کو سب کو اور جس نے جلا دیا اسکو۔ پس گویا کہ جلا دیا لوگوں کو سب کو

ایسے کارن حکم کیتا اساں اسرائیلیاں تائیں
جو ناحق جان ونجاوے یا وچ زمیں فساد بنائیں

پس گویا قتل کیتے اوس لوک تمام قتل دے راہوں
جو آیا جس اوس گویا لوگ جو اے کل فنا ہوں

مِنَ النَّادِمِيْنَ[1] دی نال تعلق مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ دا آیا
تے من دا کتب سنگ تعلق وچہ مدارک پایا

فساد وں کفر مراد ناہ محصن زن جو زنا کماوے
یا رہزن دھاڑے مارے جہیڑا شرع اوسنوں پکڑاوے

جس[2] مار یا کسے دلیر ہو یا خود نالے ویکھن والے
جس پہلے رسم کڈھی سب خوناں بھار اوس کرن حوالے

یا جس قتل نبی نوں یا شاہ عادل مار گوایا
گویا اوس ظالم کل نبیاں پکڑ قتل کر چایا

تے جس کر امداد بچایا نبی یا شاہ عادل نوں
گویا اوس کل لوک جو اے خازن کرے نقل نوں

جس مار یا ہک یا لکھاں ہکو وچہ قصاص مریوے
تے دوزخ وچہ سڑیسی بصری حسنوں نقل دسیوے

تے جس خون معاف کیتا کسے کنوں قصاص چھوڑایا
اوس شخص گویا کل لوک جو اے فضل الٰہوں پایا

اسرایاں ایہ خطاب جو اکثر نبی اوہناں مارو نجائے
جو وچہ حقیقت کئی عالم دے ہین برابر پائے

جو آکھی ہکدے قتل ہوئی کویں مثل قتل جگسارے
ایہ نال اعتبار عذاب جو ہکدی قتل جہنم سارے

بھی کل عالم دے قتل کرنو چہ ہوون دوزخ ڈیرے
جیہا ہکدے قتلوں دوزخ تھیا قتل عالم دیوں گھیرے

نبی کہیا جو قتل کرن تھیں جرم کسے نوں آیا
اوسے قدر قابیل گناہ جو پہل اوس شروع کرایا

وچہ مسلم دین اندر جس پہلے سنت پہلی نکالی
تے عمل کیتوس اوس اُپر اوسدا پاوی اجر کمالی

بھی جو عمل کرن اوس اوتے روز قیامت تائیں
جتنا اجر اوہناں سبھناں اوتا ہک جس شروع بنائیں

ایویں رسم کڈھی جس گندی لوکی عمل کماوے
جتنی روسیاہی اوہناں سبھناں اوتی اوس ہک آوے

[1] اَجْلِ ذٰلِكَ کا نادمین کے ساتھ تعلق ہے اور من کا تعلق کتب کے ساتھ ہے مدارک اور یہی جمہور کا مذہب ہے۔ جملہ مستأنفہ ہے یعنی یہاں سے نئی کلام شروع ہوئی ہے پچھلی آیت کے ساتھ جس کا کچھ بھی تعلق نہیں۔ اور اگر دو آدمیوں سے دو شخص بنی اسرائیل کے مراد ہوتے تو کوے کا زمین کرید کر دکھانا ہرگز صادق نہیں آتا۔ اسواسطے کہ بنی اسرائیل سے پہلے کئی لوگ مر گئے ہوئے تھے اور کئی خون بھی ہو چکے ہوئے تھے پس یہ ضروری طور پر ہابیل اور قابیل کا ہی قصہ ہے ۱۲ مواہب [2] مگر جو اسلامی حق کے ساتھ قتل کیا جاوے وہ اس قتل کرنے میں داخل نہیں کیونکہ ایسا قتل بجز اسلامی حق کے ہوتا ہے ۱۲ حلوائی

Marfat.com

جو زن دی خواہش حرص قابیلوں ناحق خون کرایا
تاہیں مرن زناں تھیں لڑکے احمق لوک دسایا

تے ہابیلے نوں اعلےٰ درجہ ملیا صبر عطاؤں
نہ دنیا گندی پچھے لگا چھٹا رنج بلاؤں

نفس امارے دے لگ آکھے جس کٹھا دل تائیں
گویا کل افراد بدن دے کٹھے اوس ازائیں

جویں وچہ حدیث اک ٹکڑہ گوشت وچہ انسان ایہائی
جے سوریا اوہ تا جسہ سارا سوریا فضل الٰہی

تے جے اوہ بگڑیا تا سب جسہ بگڑیا اوسدے پاروں
اوہ ٹکڑا گوشت دلدا ایہی سمجھ حدیث ہنجاروں

جو رب بنی دے اولیا وانسنگ کردی ہین لڑائی
اوہ گویا ربدے نال لڑائی جنگ کرندے واہی

تے کرن فساد زمیں وچہ روکن سالک راہ سلوکوں
تے قتل کرن خنجر خذلانوں پچھے رکھن وثوقوں

تے سولی دہن اونہاننوں رسیا نسنگ ہجران جدائی
اوپر شاخاں ہریاں کہیا وچہ روح معانی بھائی

تے روکن تھہ اونہاندے واگاں کنوں وصال سوہاری
تے پیر کٹن اونہاننال اختلاف تردد فقروں پیارے

تے نفی زمینوں کری التفات نہ سالک طرف اونہاندے
نہ کرے توجہ طرف اونہاندی روح معانیوں پاندے

ایہ دنیا وچہ رسوائی سالک کرکے نظر تناہاں
تے وڈا عذاب حشر نوں ہووے پاروں وڈی گناہاں

وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ
لَمُسْرِفُوْنَ ۝ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ
فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ
اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ
عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ فَاعْلَمُوْٓا
اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

ع ۵

اور البتہ تحقیق آئے ہیں انکے پاس رسول ہمارے ساتھ دلیلوں ظاہر کے پھر تحقیق بہت انمیں سے پیچھے اوسکے بیچ زمین کے حد سے نکل جانیوالے ہیں سوائے اسکے نہیں کہ بدلا ان لوگونکا کہ لڑتے ہیں اللہ سے اور اسکے رسول سے

لہ بالاتفاق فقہا اور اکثر مفسرین کے نزدیک یحاربون اللہ کی مضاف حذف ہے یعنی یحاربون اولیاء ورسولہ جس طرح فرمایا الذین یؤذون اللہ ورسولہ اور دلالت کرتا ہے اوپر اوسکے یعنی کہ اگر لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محاربہ و مخالفت پر کمر بستہ ہوں تو وہ مرتد ہو جاویں مخالفت اور محاربت کے ظاہر کرنے سے رسول کے ساتھ پس دلیل ہے اسمیں کہ علماء شریعت و سالکان طریقت کی مخالفت کرنا گویا رسول علیہ السلام کی مخالفت کرنا اور انکے ساتھ لڑنا ہے ۱۲ روح البیان

Marfat.com

اور دوڑتے ہیں بیچ زمین کے فساد کو یہ کہ قتل کئے جاویں یا سولی دیئے جاویں یا کاٹے جاویں ہاتھ اُن کے اور پاؤں اُنکے مخالف طرف سے یا کھوئے جاویں زمین سے یعنی قید ہوں یہ واسطے اُنکے رسوائی ہے بیچ دنیا کے اور واسطے اُنکے آخرت میں عذاب ہے بڑا مگر جن لوگوں نے توبہ کی پہلے اس سے کہ قدرت پاؤ تم اوپر اُن کے پس جانو تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تے ٹھیک اوہناں نول بنی اسائے معجزیاں سنگ آئے
اوہناں بنیاں آون پچھے پھر وچہ زمیں فساد کمائے

تے ٹھیک[1] جزا اوہناں جو رب نی سنگ جنگ کریندے
تے جہت[2] فساد زمیں وچہ دوڑن ایہن قتل کریندے

جو سولی دتے جان یا اُلٹے ہتھ لتے پیر کپیون
یا دھرتیوں دور ترائے جاون یعنی قید رکھیون

ایہ دنیا وچہ رسوائی اوہناں تے وڈے عذاب حشر نوں
پر جو پھڑے جاون تھیں اول تائب چھوڑ شرر نوں

نہ دنیا وچہ اوہناں حد لگی ہور حشر عذاب نہ کوئی
پس جانوں بخشنہار ایہی رب رحم کنندہ سوئی

وَاِنَّمَا جَزَآءُ الَّذِیْنَ حق وچہ رہزناں دے بھائی
جو لڑن[3] خدا دے ولیاں سنگ اتی نال رسول الٰہی

جو رہزن موذی قتل کرن ہور لُٹن اہل ایماناں
جے قتل کرن بن لُٹے تا اوہناں حکم قتل دا پاناں

جے مال لُٹن بھی قتل کرن تاں سولی چاہرن آیا
جے مال لٹن بن قتل تا پیر ہتھ کپن شرع بتایا

سجا ہتھ تے پیر کھبا نہ دوویں جاہن کپائے
تے جے بن خونوں لُٹوں رہزن پیکے خالی آئے

تا نفی اوہناں کر قید کچیوے پڑھ تفسیر کبیروں
با ترتیب حکم ایہ چارے جاری کریں نظیروں

ایہ ابو حنیفہ لیث بن مسعود اوزاعی مالک شافعی کہندے
ایہ شہروں باہر حد نہ لگے وچہ مصر فرمیندے

کہیا ضحاک ایہ آیت حق وچہ اہل کتاب ایہائی
ہک قوم اوہناں دی مومن ہو کے کیتی صلح صفائی

پھر اوہ عہد تروڑ لگے راہ مارن ٹھکے دہاڑے
کلبی کہے وچہ حق بلال پر اس اعتبار نہ پیارے

تے کنوں بخاری مسلم خازن محی السنہ لیائے
جو ہو مسلم ہک ٹول عقل تھیں پاس نبی دے لیائے

پھر آب و ہوا مدینے دی جاں اوہناں موافق پائی
تاں اوٹھاں صدقے والیا (ہم قبیلہ) تو چہ اوہناں نبی رکھایا بھائی

اوہناں مرض شکم دی آہی ڈاچیاں بول تے شیر پوائیا
جاں سالم ہوئے تاں اٹھاں چرواہاں اوہناں مار گوایا

تے ملک اپنی اوٹھ لیگئے چوری یا اں گھرے دبائے
جاں پکڑی آئی تاں اوہناں حضرت ہتھ تے پیر کپائے

[1] اور حدیث من اذانی ولیا فقد اذنتہ بالحرب یعنی جس نے میرے ولی کو تکلیف دی پس تحقیق وہ خبردار یعنی کمربستہ ہوا ساتھ لڑائی پروردگار کے اور یہ حدیث صحیح ہے بیچ اکثر کتب کے ۱۲ حلوائی [2] فساداً یا مفعول لہ ہے یا یسعون الفساد خواہ مفعول مطلق یعنی یسعون فی حالتہ الفساد اور اسوقت مفسدون کے معنوں سے استعمال ہوگا یعنی یسعون مفسدون ۱۲ خلاصہ شیخ ابن کثیر نے فرمایا ہے کہ جب قابیل نے اپنے بھائی کو ظلم سے شہید کیا تو اسی سبب سے ہمنے بنی اسرائیل پر قصاص شروع کر دیا اور اونکو آگاہ کیا جو کسی نے دوسری جان کو قصاص کے سوا قتل کر دیا ۱۲ ف آجکل یہ فرقہ جو جمہور امت یعنی اہل سنت والجماعت کے خلاف

Marfat.com

تے اکھیاندیو چہ کل مروائے وچہ حرہ سٹوائے
تا اوہ[1] رہزن قاتل اس جاموئے کل پیاسوں
جاں ہویا منع مثلہ[2] اکھیاں دی تسمیل[3] اوٹھائی
تا ایہو پڑھی خبر اس اینویں ظاہر لکھ سدھائے
مگر صحیح جو بول اوٹھاندا ہولی نجس ایہائی
دوا دے کارن بعضیاں اسنوں جائز آکھ سنایا
جاں کھاون نجس حرام تاں ورتیاں ایس نہون شفائیں
ہن پاروں وحی نہ علم کسے جو پک شفا ہو جاسی
حدیث قدسی تھیں ثابت صحت ملے نہ نجس اشیاؤں
پس عمل حدیث منع دے اوپر لازم ہوئیا یاراں
جو حضرت علم آہا ایہہ لوگ ایہن مرتد رزالی
بھی حضرت کہیا مدینے کڈھے باہر انج پلیداں
پس اوہناں پلیداں پاک شہر ایہہ ناہ موافق آیا
علی ابن ابی طلحہ روایت لیایا ابن عباسوں
پھر اوہ قابو ہویا پس شاہ مسلم ہے مختاروں
عطا سعید مجاہد نخعی حسن ضحاک الاون

ایہ شان نزول محقق اکثر ظاہر لکھدے پائے
ایہ بعد ایمانوں کافر ٹھیک نبی سنگ ہوئی نراسوں
کسے[4] بول اوٹھاندیوں مسئلہ پچھیا ابن جبیروں بھائی
تے لامذہب ہن پاک کہن پر پیندے نظر نہ آئے
جویں ہور حلال چوپایاں بول تویں اوٹھ بول اے بھائی
مگر صحیح جو وچہ نجس شئے نہیں شفا فرمایا
جو قصہ[5] پیش کرن اوہ آہا امر یقینی سائیں
جے ظن تے عمل کیتا تا اوہ رجماً بالغیب سداسی
قولی[6] عام تے فعلی خاص برابر کویں بناؤں
بھی اوہ قوم خبیث آہی جنہاں پیتا بول اظہاراں
بول اوٹھاندا پیون نکلن وچوں شہر کمالی
جویں بھٹی میل لوہے دی کٹے وچہ مشکوٰۃ نویداں
تاں بول اوٹھاندا اوہناں خبیثاں پین نبی فرمایا
جسوچہ اسلام ہتھیار کڈھے اتی راہیاں خوف ہراسوں
قتل کرے یا سولی یا تھہ پیر کٹے اظہاروں
ایہ ابن جریر کہیا جو قول انس دیوں عمل لیاون

فرمایا یعنی یہ کہ ساتھ نجس چیز کے شفا نہیں ۱۲ مواہب الرحمان ف زیادہ تفسیر اسکی کتاب جواہر المضیہ دینچریہ میں ہے جو حضرت جناب

[1] یعنی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ قبیلہ سکل یا عرینہ سے حضور علیہ السلام کی خدمت میں آئے اور بولے کہ ہم ضرع یعنی جنگل کے رہنے والے ہیں اور ہم اہل اریف یعنی آبادی کے رہنے والے جہاں زراعت وغیرہ ہوتی ہے نہیں ہیں پس انکو مدینہ منورہ کی آب وہوا موافق نہ پڑی اور انکے پیٹ بڑھ گئے اور ہاتھ پاؤں سست ہوگئے پس حضور نبوی نے اونکو اونٹوں کی طرف جانیکا حکم دیا اسلئے کہ وہ اونٹوں کا بول اور دودھ پئیں پس وہ جنگلی چل پڑے جب وہ حرہ کے گرد و نواح میں پہونچے جو نرا سنگستان مدینہ منورہ کے باہر ہے تا وہ مرتد ہوگئے اسلام سے اور قتل کردیا اونہوں نے ایک اونٹوں کے چرواہے کو اور پھر وہ اونٹوں کو ہانک کر لیگئے پس یہ خبر حضور علیہ السلام کو ہوئی تو آپ نے لوگوں کو اونٹوں کی تلاش کے لئے انکے پیچھے دوڑا دیا پس حکم دیا آپ نے انکے ہاتھ اور پاؤں کے کاٹ دینے کا خلاف کے ساتھ یعنی ایک جانب کا ہاتھ اور ایک جانب کا پاؤں اور انکی آنکھوں میں لوہے کی میخیں ٹھونک دیں اور حرہ کی زمین کے ادہر ادہر پھینک دیئے تا وہ اسی حال میں مرگئے ۱۲ مواہب و در منثور [2] مثلہ یعنی ناک اور کان ہر دو قاتل کے کاٹنے ۱۲ [3] تسمیل یعنی آنکھوں میں آہنی میخیں ٹھونک کر اندھا کرنا بھی منع اور منسوخ ہوگیا ۱۲ مواہب [4] اگر اونٹ کا بول کپڑے سے لگ جاوے تو کیا حکم ہے تو سعد بن جبیر نے پہلے قصہ سنا دیا جس میں دو حکم معلوم ہوتے ہیں ۱۲ مواہب [5] یعنی آپ رسول صلعم نے شفا وحی کے ذریعہ معلوم کرکے فرمایا تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ

[6] حدیث خفی اور قرآن وحی جلی ۱۲ مواہب [7] یعنی جواز کی حدیث فعلی ہے جو اس قوم کے چند آدمیوں نے یہ فعل کیا اور حدیث قولی جسمیں صریح

الا الذین تابوا من قبل جے پھڑیوں ہتھ ہتھ نا تب کائی
جو خون دے بدلے خون لوَن یا مال یا معافی دیون
نہ قید ہووے نہ سولی جو سب حق رب دے ایہ آئے
تے زانی نوں اختیار ایہی انکار کرے جد چاہے
کر بند ذکر کفار فساق اوہ ذکر خدا فرماوے

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور ڈھونڈو طرف اوسکی وسیلہ اور محنت کرو بیچ اوسکی راہ کے تا کہ تم فلاح پاؤ

اے مومنو رب تھیں ڈردے اوسول پھڑو وسیلہ کائی
قرب رضا رب جہت وسیلہ صالح عمل کماؤ
بھی جنت دچ اک درجہ اوسدا نام وسیلہ آیا
بھی اللہ اتے بندیا نسنگ وسیلہ لبھڑن آیا
جو سنگ تعلیم اتے صحبت کامل وچ ملے ورلے

تے کرو جہاد خدا دے راہ تاں پاؤ تسیں رہائی
راضی رب جہانیں ہووے ہر اوہ عمل منگاؤ
جو باجھ حضور انور اوہ درجہ ناہ کسے نے پایا
ایویں اولیا واں سنگ روا وسیلہ پکڑن پایا
جویں عارف رومی نے فرمایا ویکھن جہت نتاری

مثنوی رومی۔ قال را بگذار مرد حال شو
پیش صاحب دولتے پامال شو
گر تو سنگ خارہ و مرمر شوی
چوں بصاحب دل رسی گوہر شوی

لہ صاحب تفسیر کبیر نے بھی اسی طرح ذکر کیا ہے امام شافعیؒ کے مذہب سے اور اسی طرح ہدایہ میں بھی امام شافعیؒ نے اختلاف کیا ہے کہ اگر رہزن گرفتار ہو جانے کے بعد توبہ کرے تو بھی اگر اس سے حد ساقط ہو جاوے تو ممکن ہے اسواسطے کہ ماعز نے بیچ رجم کے توبہ کر لی تھی۔ جو وقت حضورؐ نے یہ قصہ سنا تو فرمایا تمنے اسکو کیوں نہ چھوڑ دیا۔ جواب اسکا یہ ہے کہ زنا اسکے اقرار کر لینے سے ہی ثابت ہوا تھا تو پھر مقر مختار ہے جب چاہے انکار کرے اور وہ انکار معتبر ہے جو اوسکے اقرار کے ساتھ ثابت ہوا تھا اور اب بھی وہی ساقط کرتا ہے۔ خلاصہ التفسیر ۵۳ ترمذی نے روایت کی ہے کہ جب ماعز نے زنا کیا تھا تو پھر روبرو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا اور اقرار کیا اس سے کہ میں نے زنا کیا ہے۔ پہلے تو آپؐ نے اعراض فرمایا مگر آخر کار حکم رجم کا دیا پھر جب پتھروں کی بوچھاڑ ہونے لگی تو ماعز بھاگا اور بھاگتے ہوئے ایک آدمی کے نزدیک گر پڑا اس آدمی کے پاس اونٹ کی ہڈی تھی اس ہڈی کے ساتھ اسنے ماعز کو قتل کر دیا جب یہ واقعہ حضورؐ کے روبرو پیش ہوا تو آپؐ نے فرمایا تمنے اوسکو کیوں نہ چھوڑ دیا شاید کہ وہ توبہ کر لیتا اور اللہ تعالیٰ اوسکو معاف کر دیتا ۱۲ خلاصہ ۵۴ وابتغوا الیہ الوسیلۃ یعنی خدا تعالیٰ کی نزدیکی چاہو اوسکی عبادت کے ساتھ اور یہ وسیلہ ہر نیک عمل کو ہے وہ وسیلہ کہ جسکے ذریعہ قرب الٰہی حاصل ہو جیسا کہ کسی شاعر کا قول ہے ان الرجال لہم الیک الوسیلۃ یعنی متبعین انبیاء کے واسطے تیری طرف نزدیکی ہے پس وسیلہ اوسکو کہا گیا ہے کہ جسکے ذریعے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔ خازن و مدارک و روح المعانی وغیرہم۔ ف پس انبیاء اور اولیاء عظام کے وسیلہ سے قرب الٰہی حاصل ہو جاتا ہے جب ایسے خدا رسیدہ لوگ اللہ تعالیٰ کے قرب اور عرفان کا راستہ دکھانے تو قرب الٰہی بھلا کس طرح حاصل ہوتا ۱۲

صحبت راہوں فیض اثر سو عظمون رسون ناہیں
جیویں اوہو جیہا فیض بھلا دس کسدی لیکھیں بھائی
ہم قومہ کا یستقی جلیسہم خود حضرتؐ فرماوے
جو حال شیخ تے مرشد ہادی بحر وحدت وچہ تریا
جو وچہ ریاضت طاعت رہنما مارن نفس ہوائیں
توں نفس ہوایت پوجیں موہوں نہیں موحد کوڑا
کسے ظالم نفس ہلاک نہ کیتا باہجوں پیر کمالے

جویں صحبت نال نبی کویں تاں پائے فیض عطائیں
سو سال عبادت تھیں یکساعت صحبت نیکو دسائی
اوہ لوگ اوہناں سنگ بیٹھن والا نہ بدبخت سدائے
اسدی تابعداری تھیں کل مقصد حاصل اڑیا
نال شیطان مجاہدہ باہجوں مرشد بند انہیں
افرأیت من اتخذ الٰھہ ھوٰی ہی تپا قرآنوں پورا
لا مذہب کیا سارسوے ایہہ بے مرشد نہ کملے

حافظ قطع ایں مرحلہ بے ہمراہی خضر مکن
مولوی رومی صحبتِ صالح ترا صالح کند
نفس نتواں کشت غیر از مرد پیر

ظلمات است بترس از خطر گمراہی
صحبتِ طالح ترا طالح کند
دامن آں نفس کش محکم بگیر

بے غیر شرع کل پیر شیطانی بھاویں آکھن ہوائیں
مولوی رومی اے بسا ابلیس آدم روئے ہست

جو سلف خلف دی چال اوہ پرتش دامن نوں ہتھ پائیں
پس بہر دستے نشاید داد دست

جو حرص طمع دا بندہ دنیا اندر نظر ٹکاوے
کتہ کہتی جس دنیا دل اوہ ظاہر باطن کامل
ہووے اوہ پیر اکسیر جے پاویں ایسا شخص کتھائیں
اسدے پاروں بیشک تینوں ہوسی قرب الٰہی
تا پیر کامل دی مثل درود شریفوں ضیف تہ آوے
مصیبت حاجت وقت وسیلہ نبیاں تے اولیاواں
دعائیں نال توسل استحباب حدیثوں آیاں
پہل نبی تھیں کفاروں مغلوب جاں لوکی ہوندے
وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا پہلے جیہے
جو نبیاں روا وسیلہ فوتیاں روا توسل ناہیں
مولوی اسمٰعیل کہیا انج ولیاں موت ایہائی

جویں پل تھیں لنگھ ملن دلبر نوں نقص انھیں نائی

ف یہ کتاب صراط مستقیم میں لکھا ہوا اور عبارتیں انکی رسالہ تجدیدی میں تقریر کے درج کردی ہیں اور یہ مسئلہ امت خلافت کے مولوی اسمٰعیل دہلوی نے لکھا ہے اور لذات جلسہ نشستن عبادات است و تخصص حال ایشاں قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وراہ از وسیلہ نمی یابد اقرب الی اللہ شود و نزلت کما قال اللہ تعالیٰ او لئک الذین یدعون یبتغون

Marfat.com

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا قاتلے کبیروں دیکھ حوالے
تے ترجمہ وچہ مشکوٰۃ محدث عبدالحق لیایا
شاہ ولی اللہ وچہ رسالے ایویں لکھیا پیایے
وچہ دوجی جلد حوالے سارے گدرے نال صفائی

جو فوتیاں ولیاں دے ہتھ پیر چمیں
جو زندیاں پاسوں فوتیاں گھٹ ہمت ہوندی
شاہ عبدالعزیز اتے شاہ فتح الدین دی
منکرنوں کدھ دتیں اوتھوں شاہد منے بھائی

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِیَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ
عَذَابِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ

تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے اگر ہو واسطے اونکے جو کچھ ہیج زمین کے ہے سارا اور مانند اوسکے ساتھ اوسکے
تو کہ بدلا پاویں ساتھ اوسکے عذاب دن قیامت کے سے نہ قبول کیا جاوے اونسے اور واسطے اونکے ہی عذاب ورد دینے والا

جو کفاراں کل مال زمیں دیوں دونا ملے حشر نوں
اوہ نہ پوی قبول جو اوسدے عوض عذاب ہٹیوے
اس آیت وچہ دلیل نہ ہرگز کافر لین رہائی

تاجو بدلا دیکر دوہتھاں عذاب ضرر نوں
تے کارن اوہناں عذاب دکھاندا نہ تخفیف کیجے
تے دنیا دا مال ہور مثل اس دے محال اسجائی

یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ

ارادہ کریں گے یہ کہ نکل جاویں آگ سے اور نہ وہ نکل جانیوالے ہیں اُس سے اور واسطے اونکے ہی عذاب ہمیش کا

کافر چاہن دوزخ ناروں پاون کوئیں رہائی
نبی کہیا وچہ دوزخ جاسی کافر ہک بولایا
کہن نہیں پھر سونا دیکر عوض رہائی چاہیں
اساں ایدوں گھٹ ڈرکوٹہ آہی سی منگی دھیونا ہیں
جویں بدیوں نہیں نجات کیتوں تویں ٹھم ٹرسن ناراں
جو نال قرآن حدیثاں ثابت مومن لوگ گناہیں
کشاف والی معتزلہ پاسوں سخت تعجب آوے

پرنا اوہ نکلنہاسی اوہناں عذاب ہمیش اہائی
کہن اسنوں تدھ جا گہہ کیہی کافر بری الایا
عرض کرے ہاں فرماوی رب توں کاذب ہویائیں
پھر دوزخ وال اُس کافر موٹن ابن کثیروں پائیں
تے مومن عاصی نال شفاعت لین نجات اظہاراں
دوزخ تھیں وچہ جنت نال شفاعت جان منائیں
ایہہ اہل سنت تے آپ حدیثاں گھڑیاں ٹھاہ دے

لہ تفسیر نبوی جلد دوم زیر آیت ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا آخر آیت تک دیکھو سب ملا کل مفصل مسطور ہیں ۱۲
حلوانی سہ یعنی نہ اسقدر مال کا ملنا اسجگہ ممکن ہے اور نہ دوزخ سے رہائی ملنا۔ ہاں اگر بفرض محال اسقدر مال اُسجگہ پاوے تو بھی نجات ممکن نہیں اور نہ وہ بدلہ قبول کیا جاویگا ۱۲ حلوانی سہ پہلے جو حدیثیں شفاعت کی باب میں مذکور ہیں یہ سب اہلسنت نے اپنے پاس سی بنائی ہیں اور یہ حال ہے کہ خود مخشری مولف کشاف جھوٹی اور ضعیف حدیثیں روایت کرتا ہے اور جس جگہ تعصب سے کام لیتا ہے اسجگہ صحیح اور قوی

Marfat.com

وچہ مواہب جابر تھیں جو شاہ رسل فرماوے
جو ہک قوم دوزخ تھیں نکل طرف بہشت سدہاوی

کہیا ابن جبیر خدا آکھیا کدی ناروں باہر نہ آون
تا جابر آکھیا اول تھیں پڑھ آیت پڑہی الاون

یعنی ایہ کفاراں حق اوہ کدی نجات نہ پاون
مسلم وچہ ہور ابی حاتم بن منذر نقل لیاون

صحاح حدیثاں متواتر ہیں وچہ شفاعت پیاری
شفاعتی لاہل الکبار نبی کہیا منکر چکھ نارے

یوم لا یخزی اللہ النبی والذین امنوا معہ وچہ قرآن ساوی
نہ جسدن نبی تی اہل ایماناں رب رسوا فرماوے

یعنی جس دن کرن شفاعت نبی ہور ولی حقانی
نہ رسوا رب کری اونہاں اوسوچ موضع ویکھ پچھانی

شروع ہوئے بن حکم چوران جو صغرا نام سداون
احکام جو کبرے پہلے گذری روح معانی لیاون

والسارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیہما جزاء بما کسبا نکالا من اللہ ط

واللہ عزیز حکیم ۝ فمن تاب من بعد ظلمہ واصلح فان اللہ یتوب علیہ

ان اللہ غفور رحیم

لہ روایت ہے عکرمہ سے کہا اُسنے تحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ جب مخلوق کے فیصلہ سے فارغ ہوگا تو عرش کے نیچے سے ایک کتاب نکالیگا جس میں لکھا ہوگا کہ میری رحمت نے میرے غضب پر سبقت کی ہے اور میں ہی ارحم الراحمین ہوں۔ کہا عکرمہ نے پھر نکالیگا خداوند تعالیٰ دوزخیوں کو دوزخ سے اہل جنت کی مانند یا کہا اہل جنت کی مثل لکھا ہوا اُس جگہ اُنسے اور اشارہ کیا اپنی گردن کی طرف یعنی آزاد کرنا ہے اللہ تعالیٰ کا پس ایک آدمی نے عکرمہ کو کہا یا ابا عبد اللہ تحقیق فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے یریدون ان یخرجوا من النار وما ہم بخارجین منہا یعنی ارادہ کرینگے کہ دوزخ سے نکلیں اور حالانکہ وہ نکلنے والے نہیں اُس سے فرمایا ویل ہے تجھے وہ لوگ تو وہ ہیں جو کہ اہل دوزخ ہیں یعنی وہ کافر ہیں اور روایت کی ابن جریر نے عکرمہ سے کہا عکرمہ نے تحقیق نافع بن ازرق نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ وہ دوزخ سے نکلنے لگے فرمایا ویحک یعنی ہلاکت ہے تجھے پڑھ جو اول ہے اس آیت کا یہ کفار کے [illegible] اور روایت کی بخاری نے ادب مفرد میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں طلق بن حبیب سے کہا طلق نے کہ میں سخت منکر تھا [illegible] جھٹلانے میں یہانتک کہ میں عبد اللہ سے ملاقی ہوا اور پڑھی میں نے اوپر اسکے تمام آیت کیا اندازہ کیا ہے اوپر اسکے ساتھ ذکر کرنے اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہمیشگی کیواسطے دوزخیوں کے بیچ دوزخ کے۔ فرمایا اے طلق کیا دیکھا ہے تو نے کوئی زیادہ پڑھنے والا کتاب اللہ کو اور بہت جاننے والا حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ سے کہ تو پڑھتا ہے یعنی نکلیں گے دوزخ سے اہل دوزخ کے۔ نہیں وہ تو مشرک ہیں لیکن یہ وہ قوم ہے جو پہونچے اُنپر گناہ پھر نکل گئے گناہوں سے پھر رکھے دونوں ہاتھ کانوں پر پس فرمایا بہرے ہو جاتے اگر نہ سن لیا ہوتا میں نے رسول خدا صلعم سے کہ فرمایا حضور نے نکلیں دوزخ سے پیچھے اسکے جو داخل ہوئے وہ اور ہم پڑھتے ہیں جس طرح تم پڑھتے ہو درمنثور سیوطی علیہ الرحمۃ جلد ۲ صفحہ ۲۸۰ ۱۲ سلہ مدارک میں ہے السارق والسارقۃ مبتدا ہے اور خبر اوسکی محذوف ہے تقدیر اوسکی یہ ہے بیچ اس چیز کے جو پڑھا جاتا ہے یعنی تم پر بیچ حکم چور مرد اور چور عورت کے یا یہ خبر ہے اس صورت میں دو آدمی ہوتے ہیں اور یہ اوپر مذہب سیبویہ کے ہے اور نزدیک مبرد کے یہ ایک جملہ ہے لیکن فا شرط کیواسطے داخل ہوئی ہے بیچ خبر کے واسطے شمول معنی جزا کے احمدی صفحہ ۳۶۰ اس آیت میں مرد کا ذکر پہلے ہوا اور عورت کا پیچھے جیسا کہ سورۃ نور میں الزانیۃ والزانی جواب یہ ہے کہ چوری اکثر مردوں سے واقع ہوتی ہے اور زنا کی خواہش اکثر عورتیں کرتی ہیں اسی واسطے اسجگہ پہلے مردوں کا اور اسجگہ عورتوں کا [illegible]

اور چور ساد چوری لیس کاٹو ہتھ ان دونوں کے سزا دینے کو اوسکے کہ اوس نے کی تھی
غالب ہے حکمت والا پس جو کوئی توبہ کرے پیچھے ظلم اپنے کے اور نیکی کرے تحقیق
اوسکے تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے

تے چور مرد ہور عورت پس تسیں کٹو ہتھ دوہاں دے
تے سب پیغمبر حکیم جو چوریں تائب اوسنوں چھوڑے
آیہ طیبہ این ابیر لی دے حق آیت رب اوتاری
اتھ سجا ہتھ مراد حسن اتے فعبی سدی بتاون
سر الکلاں تھین بند ہتھاں لگ حد کٹن دی آئی
حکم ایہی وچ واجب کے نے چوراں ہتھ کٹاون
پہلا مسئلہ ہر سارق دا ہتھ کٹن فرمایا
سبھی کہے عورت کجھ مال چورایا عایشہ کنوں لیائے
ناکہن اسامی باجہ نہ جرأت کرنا سخن حضوری
کہیا اسامی نوں وچہ حداں ربیاں کریں شفاعت
حضرت صلے ٹھیک ہلاک ہوئے اوہ لوک جو آہے پہل تساہاں
جاں چور کوئی کمزور کریندا اُسپر حد جماندے
ٹھیک ہے۔ فاطمہ بنت محمد چوری کرے کھائیں
وچہ جا مسئلہ کتنی چیز چورایاں ہتھ کپیوے
ربع دینار چورایاں یا ہور شئی اس قیمت جتی
مالک احمد تے اسحاق کہن تن درہم پیارے
پنج درہم بھی ابوہریرہ یوں نقل روایت کردے

ابیہ بدلہ اوہناں کمایا عبرت ربے ہتھ
پس توبہ اوس قبول خدائیں بخشن حق ہتھ
نسا سوت وچہ قصہ اوسدا خازن ملاں
تے قرأت بن مسعود دی ایہو مطلب ظاہر آون
ہتھ کٹن عذاب خدا دی نمالیکن عذاب آہی
اس آیت وچہ کئی مسئلے ظاہر خازن وچہ فرمائن
بن ویا حق سبحان بھاویں جویں حدیثیں
قریشیاں غم آیں کون سفارش پیش بنیدی لائے
جو حضرت اسنوں دوست رکھے جا سفارش لوڑی
پھر کھڑے ہوئے پس خطبہ پڑھیا فرمایا اوس ساعت
شریف انہاں جد چوری کردے چھوڑ دیندے
قسم مینوں اسدات جدے ہتھ جان میری فرمائے
تاہیں ٹھیک او سدا ہتھ کٹدا مومن خیال ونڈیں
اختلاف علماواں اسوچ اکثر آکھن بلہ دیوے
چاری یار اتے عمر و اوزاعی شافعی رسول متی
یا قیمت تن درہم چیز اوس حد لگے اظہار دے
وچہ مذہب حنفی تن درہم یا پاک دیناروں پرے

لہ اس جگہ خدا تعالیٰ نے یدا ہما نہیں فرمایا اسواسطے کہ دو تثنیہ کا جمع کرنا کلام عرب میں مکروہ ہے۔ اس جگہ ایماں ہاتھ مراد ہے اور کما لین میں اجماع اسی پر منعقد ہوا ہے اس لئے کہ ایماں کا اطلاق دائیں ہاتھوں پر ہوتا ہے اور وہ ایک ہی ہوتا ہے پس تثنیہ سے مراد مرد اور عورت ہر دو کے دونوں دائیں ہاتھ کاٹے جاویں ۱۲ فقیر عفی عنہ لہ کوع زیرک کیساتھ ایک ہڈی ہے ہاتھ کے جوڑ کی طرف نرانگشت کی جو اوسکو اعلیٰ بولتے ہیں ۱۲ منتخب اللغات لہ حضرت عایشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت سرور کائنات مخبر صادق نے نہ کاٹا جاوے ہاتھ چور کا مگر کالئی کا چوتھائی حصہ پس جو زیادہ ہو اس سے۔ آخرجاہ فی الصحیحین ۱۲ خازن لہ جیسا کہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا آپ نے کاٹا ہاتھ چور کا بیچ بین چوری کے جو قیمت اوسکی ۳ درہم ہو روایت کیا اسکو محدثین کی جماعت نے ۱۲ لہ یعنی اس عین کی قیمت ایک

Marfat.com

ایہ بن مسعود دوں کرن روایت صحیح حدیث پیارے
وچہ ابو داؤد جو ابن عباسوں شاہ رسل فرماوے
علی تے بن مسعود ہور نخعی جعفر باقر سارے
نہ ڈہال جتی جس قیمت اسوچ ہتھ نہ چور کپیوے
پھر خازن تے روح المعانی کردے ذکر سوہاندے
اوہ خارجیاں دا ٹول کہی کسے بھاویں کجہہ چورایا
اتے مذہب چوہاں ثابت ہویا نال قرآن حدیثاں
تریجا مسئلہ کنوں حفاظت غیراں مال چورایاں
جے عاقل بالغ ہووے بچے تے مجنون نکالے
بھی چھپ کے مال چوراوی غاصب ہور جو چھٹوں ناہیں
جو مال رلن اوہناں کہدو جے دے اموالاں سنگ بھائی
جے کنوں نصاب ہووے گھٹ چوری مالک مال دوائی
جاں دو عادل نال گواہاں چوری ثابت ساری
جاں چوری کری دوبارہ پھر وت کہیا پیر کپاون
تے شافعی کہیا ہتھ کٹاون کری جے تیجی واراں
جاں کئی وار کرے کوئی چوری ہتھ ہکوار کپیوے

ثوری اتے امام اعظم ایہن اسطرف سوہارے
پہلے ہتھ کٹیا جس چوریوں دس درہم اوہ آہی
محمد زفر اتے ابو یوسف ہور سلف خلف دے بہارے
ایویں بن شیبہ بن عمروں کرے روایت دیوی
ظاہری ہور خوارج ناکجہ قید نصاب لگاندے
جاری حد ہووے اوس اوتے حکم جو مطلق پایا
ہن ہک منکر ہوئے حدیثوں وڈے مکر خبیثاں
دس درہماندی قیمت راہوں لگسی حد اتھایاں
بھی مال ہووے کسے ملک صباح اموالوں حکم نہ حالی
بھی غیراں مال شریک اتی ذو رحم زوجین بچائیں
بھی اوہناں حد نہ آوی مسئلے سند اچل کن لائی
تے حد شریعت ساقط اوستھیں وچہ تفسیراں پائی
تا گئوں سجا ہتھ کپیوی حکم جیویں جبارے
جاں تریجی وار کری تاں حنفی اوسنوں قید رکھاون
تے مالک مال لوی جے صانع چیز کرے اظہاراں
جو کل خطا دا بدلہ قطع قرار چکا پا دیوے

ہاں ہاتھ کیوں کاٹا جاتا ہے نزدیک شافعیہ کے جواب اسکا لائق تسکین حاصل ہونے کے نہیں ہوتا ۱۲ خلاصۃ التفاسیر

لہ یعنی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ڈھال سے کم قیمت والی چیز میں چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے اور ڈہال کی قیمت دس درہم تھی پس یہ حدیثیں فقیہوں کی دلیل ہیں جو ابن عباس اور ابن عمر نے ڈہال کی قیمت کے بیان کرنے میں عبداللہ بن عمرو سے یعنی عبداللہ بن عمر نے تین درہم قیمت فرمائی اور اونہوں نے دس درہم پس ڈہال کی قیمت میں شبہ واقع ہوا پھر جنہوں نے زیادہ قیمت فرمائی اسی کو احتیاط کے طور پر پکڑنا لازم ہے اسواسطے کہ قیمت دس درہم کی بیچ تین کے بھی شامل ہوگئی نہ دس بیچ تینوں کے پس دس درہم بیچ نصاب کے شبہ نہ رہا اور یہ قاعدہ اصول کا اتفاق کے ساتھ مسلم ہے جو بیچ حدوں کے مقرر ہیں جن شرائط کے ساتھ اگر کسی میں کچھ شبہ واقع ہو تو حد ساقط ہو جاتی ہے اسی واسطے جب سات درہموں میں شبہ رہا تو تین درہم کی چوری میں حد نہ جاری ہوگی اور اسناد حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ کے حسن کے درجہ سے کسی طرح بھی کم نہیں ہیں اور اسکی اسناد میں شیخ ابن نمیر اور عبید اعلی شیوخ بخاری اور مسلم میں سے ہیں اور اسحق کا ثقہ ہونا ترمذی نے بخاری کی طرف سے بیان کیا ہے اور طحاوی نے اسی کو ابن عباس اور عبداللہ بن عمر اور ام ایمن سے نقل کیا ہے ساتھ کھرے اسناد کے ۱۲ مواہب ف پس ہر طرح دس درہم سے کم والی روایات میں ضرور شبہ باقی رہیگا اسی واسطے کثیر چیز قلیل پر حاوی ہوتی ہے نہ قلیل کثیر پر ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ سلہ یعنی مال بیچ حفاظت کے حقیقتاً جیسے کوئی اسپر پاسبان بیٹھا حفاظت کے واسطے یا اوس مال کی حکماً حفاظت ہو جیسا کہ صندوق یا کمان وغیرہ کے ہو پس محافظ داروغہ وغیرہ خیانت کار پر ہوں نہ چور جو خیانت کریں اس مال سے ۱۲ خلاصہ سلہ اسواسطے کہ جیسی اوسکو حد م

وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ [illegible]
وچہ ہک روایت چور اُپر ہے حضرت لعنت پائی
مراد ظلم تھیں چوری اصلاح چھوڑ دیوں اُستائیں
تا رب گناہ تس معاف کرے جویں مسلم دیوچہ بھائی
اس عقد کیتا پھر آنوندی آہی میں دل اوہ زنانی
تے توبہ نال گناہ کبیرے ہون معاف تمامی
تے اہل اصلاح نوں مفسد ظالم کہن گناہ ہر حالے

[illegible]
[illegible]
چوری بعد یا حدوں پیچھے ٹریا چھے [illegible]
عائشہؓ تھیں زن سارقہ جیہڑی چوریوں توبہ لیا
میں حاجتاں اُسدیاں پوریاں کردی تھے سخن [illegible]
نہ طعن[1] کرن تس تائیں کہیا اہل اصلاح گردی
قبل[2] قطع یا بعد قطع ایہہ مطلق حکم کمالے

اشارات فی الآیات

ای مومنو ڈر ہو رب تھیں اندر پاک کرن نفساندے
وسیلہ اندر حسن اخلاقوں نزدیکی رب چاہو
تے فانی ہوؤ ذات خدا وچ دلبر دے اوصافوں
کافر فدیہ دین جے سفلی جہت سبھی اشیائیں
جے زن مردوں کسی نفس ہواؤں ہووے چیز چورائی
تا کٹو ہتھ نفساندے ٹھلو شہوت حرص ہواؤں
ایہ بدلہ جو نفس امارے کیتی نفس خرابی
جو شہوت چوریوں نال مجاہدے وچہ اصلاح دے آیا
کیا ڈٹھا نہیں توں علوی سفلی جہتاں ملک خدا دا
جنوں چاہے قرب دیوی خود پچھے نفس اصلاحوں
سننے کارن جھوٹھ وساوس نفسانی شیطانی
اوہ قوائی نفسانی جیہڑے تابع نہیں تساڈے

کنوں اخلاق ذمیمہ مندے وصف نفس مرواندے
وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ[3] خود صفتاں دور تراہو
تا تساں ملے فلاح مراد وصل مطلوب نراسوں
ہور مثل[4] اوسدی تا بچن عذاب ہجر تھیں ممکن ناہیں
شہواتوں جو اپر نفس خدا تنہاں حرمت لائی
خنجر زہد ریاضت چھڑیوں قدر موافق راہوں
جو چیز[5] چوران حرام آہی اُس چوری لئی شتابی
رب ٹھیک غفور رحیم اُس تے پھر چاہی فضل کمایا
جس چاہی بعد عذابوں ماری ہویا جو عبد ہوادا
جو قدرت رب نوں ہر شے اوپر اُس کجھ اوکھ نہ راہوں
تے قدم دوجے دے کارن سنن قوای نفسدے جانی
قانون شریعت طبع ہواواں کردی بدل نژادے

[1] یعنی تب ہی تو لفظ اصلاح کا تائب کے حق میں فرمایا اگر طعن کرنا اوسکو جائز ہوتا تو لفظ اصلاح کا یعنی اوسکے نیک ہونے کا اُسکے حق میں استعمال نہوتا۔ فقیر عفی اللہ عنہ ۱۲ [2] یعنی یہ ارشاد مطلق ہے بجز کسی قید کے یعنی ہاتھ کاٹنے سے اول توبہ ہو یا بعد پس قیاس چاہتا ہے جو کفار کی حدود گناہ نہونے سے بعد ہاتھ کاٹنے کے توبہ کی کیا ضرورت تھی اور حدیث مذکور میں بھی توبہ بعد قطع کے ہے اور یہی ہمارا مذہب ہے ۱۲ خلاصۃ التفاسیر [3] جہاد کرو خدا کے دشمنوں کے ساتھ اُسکے راستہ میں ۱۲ [4] یہ فدیہ اُس سے قبول کیا جاوے کہ یہ اسباب کے زیادہ کرنے والے ہیں حجاب دوری کے اور نہیں خلاصی پاتے اُس جگہ مگر جو طرف جہت علوی کی ہوں ۱۲ [5] یعنی یہ عذاب ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نفس کی [illegible]

Marfat.com

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ
وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

کیا نہ جانا تو نے یہ کہ اللہ واسطے اوسکے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی عذاب کرتا ہے جسکو چاہتا ہے
اور بخشتا ہے جس کو چاہتا ہے اور اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے۔

تو پھر دے قبول کرن ایہ بات نہ رب تنے بھاری	جو زمین آسمان ہی ملک خدا دا اُس مختاری ساری
نافرماناں تھیں جس چاہی کری عذاب اُستائیں	جنھوں چاہی فضلوں بخشے قدرت ہی رب سائیں

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ
قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا سَمّٰعُوْنَ
لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ لَمْ يَاْتُوْكَ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ
مَوَاضِعِهٖ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ
فَاحْذَرُوْا وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا

سلہ یہ خطاب ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیواسطے اور یا ہر ایک کیواسطے جو رسول ہے جس میں صلاحیت کا مادہ ہو خطاب کے واسطے اور ربط اسکلیہ پہلی آیت کے ساتھ ہی یعنی مراد اس سے گواہی دینی ہے ساتھ اسکے قدرت باری تعالیٰ پر جیسے کہ دلالت کرتا ہے اوپر اوسکے کہ عذاب کرے جسکو چاہے اور مغفرت کرے جسکو چاہے اور جار مجرور خبر ہے مقدم مبتدا کی اور ملک السموات مبتدا ہے اور جملہ خبر ہے کی اور یہ جملہ مبہا اس چیز کے جو کہ اسکے گھیرے میں ہے قائم مقام دو مفعولوں کے ہے واسطے اس تعلم کے نزدیک جیسے روح المعانی سلہ یعذب من یشاء ویغفر لمن یشاء جو دوسری ہے اور حدیث میں ذکر ہے سبقت رحمتی علی غضبی اس حدیث میں رحمت کا ذکر پہلے ہے غضب سے اور یہ آیت کے اسکے برعکس ہے جواب یہ ہے کہ پہلے ذکر چوری کا اور چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم آیا ہے جو محل غضب کا تھا جو اوسکی توبہ کے قبول ہونے کے بعد بیان ہوا۔ جو محل رحمت کا ہے پس ساتھ اوسی ترتیب کے جو پہلے ذکر عذاب کا ہوا اول محل غضب کا ہے اور دویم محل مغفرت کا جو محل رحمت کا ہے انتہا روح المعانی ملی کل شیء قدیر تقریر مضمون ماقبل کی ۱۲ روح المعانی سلہ یسارعون مضارع ہے با بمفاعلہ سے یعنی ایک دوسرے پر جلدی کرتی کہ منافق اور یہودی ہیچ کدر کے ایسی کوشش کرنے والے ہیں جو انکا ہر ایک دوسرے پر بڑھتی چاہتا ہے اور من الذین کے من بیانیہ ہے یعنی وہ لوگ جو منافقین میں سے ہیں اور من الذین ھادوا اوپر معطوف ہے۔ پس سنے یہ ہوئے جو منافق اور یہودی بڑے جلدباز ہیں اصلا تومن جو مائل ہو نا مل قالوا سے ہیچ للکذب کے لام ساتھ معنی اجل کے ہے یعنی اس لئے خبریں سنتے ہیں جو جھوٹ ملا کر بیان کریں واسطے جلسات شہر کریں جو حقیقت میں سچ نہ سنی ہو اسلم یا قوم آخرین کی۔ اور یحرفون الکلم کا جملہ حالیہ ہے واقع آخر کی گویا یہ موصوف ہے کہ ایسے تحریف کرنے والے ہیں ۱۲

Marfat.com

اوہ رسول نہ غمگین کریں تجھ کو ملک کا
موہنوں اپنے کے اور نہ ایمان لاؤں دل منکے اہل
کے سننے والے واسطے قوم دوسری کے کہ نہ آئی تیرے پاس باہر نکلے ہیں بالکل
اگر دیئے جاؤ تم یہ پس لے لو اوسکو اور اگر نہ دیئے جاؤ تم وہ پس بچو اور جو شخص کہ ارادہ کرے اوسے اللہ گمراہ کرنا
اوسکا پس ہرگز نہ مالک ہوگا تو واسطے اوسکے اللہ کی طرف سے کچھ

نہ اوہنا نوالوں غم کھا پیار یا جو دوڑن وچہ کفر دے
بھی نا غم کھا جو باتوں قوم یہود اشراراں
جو تیرے ٹوڑی قوم اجے اوہ حاضر ہوئی نا ہیں
کہن چے دتے جاؤ موافق حکم تا اوس منناؤ
تے جسدے حق چاہے رب فتنہ یعنی راہ گمراہی
دوڑن وچہ کفر دے کرن پیار کفار ناپاکاں
تے لوک یہودی جھوٹیاں گلاں سندے کن لگا کے
جو نہ سنے گلاں حضرت تھیں جا باہر اُلٹ ہولا دے
تے سنے سدے ہدن چیوں اوہناں آیت رجم چھپائی
کہن یہود نیہر دے چے تساں حکم جلد والا وسے
جس دے کارن گمراہی رب چاہے کرے جیہا
ایس شان نزول معالم خازن دیوچہ ایہ فرمایا
اوہ دنویں قوم شریف آہی وواہے ہوئے آہی نالے
کنہدے شرف وچہ جو نام محمد رب اوپایا
پھر گئی یہود اوہناں سنگ لیکے طرف دینے آئے
فرمایا جے منو تساں کہن قبول اساڈا
کہیا شاہ رسل سنگسار کرو اوہ سن انکار لیائے
جبرئیل نبی نوں کہیا ایہ گل کوڑ الاون

جو موہنوں کہن اپنے مونہہ نال آکھ دتا
جو سدے کارن جھوٹ تے کارن قوم غیر دے
پھیرن اوہ کلمات خدا جو رکھی ہر خود جاہیں
تسی جو نا حکم لگے تساں موافق تا پر ہیز کرو
پس توں مالک اس حق سب تھیں چیز کسے دا ناہی
جو موہنوں منہ دلوں فتن سی کم اہل نفاقاں
پاکو پر ہولاون کارن تیرا ں کلاں سنن چھپائی
اوہناں پیٹھوں پیش جو لے نہ اجے رسول سدے
تے جلد اتے تجسیم عوض تس لکھ دیندے اس جاتی
تا منو کہیا جو رجم دے تاساں نوں مول نہ بھاوے
توں اوسدی گمراہی تھیں نا کجھ سکے امر ٹھہیا
یہود نیہر دیاں تھیں اک عورت مرد زنا دا کیا
اوہ عالم رجم نہ چاہن سب جو حکم تورات کمالے
جو کوڑے ہون کتاب سدیوچ کرن قبول اوہ پایا
یہود دینے والیاں چھپیا حد محصن دی کیاتو
تا حکم رجم دا وحی لیایا اوسے وقت اوتھاہیں
جو چالی کوڈی حکم امر تورات اساں لے پائی
بن صوریا اوہناں عالم بھار اکر منصف سن جاون

لہ یعنی یہود آپ سے انیس سنکر انکے خلاف ظاہر کرتے تھے ۱۲ سہ ۱۲ اور وہ جو آپکو نہ مانتے تھے وہ خیبر کے یہود تھے ۱۲ سہ ۱۲ کہ جن کلمات کو خدا تعالیٰ نے انکی جگہ پر رکھا ہے پس اونکو یہ بدل ڈالتے ہیں انکے بجائوں سے ۱۲ سہ ۱۲ جلد یعنی کوڑے سیاہ منہ کالا کرکے گدھے پر چڑھانا اور شہر کے گرد پھرانا یہ تھا سنگسار کرنے کے اور امیروں کے لحاظ کے واسطے کرتے تھے ۱۲

Marfat.com

کہیا بن صوریا نانو شخص فد کوچہ عالم وڈا تساڈا
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا ۱۲
نہ روئے زمین تے اوس جیہا کوئی عالم علم توراتوں
ایہ گل من یہود سدایا بن صوریا دے تائیں
فرمایا تدھ قسم اوس جس توریت موسیٰ تے گھلی
تے من سلویٰ کھانے گھلے کیتیاں ہور عطائیں
کہیا صوریئے بیٹی ہی ایویں ہی جس قسم وہ بوں
تا مینوں متے توریت جلاوی ڈردیاں سچ الایا
کہیا رجم جی شاہد چار زناہ دی دیون صاف گواہی
کہیا بن صوریئے ہی ایویں وچہ تورات ایہ حکم کمالا
کہیا شریف زانی نوں ہال اسیں چھڈ دے حد نہ لاندے
تا بہت زناہ اشرافاں دی وچہ شروع ہویا اکباری
وت ہور س کنوں عوام کیتا کسی شاہ تے پھڑیا آہا
جے شاہ دے چاچی بیٹے تائیں اول رجم کچیوے
پھر کہیا اساں علماواں آؤ سب ہک بات ٹھیرائیے
تا جلد اتے تحمیم رکھے اساں بدلے حد رجم دے
تحمیم دوہاں دا منہ کالا کر چاہڑن دوہاں حماراں
جاں صوریئے دے پت سچ کہیا تس طعن یہودی کردی
اساں تیری تعریف کیتی توں پردہ پاڑیا سارا
پھر حکم حضور دل در مسجد پر دوویں رجم کرائے
وچ بعض روایت اسپر حضرت چار گواہ بولائے
تے وچہ بخاری مسلم ابن عمر تھیں نقل لیائے
بر ابن عاذب تھیں وچہ مسلم ہور روایت آئی
اماماں اس امت دیاں پر لا مذہب طعن جو کردے
بھلا مثل یہوداں مجتہدیناں خداں کد پلٹایاں
انہاں حکم شریعت بدلن کارن ہوئے عذاب خواراں

جوان الوآن اکھیوں کانا کہن اوہ حبرا ساڈا
بڑا عالم ۱۲
نبی کہیا تس سدو جو اوہ کہی منوں تس باتوں
نبی کہیا توں بن صوریا کہی ایویں کہن اسائیں
تے دریا پاڑ بچایا فرعونوں تساں وتی ہور تسلی
کیا حد زانی محصن دی وچہ تساں رجم ایہی یا ناہیں
میں ڈریا کوڑ کہاں جی بدلاواں ہا حکم کتابوں
توریت
بھلا دس کتاب تساڈی دیوچ حکم کویں ہے آیا
جویں سرمچو سر میدانی دیوچہ ویکھیں اکھیں بھائی
پھر حضرت پچھیا کدا ہی تساں کڈھیا رخصت چالا
غریب کنگال زناہ جی کردا اوسپر حد جماندے
تا شاہ ساڈی دی چاچے دی پت کیتا رہیا کناری
شاہ چاہیا رجم کراوی قوم زانی دی سخن دوہرایا
تا قوم ساڈی دے زانی اوتے لاواں حد سہیوی
بن سنگسار شریف کنگالاں ہکا حد سنائیے
اوہ چالی واراں رسا کندک مارن جلد الم دے
دم گدھیا نول منہ کر پھیرن گرد شہر بدکاراں
توں سچ منیا جھب دیر نہ لائی طعنے مہنے کردے
اوس کہیا ڈریم تساں تھیں مت [illegible]
تے کہیا خدایا حکم تیرے میں سامنے ہین جو آئے
جنہاں آکھیا سر میدانی وچہ سرمچو اساں سائے
جاں اس قصہ وچہ حکم رجم دا کیتا نبی سوہائے
بھی وچ صحیح بخاری قصہ ثابت ہویا بھائی
تے نسبت کرن یہود دے اونہاں قہر و نمول نہ ڈردے
بلکہ اونہاں کوشش کرکے کیتیاں دین اندر روشنایاں
بن عالم دنیا ایس زمانے کردے ایہہ کرداراں

۱۲ جب محصن اور محصنہ یعنی شادی شدہ پر اللہ کہا اُسنے میں ڈرتا ہوں کہ اگر جھوٹ بولا تو پھر مجھے توریت نہ جلا دے ۱۲

حکم اسادے چھوڑ حدود قانون محمد یعنی والے	جوئیں ہم جلدہ ہاں
پھر کرن خیال ایس دنیا دیوچ آئے ربدی پیا رے	تے بخشش ہوند قیامت دے اوسدی
مولوی روم ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دون	ایں خیالست و محالست و جنون
حنفی کہن نہ کافر محصن جلد نہ اسپر آوے	پر کوڑے اسنوں ماری جاون قتل غلاماں

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ

وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ

یہ لوگ وہ ہیں کہ نہ ارادہ کیا اللہ نے یہ کہ پاک کرے دلوں اُنکے کو واسطے اون کے بیچ دنیا کے رسوائی اور واسطے اُنکے بیچ آخرت کے عذاب ہی بڑا۔

ایہ لوگ نہ چاہیا رب جو تنہاں پاک قلوب بنا وے	جو کفر نجاست ہور معاصیوں توبہ راہ نہ لاوے
اونہاں دنیا وچہ سزا رسوائی ڈر تلوار اسلاموں	ہور جزیہ بھرن اتے روز قیامت دُہرا عذاب دوہاں

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ

عَنْهُمْ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْئًا وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ

بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ

سُننے والے ہیں جھوٹ کو بہت کھانیوالی ہیں حرام کو پس اگر آویں تیرے پاس پس حکم کر درمیان اُنکے یا مُنہ پھیر لے اُنسے اور اگر مُنہ پھیرے تو اُنسے پس ہرگز نہ زیان پہنچا دینگے تجکو کچھ اور اگر حکم کرے تو پس حکم کر درمیان اُنکے ساتھ انصاف کے تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے انصاف کرنیوالوں کو

جو گلاں کوڑیاں سُنن یہودی کھاون مال حراماں	جے آون تیرے کول حکم اونہاں کرو یا مُنہ پھیر خراماں
جے مُنہ پھیرن اونہاں تھیں تدھ کجھ بگاڑن ناہیں	تے جے حکم کریں تاں اونہاں حکم انصافوں لاہیں

ف۱ اگر کوئی کہے کہ حدیث میں یہودی پر حد قایم کرنی موجود ہے۔ جواب محصن ہونا فقط نکاح والے ہی کو نہیں کہتے۔ بلکہ پاکدامن ہونا بھی شرط ہے پس حنفیوں نے ساتھ اس نظر کے جو کافر کی پاکدامنی مشتبہ ہے اور شبیہوں سے حد قائم نہیں ہوتی اسواسطے کافر کو محصن نہیں قرار دیا اور اسمیں ایک قسم کی توہین ہے کافروں کے لئے کہ انکو غلاموں کے ساتھ ملا دیا اور فیصلہ مذکور کا تعلق اس مسئلہ کے ساتھ نہیں ہے اسواسطے کہ خیبر کے یہود دراصل ذمی تھے اور ہمارے حکم اُنپر جاری تھے اسی سبب سے اُنہوں نے خود اپنے اوپر حکم لگایا واسطے زنا محصنہ کے یعنی اُن مجرموں پر بھی بعینہٖ وہی حکم جاری کیا جاوے تو یہ نہ تھا جو پہلے اُنہوں نے ساتھ حکم قرآن کے محصن بنائے پھر حکم جاری کرے پس یہ دونوں الگ ہو گئے اور یہ رجم تورات کے حکم کے ساتھ نہ تھا جو منسوخ ہو چکی تھی بلکہ قرآن مجید

Marfat.com

تے بیشک اللہ دوست رکھدا اہل انصافاں تائیں
سحت دے معنے رشوت ہی جو کسب یہود بلائیں

جے حربی کفار تساں تھیں فیصلے چاہن اجیہے
تا ہو مختار حکم دیہو یا کرو سکوت صریحے

اُلٹے نیا نو یہود کریندے بھی حکماں بدلاندے
تا پاس نبی کجھ جھگڑے اوہناں گھلے فیصلہ چاہندے

ہک رجم زانی محصن ہک فرق کرنو چہ ادنے اعلے
جے ساڈیو انگ کہی تے منوں نہیں تے ناہ مقالا

غرض یہود جی حکم کری تساں سن معمول اساہاں
تا روز قیامت رب اگی ایہ حجت کراں تداہاں

ظن یہود ایہ ان پڑھ ناہ کسے خبر کیتی استائیں
پر خبر دیوے رب حضرت نوں جو وچہ تورات بنائیں

تا حضرت تورات منگا اوہناں قائل کرن ایتھائیں
خوار ہوون اتے منن آپوں موضع دے وچہ پائیں

تے دل حضرت دے ہی تردد جھگڑیاں کنوں یہوداں
جی دساں اپنے دین موافق نہیں تھاں مردوداں

جی دساں اوہناں اصول موافق تا ایہہ غلطی آوے
جی کجھ نہ دساں تاں رنج ہوون کرن گلہ نہ بھاوے

تا اوہناں آتیاں وچہ نبی نوں رب کیتا مختاروں
جو روگردان اوہناں تھیں ہووے خوف نہیں اسکاروں

جی حکم کریں تا کر انصافوں رب جویں فرمایا
تا ہیں حضرت حکم لگا اوہناں قائل کر مروایا

وَكَيْفَ يُحَكِّمُونَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ

مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ع

اور کیونکر حکم کریں تجکو اور پاس اونکے تورات ہی بیچ اوسکے حکم ہے اللہ کا پھر پھر جاتے ہیں پیچھے اسکے اور نہیں یہ لوگ ایمان لانیوالے

تدھ حاکم کویں بناون خود توریت ہی پاس اوہناندے
جس وچہ حکم رجم دا پھر اوس پچھے بن پھر جاندے

۱ مگر جب دو مسلمان یا ایک مسلمان اور ایک کافر یا دو ذمی یا ایک ذمی اور ایک مستامن یا اور جب خصومت کرنا فیصلہ کرنا واجب ہی اسواسطے جو انکی حفاظت اور کاروبار کا ذمہ دار ہی اسے مستامن اگرچہ اس ذمہ داری سے الگ ہی مگر دوسرا یعنی ذمی یا مسلمان حق دار ہی پھر اگر فیصلہ کیا جاوے تو ساتھ انصاف کے ہو اور انصاف ساتھ قرآن مجید اور حدیث شریف کے ہے پس مسلمان کو کسی ذمی یا حربی کا پنچ یا حاکم بنکر بھی خلاف حکم کرنا جائز نہیں ہاں وہ حکم کہ جنکا ہمنے عہد کر لیا ہی جیسا کہ انکے معاملے جو باہم انکے دین کے موافق ہوں یا شراب اور خنزیر کی قیمت وغیرہ جو اسواسطے بیچ اسکے وہ لوگ اپنے طور اور طریقے پر امن اور حفاظت میں رہ سکتے ہیں خلاصۃ التفسیر اور کہا مفسرین نے کہ یہ آیت منسوخ ہے اور کہا بعض نے منسوخ نہیں ہے پس ہو چکا ہے جو مائدہ میں کوئی آیت منسوخ نہیں ہی اور دونوں قول ضعیف ہیں یعنے قول نسخ کا اور خاص ہونا اس آیت کا ساتھ آیت رجم کے اسواسطے ہے جو محل اونکا ورود پر خاص ہونا خلاف اصل ہی اور کوئی وجہ تخصیص کی پائی نہیں جاتی اور یہ سورہ آخری ہی اسکا کوئی حکم منسوخ نہیں اور نہ نسخ کی کوئی ضرورت بھی ہی ۱۲ خلاصۃ التفسیر ۲ اور عوام سے پوچھیں سردارونکو پوچھتے تھے ۱۲ ۳ یعنی ایک حکم نبی صلعم کا موافق ہمارے عمل کے فرما دینگے تو پھر بھی بارگاہ ایزدی میں ہماری سند ہی ۱۲ موضح ۴ اور موافق توریت کے حکم فرما دی ۱۲ موضح ۵ اللہ تبارک تعالیٰ نے یہ تعجب کے ساتھ فرمایا ہی کہ یہود کے پاس کتاب توریت موجود ہی باوجود اسکے آپ سے کس طرح حکم پوچھ سکتے ہیں حالانکہ اوسکو

۲ غیر فیصلہ بھی جانتے ہیں پھر نہیں مانتے مراد یہ نہیں کہ توریت کے حکم جب اصل ہیں پھر افسوس ہی جو ہمارے پاس کتاب الٰہی ہو اور اسکو چھوڑ کر اوہر اوہر دیکھیں ۱۲ خلاصہ

Marfat.com

جان موافق تورات اوہنا منوں دسیں حکم الٰہی
ایہناں آکھیا نوح برائی ظلم اتے صفت عدلدی اہی
جو پلیا ماس حراموں اسنوں اولے دوزخ تاراں
ہن ایہ مرض اندر علماواں پھیلی ایت زمانے
جو رشوت دیوے لیوے تے جو اوہناں نے

مثنوی مولانا روم

اے بسا مرغے برندہ دانہ جو
اے بسا ماہی در آب دور دست
اے بسا مستور در پردہ بدہ
اے بسا قاضی بظاہر نیک خو
بلکہ در ہاروت و ماروت آں شراب
چوں غرض آمد ہنر پوشیدہ شد

اگر بریدہ حلق او ہم حلق او
گشتہ از حرص و گلو اخود نشست
شومئے فرج و گلو رسوا شدہ
از گلو در رشوت آوردہ رو
از عروج چرخ شاں شد سد باب
صد حجاب از دل بسوئے دیدہ شد

جے حاجت وقت قاضی ول ہدیہ شخص کوئی لیجاوے
جس رشوت کھادی حق ولوں اوہ کافر ہوئیا نکارا
ہر اکلیاں آتیاں وچہ فضیحت رسوائی مردوداں

جو ہدیہ اوس قبولے قاضی اوہ رشوت بنجاوے
جس حاجت ہووے مسئلہ پوچھن شئی اوس لین یارا
پھر غیرت ترغیبوں ولوائی ایہہ اوہناں یہوداں

إِنَّا أَنزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا
لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِن كِتَابِ اللَّهِ
وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي
ثَمَنًا قَلِيلًا وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ

سلہ ابی مردویہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ امیروں کے ہدیے حرام ہیں اور روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ وہ رواے سحت یعنی حرام کے کھاتے ہیں اور سر انکار رشوت کھانی واسطے حاکم کے اور کسب زنا کا اور ثمن میت کا اور شراب اور کتے کا اور سنکھو نکا اور اجرت گاؤں کی آخر حدیث یک ۱۲ اور منثور ۱۲ سلہ جو شخص دوستی اور محبت کی جہت سے تحفہ دیوے نہ واسطے مسئلہ پوچھنے کے تو وہ رشوت نہیں ہوتی۔ جو کہ ذاتی کرتے تھے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ کے تحفوں کے قبول کرنے میں درمیان اپنے اور ہدیہ دینا انکی عادت میں داخل تھا اور کسی سے التماس نہیں کرتے تھے بجز دوستانہ ہدیہ کے اور خوف کرے ہدیہ کے رد کرنے میں جو محبت کی جہت سے ہووے پس اس میں رشوت کے معنے نہیں پائے جاتے ۱۲ روح البیان

Marfat.com

تحقیق اوتاری جنہوں تورات بیچ اوسکے ہدایت ہی اور روشنی ہے حکم کرتے تھے ساتھ اوسکے پیغمبروں جو مطیع تھے خدا کی واسطے لوگوں کے کہ یہودی ہوئے اور حکم کرتے تھے خدا کے لوگ اور عالم ساتھ اس چیز کے کہ یاد رکھوا گئے تھے کتاب اللہ کی سی اور تھے اوپر اوسکے گواہ پس مت ڈرو اُن لوگوں سے اور ڈرو مجھ سے اور مت مول لو بدلے نشانیوں میری کے مول تھوڑا اور جو کوئی نہ حکم کرے ساتھ اوسچیز کے کہ اوتارا اللہ نے

پس یہ لوگ وہ ہیں کافر

اُسّاں ٹھیک تورات اوتاری سی، جس اندر نور ہدایت
جہت یہوداں حکم کرن بھی عالم تے ربانی
تے شاہد اسپر آہے پس تسیں لوکاں تھیں نہ ڈرہو
تے جیہڑا حکم نہ کرے اُسنال جو اللہ حکم اتارے
موسیٰ بعد جو نبی ہوئے سن حکم تورات لگاندے
ہدیٰ عقائد سچے نور احکام تورات نرالے
اویں حکم داؤد نوں آہا حکم تورات لگاوے
خلیفے نبیاں دے فقہا ہور عالم جان ربانی
جو ضائع نہ ہووے تے حکم تورات نہ اوہ وٹاون
وچہ حکم رجم انے ظاہر کرنے صفت رسول اسلوے
نہ تھوڑی ملوں آیتاں وچن رشوت مسلیاں کھاون
جہاں احکام تورتوں منکر ہوئے یہود نکارے
کہن مفسر کفاراں حق ایہہ تن آیتاں آیاں
ابن عباس ضحاک قتادہ دا ایہہ قول ایہائی
جو حکم نہ کرے کتابوں تے انکار اُس نال کماوے
جے کرے اقرار نے حکم نہ دے اوہ ظالم فاسق آیا
بن مسعود النخعی حسن ایہ آیتاں عام الاون
تے حکم خدا دے بدلن وسن بن احکام الٰہی
یا حق اوس شخص جانی ٹھیک ایہ نص حکم رحمانوں

وہ نبی مراد ہیں جو موسیٰ کے بعد ہوئے ۱۲ یعنی انبیا اور فقہا اور علما کے ساتھ تورات کی حفاظت کی گئی ۱۲ منہ

Marfat.com

تے جتنے رہے پوشیدہ حکم یا کرے تاویل خلاف

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ
بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَنْ
تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝

اور لکھا ہنے اوپر اُنکے بیچ اسکے یہ کہ جان بدلے جان کے اور آنکھ بدلے آنکھ کے اور ناک بدلے ناک کے
اور کان بدلے کان کے اور دانت بدلے دانت کے اور زخموں کا بدلہ ہے پس جو کوئی خیرات کر ڈالے
ساتھ اوسکے پس وہ کفارہ ہے واسطے اوسکے اور جو کوئی نہ حکم کرے ساتھ اوسچیز کے کہ اُتارا ہے اللہ نے
پس یہہ لوگ وہ ہیں ظالم

تے لکھیا اساں اُنہاں اسرائیلاں وچہ توریت پیارے
جو جی بدلے جی مارن استھیں ودھ نہ سارے
تے نپھیر خلاف اس بدلے جو شخص مریدے
تاں اکھ بدلے اکھ نک بدلے نک کن بدلے کن دیندے
تے دندیں بدلے دند تے ہور زخماں کارن بدلہ تھیوے
جس بدلہ معاف کیتا اوس اوپر کفارہ وب بنیوے
ایہ حکم آہا اسرائیلاں انہیں ہے وچہ شرع ہماری
جو اگلیں شرعیں حکم آہن سبھ ڈیتے بھی جاری
پر جو منسوخ احکام تھیے اوہناں عمل نکرنا آوے
ہی مستقل شرع اساڈی ایہو قول اصح سوہاوے
تے حکم قصاص اتفاقوں اس آیت تھیں نقل کریدے
پھر بقر سورہ وچہ حُرّوں حر غلاموں عبد مریدے
تے اس جاہگ ایہہ فیدا اُٹھائی کیا عموم خدا نے
عورت بدلے مرد یا مرد کھیوے عوض نسا نے
تائیں اس آیت تھیں لئی دلیل تمام اماماں
جہاں مرد کٹھے زن اوس قصاصوں مڑ مریوے تاماں
جہت عموم آیت اتی ایویں دسیا بہر ہدایت
تے مسلمانا ندے خون برابر ایہ بھی کہیا نہایت
ایسے تے جمہور بھی استھیں کہیا امام ہمارے
جو ذمی کافر مومن بدلے قتل تھیوے یکبارے

سلہ یعنی ہمنے مقرر کیا قصاص عوض کے بدلے جان آنکھ کے بدلے آنکھ ناک کے بدلے ناک کان کے بدلے کان دانت کے بدلے دانت پس انہوں نے یہ کہاں سے نکالا ہے تب ہی تو فرمایا جو شخص خدا کے اُتارے ہوئے احکام کے ساتھ حکم نہ کرے تو وہ ظالم ہے۔ تفصیل اسکی پیچھے گذر چکی ہے ۱۲ سلہ جہاں برابری ہو سکے اُسجگہ پورا عدل چاہئے اور جس جگہ برابری نہ ہو سکے اُس جگہ اگر کوئی ہاتھ یا پاؤں یا زبان کاٹے تو اوسکا اُسی قدر عضو کاٹنا لازم ہے۔ یہہ تفسیر ہے بیچ قصاص کے یعنی بدلے ہیں زخموں کے درمیان اور جس جگہ برابر نہ ہو سکے اوسجگہ قصاص نہیں یہاں دو عادل آدمی مقرر کر کے جو جرمانہ مقرر ہو ادا کیا جاوے۔ موا ہب وغیرہ اور قصاص مکروہ ہے جب قصاص فی الحال نہ لیا جائے تو قصاص مقتول یعنی خون بہا لیلے ۱۲ خلاصہ سلہ لیکن ساتھ اس شرط کے جو وہ شرع بعینہ دوبارہ نقل ہوئی اور منسوخ نہ ہوئی ہو اور جمہور کا یہ قول ہے۔ ابن ابی حاتم نے حسن بصری سے روایت کی ہے کہ یہہ حکم بنی اسرائیل کا ہمپر عام ہے ۱۲

غلام دو جید اماریاں قتل ہووے حر فرق نہ کائی
جو وچہ بخاری مسلم کنوں علیؓ ایہ کرن روایت
تے بیٹے عوض نہ باپ نہ مولا بدل غلام کہیوے
ربیع نضر دی لڑکی بک لڑکے دے دند نکالے
تسیں بھر جرمانہ عفو کرو اساں اوہ انکار لیائے
کہیا انس ربیع دے بھائی کیا ہن دند ربیع دے توڑن
تس نبیؐ کہیا قرآن اندر تا حکم قصاص ہے آیا
تا نبیؐ کہیا کجھ بندے ربدے ہین سوگند جو چاون
تے اکھ نک کن بھی عام ایہن پر کجھ مخصوص ٹھہرائے
یا زخم شکم وچہ آوے ممکن اتھہ مساو نہ آوے

پر جمہور امام مخالف اس جا ہووے بھائی
نہ مومن کافر عوض مریوے اُسدا شان نہایت
نہ مستامن دے بدلے چٹی معاف قصاص بھریوے
دو اگلے دند ربیع دیاں سایاں کہیا تنہاں بجالے
جاں پاس نبیؐ دے آئی حضرتؐ حکم قصاص لگائے
تے قسم خدا میں دند ربیع دے ہرگز دیاں نہ پھوڑن
تا مدعی راضی ہو کے بدلے پکڑ عفو کر چایا
تاں پوری رب قسم تنہاں کردا وچہ صحیحاں لیاون
نہ اندازہ جنہاں زخماندا جویں ہڈ کوئی ٹٹ جاوے
انہیں جائیں ہے تاوان فقہ وچ ویکھن آوے

وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ
مِنَ التَّوْرٰىةِ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا
لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝

اور پچھاڑی بھیجا ہمنے اوپر قدموں اونکے کے عیسےٰ بیٹے مریم کے کو سچا کرنیوالا اوس چیز کو کہ آگے اوسکے تھی تورٰیت سے اور دی ہمنے اوسکو انجیل بیچ اوسکے ہدایت اور روشنی ہے اور سچا کرنیوالا [illegible] کہ آگے اوسکے تھی تورٰیت سے۔ اور ہدایت اور نصیحت واسطے پرہیزگاروں کے ہے

پھر پچھے اونہاں نبیاں جو سن حکم توراتوں کردے
موسیٰ دی تورٰیت تائیں اوہ سچیاں کری نہایت
اوہ سچیاں کری جو اگے اُسدے کنوں تورٰیت پیارے
تے حکم کرن انجیل والے جو اس وچہ حکم الٰہوں
ہے اسوچہ خوف حکام جہت جو ملک حکومت کردے
جد قاضی عدل کری اوہ دن قیامت دکھ اجیہا پاوے
جاں عادل قاضی دا ایہہ حال کیا وت ظالم حالا

اساں عیسیٰ بن مریم نوں گھلیا صدق انہاندا بھردے
انجیل وتی اساں عیسیٰ نوں ہے جسوچہ عین ہدایت
تے متقیاں دے کارن ہے انجیل نصیحت سارے
جو حکم نہ کرن اوتاری ربدے نال اوہ اہل گناہوں
وچہ روح البیان بنی تھیں اسجا خبر حدیثوں کردے
تا جو دو خجورانو چہ کسے فیصلہ کرن نہ بھاوے
تے حال کیا جو رشوت کھاندے حق تصنیفا نوالا

شعر	بوحنیفہ قضا نکرد بمرد	تو ہمیری [illegible]

حضرت آکھیا تن قسماندے قاضی ہین پیارے
ہک قاضی اہل جنت دو قاضی [illegible]

ہک جس جان کراہن اوپر ناحق حکم لگایا
ہک جس خبر نہ فتویوں لاعلمی تھیں فتویٰ [illegible]

لوکاندا حق بھنیا اوسنے دونویں سڑسن بھائیں
تریجا حکم کیتا جس حقوں اوہ وچ جنت جائیں

امام سخاوی وچہ مقاصد کری حکایت بھائی
جو جہت اجرای احکام اپنی وچہ حاکم کرن اسرائی

حاکم تن بتاندے جیکر حکم اوپر ہک حاکم
جی مدعا علیہ نہ راضی تاں ول دوجی کھڑن اپنا کم

جے دوجی پر بھی نہ دل جمے طرف تریجے جاندے
شاہ چاہیا امتحان کری تنہاں کہیا عدل کماندے

شاہ لاہ لباس شہانہ صورت بنیا مرد بیگانے
ہوا سوار ناقہ تے لتھا جا ہک چاہ ٹکانے

تے گاں وچھا اس کھوتے شخص ہک پانی ڈاہن لیایا
جاں پانی پیا چکا تا چاہندا پچھے رخ پرتایا

شاہ وچھی طرف اشارت کیتی دوڑ ناقہ ول آیا
مالک سدرہیا پر وچھے ماں ول چت نہ پایا

تا مالک آیا ہکن لگا بولیا شاہ زبانی
ایہ ناقہ میری وچھا جنیا توں کیویں کھڑیں دھگانے

جاہ ایتھوں چھڈ وچھا نہ کر جھگڑا کوڑ دوہائی
کہندا عجب ایہہ وچھا گاؤ میری دا جنیا بھائی

تا دونویں جھگڑا کردے پہلے قاضی دیول آئے
تی مالک وچھیوں مہری شاہ ول قاضی پھیرا پائی

کہیا قاضی نوں حق میرے کر فیصلہ وچھے والا
اتنا مال دیاں میں تینوں قاضی منیا حالا

جاں قاضی شاہ حق فیصلہ کیتا کھا رشوت رھڑ جانے
مالک وچھی آکھیا چل ول قاضی دوم عیانے

جاں دوجی قاضی طرف گئی ناں اوس بھی حق چھپایا
پہلے وانگوں رشوت کرکے وچھا شاہ دوایا

تا مالک وچھی آکھیا چل ول تریجے قاضی بھائی
شاہ اسنوں رشوت دینی چاہی اس انکار کیتا ئی

تا قاضی آکھیا اس فیصلے دی مینوں طاقت ناہیں
جو مینوں حیض آیا اج پاکی وچہ ایہ ہون بنائیں

شاہ کہیا کد مرداں حیض ایہہ ہوندا خاص نسائیں
کہیا قاضی اٹھ جنے کد وچھا ہے خاصہ ایہ گائیں

تا شاہ آکھیا دو قاضی دوزخ تے ہک جنت والا
وچہ روح البیان حکایت لکھی اوتھوں ویکھ حوالا

بعد یہود نصاریٰ نوں رب کرے خطاب ایتھائیں
جو اوہ بھی اپنیاں غلطیاں ویکھن سنبھل کرن بنائیں

وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ ۚ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ

فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

اور چاہئے کہ حکم کریں اہل انجیل ساتھ اس چیز کے کہ اتارا ہی اللہ نے بیچ اسکے اور جو کوئی نہ حکم کرے ساتھ

اوس چیز کے کہ اوتارا ہے اللہ نے۔ پس یہہ لوگ وہ ہیں فاسق ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

نصاری تے بھی لازم حکم انجیل موافق لاون
اوپر توریت[1] یہود نصاری اُپر انجیل اطاعت

جے حکم نہ کرن اُسنال تاں پھر اوہ فاسق نام سداون
اوہناں لازم آہی آپو اپنی وقتاں وچہ اشاعت

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ

اور اُتاری ہمنے طرف تیری کتاب ساتھ حق کے سچا کرنے والی اوس چیز کو کہ آگے اوسکے ہے کتاب سی اور نگہبان اوپر اوسکے پس حکم کر درمیان اونکے ساتھ اوس چیز کے کہ اُتارا اللہ نے اور مت پیروی کر خواہشوں اونکی کی مُڑ کر اُس چیز سے کہ آئی ہی تیرے پاس حق سی

تے اوپر تساڈے بھی اساں بھیجیا سچ قرآن صراحت
جے اُلٹ[2] پلٹ وچہ اوہناں کتاباں کیا یہود نصاری
تسیں نال احکام قرآن کفاراں دسو حکم خدا دے
ابن کثیر مہیمن معنی ابن عباسوں لیایا
کہیا علی قرآن امین ہی اُپر کتب آسمانی

جو سچا کرے کتاباں اگلیاں بھی اوہناں کری حفاظت
قرآن امین محافظ اوہ سب کردیسی آشکارا
نہ خواہشاں[3] من اوہناں دیاں جاں تدہ آی حق افادے
گواہ امین تے حاکم ایویں جمہوروں دسیایا
تے کل کتاباں کنوں فضیلت ودھ قرآن حقانی

[1] اس صورت میں یہ خبر ہے یا یہہ مطلب ہے کہ توریت میں توحید ہے جو عزیر پرستی اور عیسیٰ پرستی کو چھوڑ دیں اس میں [illegible] علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل ہیں۔ پس آپ کے ساتھ کفر اور انکار نہ کریں پھر جب توحید اور رسالت پر [illegible] تو پھر باقی کیا رہا۔ جو فروعات ہیں وہ خود بخود تسلیم ہو سکتے ہیں اور اس توریت و انجیل کو گواہ اوپر اسلام [illegible] نبی امی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پائینگے ۱۲ [2] اسواسطے جو تمام کتابوں کے اصول ایک ہی ہیں یا ان تمام کتابوں کے اصول مطالب اور احکام اسمیں محفوظ ہیں۔ خلاصہ ۱۲ [3] الکتب میں لام عہد کا ہے مراد قرآن مجید ہے اور مصدقاً حال ہے کتاب سی من الکتاب اسمیں بھی لام عہد کا ہے مگر مراد کتاب آسمانی اور یہ صفت جملہ کتب آسمانی کو شامل ہی جو نازل ہوئیں اوپر انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے۔ اور مہیمن حال اور فاحکم امر وجوبی ہے مگر مطلق نہیں بلکہ مقید ہے ساتھ قدرت اور ضرورت کے اسواسطے کہ حکم حکومت کے وجود کو چاہتا ہے اور یہ جو محکوم الیہ خواستگار ہوئے یا مصلحت حکومت خواہ مقتضی ہو پس یہ امر ساتھ ضرورت اور قدرت حکومت کے مقید ہو چکا۔ لا بمعنی نہی تحریمی ہے اور حال ہے جو شامل ہے ہر شخص کو یعنی کسی شخص پر کسی حال میں جائز نہیں جو حرص کی تابع ہو جائے اور امر حق سے منہ پھیر لے ۱۲ خلاصہ ف اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی نام پاک مہیمن ہے۔ دیکھو کتاب شفا فی حقوق المصطفیٰ [illegible] قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ ۱۲

Marfat.com

جو اسدی صفت ہمیں بس ایہ ہمارج کل ہدایت	ترشال ہاں کل شاہنشاہ

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً
وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ
جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝

واسطے ہر ایک کے کیا ہمنے تم میں سے گھاٹ اور راہ اور اگر چاہتا اللہ البتہ کرتا تمکو اُمت ایک اور
لیکن تو کہ آزماوے تمکو بیچ اوسچیز کے کہ دیا تمکو پس دوڑ کر لو بھلائی کو طرف اللہ کی پھر جانا تمہارا
سب کا پس خبر دیگا تمکو ساتھ اوسچیز کے تھے تم بیچ اوسکی اختلاف کرتے۔

اساں ہر اک ٹول کا سن کے رستہ شرع طریق بنائی	تے جو رب چاہندا اہا اُمت تھاں کردا سب لوکائی

لہ خازن میں لکھا ہی کہ حضرت آدم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لیکر حضرت رسول اکرم محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک
ایکہی اصول چلا آیا ہے یعنی ایمان لانا ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ کے اور سچا جاننا اوسکو جو لائے ہیں پیغمبر اور تصدیق اونکی
اور یہ جو فرمایا کہ واسطے ہر قوم کے شریعت اور طریقے ہیں پس کہا علماء نے واقع ہوئی ہیں آیتیں بیچ عدم تعارض کے پیغمبروں کی
شریعتوں اور طریقوں میں جیسا کہ فرمایا حق تبارک وتعالیٰ نے شرع لکم من الدین ما وصّی بہ نوحًا الی قولہ
ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیہ یعنی شریعت بنائی خدا تعالیٰ نے واسطے تمہارے کہ وصیت کی دین سے جسکے ساتھ وصیت کی نوح
علیہ السلام نے تا قول سبحانہ یہ کہ قائم کرو دین کو اور نہ متفرق ہو جاؤ اسمیں اور دوسری جگہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اولٰئک الذین
ھدی اللہ فبھدٰھم اقتدہ یعنی جنکو اللہ تعالیٰ نے راہ دکھایا ہے پس اونکی راہ کی تابعداری کرو پھر منع کیا اُن لوگوں کو جو
ظاہر میں مخالف ہیں جیسا کہ فرمایا لکل جعلنا منکم شرعۃ ومنہاجًا وغیرہ جو اسجگہ مذکور ہیں پس اگر ادنیٰ ملاحظہ اس طرح ہو کہ وہ
آیات دلالت کرتی ہیں اوپر دین اصول کے ساتھ ایمان لانے کے اللہ جل جلالہ پر اور اوسکے فرشتوں اور کتابوں اور پیغمبروں
اور قیامت کے دن اور ساتھ ہر ایک اوس شئے کے جو خدا کی طرف سے پیغمبر لائے اور مخالف ہوئے اسمیں اور آیات دلالت کرتی ہیں
فروع پر اور جو ساتھ ظاہر عبادتوں کے تعلق ہے پس جائز ہے کہ جو لوگ عبادت کریں اللہ تعالیٰ کی ہر وقت جیسا کہ چاہیں ساتھ غرض
ایسے طریقے کے تو پھر کوئی تعارض نہیں رہتا بیچ آیتوں کے۔ اور اختلاف فروعی بندوں کی آزمائش کے واسطے ہے۔ نہیں تو ایک ہی مذہب
پر سب کے سب رہتے۔ پس فروعی اختلاف سے معلوم ہوتا ہے کہ کون تابعداری کرتا ہے اور کون نہیں کرتا یعنی تمہارا ایکہی نبی صاحب اور
ایک ہی دین بنا دیا یہی سبب ہے کہ امامان مجتہدین کا دین میں اختلاف ہونا ایک رحمت ہوئی اس اُمت مرحومہ کے واسطے جیسا کہ
فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اختلاف امتی رحمۃ یعنی میری اُمت کا اختلاف رحمت ہے اس حدیث کی تحقیق گذر چکی ہے دوسری جلد
تفسیر ہذا میں پس مجتہدین متفق ہیں دین کے اُصول میں اور مختلف فروع میں جو کہ رحمت ہے اور اختلاف فروعی ثابت ہوا ہے ساتھ
مختلف صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اور اصحابوں کا اقتدا رسول اکرم صلعم کا ہی اقتدا ہے تابعدار تھے حضورؐ کے
اور اسی طرح امام مجتہدین جو یہ بھی تابعدار ہیں حضور نبویؐ کے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اور خلاصہ میں حسین بن علی مغربی نے کہا ہے کہ اگر
چاہتا اللہ تعالیٰ نہ بھیجتا تمہاری طرف اپنا کوئی نبی پس تم عبادت کرتے ساتھ عقل کے تو ہو جاتے ایک ہی مگر اس طرح نہیں کیا خدا کو

حاشیہ پر صفحہ ۸۳)

Marfat.com

مگر آہا منظور کرے آزمایش رب تساہاں
پس موشوں وچہ احکام اطاعت سب نھیں مہری جاہو
پہرا یہ تساں خبر کری جس شے وچہ سن اختلاف تساہے
نہ جد لگ اوہ منسوخ تدوں لگ عمل واجب اُس آہا
تا شرع اول دی رہی تصدیق اطاعت گذر سدھ ئی
نا راہ سدھے نے صول نہیں تسیں کیتیاں روگردانی
اہل کتاب اوہناں تھیں ستہا سکارن فرمائے
اہناں دوہاں مریضاں کارن ہور حکیم سدیا نا آئیا
جو اس دا رشفا وچہ وڑیا گیا نروئیا ہوکے
فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا حق اوہناں دے بھائی

جو مختلف حکماں وچہ اطاعت کردی ہو یا ناہاں
تے کوشش کرو جو ٹھیک خدا ول سب تھیں جوع لیا ہو
ہر پیغمبر کارن ہک ہک شرع آہے دکھہ پائے
جاں قائم شریعت والا آیا صاحب عزت جاہا
اے اہل کتاب شرع نہ منوں ایس رسول صفائے
نموس ہنودے مشرک عرب نہ من کجھہ زبانی
جو بعض کتاب سناون بعضوں بھاویں منکر پائے
مصلح اتے مناسب سنجے وڈے مجرب لیایا
جس تھاں کیتا ایس شفاؤں گیا جندوں ہتھ دھوکے
جس مرض نفاق ہووے تس دل دن ہوندی من سوائی

اشارات

اسماں گھلیا نیر لیول قرآن جدے وچہ علم تمامی
پس حکم اوہناں کر عدلوں جو اوہ ظل محبت آوے
تا ظاہر باطن تھیں کسے پاسے غلبہ دیون ناہیں
جو ہیں مورد قلب اتے مورد آیا کارن روح پیارے
طریق سلوک باطن دی صفتاں حیثیت والیاں سدے
سلوک طریق فنا کنہ دول جنت ذات پیارے
مگر جد ظاہر کری تساں تے بھی وتا تساں موہلے
وہلڑو اوہناں کمانول جیہڑے دلبر میل کراون
تساں مرجع طرف خدا دی ہو چہ عین وجود جمعدے
پس خبر دیسی تساں اللہ جو چہ ہی اختلاف کمانے
کر حکم اوہنا نوں حکمت پاروں موافق استعداداں

ظاہر باطن والے شامل بھی کل کتب گرامی
محبت ظل توحید کدی جو وحدت تہ دساوے
ہر یک جہت ہک مورد پیوند مثل نفسدی پائیں
تے مثل علم احکام معارف بنی طریقے بھائے
بھی علم توحید شاہدی دسن جو روح دی سنگ وسدے
جو چاہندا رب طرق اتی مشرب کردا منفرد
موافق استعداد تساں بھی قدر قبول حوالا
استعداد موافق تساں مقرب یار بناون
موافق شان مراتب اعلیٰ در جو نال خشعدے
نال اظہار آثار جو چاہندے اس اختلاف نہ بھاندے
نال قرآن جو ظاہر باطن بھریا نال ارشاداں

نجز پہلی کتاب توریت سو مراد علم تفصیلی کا مل ہی اور دوسری کتاب سو مراد علم اجمالی جو ثابت ہوتا ہی بیچ استعدادوں کے اور معنی مہیمنا کا محافظ ہونا اوپر اس علم کے ساتھ ہا ہر ایک نے علم تفصیلی کے ۱۲ روح المعانی ۵ منہ ہر ایک نے طریقہ بنایا ہی واسطے تسل عبادت کے جیسا کہ حنفی شافعی وغیرہم کی مذہبی تقشبندی نقشبندی وغیرہ ۱۲ ۵ جو مفاد تعلق رکھتا ہے ساتھ نفس کے ۱۲ ۵ ۳ ۵ ۲۲۸ روح المعانی جلد ۶ سو دیکھو ۱۲

Marfat.com

وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ

عَنْۢ بَعْدِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ

يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ

اور یہ کہ حکم کر درمیان اونکے ساتھ اُس چیز کے کہ اوتارا اللہ نے اور مت پیروی کر خواہشوں اُنکی کی اور ڈر اون سی یہہ کہ بہکاویں تجکو بعضے اُس چیز سے کہ اُتارا ہی اللہ نے طرف تیری پس اگر پھر جاویں پس جان تو سوائے اسکے نہیں کہ ارادہ کرتا ہی اللہ یہ کہ پہونچاوے اونکو ساتھ بعضے گناہوں اُنکے کے اور تحقیق بہت لوگ اُنمیں سے البتہ فاسق ہیں

تے کرتوں حکم اوہنا نوچہ پیار یا نال قرآن حقانی
تی خواہشاں کنوں اوہناں دیوں پیار یا کرتوں روگردانی

ڈر جو بعض امور قرآنوں تینوں مت بھلاون
جے پھر سچے حکم تیرے تھیں روگردان ہو جاون

تے جاں چاہیا رب ایہ جو پکڑے اوہناں بعض گناہوں
تے بہتے لوکی آدمیاں تھیں نافرمان الٰہوں

بنو قریظہ والیاں کہیا شاہ رسل دے تائیں
جو بنو نضیر والے اساں پر کردے زور اذائیں

جاں ساڈی تھیں اوہ مارن تاسٹھ وسق خجور اندیندے
جاں اسیں اوہناں دا ماریئے ہکسو چالی وسق ٹھہریندے

ہی فسق یہود تجلیات الٰہوں ہون دوراڈے
سنگ رویت نفس تے فسق نصاریٰ کنوں یہوداں ڈاہڈے

اوہ لنگہی کنوں صفات حقانی سنگ رویت نفسانی
ایہ عارف بغدادی فرمایا ہے وچہ روح معانی

سن بیہقی وچہ دلائل ابن عباسوں خبر لیایا
جو کجھ سردار یہوداں ہکدو جے سنگ متا پکایا

جو چلو محمد پاس اوہدے کجھ یار بھلائیے راہوں
تاں عرض کرن تو جانیں اسیں عالم اشراف اصلاحوں

جے مگر تیرے اسیں لگی لگسن مگر یہودی سارے
اساں سوچی ہک صلاح جو تیریکارن بھلی پیارے

جو لوکاں سنگ اساں جھگڑی لیائے تیری طرف تمامی
جے سچا کریں اسانوں تیرے تابع ہوئے تمامی

جاں اساں تینوں من لیا پھر باقی سب مناون
دیوچ کہیا نہ مومن ہوناں نال فریب رہ جاون

۱ اسکا عطف الیک الکتاب پر ہی یعنی اوتاری ہمنے اوپر تیرے کتاب اور حکم دیا ساتھ اوس چیز کے جو بیچ اسکے ہے اور واحذرہم ساتھ محذوف مفعول مطلق کے یعنی واحذرہم مخافۃ واسطے تاکید حذر کے ۱۲ روح المعانی ۲ اہل کتاب کو خبر کر اور بنو قریظہ اور بنو نضیر میں رجم کا حکم کر جیسا کہ اوتارا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ۱۲ ۳ وسق ایک پیمانے کا نام ہے جو کہ ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع دو سیر چھ چھٹانک اور چار تولہ اور چار ماشے کا ہوتا ہے ہمارے حساب میں ۱۲ خلاصہ ۴ یعنی ایک سو چالیس وسق لیکر پھر عورت کے عوض مرد لیتے ہیں ۱۲ ۵ رجم اور قصاص کے واقعہ کے متعلق کہا یا ایہا الرسول لا یتخذ تک اور اس آیت کو اس تیسرے واقع کے ساتھ جو بیہقی سے مکرر روایت متن میں مذکور ہوئی ہی پس مکرر فرمانے کے نہایت ہی تاکید ثابت ہوئی واسطے حاکم کے اسلئے کہ رشوت یا لحاظ کے ساتھ فیصلہ کرنا حرام ہے ۱۲ خلاصۃ التفاسیر

Marfat.com

تا کوڑی لالچ سنگ نبی دے چاہن قدم ڈولائے
نا رب کہیا ایہناں خواہشاں مگر نہ لگن عمد سوہائے

تے ہک مرد یا دو مرد آہے عوض غلام کو ہاندے
ایویں نہ غماں ساڈیا ندا اونہاں نصف ٹھہرایا پاندے

پس فیصلہ کرو اسا نوچ حضرت تدے خدا فرمایا
کر حکم اونہا نوچ رجم قصاص جیویں تدھ رب سمجھایا

ع ۷

أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ۝

کیا پس حکم جاہلیت کا چاہتے ہیں اور کون شخص بہتر ہے اللہ سے حکم میں واسطے اس قوم کے کہ یقین لاتے ہیں

جاں بنو نضیر تے بنو قریظہ جھگڑے نبی بنیڑے
تا بنو نضیر کہیا اساں تھیں مساوی قبول نکھیڑے

توں ساڈا دشمن اتے ہو مخالف تا ایہ رب فرمایا
ای قوم یہود کیا تساں ہے اج حکم جہالت پایا

جاں ایہ چن انور چڑھیا نا ہا جگت اندھیرا آہا
ظلم کذب تے ہر ہر پاسیوں حق نوں گھیرا ساہا

ہن ایس سراج منیر بشیر نذیر سحاب کر مدے
چڑھدیاں ہی ظلمات گوائی سارے عرب عجم دے

پر کیہڑا بہت چنگیرا جانوں اندر حکم الٰہی
ایہ حسن خوبی اس قوم دے جو کرن یقین صفائی

شعر
کجا ایں نشر نفسانی کجا ایں مکر شیطانی
کجا ایں حکم ربانی کجا ایں ماہ لاثانی

ہے نیک نظر کوئی دیکھن والا مکھڑا دلبر والا
چام چڑکاں بدبختاں کدو سے یار نرالا

شعر
وہ حسن ازل پردے میں مستور نہیں ہے
دیکھے اسے ہر آنکھ میں یہ نور نہیں ہے

ابن عباسوں ابن کثیر روایت نقل لیایا
جو نبی کہیا مغضوب وڈا اوہ نزد خدا دے آیا

جو پا دولت اسلامی وت نہ راضی حکم اسلاموں
طور طریقے جاہلیت دے ڈھونڈے بد انجاموں

وچہ ترغیب بیاج کھاون تھیں آون کال کڑاکے
تے رعب نامردی رشوت راہوں پوے سمجھ دل لاکے

نبی کہیا پنج شیئں غنیمت مہرے پنج اشیاؤں
جوانی پیریوں پہلی جو پیری وچہ نہ عمل [illegible]

ہور تندرستی بیماریوں مہرے گنن غنیمت آئی
جاں ہل نہ سکیا پھر اس قدرت اپر حال نکائی

تے فرصت وقت غنیمت ہی مشغول ہوون تھیں بھائی
راتیں فرصت پڑھیں نماز دنے وچہ صوم صفائی

قیام لیال سیال صیام نہار غنیمت پیارے
اتے غنا تنگدستیوں مہرے سمجھیں لٹ سوہارے

لہ انہوں نے بہت ہی ناخوش ہو کر کہا یعنی انپر رعب اور نامردی ۱۲ ۲ نقل کی یہ حدیث بخاری اور ابن عباس رضوان اللہ تعالیٰ عنہما سے درمنثور اور روایت کی ابی حاتم نے جو آئی ایک عورت حضور علیہ السلام کے پاس اور کہا اسنے کہ زمانے جاہلیت میں تھا ایسا ایسا تو نازل ہوئی یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ۱۲ درمنثور ۳ حافظ صاحب گوید اسم اعظم بکند کار خود ای دل خوش باش ۔ کہ بہ تلبیس حیل دیو سلیمان حشود تحفہ رسولیہ صحبت بد راہ تباہ میکند ۔ دیگ سیاہ [illegible] مثنوی دوم توبہ بیں در مثنوی از چشم خود ۔ حق ذات پاک اللہ الصمد ۔ کہ بود از مار بد ہر یار بد ۔ مار بد جان ستاند از سلیم ۔ یار بد آرد سوئے نار جحیم ۔ مار بد جانت زند بس از شرر ۔ یار بد ایمان تو بزند از مکر ۔ در جہاں نبود بتر از یار بد ۔ از بدال بگریز آنچہ املا خرد ۔ کہا سید شریف نے اپنے بیٹے کو نصیحت کے طور پر ۔ اے جان پدر

Marfat.com

تے زندگی حوتوں ہیش ہووے سوہان تدرتھ سلامت تا ہیں	سوہنو پہاں ہتھ ہتھ
اوہو وہ ہوندن بحکم جہاں تک والجواد ہتھاں نفس بچا لے	نال جہل سر کنی نہ علم آپی
حافظ بگذشتن فرصت ایہو راہ در کرم روئے چو میغ باشد	وہا ب عمر کہ بیس عزیز است کہ فوت شود نمی باشد

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو یہود کو اور نصاریٰ کو دوست بعضے اُنکے دوست ہیں بعض کے اور جو کوئی دوست پکڑے اونکو تم میں سے پس تحقیق وہ اُن میں سے ہے۔ تحقیق اللہ ہدایت نہیں کرتا قوم ظالموں کو

ای اہل ایمان نہ یاری لاہو نال یہود نصاریٰ	بعض اوہناندے دوست بعضیاں مومناں دشمن ہماری
جوکنوں تساڈے نال اوہناندے یاری اُلفت لاوی	پس اوہ ٹھیک اُنہاں ہندیو چوں پورا گنیا جاوے
تے رب ٹھیک ہدایت کردا اہل ظلم دے ناہیں	جنہاں پیا رپایا سنگ اہل کتاب وعید اوہناں سخت اتھایں
عبادہ بن صامت نے آکھیا اے محبوبؐ خدا دے	جو رب بنی دی یاری اوپر کفائت کرن ریا وے
اُبی منافق آکھیا میں اوہناں نال بگاڑاں ناہیں	جوناں[1] معلوم کویں راہ میرا پیسی نال تنہائیں
تاکہیا منافق نوں تا ہو یوں اہل کتاباں	جویں صامت حاصل اس یاریوں تو ہیں سنگ بہاں (یعنی ساتھ اہل کتاب کے)
اُس آکھیا بہتر تا ایہہ آیت خالق پاک اوتاری	رب مومناں کہیا یہود نصاریٰ نال نہ لاہو یاری
عبد حمید حذیفہ کولوں کرے روایت بھائی	کہیا ہک ساڈا ڈری جو مری یہود نصاریٰ کائی
یا ابولبابہ بن منذر حق اوس نزول سوہاوے	عکومہ تھیں جویں ابن کثیر اتے در منثور لیاوے

[1] اور وہ نہ جانتا ہو پھر پڑھی حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیہ کریمہ ومن یتولہم منکم فانہ منہم اور روایت کی ہے امام بیہقی نے عیاض رضی اللہ عنہ سے ان عمر امر ابا موسیٰ الاشعری ان یرفع الیہ ما اخذ وما اعطی فی ازلم واحد وکان لہ کاتب نصرانی فرفع الیہ ذلک فعجب عمر مقال ہذا الحفیظ ھل انت قاری ان کتابا فی المسجد جاء من الشام فقال یستطیع ان تدخل فی المسجد قال عمر اجنب ہو قال لذہب بل نصرانی تا آخر حدیث حاصل مطلب یہ ہے کہا موسیٰ اشعری نے کہ کہا مینے عمر بن الخطابؓ کو کہ نصرانی میری کتابت کرتا ہے تو فرمایا اچنبھا ای موسیٰ کیا ہو گیا اسے ہلاک کرے تجھے اللہ تبارک تعالیٰ تو نے پاکیزہ کاتب سے کتابت کرالی ہوتی کیا تو نے اللہ جل جلالہ کا قول نہیں سنا یا ایہا الذین اٰمنوا لا تتخذوا الیہود یاولا نصرانیا یعنی اے مومنوں نہ پکڑو یہود و نصاریٰ کو دوست تو کہا مینے ساتھ اوسکے دین ہی اوسکا اور واسطے ہے کتابت اوسکی تو فرمایا ابن عمرؓ نے بیزار گی کرو اُنکی اسواسطے جو اُنکو امانت کی اللہ تعالیٰ نے اُنکی دیدو اونکو اسواسطے کہ ڈرایا ہے اُنکو اللہ تعالیٰ نے

سو کفاروں یاری اہل کتاب منع کیوں زیادے
وچہ جہاں نماں اثر نہیں جو پئی اثر کری اوتہاں یاری
من نقبہ فقد فقہ حضرت شاہ رحمہ فرمایا
اہل اسدی صحبت اثروں ہوسی دلاں صفائی
الحب للہ والبغض للہ بھی حضرتؐ فرمائیا
رہیاں پیاریاں نال محبت پاروں حب الٰہی

آنچہ در فرعون بود اندر تو ہست
چاہ خرابت مے کند نفس لعین
التشبہ را ہیزم فرعون نیست

اوہ اس کا سن جو اثر اوتہاں یاری ہوسی وچیوں ملے
وچہ کمان دنیا دینی پاوے اوتہاں اثر خواری
جو ہووے تشابہ قوم کسے سو اوتہاں وچہ گنایا
بھی دنیاوی صحبت بیٹھیاں وچ جگ وچہ رسوائی
جس جس عداوت اللہ کا سن رکھن عمل سوئے یا
تے رہیاں ویریا نال عداوت کا سن رب ہویائی

لیک از درہات محبوس چہ است
دور می انداز دست سخت ایں قریں
زانکہ چوں فرعون اوراعون نیست

نفس شیطان و قوی جملہ کبود
غرض آمد دور بود زیں تمام
گر تو در دل حب فناں داجا دہی

در وجودت چون نصاریٰ و یہود
از موالات ایں ہمہ ابعد مدام
تا ز وصل حق شوی دوراے اخی

ہن ایتھ نہانی کلمہ گو گمراہ فرقے جو بھائے
جیہا ضرر اخراوتہاں مسلماناں تے ہووے صحبت اہوں
اوہ اہل قبلہ بن کلمہ پڑھکے مگروں ڈنگ چلائے
ہی گھر دے چور اہل خطر عظیم جو بہت اوتہاں مسلم سارے
چور بیگانہ نہ کدی کدائیں ڈردا چوری کردا
ہن بعضے بیدین ملانے جلسے کرن سالانے

روافض خوارج مرزائی چکڑالی نجدی سارے
نہ اہل کتاب اتے اہل کفر دا ایسا حشر بنائیں
گھر بیٹھیاں نحویلاں ایس لباسوں پئے بناوے
اوہ گوجیاں چوہیلاں کرن اجائن تجھ آون پیارے
بھی[1] اوہ قابو آون تے نہیں گھر دا چوریوں ڈردا
تے گمراہاں سنگ اوہ پر عزت منبراں

فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَىٰ أَن
تُصِيبَنَا دَائِرَةٌ ۚ فَعَسَى اللَّهُ أَن يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِّنْ عِندِهِ
فَيُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا أَسَرُّوا فِي أَنفُسِهِمْ نَادِمِينَ

پس دیکھے گا تو اُن لوگوں کو کہ جن کے دلوں کے بیماری ہے جلدی چلے جاتے ہیں ان کے طرف کہتے ہیں

[1] وہ جانتا تھا کہ مجھ سمجھ کر چھوڑ دیں گے اگر نقد بڑا قابو بھی آجائے نہیں تو اور سکا قابو آنا مشکل ہے کہ وہ بھیت سے چوری کرتا ہے ۱۲
صمدانی عفی عنہ

Marfat.com

ڈرتے ہیں ہم یہ کہ پہونچ جاوے ہمکو گردش زمانے کی پس متاسف ہوں اپنے پاس سے۔ پس ہو جاویں اوپر اوس چیز کے کہ چھپاتے تھے دلوں اپنے کے

پس دیکھیں ای محبوب دلوں جنہاں مرض نفاق اہائی
کہن اہیں ڈردے ست اساں گردش کپوڑ زمانے والی
جھب اللہ فتح لیاوے یا کم دیریاں تے خود پاسوں
مراد فتح تھیں فتح مکہ یا قریئے قوم یہود داں
یا اپنی طرفوں حکم کرے رب شاہ رسل دیتا ئیں

اوہ الفت یاری وچہ انہاں دے کوشش کرن سو لوکی
جو کم محمد ﷺ دے ہے وچاہیں مڑ اساں طرف کمالی
جو نفسانوح چھپاون اسپر نادم ہون ہراسوں
یا فتح دیریاں تے مطلق غلبہ اہل اسلام دواں
وچہ[1] ظاہر کرے اہل نفاق یا کاسن قتل بلائیں

وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا أَهَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ ۙ إِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ۚ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَأَصْبَحُوا خَاسِرِينَ ۝

اور کہیں گے وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں کیا یہی ہیں وہ لوگ جو قسم کھاتے تھے ساتھ اللہ کے سخت قسمیں اپنی کہ تحقیق وہ البتہ ساتھ تمہارے ہیں ناپید ہوئے عمل انکے پس ہو گئے ٹوٹا پانیوالے۔

تے اہل نفاقاں جاں وچہ ہرتے ہیں سن مومناں
قسماں سخت جو ٹھیک اساں تے منانسنگ ہمراہی
بھسم ہوئی اونہاں نیک کمائی وڈا خسارہ پایا
سگوں منیا نوح خوار ہو وچہ قیامت آتش ناراں

تاں کہن تعجب تھیں انہاں قسماں چایاں سن جانے
تے مومناں نال آہے وچوں اوہ منافق واہی
اوہ وچہ حقیقت کافر نہ کوئی عمل قبول اوہناں آیا
ایہ اتھے اونھے دوجگ گھاٹا اہل نفاق خسراراں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ
يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ

[1] یعنی جس طرح آپ سے پہلے ہمارا کام پڑا ہوا تھا ایسا نہ ہو کہ بعد میں بھی ہو۔ امد حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کام ڈھیلا یعنی سست ہو جائے اسی واسطے ہم یہود کے ساتھ نہیں بگاڑ سکتے ۱۲ خازن

[2] اس سے معلوم ہوا۔ جو آپ کو منافقین کا اندرونی حال سب کا سب معلوم تھا مگر انکے ظاہر کرنے کا حکم نہ تھا پس جب حکم ہوا تو آپ نے انکو ظاہر کر دیا جو فلاں فلاں شخص منافق ہے اگرچہ آپکو تمام علم تھے مگر جب تک کسی شے کے ظاہر کرنے کا حکم نہ ہوتا تب تک سکوت فرماتے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی۔ سورۂ نجم۔ حلوائی عفی عنہ ۱۲

وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو جو کوئی پھر جاویگا تم میں سے دین اپنے سے پس البتہ لاویگا اللہ ایک قوم کو کہ پیار کرتا ہے انکو اور پیار کرتے ہیں وہ اوسکو نرمی کرنیوالے ہیں اوپر مسلمانوں کے سختی کرنے والے ہیں اوپر کافروں کے جہاد کرینگے بیچ راہ اللہ کے اور نہ ڈرینگے ملامت کرنے کسی ملامت کرنے والے سے یہ بڑائی اللہ کی ہے دیتا ہے اوسکو جسکو چاہے اور اللہ کشائش والا ہے جاننے والا

اے اہل ایمان جو مڑے تو سنتھیں اپنے دینوں کا ئی
جو دوست رکھے اونہاں تے اوہ دوست سب ہناون
راہ خدا اوچھ کرن لڑائی خوف نہ کرن اسلاموں
مرتداوہ جو بعد اسلاموں کرے اختیار کفر نوں
کہیا دچھ کبیر اوہ یاراں ٹولے مرتد ہوئے جیڑے
ہک ذالخمار اسود عنسی جو بنی مدلج تھیں سا ہی
مسیلمہ وہ جا حنبلوں وحشی کینا محتل پیا ہے
خلافت وچھ صدیق ہوئے مرتد ست ٹولے
جنہاں دوست رب فرمایا اوہن لوک مینوں پیارے
یا موسیٰ اشعری سندی قوم ایہ ابن کثیر لیایا
بصری حسن کہیا اوہ ہے صدیق رفیق پیارا
جد وچھ صدیق خلافت ہوئی منکر کئی زکوتوں

پس اللہ جھب لیاوے قوم جو خالق نوں بھائی
مومناں اوتے نرم کفاراں اوپر سخت ہوجاون
ایہ ہے افضل بوہتے جیں چاہی واسع داتا ہوں
اذلہ جمع ذلیل مراد انھے نرمی محبت پردھ تولی
تن کردہ حضور انور دے سامنے کر کے بیٹھے
اوہ شہراں میں ویاں نے ہور مسلط آپ واہی
مرتد یانی اشد جو مدعی ہویا نبوت ظاہرے
جو چھ خلافت عمر خلافت اندر سب تنا
یا فارسیہ نے لوک مجاہد کہلون جیویں اظہر
وچ کبیر اوہ حضرت علی خلافت اوہ اشیر ازیا
ایویں ہور مفسر لکھیا ہے بوبکر فہ سو
اوہناں نال جہاد کرنوں گیا صدیق سنا توں

لہ ایک یمنی ملک جس کا نام اسود عنسی ذوالخمار تھا جو یمن کے شہروں پر مسلط ہوگیا تھا اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عامل کو نکال دیا اور خود نبوت کا دعویٰ کر دیا تھا۔ جادو اور کہانت سے اس نے جاہلوں کو اپنا مسخر کرلیا۔ اللہ تعالیٰ نے فیروز دیلمی اور [illegible] کی فتح اور ذوالخمار کے قتل اور بناہ بنے کی اپنے صحابہؓ کو مدینہ منورہ میں [illegible] کے بعد [illegible] کبیر سلہ مسیلمہ نے حضورؐ کو لکھا تھا کہ ہم اور تم دونوں نبوت میں برابر کے شریک ہیں۔ خلاصہ سہ طلیحہ بن خویلد کی قوم سے حضرت خالد ابن ولید کی تلوار سے مرتد ہو چکا تھا۔ خلاصہ سہ لکھا ہے مدارک میں دلیل ہے بیع اسکے اوپر خلافت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جنکے حق میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ کافروں پر سخت ہیں پس کس طرح سختی کی صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زکوٰۃ سے منکروں کے ساتھ پس رافضی جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے انکار کرنے کو لغو کہتے ہیں انکا اس آیت شریفہ سے جواب منہ کالا ہوا اور اسکے کرشمل صدیق اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی کوئی بعد حضرت صلعم کے نہیں ہوا کفار سے جہاد کرنے والا ہوا مدارک۔ آریا وخلاصہ سہا

سن عمر نبیؐ دی یار کہن ایہ کلمہ پڑھن زبانوں
کویں اونہاں نوں قتل کریں سن کہیا صدیقؓ میانوں

نہ جد لگ کرن زکوٰۃ ادا اونہاں تد لگ تیک نہ چھوڑاں
پر یار کہن ایہ مومن اونہاں قتل کرن کویں لوڑاں

تاں پھڑ تلوار صدیقؓ اکلا ٹریا کرن لڑائی
وت ہولا چار ٹرے سب مگروں دتی فتح الٰہی

جو کرن کراہت پہلے اونہاں سبھناں فیر سلاہیا
جو بعد نبیؐ دے ابوبکر دے تل نہیں کسے ہمایا

جو مثل نبیؐ دی اُٹھ اکلا ٹریا طرف کفاراں
خازن ہور معالم دیوچ لکھیا برخورداراں

رافضی سنگ عداوت عمرؓ و صدیقؓ پھرے اسلاموں
خارجی علیؓ عداوت راہوں ہوئے بدانجاموں

لامذہب سنگ دکھ اماماں وچہ حسد سڑ موئے
نبیاں ولیاں دے ایہ ویری سخت بلا وچہ ڈھوئے

ایہ رب دا فضل دیوی جس چاہی اپنے لطف احسانوں
فضل اتے لطف فراخ خدا دا صفت علم اسجانوں

حافظ | سکندر را نمی بخشند آبے | بزورِ زر میسر نیست ایں کار

ہک سالک طے ایہ پردے کردے پچھے ستر سالاں
بعضے وچہ ویہہ سالاں بعض ہک سالوں ہون کمالاں

ہک وچہ مہینے طے کرن ایہ فقر منازل بھارے
بعض جمعہ وچہ بعض گھڑیوچہ ایہن گذر نہارے

بعضے وچہ طفلی حاصل کردے بخشش فضل الٰہوں
جویں جادوگر فرعونی ہوئے جھٹ نعیم عطاؤں

جاں معجزہ موسیٰ ڈٹھونے سب ترت ایمان لیائے
پلوچہ عارف باللہ ہوئے مرشد تار دکھائے

ایویں کامل لحظے دیوچہ نال توجہ بھاری
سنے ورھیاں دے کھوٹ گوا کے بخشے فیض بکیاری

ابراہیم ادھم اتے رابعہ بصری حال چتاریں
چھڈ دنیا کیا زہد کمایا نہاتے فیض انہاریں

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ

سوائے اسکے نہیں کہ دوست تمہارا اللہ ہے اور رسول اوسکا اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور وہ لوگ کہ قائم رکھتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوٰۃ کو۔ اور وہ رکوع کرنے والے ہیں

ہے مددگار تساؤ ارب رسولؐ اتے ایماں والے
جو ادا نماز زکوٰۃ کرن بھی کرن رکوع متوالے

ف فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے وہیچ سورت انا فتحنا کے۔ محمد رسول اللہ والذین امنوا اشداء علی الکفار رحماء بینھم یعنی آپ کے جو اصحاب ہیں وہ کافروں پر سخت تر ہیں اور آپس میں رحیم ہیں پس یہ آیت تفسیر ہوئی آیت اذلۃ علی المؤمنین اعزۃ علی الکافرین اور نہ ڈرے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی کے ملامت کرنے سے اور نہ مرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور یہ صفتیں انکی ہی ہیں جیسا کہ سورہ نور میں فرمایا مثل اسکی۔ فافہم فتدبر ۱۲ حلوائی عفی عنہ

Marfat.com

نماز شہود حضور آکھوں دین زکوٰۃ وجودوں
وچہ ہے کبیر عبادہ بن صامت دے حق آیت آئی
رب تے نبی دی فقط محبت کافی ہوئی اساہاں
تاقوم اُسدی تے چھوٹو یا کہن نہ ملیے مول ستائیں
جو مینوں جُدا یہوداں کیتا کوئی نہ ملیا چاہے
تاریب فرمایا رب نبی تے مومن دوست تیرے
وچہ دو منشور علی تھیں جاں ایہ آیت رب اُتاری
ڈٹھا یار نماز اندر رہک سائل ملیا بھائی
سائل کہیا نہ دتا کسے مگر جو وچہ رکوع دے
جاں وچہ نماز انگوٹھی ڈٹھی علی سائل دی تائیں
ہا تھ دو کرنا نبی دی اہل ایماناں کارن ثابت ہوئی
محبت بدی وچہ عداوت جو تئے غیر الٰہی
محبت حضرت نال عداوت نفس خلاف ہوا وے
بھی کہیا نہ مومن ہے کوئی جد لگ نہ میں حب کمالوں
تے اہل ایماناں سنگ محبت ہے وچہ دین پیارے
بھی نبی کہیا ہے مومن اوہ جو کارن مومن بھائی
جو ضدی جائے نفس اپنے حق بھی مومن حق جانے

باقی نال خدائے روح معانی وچہ موجودوں
جاں ابن ابی کہیوس مینوں لوڑ یہود نکائی
وچہ خازن ابن سلام جاں آیا وچہ اسلام پناہاں
تاخدمت وچ شکایت لیایا کنوں یہود بلائیں
تے گھر اصحاباں دور نہ ممکن اونہاں ملن ہویائے
کہیا عبداللہ میں راضی ہویا جو تن بیلی میرے
تا حضرت کل مکانوں آئے مسجد طرف سوہاری
فرمایا کسے تینوں دتا ہے کجھ نہیں کائی
ڈٹھا شاہ رسل تاسن اوہ علی جو اہل خشوع دے
تا صفت رکوع دی نال خدا سن کیتا یاد اتھائیر
جو منکر مدد اُنہاں دیوں اوسدی گل نہ منی کوئی
فانہم عدو لی الا رب العلمین آہدے جو ہیں ساڈے
لا یؤمن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا جو دین وچ سیا بجھ لئے
جان تے مال اولاد اپنی نہیں بھی سبوں پیاری
انما المؤمنون اخوۃ جو دین وچہ قرآن سنائے
پیاری جانے اوہ شئے جیہڑی نفس اوسدے خوش آئی
ہُن اپنا نفع تکن اتے بھائی مومن حق نہ جانے

وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝

اور جو کوئی دوست رکھے اللہ کو اور رسول اُسکے کو اور جو لوگ کہ ایمان لائے پس تحقیق گروہ اللہ کے وہ ہیں غالب

جو دوست رب نبی دا نالے اہل ایماناں
محبت رب نبی دی کرنی اینہاں فرمانبرداری
پس ٹھیک نہ او الشکراد ہو غالب سب ذلیشاناں
مومناں کنوں مرد مہاجر تے انصار اظہاری

سلہ یعنی اللہ تبارک وتعالے اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ایمان والے جو اس آیت کے نزدیک کیا ہے اُن لوگوں کو جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء عظام کی مراد سے منکر ہیں ۱۲ حلہ انی غنی عنہ سلہ یعنی نہیں من من عام ہے یعنی جو کوئی اُنکے ساتھ دوستی رکھے وہ غالب ہے جہاں کے ۱۲

جو دین خدا دے مددگار اوہ حزب خدا دا آیا
حزب خدا دا یار نبی دے بھی تابعین تمامی
جنہاں دین خدا نوں یاری دتی جانوں مالوں ٹھاوے
بہی نفس ہے شیطان اندرونی دشمن مارے سارے

اوہو غالب رہن ہمیشہ وچہ خسارن [illegible]
بھی جو تبع اونہاندی مجتہدین [illegible]
بھی جو راہ اونہاندے ٹریا دیریاں [illegible]
اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ جویں وچہ قرآن اشارے

مثنوی

عکس روحانی ہمہ روشن بود
عکس ہر کس را بداں اے دوربیں

عکس ظلمانی ہمہ گلخن بود
پہلوئے ہم جنس مے باید نشیں

تے نصرت غلبہ مول نہ ہووے مگر تاثیر الٰہوں
رب عزت دیون والا اسنوں عزت کل بناؤں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو ان لوگوں کو جو پکڑتے ہیں دین تمہارے کو ٹھٹھا اور کھیل ان لوگوں میں سے دیئے گئے ہیں کتاب پہلے تم سے اور نہ کافروں کو دوست اور ڈرو اللہ سے اگر ہو تم ایمان والے

اے اہل ایمان نہ یار بنا ہو اونہاں لوکا نتائیں
ہور اہل کتاب تے کافر مشرک نہ کسے یار بنا ہو
بن دوستی اہل ایمان کفاراں ہکو جیہی کریندے
جنہاں سیر سلوک تساڈینوں ہے پگڑیا ٹھٹھا بازی
اوہ پہلے اہل کتاب جو اٹکے فقط ظواہر اُپر
تے پئے کفاراں پردے حقوں پاروں نفس تنہاندے

جنہاں دین تساڈا کھیڈ بنایا ٹھٹھے کرن بلائیں
اونہاں نال نہ یاری لاہو رب تھیں ڈرو منا ہو
بھی دنیا سنگ ہریاں لا کی ناحق دین وبخنیدے
تے اونہاں طعن تنوڑے کیتے ہور زبان درازی
مثل یہود اتے باطل اُپر کھڑے نصارے منکر
اوہ دوست رکھن وچہ احوال جدائی فرق جو پاندے

وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۝

لہ روح البیان میں لکھا ہے کہ معراج کی رات میں اللہ تعالیٰ نے اس امت مرحومہ کی بابت حضور علیہ السلام کے آگے شکایت کے طور پر فرمایا کہ میں نے انکو کل کے دن کی کوئی تکلیف نہیں دی جو مانگتے ہیں مجھے کل اور پرسوں کے دن کا رزق تحقیق میں نے انکا رزق کسی غیر اللہ کے سپرد نہیں کیا پھر کیوں خیانت کرتے ہیں میری اور صلاحیت کرتے ہیں میرے غیر کے ساتھ اور اٹھاتے عمل اپنے میرے غیر کی طرف حالانکہ کھاتے ہیں میرا رزق دیا ہوا اور شکر کرتے ہیں میرے غیر کام میں عزت دینے والا ہوں اور وہ عزت میرے غیر سے طلب کرتے ہیں میں نے ہر کافر کی خاطر دوزخ کو پیدا کیا ہے پس وہ یہی کوشش کرتے ہیں کہ اپنی جانوں کو اس نار میں ڈالیں پس جو تابع ہوا نفس اور ہوا کا اور پاک نہیں کرتا نفس کو پس کوشش کی اس نے میرے دشمنوں کے ساتھ ملنے کی ۱۲ روح البیان

Marfat.com

اور جب پکارتے ہو تم طرف نماز کے پکڑتے ہیں اوسکو ٹھٹھا اور کھیل یہ سبب اسکے ہے کہ وہ ایک قوم ہیں کہ نہیں سمجھتے

جاں طرف نماز سدو تھ اوہناں ٹھٹھا ہاسی کردے
ایہ اہل کاسن جو کافر لوکی دینی سمجھ نہ دھردے

مدینے وچہ جد بانگ ملے تاہک یہود اوتھائیں
محمد رسول اللہ سن کہندا جھوٹی ساڑ بائی بھائیں

پس خادم اسدے تھیں دگی اگ تضاؤں
تے ایہ سب تے گھر وچہ سڑ کی سارے ہوئے فناہوں

جاں بانگا بانگ کہی تس دل تھیں سنو قبولو سارے
نہ ٹھٹھا ہاسا کرو خدادا غضب پووے مت سارے

جو سنکے بانگ دل نے لاون مسجد قدم نہ پاندے
اوہ لایعقل بے سمجھ جو سن اذان ہاسا کر جاندے

جاں شاہ رسولاں وچہ مدینے قدم سنجھ فرمایا
تا کھلم کھلے لوک لگے سب کرن نماز ادا یا

کرن صلاح جو وقت اُپراسیں چانا قوس وجایئے
تا جو خبر ہووے ہر کوئی وقت اُپر آجایئے

کسے آکھیا بوق وجایئے جو معمول یہوداں آوے
حضرت عمرؓ کہیا اک شخص لیکاوے وقت جاں آوے

تا عبداللہ بن زید ڈٹھا وچہ خواب اک شخص نورانی
سبز لباس لگن متھے اوس ناقوس ڈٹھا پانی

میں پچھیا اوس کیہا کیا کرسو استا میں
میں آکھیا وقت نماز پوکارنگے اسیں اسدے رانی

اُس آکھیا میں اسنجیں بہتر ساں صلاح بتاواں
میں پچھیا اوہ کیا تسنے کہندا آلہہ جو سخن الاواں

تا بانگ سارے دے کلمے اسنے دیں اوسوقت سکھائے
تا فجرے سوض کیتی وچہ خدمت سن سرورؐ فرمائے

ایہ کلمے دس بلال تائیں جو اوس بلند آوازہ
تا انکے عمرؓ کہیا میں وی ڈٹھی خواب

اجابت بانگے واجب پھر جو بابر سنکے مدینوں
اوہ سنکے ربانی اونویں ہر کلمہ کہے بجا نوں

جو مسجد وچہ جواب دیون اوس استحباب الایا
ایہ لفظاں طحاوی اوچہ خلاصے فتح مچایا

وچہ ترغیب عثمانؓ حضرت شاہ رسلؐ فرمایا
جو سن اذان سبیوں باجھ ضرورت

نماز نیت جو پھر آسنگ ساعت بلال شتابی
تا فرمایا اوہ شخص منافق سمجھ صدیقؓ

ایہ ظلم تے کفر نفاق جاں سدے طرف نماز منادی
پھر سنکے بانگ نہ حاضر ہووے جہت نماز ادا دی

کہیا ابن عباس نماز نہ اسدی جو سن بانگ نہ آوے
پر جے عذر ہووے کوئی وچہ تفسیراں حال رسادے

بانگا چاہیئے خوش آواز جو سنکے ماں شوق [illegible]
نہ ہووے آواز جو کرن کراہت جیوں رومی فرماوے

مثنوی	یک مؤذن داشت بس آواز بد		در میانِ کافرستاں بانگ زد

سلہ اگر بانگ سنکر خفیف سا ہنسے اور کھیل جانے پس یہ کفر ہے اسلئے کہ سنت کی اسمیں اہانت ہوئی اور اکثر غفلت کے ساتھ بے پرواہی کو کام میں لانا [illegible] اور کھیل کے تو لایعقل بمعنی خفیف العقل ہے یا کم فہم ۱۲ خلاصہ [illegible] ناقوس کا بجانا نصاریٰ کا معمول ہوا اور کسی نے کہا بوق کو بجانا چاہئے جو یہود کا معمول ہے ۱۲ خلاصہ ف اسد جل جلالہ سے کہ اگر تم سننے والے ہو ۱۲ سلہ کہا امام نووی نے مستحب ہے ۱۲ روح البیان ۱۲

چند گفتندش مگر بانگِ نماز — کہ شود جنگ و عداوتہا دراز
او ستیزہ کرد بس بے احتراز — گفت در کافرستاں بانگِ ناز
خلق خائف شد ز فتنہ عامۂ — خود بیامد کافرے با جامۂ
شمع و حلوا با چناں جامہ لطیف — ہدیہ آورد و بیامد چوں الیف
بت پرستاں کیں مؤذن کو کجاست — کہ صدا و بانگ او راحت فزاست
دخترے دارم لطیف و بس سنے — آرزو مے بود او را مومنے
ہیچ ایں سودا نمی رفت از سرش — پند ہائے داد چندیں کافرش
ہیچ مے سودے ندانستم در آں — تا فرو خواند ایں مؤذن آں اذاں
گفت دختر چیست ایں مکروہ بانگ — کہ بگوشم آمد ایں دو چار دانگ
من ہمہ عمر ایں چنیں آواز زشت — ہیچ نشنیدم دریں دیرِ کنشت
خواہرش گفتہ کہ ایں بانگِ اذاں — ہست اعلام از شعارِ مومناں
باورش نامد بپرسید از دگر — آں دگر ہم گفت آری اے پدر
چوں یقیں گشتش رخِ او زرد شد — از مسلمانی دلِ او سرد شد
باز رستم من ز تشویش و عذاب — دوش خوش خفتم در آں بیخوف خواب
راحتم ایں بود از آوازِ او — ہدیہ آورد شکر آں مرد گو
چوں بدیدش گفت ایں ہدیہ پذیر — کہ مرا کشتی مجیر و دستگیر
گر بمال و گر بہ ثروت فر دمے — من دہانت را پر از زر کردمے

وچہ حدیث جنت وچہ اول وڈسن نبی کمالے — شہید پچھوں وت وڑے بلال موذن کعبہ نالے
پھر بانگا بیت مقدس پھر جو مسجد نبوی والا — پھر کل بانگے عمل موافق قدر ہووی ہر اعلیٰ
جو للہ بانگ دیوے ست سال نہ خوف اُس نزع اکبر دا — وچہ ہک حدیث اوہ مثل شہیداں فرمودہ سرور دا
نہ حضرت بانگ کہی اس جہت جو کری اجابت ناہیں — اوہ کافر ہووے تے خود دعویٰ تشہد ہووے بنائیں
وچہ اللہ مد الف تے چھکن سانگ پوی رحمانوں — اکبار جے ب تے مد ہووے تا بند انام شیطانوں
مچم انگوٹھے اکھیں دھرنے وقت شہادت ثانی — ایہ فعل صدیق اکبر دا حجت ساڈیکارن جانی

سلہ یعنی اگر آپ اذان فرمایا کرتے اور کہتے اشہد ان محمدا رسول اللہ تو اس جگہ وہم پڑتا ہے کہ شاید اور بھی کوئی نبی ہے ۱۲ روح البیان

سلہ یعنی وقت اشہد ان محمدا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ۱۲

Marfat.com

وچہ موضوعات کبیر دیں ہے علی قاری ملّا فرمایا
وچہ رفع البیان کہیا ایہ ہر چند خبر ضعیف ایہا ئی
تقویہ عینیں رسالہ وچہ تحقیق اسدی ہے ہماری
بھلا فعل صحابی دا کسے عالم بدعت لکھ دکھایا
تے شافعیاں وچہ جمع روا وچہ حنفیاں منع ایہا ئی

بھی عبد الحق محدث اوسنوں ثابت کر وکھلایا
پر وچہ فضائل عملاں اسنوں رد نہ کرو اکائی
لا مذہب ہُن بدعت کہندے عقل دو شاں ماری
جو بدعت کہی صحابہ سنت اُس نے دین وٹایا
جو کہیں ہولی کہیں اُچی کرن آواز اواں وچہ بھائی

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ

کہہ اے صاحب کتاب کے نہیں عیب پکڑتے تم ہم سے مگر یہ کہ ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور اس چیز کے کہ اُتاری گئی طرف ہماری اور جو اُتاری گئی پہلے اس سے اور یہ کہ بہت تمہارے فاسق ہیں

اے اہل کتاب نہ عیب سانوں کوئی ڈٹھا مول نتاہاں
تے جو پہلے ساتھیں اُتریا اوہ بھی اساں منایا
کہیا ابن عباسؓ رسول اللہ دل ٹول بیہوداں آیا
تاہی کہیا میں اللہ منیاں نے جویں دل نازل
جان نام لیا عیسیٰ دا ہوئے روگردان تمامی
تاہے آیت رب کھلی صوفی خازن وچہ لکھایا
اے دین اساڈا سچا تے راہ سدھا سچ نتارے
کہہ اے اہل کتاب نہیں تساں ویرا نکار اساں تھیں
اونہاں دھاں بازو آنسنگ اُڈے طرف مقام مقدر دے
پس ہل وتے اوصاف تنہاں اسا نسنگ اوصاف جواناں
ہو غیر خدا دی کار ن تابع عاجز ہوئے نالے

مگر جو رب اساں منیا تے جو نازل طرف اساہاں
تے اے ہے جو اکثر اہل کتاباں ظاہر فسق کمایا
پچھے کیہڑیاں منیاں اُنہیں نوں صدق لیایا
بھی آیا طرف خلیل اسحاق ذبیح اللہ دی نسل
نہ منے اسیں جو ایس منایا کردے قسم گرامی
تسیں عیب کنوں جو رب اساں منیاں تے جو رب تھیں آیا
پھر ایس گلوں کیوں عیب لاؤ انہاں کہہ محبوب تمہارے
مگر اس حیات جو ظاہر باطن آہے عمل ایہ
ہے ایہ نعمت بابرکت او جس پاسیوں ہو تسیں رسدے
ملت غیرت شہرت حرص تے پوجن کنوں شیطاناں
بھی اونہاں پوجیا وم وہناراں تہ ہی ونجنے جالے

ملہ یا یہ ترجیح ہے جو بعد اللہ اکبر کے کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ کے آگے اشہد ان محمد رسول اللہ بھی چار بار دفعہ کہے جیسا کہ مشکوٰۃ کتاب الاذان میں ہے اور اسکے معارض بھی حدیث بھی موجود ہے جو اسکے منع پر دلیل ہے اور عبد الحق محدث نے جناب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کو ترجیح دی ہے کما لا یخفی علی الماہر جو شخص معمول طریق پر بانگ نہ کہے اوسکو روکا جاوے اور مؤذن پرہیزگار اور متقی ہونا چاہئے جو کہ اوقات پہچانتا ہو کذا فی کتب الفقہ ۱۲ سہ اور جو یعقوب اللہ اوسکی اولاد کی طرف پس پڑھی آپنے ساری آیت یحکم لہ مسلمون تک جو ہلی پانے ملہ ۴ میں گذری ہے ۱۲ خازن سہ اور جو پہلے ہمسے تھا ۱۲ خازن۔

اوہ بڑے ٹکانے ولوں استعداد بھلی بدلائی | سنگ گمراہی دوری دیکھن [illegible]

قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّن ذَٰلِكَ مَثُوبَةً عِندَ اللَّهِ ۚ مَن لَّعَنَهُ اللَّهُ
وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ ۚ
أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا ۖ وَأَضَلُّ عَن سَوَاءِ السَّبِيلِ

کہہ کیا خبر دوں میں تمکو ساتھ بدتر کے اس سے جو میں نزدیک اللہ کے وہ شخص کہ لعنت کی اوسکو اللہ نے اور غصہ ہوا اوپر اسکے اور کئے ان میں سے بندر اور سور اور بندگی کی شیطان کی یہ لوگ بدتر ہیں جاگہ میں اور بہت بہکے ہوئے ہیں راہ سیدھے سے

انہاں کہو ایمان سببوں جے تسیں سانوں برا منا ہو | ہور بغض عداوت رکھو پس اسیں جو چاہاں سو پا ہو
تسیں اپنی خبر لہو تساں بدتر آکھن لوگ تیرے | جو کئوں تساڈے تے جو ربدی لعنت اندر گھیرے
تے غضب ہویا اونہاں اوپر بعضے باندر سور بنائے | تے پوجیو نے شیطان ایہ سخت بری گمراہ ٹھیرائے
کہہ دین ولوں بدا وہو لوک جو ایہ اوصاف رکھاون | لعنت غضب جنہانتے ہویا باندر سور سداون
ایہ حال اونہاندا جو دن ہفتی مچھیاں پھڑدے آہے | اسدن منع شکار آہا اوہ بندر نرہندی ساہے
جواں باندر تے بڈھے خوک ایہ خازن وچہ فرمایا | یا مائدہ دے ناشکر ہوئے جو بنے اوہ سور بتایا
کرن مومن شرمندہ اکثر قوم یہود اشراراں | ای بھائیو خوک تے بوزیناں دیو کنوں کبیر نتاراں
بن مسعود نبی تھیں پچھیا باندر سور جو وہندے | کیا ایہ نسل اونہاندی ہیں بن شاہ رسل فرمیندی
جو مسخ کیتی رب قوم اونہاندی اگے نسل نہوئی | ہی ایہ ربدی مخلوق علیحدہ ابن کثیر کہیوئی
تے مسخ شدہ جن سپ ایہن ایہ ابن عباس گواہی | تے پوجا شیطانی جو وچھا پوجیو نے گمراہی
تے وچہ روافض خوارج نالے خسف مسخ بھی جانی | بہی لا مذہب مرداراں تے حالت سخت وہانی
كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ جو ہر یک فرقے والا | جو سمجھ اوسدی وچہ آوی اسپر خوش نادان زوالا
پر حق ایہو جو تابعدار بنے بونہہ حق جو پاوے | پس مومن تائیں لازم جب اتے چنگا عمل کماوے

لہ یعنی میں تمہیں بہت برے شخص کی جزا کے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دوں سو وہ وہ شخص ہے جسپر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور غصے ہوا اسپر اور کئے اللہ تعالیٰ نے بعض انمیں سے بندر اور بعض سور اور جس نے شیطان کی پرستش کی یہی لوگ ہیں جنکا برا ٹکانا ہے بہت ہی گمراہ ہیں سیدھے راستہ سے ۱۲ خلاصہ و روفی و موضح ۱۲ ۲ جب کوئی انکا برا مر جاتا تھا تو اوسکی شکل پر ہی اوسکا بت بنا کر پوجتے تھے یہ خلاصہ ہے حدیث بخاری کا جو جلد ثانی میں مذکور ہے ۱۲

Marfat.com

بھی سب صفات حمیدہ رکھی جویں حضرتؐ فرمائے
جو ناہ بندے نبی تے ناہ اوہ کنوں شہیداں آے

سب نبی شہید اونہاں عزت راہوں کجن روز حشر دے
یاراں پچھیا کون ایہن اور کیہڑے عملاں تر دے

اسیں شاید اونہاں دوست رکھئے سن حضرتؐ فرمائے
جوین اموال ارحاموں للہ رکھن جب سوہائے

قسم خدا دی منہ اونہاں روشن نوری ممبراں اوپر
نہ خوف اونہاں جد لوکی ڈرسن نہ غم کہاں اڈنبر

عبداللہ صالحی تھیں کسے پچھیا کیونکر ولی پچھیاناں
کہیا نرم کلام تے خلق چنگیرا ہس مکھ چہرہ جاناں

گھٹ اعتراض کری اتی عذر قبولے اہل عذر دی
تے شفقت بہت لیاوے لوکاں نال سخاوت پڑھدے

تاج شاہی طلبی گوہر ذاتی بنما
در خود از گوہر جمشید فریدوں باشی

سعدی
دل خانۂ مہر یار است و بس
در و می نہ گنجد در و کین و کس

وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا

بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ۝

اور جب آتے ہیں تمہارے پاس کہتے ہیں ایمان لائے ہم اور تحقیق داخل ہوئے ہیں ساتھ کفر کے اور وہ تحقیق نکل گئے ہیں ساتھ اوسکے۔ اور اللہ خوب جانتا ہے اوس چیز کو کہ چھپاتے ہیں

منافق اتے یہود جاں آون خدمت وچہ تمہاری
تا کہن اسیں مومن تے اوہ حالت کفروں آون ری

بھی حالت کفروں خدمت تیریوں ایہن باہر جاندے
تے بونہہ جانے رب جیہڑے رہن اوہ مکر فریب چھپاندے

وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ

السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

اور دیکھتا ہے تو بہتوں کو انمیں سے جلدی کرتے ہیں بیچ گناہ کے اور تعدی کے اور کھانے انکے کے حرام کو البتہ برا ہے جو کچھ تھے کرتے۔

توں بونہہ دیکھیں اونہاں لوک جو جلدی کر دیو چہ گناہاں
تے حداں ربدیاں لنگھن نالے کھان حرام تباہاں

سلہ اثم جھوٹی اور ممنوع بات کرنی اگرچہ وہ اللہ جل جلالہ کے شان میں کیوں نہ ہو جیسا کہ شریک کرنا یا کفر بکنا خواہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حق میں ہو جس طرح کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سلیمانؑ اور عزیر اور نبی آخر الزمان علیہم الصلوٰۃ والسلام فی کل الآن کا انکار کرنا خواہ علوم دین سے انکار جیسے قرآن شریف یا اوسمیں جھوٹی تاویل سے کام لینا اور دل سے وضعی حدیثیں گھڑ لینا اور جھوٹے قصے بنانے جھوٹے فیصلہ پر تفصی کرنا یا سحت یعنی رشوت یا سود یا غصب خیانت چوری اور حرام کی اجرت بیوع فاسدہ اور رشوت فریب کی آمدن ہضم کرنا غرض یہ ہر حال میں سخت حرام ہے ۱۲ خلاصہ سلہ [illegible] وہ یہودی مراد ہیں جو انہوں نے اوسکو کہا آمنوا بالذی انزل علی الذین آمنوا وجہ النہار اور انکا یہ قصہ سورت آل عمران میں لکھا گیا ہے ۱۲

Marfat.com

لہ بیشک بہت بُرا جو ہن اوہ مسند عمل کماندے	سخت بیماج یا رشوت آہی وچ
اثم جو کنوں تورات چھپایا فی عدواں جو واہدے	سُحت جو رشوت یا ہے جہ کسی کماندے نگر
پھر بعد الزام یہود نصاریٰ عالماں رب ڈراوے	ربانی علماواں حقوں ایہی خاموش

لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝

کیوں نہ منع کیا اون کو درویشوں نے اور عالموں نے بولنے اون کے سے جھوٹ کو اور کھانے اُنکے حرام کو البتہ بُرا ہے جو کچھ تھے کرتے۔

بولن کوڑ حرام کھاون تھیں کیوں نہیں منع کریندے	ربانی تے عالم ٹھیک بُرا جو ساہن کرینڈے
نصاریٰ عالم ربانی احبار یہودی عالم	احبار جبر دی جمع بمعنی عالم ویکھ معالم
ہوندیاں سوندیاں علم کتاب تھیں پھیر مریداں واہی	کنوں حرام کلام خبیث نہ کیتی اونہاں مناہی
ایہہ ودی بُرائی سی جو کھتی ربانی علماواں	یا لوگ عوام یا دوہاں فرقیاں کیتا فعل کوڑا
کہیا صدیق اکبر میں سُنیا حضرت بحر عطاؤں	جو وچ گناہاں لوکاں ویکھ نہ ہٹکے تنہاں بلاؤں
تا عام عذاب کرے رب اپنا بن ماجہ ایہہ لیایا	پھر کہیا ابن جریر جو سُنیم شاہ رسل فرمایا
گناہ ہوون جس قوم اندر تے قوت ہٹکن آوے	جے نہ ہٹکن رب موتوں پیش اونہاں وچہ عذاب پھساوے
تے ودی سبب عذاب یہود نصاریٰ ایہو آہی	کھان حرام تے کوڑ سوایہہ ودی خبیث بناہی
تاہیں حضرت شاہ رسل تے کہیا معاذ دیتا ئیں	جو کھاہ حلال تے سچ کہہ پھر تدھ ہون قبول دعائیں
جاں کرن عوام گناہ تے عالم ہوون گنگ بانوں	یا ہم زبان اونہاں ہون تاں دونویں ہوندے اہل زیانوں
جاں علماواں خاموشی حق پوشی تا عام لوکائی	گر مجوشی وچہ فسق فجور تاکل پکڑیون بھائی
عالم فاضل صوفی جاجی تے درویش تمامی	صرف انہیں او صافیں مشہر تے وچہ باطن خامی
جے عمل نا کیتے ظاہر باطن ہو یا مطابق ناہی	تا سخت وبال قیامت نوں اس ہر ہک تُولے واہی
جے ایہہ صفتاں بھی عمل کدائیں آوندیاں کم پیارے	یہود نصاریٰ عالم کیوں پھر ایس وعید لتاڑے

لہ اس آیت میں علما کو تنبیہ کے طور پر فرمایا کہ جس بابرکت دین سے تم لوگ عالم اور مخدوم مرجع انام بنے اور مذرانے لیتے اور مولانا کھانے کے حقدار بنے پھر اسی دین اور فقط قرآنی نظم سے غافل رہنا کیا تمکو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ نہی عن المنکر سے چشم پوشی کرنیسے کیسا بُرا انجام ہوتا ہے ۱۲ خلاصہ سے آیت میں تین امر بیان فرمائے۔ اول باوجود قوت اور قدرت کے گناہ دیکھکر نہ روکنا جو کہ حدیثوں سے معلوم ہوا اور دوسرا حرام خوری اور جھوٹ بولنا تیسرا جب عام لوگ گناہ کریں اور عالم خاموش رہیں تو سب کے سب ایک قسم کے ہی عذاب میں ہی گرفتار ہوتے ہیں ۱۲ خلاصہ سے پھر وہاں کو

Marfat.com

مثنوی مولانا روم

پس بکش تو زیں جہانِ بیقرار — جوق گرداند قطار اندر قطار
کار ہادی ایں بود تو ہادئے — ماتمِ آخر زماں را شادئے
بیں رواں کن اے امام المتقین — ایں خیال اندیشگاں را کے یقیں
خیر در دم تا بصبرِ سہمناک — تا ہزاراں مردۂ رویند ز خاک

علماواں تے قوم اپنی نوں لازم کرن ہدایت — اس دی ترکوں پکڑے جاسن نال صحیح روایت
مثل عمرؓ صدیقؓ کرن بعینہ کوشش اہل علم دے — نہ وانگوں اہل کتاب رہن چپ حقوں اہل حکم دے
وچہ کوچے بازار کرن ہشیار جو غافل پاون — رب تے رکھ توکل ناہ کسے چیزوں خوف لیاون
طرف ملامت تے رسوائی خیال نہ ہرگز لیاون — باہجہ رضا تسلیم الٰہی ہر شے دور ہٹاون
لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ صفتاں اونہاں قرآنوں — اینویں صفت اونہاں علماواں دی بنیاندے سلطانوں
نبیؐ کہیا میں قسم اوسدی جس قبضے جان اساڈی — تسیں برائی تھیں روکو دسو چنگے عمل رضا دی
نہیں تے رب عذاب گھلے تساں ٹلے نہ پھیر دعاؤں — پھر ترمذی کنوں حدیث خلاصے دیو پہ ویکھ بناؤں

مثنوی

بیں تو مگزار آں شفا رنجور را — تو ز چشم کور عصائے کور را

کہیا ابن عباس تے عکرمہ ہور ضحاک قتادہ بھائی — جاں مال زراعت وچہ یہوداں رب فراخی پائی
جاں بیفرمان ہوئے حق حضرت نبی چھپاندے واہی — تا مال فراخی برکت کھیتیاں رب اونہاں کنوں اٹھائی
کہیا فخاص بدہاتھ ربدا رزق نہ دیوے سانوں — تا اگلی آیت گھلی رب وچہ معالم خازن جانوں

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ
يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ
اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ؕ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ
وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ وَيَسْعَوْنَ
فِي الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝

اور کہا یہود نے ہاتھ اللہ کے بند ہیں بند کئے گئے ہاتھ انکے اور لعنت کئے گئے بسبب اس چیز کے کہ کہا انہوں نے بلکہ دونوں ہاتھ

لہ غیر قوم پر اگرچہ التفات کریں یا نہ کریں جیسا کہ ارشاد ہوا لا ینہاھم نہ منع کیا انہوں نے اپنی قوم کو ۱۲ خلاصہ

اوسکے کشادہ ہیں خرچ کرتا ہے جس طرح چاہتا ہے اور البتہ زیادہ کریگا بہت کو اُنمیں سے جو تجھ کو اُترا تیری پروردگار تیرے سے سرکشی اور کفر اور ڈالدیا ہمنے درمیان اونکے عداوت اور بغض دن قیامت تک جسوقت جلاتے ہیں آگ واسطے لڑائی کے بجھا دیتا ہے اوسکو اللہ اور دوڑتے ہیں بیچ زمین کے فساد کرنے اور اللہ نہیں دوست رکھتا فساد کرنیوالوں کو

قی کہن یہود ہتھ ربّ خرچ نہیں بن دیند ا
پاروں اوس جو کہی اونہاں نے مندی سخن کو لاہی
تے اللہ ٹھیک دھاسی اکثر اونہاں یہود بلائیں
اساں بغض عداوت وچہ اونہاندے الیا قیامت تائیں
تے وچہ زمین فساد کھلارن جہت اسلام مٹاون
تھہ بند کنوں نہ غرض یہود اں جسمانی تھہ پیارے
ابہہ ابن کثیر روایت لیا حضرت ابن عباسوں
کہیا یہود عذاب ہوسی اساں اُتے روز حسابوں
تا رب جواب دتا رہی تنگی حالت نت نساوی
آکھن ہتھ ہی پاس آہا جو ونڈیا گیا تمامی
بلکہ تھہ خدا دے کھلے نت بھرپور خزانے
کل خلقت نوں جو کجہ بخشیا اج لگ پاک الٰہی
اجیہی کروڑاں حصے چاہے کرے عطا کسے تائیں
سن ابوہریرہؓ یوں وچہ بخاری مسلم نبیؐ الاوے
تے فرمایا تھہ بھری خدا دی خرچ نہ اونہاں گھٹاوے
جو انبر وھرت اوپائی جدوی کتنا خرچ کیتائی
عرش اوسدا پانی تے دوجے تھہ میزان ایہائی
جویں وچہ پیادہ مطلقاں متشابہات الفاظ اعیانوں
ید خدا دی صفت اسیں منئے ساق وجہہ جویں بھائی

بدھے تھہ یہوداں نیکیوں لعنت رب کریدا
بلکہ دونویں تھہ کھلے ربّ کرے خرچ جویں چاہے
جو تیں ول رب تھیں آیا پاروں سرکشی کفر بنائیں
جاں جہت لڑائی اگ جلاون سر کری رب سائیں
نہ اہل فساد خدا نوں بھاون جو ایہ صفت رکھاون
بلکہ تھہ بند کنوں مراد نجل جویں ہن وچہ عرب بولاوے
تے فخر الدین امام کہیا پھر وچہ کبیر نراسوں
چنے روز وچھا اساں پوجیا وت تھہ بند عذابوں
یا دوزخ وچہ رہوتت وانجی رحمت سبیوں ڈاہدے
ہن اُسدی پاس نہیں کجہ ہی ایہ کلمہ کفر خُنامی
موجاں دیوے بحر کرم دا ہر ویلے ہر آنے
کنوں خزائن ایڈ عطاؤں گھٹی نہیں شے رائی
تا بھی اوس پرواہ نہیں کجہ نعمت اوڈک ناہیں
جو فرمایا رب خرچ کریں توں خرچ اُپر تیں آوے
دینہ راتیں ہے خرچ کنندہ کیا اونہاں خبر نہ بھاوے
تے جو کجہ سی وچہ تھہ سچے رب اوہ نہ کہیا سمائی
جس چاہے شان بلند کرے جس چاہی پست بنائی
تو یں اس حدیث اندر متشابہ فرض اونہاں ایمانوں
مراد اونہاندی ربنوں معلم کیف سپرد الٰہی

سلہ یا حضرت صلعم کے ذکر کے محو کرنے میں فساد کرے جو کہ انکی کتاب میں تھا ۱۲ خازن سلہ یعنی حضور علیہ السلام کے انکار اور مقابلہ سے انکو بہت ہی بڑے دن بدلینگے اور سیاہ دل اور گنہگار رہتے جائینگے ۱۲ سلہ یعنی بعد اس مدت مذکور کے خدا تعالیٰ کے ہاتھ بند ہو جائینگے ہمارے عذاب کرنے سے ۱۲

Marfat.com

جو کری اعتقاد تھا ندیو انگوں تھ ربدے جسمانی
اوہ ایس عقیدیوں کافر ہویا مسئلہ پک پچھانی

اتھ بلکہ سمجھے خبر نہیں کیا یدٓ مراد الٰہی
کیف مراد اس سونپ خدانوں من آیا جویں بھائی

ایہ مذہب سلف تے خلف کرن تاویل توافق راہوں
جو محکم نال تشابہ کرن برابر فضل الٰہوں

تا اعضاء نہ سمجھن ربدے لوگ عوام اجساموں
جو لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ ثابت ہویا پاک کلاموں

تے عرش اوسدا جویں بیت اسدا یا ناقہ اوسدا کہندے
جہت شرافت مومن ہر جا وہم مکان اوڈیندی

وچہ دُر منثور کتاب آسمانی میں جنہاں حکم لگایا
تا بغض عداوت وچ اُنہاندے خالق پاکھنڈایا

تورات یہوداں کارن تے انجیل نصاریٰ آہی
ہے قرآن اساڈے کارن پاک کلام الٰہی

پھر سبھنا نکارن بعد نبیدی مصحف کافی آیا
چاہئے چھڈ قانون جہالت اُستے عمل کمایا

جدوی وگڑی لوگ یہودی چھوڑ کتاب آسمانی
تدوی فتح نہ جنگ اونہانوں پہلی نصرت جانی

خواری حال شکست چروکی رہی اونہا نوچہ پیارے
بھی حضرت وقت شکست جنگا نوچ رہن اگوں نت ہاری

مثنوی مولانا روم

چونکہ بد کردی بترس ایمن مباش
وآنکہ غم است برویانند خداش

چند گاہے او برویانند کہ تا
آمدت زاں کو پشیمانی حیا

پارہا پوشد پئے اظہار فضل
بارہا گیرد پئے اظہار عدل

تاکہ ایں ہر دو صفت ظاہر شود
آں مبشر گردد ..... ایں منذر شود

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ

اور اگر اہل کتاب ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے البتہ دور کرتے ہم اُن سے برائیاں [illegible] البتہ داخل کرتے ہم اونکو بہشتوں میں نعمت کے

تے جو اہل کتاب منیندے نبی اتے ہور قرآنے
تے ڈردے تا اسیں معاف کریندی اونہاں گناہ زیانے

تے ٹھیک اسیں اونہاں داخل کردی وچہ باغات نعیماں
نہ باب لطف دا بند نہ کسے رعایت خاص کریماں

لہ یہود میں یہ تفرقہ پڑ گیا تھا کہ وہ مختلف فرقے ہو گئے تھے اپنے دین میں۔ چنانچہ بعضے جبری اور بعض قدری اور بعض مشبہ ہو گئے تھے۔ اسی طرح نصاریٰ بھی اپنے دین میں مختلف ہو گئے تھے چنانچہ بعض ملکانیہ اور بعض نسطوریہ اور بعض یعقوبیہ مگر یہ فرقے بعد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اور تابعین کے شائع ہوئے ہیں جو کہ بدبختی سکھلاتے ہیں۔ چنانچہ یہود و نصاریٰ کا عیب آیت ظاہری میں مذکور ہے ۱۲ خازن شریف ۲ جیسے بخت نصر بابل کی لڑائی میں جو کہ مجوسی تھا اور طیطوس رومی کے مقابلہ میں بھی ذلیل اور خوار ہوئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مجوسی وقت اور یہود نے حضور صلعم کے ساتھ مقابلہ کیا لیکن شکست اور ذلت ہی اٹھائی ۱۲

Marfat.com

ایہ فیض عموم جو آوے پاوے بندش تا کدا ہیں
فقط توریت انجیل تے موسیٰ عیسیٰ منن پیارے

آمنو[1] مطلق چھوڑیا اس وچہ عمدہ غرض بتائیں
پر نفع نہیں ناہ جد لگ منن نبی قرآن سوہے

وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ
رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ مِنْهُمْ
اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ۝ ع ۹

اور اگر وہ قائم رکھتے توریت کو اور انجیل کو اور جو کچھ اُتارا گیا ہی طرف اونکی پروردگار اون کے سے البتہ کھانے اوپر اپنے سی اور نیچے پاؤں اپنی کے سے بعض اونمیں سے ایک جماعت سے بیچ راہ کی اور بہت اُنمیں سے بُرا ہے جو کچھ کہ کرتے ہیں۔

تے جے اوہ قائم رکھدی حکم توریت انجیل تمامی
تا کھاندے اُپروں[2] تلیوں بعض اونہاندے لوک میانے
طرف اُپر دیوں برکت بارش تلیوں کھیت جمیوے
یا اُتوں میوے رکھاں باغاں تلے اناج زراعت

تے جو اونہاں[3] کتاباں رب تھیں اُتریاں ہین گرامی
تے بہت اونہاندے لوک جو کردی بد اعمال زیانے
اوہ روزی بہتی برکت وال جو اُتوں تلیوں تھیوے
برکت عمل کتاب حقانی فضل ودھی ہر ساعت

مثنوی شریف

ہر کہ در مکر تو دارد دل گرو
بر سر کوریش کوریہا نہم
چیست خود را لائق آں ترکماں
آں چراغ او بہ پیش صرصرم

گردنش را من زنم تو شاد شو
او شکر پندارد ور ہر شئے دہم
پیش پائے برہ پیلان جہاں
خود چہ باشد ای مہیں پیغمبرم

معلوم ہویا جس قوم اطاعت کیتی اُپر شرع دے
جاں رب رسول و سارن لوکی چلن چال بُرائی
قحط وبال طاعون امراضاں ہدیاں ہین گناہوں
جو کجھ تنگی سختی آوے شامت بد اعمالاں

اونہاں برکت حاصل وافر مردے تا ہیں غیر شرع دے
تا مینہ نہ وسے فلکوں کھیتوں برکت ونجی بھائی
جے قائم ہون شریعت اُتے ہووے فضل الٰہوں
نہیں تے رب توں کیا حاصل وچہ پاون دُکھ زوالاں

[1] یا دوسری آسمانی کتابیں جو انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئیں یا جو ہماری نبی علیہ السلام پر ۱۲ [2] فوقہم سے آسمانی برکات مراد ہیں جیسا کہ مینہ وغیرہ اور تحت ارجلہم سے مراد زراعت روئیدگی خزائن وغیرہ زمین کے دفینے مقتصد متوسط میانہ چلنا جو کہ گناہوں میں عفو نہ کریں اور نہ عبادت میں حد سے گذریں ۱۲ خلاصہ [3] یعنی اگر وہ پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لے آویں تو عین مقصود ہی اور اگر وہ اپنے ہی پیغمبروں کی کتابیں مانیں اور سچا جانیں تو بھی حضور علیہ السلام کے در دولت پر جھکنا ضروری ہی باوجود اُنکی ہدایت کے بھی ضرور ہی اس دروازی پر جھکنا پڑیگا وہ کتاب یا وہ پیغمبر سوائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ خود اللہ فرماوے	جے بستی والے مندے ڈردی برکت پاندے ٹھاوے
ہن قحط ہدایت دلوں ہویا سخت کھنڈی گمراہی	تاہیں سختیاں اُترن چنگے وقت نہ بارش بھائی
مثنوی　جوانا سر متاب از پند پیراں	کہ رائے پیر از بخت جواں بہ
بصری حسن کہیا جد ملی نبوت بحر عطائیں	تا رب فرمایا حکم اساڈے لوکا ننوں پہونچائیں
تا تنگ ہویا دل حضرت ڈری نہ لوکی متے چھٹاون	تا آیت اگلی نازل ہوئی خازن وچہ فرماون

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ

رِسٰلَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ

وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

اے رسول پہونچا جو کچھ کہ اوتارا گیا ہے طرف تیری پروردگار تیرے سے اور اگر نہ کرے تو پس نہ پہونچایا تو نے پیغام اوسکا اور اللہ بچاویگا تجکو لوگوں سے تحقیق اللہ نہیں ہدایت کرتا قوم کافروں کو۔ کہہ اے صاحب کتاب کے نہیں تم اوپر کسی چیز کے یہانتک کہ قائم کرو توریت کو اور انجیل کو اور جو کچھ اتارا جاتا ہے طرف تمہاری پروردگار تمہارے سے اور البتہ زیادہ کریگا بہتوں کو انمیں سے جو اتارا گیا ہے طرف رب تیرے سے سرکشی اور کفر پس مت غم کھا اوپر قوم کافروں کے ۔

اے نبی جو تیں ول رب تھیں آیا سب لوکاں پہونچائیں	تے جے نہ سب پہونچائیں گویا توں پہونچایا ناہیں
تے اللہ آپ بچاوے تینوں قتل کنوں مردوداں	نہ اللہ کری ہدایت قوم کفاراں نامسعوداں
مسروقوں وچہ دوہاں صحیحاں آکھیا عائشہ مائی	جو کہے تدھ نبی چھپایا وچوں کجھ تس کوڑ کہیا ئی

لہ یا یہود کے حق میں جو حضور نے انکو طرف اسلام کی بلایا تو یہود نے جواب دیا ہم تجھ سے بھی پہلے کے مسلمان ہیں اور حضور کو ٹھٹھے میں اڑاتے اور کہتے کیا تو چاہتا ہے کہ تجھے پکڑیں جیسے کہ نصاریٰ نے عیسیٰ کو پکڑا ہے۔ پس جب حضور نے یہ حال دیکھا تو آپ چپ رہے اسوقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲ خازن ۔ ۲ یعنی مسروق کو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ جو کوئی کہے کہ چھپائی ہے کوئی شے حضرت صلعم نے اس سے جو کہ نازل ہوئی اوسکی طرف پس جھوٹ بکا اسنے پھر پڑھی ام المومنین نے یہ آیت یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک نقل کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے ۱۲ خازن ۱۲ اور مدارک میں لکھا ہے کہ اگر ایک حکم نہ پہونچایا تو گویا سارے ہی حکم نہ پہونچائے اسی طرح یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ جس نے ایک بھی حکم نہ مانا تو گویا اسنے سارے حکم نہ مانے اسواسطے کہ وہ تمام حکم ایک ہی شے کا حکم رکھتے ہیں پہونچانے میں اور منانے میں بسبب داخل ہونے اس حکم کے ۱۲

کہے ابوہریرہ شاہ رسلؐ نے میں دو علم سکھائے
جو وقت ضرورت عالم حکم الٰہی دتے نا ہیں
جو پیغمبر اداسی کم بھارا حکم خدا پہونچاون
جو العلماء ورثۃ الانبیاء شاہ رسلؐ فرمایا
بھی علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل حدیث وسائے
دینی علم سکھاون لوکاں فرض کفایہ پیارے
جو بلغوا عنی ولو آیۃ جویں وچہ بخاری آیا
ہی دینی علم چھپاون حرام جو شاہ رسلؐ فرماوے
ہے موجی لوگ اظہار کرن یا استحباب اشاعت
واللہ یعصمک من الناس نزول اسدے تمیں بہرے
عائشہؓ تھیں وچہ دوہاں صحیحاں شاہ رسلؐ فرمیدہ
تاوس راہ چلدیاں کھڑک تھیا سدان توں آیا
فرمایا تدھ کس اتھ آندا سن اوہ عرض گذارے
ما آئیم جو اجدن پہر وتھیوال ماہ انور دا
اس آیت وچہ اشارت جس خالق دے امر سنائے

سعدی	تو ہم گردن از حکم داور مپیچ	کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

جویں شاہ رسولاںؐ سن صدیق اکبرؓ وچہ بجائے
جویں فرمابزواری رب دیاں عصمت بچدا ضرر بلاؤں

ہک اوہ علم کتاباں دے ظاہر گھٹ گھٹ ہوندا
تا نیک عمل اس عالم دے سب جیون ہمیشہ ہوندا
پھر اوہ جد کم نہ کیتا تا خود دوجے عمل نچاون
عالم لوک نبیاں وارث وچہ تبلیغ لاون
بنی اسرائیلاں وانگ امت میری دے عالم آکھے
جے بعض دسن تاں چنگا نہیں تے سارے عالم مارے
بھاویں اکو آیت میں تمیں پہونچاؤ فرمایا
جو حق چھپاوے سائل کنوں لگام آتش اس آوے
اس چھوہن محرومی بدبختی امر کریں ہر ساعت
یا رنبیدی پھڑوا ہے رہن ہر وقت چوفیرے
وچہ سفر مدینے جو جو کوئی ہوندا سچا صالح بندہ
تا نبیؐ کہیا توں کون کہیوس سعد وقاص دا جایا
میر لوچہ آیا مت کوئی ویری تدھ پچھائے
تا نبیؐ دعا کیتی حق اوسدی خازن خبراں کر دا
خلقت دی ہر شر ضرر تھیں اسنوں رب بچائے
کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ
تکیوں ہجرت کر کے حضرت بترب طرف سدائے
تویں سنگ وسیلی شاہ رسلؐ دے ہوئے امن صفاؤں

لہ یعنی وہ ایک علم ہے اگر میں اوسکو ظاہر کروں تو لوگ میرا حلق کاٹ لیں سو محققین نے وہ علم اسرار روحانی اور علوم ربانی قرار دیئے ہیں اخلاصہ اور دوسری حدیث میں جو آپؐ نے نالایق کو فرمایا کہ جو شخص اس علم کی لایق نہ ہو اوسکو علم کا سکھلانا ایسا ہی جیسا کہ خنزیر کے گلے میں موتیوں کا ہار ڈالنا ۱۲ مشکوٰۃ ۔ اور وہ علم اجتہاد اور اصول فقہ اور قرآن مجید کے دقائق و اسرار وغیرہم پس ظاہر طور تو آیت اور حدیث میں تعارض معلوم ہوا جو آیت کہتی ہے پہونچادو اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور حدیث کہتی ہے نالایق کو علم سکھانا ایسا ہی جیسے خنزیر کے گلے میں ہار ڈالنا پس آیت اور حدیث میں مطابقت کس طرح ہوئی ہے جواب آیت میں حکم ساتھ جو پہونچانے کے وقت حاجت اور ضرورت کے مقید ہو گیا ضروری امور دینی جو اونکے ساتھ حاجت تھی عوام کو اور اونکا سیکھنا قابل فہم عوام کے بھی تھا پس وہ ظاہری علم سوائے تخصیص کے سکھایا گیا اور علوم باطنی جو کہ اجتہاد ہی سو وہ تعلق رکھتا تھا ساتھ خواص افہام کے پس وہ علوم اسیکو سکھائے جائیں جو اونکے سیکھنے کی لایق ہو اور سکو تعلیم فرماوے اور اسبات کا یقین کرنا چاہئے جو علوم ظاہری اور باطنی ایکدوسرے کی شرح اور تفسیر ہیں اور ان دونوں میں کوئی مغائرت نہیں ہاں بعض بعض اسرار وہ ہیں جو وہ قاضی ہو گئے واسطے حضور صلعم کے فقط پس

سعدی

یکے دیدم از عرصۂ رود بار — کہ پیش آمدم بر پلنگے سوار
چناں ہول زاں حال بر من نشست — کہ ترسیدنم پائی رفتن بہ بست
تبسم کناں دست بر لب گرفت — کہ سعدی مدار آنچہ دیدی شگفت
تو ہم گردن از حکم داور مپیچ — کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ
محال است چوں دوست دارد ترا — کہ در دست دشمن گذارد ترا

متعلق طغیاناً وکفراً الخ

اس آیت وچہ اشارت ایہہ جو دین حقیقت ساری — اوہ ظاہری باطنی احکاماں تے ہے منحصر شماری
تے زینت سنگ اعمالوں ظاہر باطن دین اسلامی — بن جذب الٰہی تے تربیت شیون ایہ سب خامی
بھی دنیا تے جو شئے دنیا وچہ منہ پھیرن ہر ولوں — اتی کرن توجہ طرف خدا دی صدقوں رک ہر گلوں
تی روک نفس نوں ہر بد خلق برے اوسدے اوصافوں — تے نال اوصاف سچے دلبر دی متصف ہون نظافوں
ایہ بن تربیت مرشد کامل حاصل ہووی ناہیں — تی قوت نصرت شاہ رسل بن دور گلاں ایہ پائیں
تے کافر قوم جو منکر ظاہر دین فقط اوہ پھڑ دے — تی بن ظاہر عرفان خزائن وتے نظر نہ کردے
اس گلوں اوہ پہلی پھر دے وچہ انکار سدھائے — بلکہ ہر ظاہر نوں باطن روح البیان الائے

جذب الٰہی کا یہ نتیجہ ہے ۱۲ روح البیان

مثنوی

فائدہ ہر ظاہری خود باطن است — ہمچو نفس اندر دواہا کامل است
ہیچ خطاطے نویسد خط بفن — بہر عیش خط نہ بہر خواندن
کنہ بینش را نہ بیند غیر ایں — عقل او بے سیر چوں بنت زمیں
بنت را چہ خواندہ چہ ناخواندۂ — بنت پائے او بگل درماندۂ
گر سرش جنبد بسیرش یا درو — تو بسر جنبانیش غرہ مشو
آں سرش گوید سمعنا یا صبا — پائے او گوید عصینا خلنا

تے جد سب انکار نبوی مثل یہود نصارے — پس پاکی نفس غرور کرو ایہ صفت گندی آشکارا

حکایت

بک شاگرد فضیل قاضی دے وقت نزع جد پایا — فضیل سرہانے اوسدے شروع کیتی یٰسین بتایا
تا کہیا فضیل تائیں شاگرد نہ پڑھ حضرت یٰسینوں — سن کے فضیل شہادت کلمہ کرن لگا تلقینوں
کہیا شاگرد بیزار استھیں ناہ میں پڑھاں کدا ہیں — پس وچہ انکار گیا مرچیلا دتا دین ازائیں

گھر بیٹھ فضیل رحمتاں دن سارا باہر قدم نہ پایا
پچھیا کیہڑی گلوں ہیچ توں نور عرفان گوایا
کہیا ہک غنیمت پاروں آئم سخن الاندا
وچ حاسد غضب خود یاراں پاروں آفت پائی
میں پچھیا اوس علاج کہیا مئں خمر پیویں ہر سالے
پس پیندا رہیا شراب اندر تاہیں دین گوایا
بعد کفر ایمان ہک فیصلہ با تفصیل خدائے

پھر وچہ خواب ڈٹھا شاگرد نوں ترت سدایا
تے سیراں شاگرداں میں پیر اپنا پایا
یاراں آپنیاں آندا آلت اس چونہ منیا ماندا
تدبیر مرض آہی میں طرف طبیب گیا سمجھائی
تاندہ صحت ہوسی تاہوں جان دیسیں ہر حالے
منہاجوں وچہ روح بیانے اسدی نقل لیایا
اگلی آیت وچ فرمایا لوکی سمجھن دانے

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِئُونَ وَالنَّصَارَىٰ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اور جو لوگ یہودی ہوئے اور بیدین اور نصاریٰ جو کوئی ایمان لاوے
ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے اور کام کرے اچھے پس نہیں ڈر اوپر اونکے اور نہ وہ غم کھاوینگے

ٹھیک زبانوں جہناں منیاں لوں منایا ناہیں
تے جیہڑی ہوئی ہوئے صابی ترسا سنگ تنہائیں
جس منیاں رب اتے روز قیامت چنگے عمل کمائے
ناہ کوئی خوف اوہناں اوپر ناہ غم تنہاں عتائے
اس آیت دی تفسیر سیپاری پہلے وچہ ایہا ئی
ان الذین امنوا والذین ھادوا وچ پارہ وچہ دسی آئی

لاتخافوا ہست منزل خائفاں
ہر کہ ترسد مر ورا ایمن کنند
آنکہ خوفش نیست چوں گوئی مترس
ہست در خور از برائے خائفاں
مر دل ترسندہ را ساکن کنند
ورس چہ وہی نیست او محتاج ورس

اولیاواں نوں غم اندوہ نہ خوف حشر دن آیا
قرآن اوپر جہناں ظاہر باطن رہیا عمل سوہائے
وکھ مصیبت سختی آفت رنج جدوں کوئی پائے
تدبیں وٹنہ پاندے خوش ہو صبر کمائے
اوہ ہر حالت وچہ نال خدائے چھڈے نفس ہواؤں
چاہیدے مومن مرض قلب دا کرے علاج دواؤں
تا بریاں صفتاں نفس دیاں چھڈے چھٹے مرض نعمانوں
جان پاوے صحت قلبی تا پھر سوہدا اہل فاقوں
ابراہیم خواص کہیا پنج اہن قلب دوائیں
پڑھن قرآن اتے کرن تدبر سوچن معنیاں تائیں

إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ جو رب فرمایا

دنیا چھڈ کر جہد ریاضت نفس مہا سب مارے

تفسیر نبوی منزل اول جلد اول دیں الیضاً صفحہ ۱۱۳ میں بخوبی ذکر ہو چکا ہے۔ فقیر ۱۲ حلوائی عفی اللہ تعالیٰ عنہ بمنہ وکرمہ

تے خالی رکھن شکم طعاموں راتیں نفل عبادت
زاری عجز خدا دے اگے وقت سحور سعادت

تے صلحاؤں سنگ صحبت مجلس عجب علاج سوہاوے
تے وچہ حقیقت مصلح دلدا آپ اللہ ہی ٹھاوے

تے کل دواؤں بوہتہ تاثیر ایہی وچہ ذکر خدا دے
جو دلاں آرام اللہ دے ذکروں وچہ قرآن آنا دے

اُس خوشخبری جس پڑھیا علم تے اُسپر عمل کمایا
جس عمل نہ کیتا پڑھکے اُس جیہا کوئی بُرا نہ آیا

لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ۭ كُلَّمَا
جَاۗءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ۝
وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ
عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝

البتہ تحقیق لیا ہمنے عہد بنی اسرائیل کا اور بھیجے ہمنے طرف اونکی پیغمبر جس وقت کہ آئے ان کے پاس پیغمبر ساتھ اُس چیز کے کہ نہیں چاہتے تھے جی اونکے ایک فرقہ کو جھٹلایا اور ایک فرقہ کو مار ڈالتے ہیں اور گمان کیا انہوں نے یہ کہ نہ ہوگا فتنہ پس اندھے ہوئے اور بہرے ہوئے پھر ساتھ رحمت کی پھرا اللہ اوپر انکے پھر اندھے ہوئے اور بہرے ہوئے بہت انہیں سے اور اللہ دیکھنے والا ہے ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہیں

اساں اسرائیاں تھیں عہد لیا اتباع تورات انبیاواں
بھی جہت ایمان اتے گھلویم طرف کملاواں

جاں بنی تنہانوں حکم لیاندی جو تنہاں نفس نہ چاہندے
تا اونہاں بعض رسول جھٹائی بعضیاں جان گواندے

تے سمجھیا اونہاں بیدینیاں اساں ہوگ آزمایش ناہیں
پس انھے ڈورے ہوگئے مڑ یا رب وت اُپر تنہائیں

بھی انھے تے ڈوری ہوئے بہت اونہاں تھیں واہی
تے اللہ اس شی دیکھن ہار جو کردے [illegible]

جو حق دیکھن تھیں انھی ہوئی ڈورے سنن خطابوں
پردی غفلت دی تنہاں اکھیں کنیں بوجھ خرابوں

اوہ استدراج نہ سمجھن جو تنہاں ڈھل ملے سرکاروں
جو ظلمت عصیاں نوچ ہوون کالے کفر زنگاروں

اوہ کرن گمان تھیں ملے ایہ جہت اساں بھلیائی
نہ احمق جانن چار دیہاں تھیں پچھے پوسی پھاہی

اوہ کرن گمان خدا تھیں ملے اسانوں ایہ بھلیائی
نہ احمق جانن چار دیہاں تھیں پچھے پوسی پھاہی

وچہ اسفل السافلین ڈگے اوہ اعلیٰ علیینوں
جی رحمت رب ہوندی تا وہندے خود تقصیر یقینوں

لہ تاکہ ان کو قابو کرکے بیدینی سے بچائیں اور گمراہی کے گڑھے سے باہر نکالیں ۱۲ ۲ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اون کی اصلاح کرنے کے واسطے تشریف لائے پس یہود گمراہ ہوگئے اور مسیح علیہ السلام کی لگے توہین کرنے اور عیسائی بھی حد سے باہر نکل گئے اور دونوں فرقے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے بے نور ہوگئے ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ ۱۲

کہیا فضیل جو آخرت والا سفر بنیر یا چاہے
موت سندا رنگ چٹا بھکھوں کا لازم لوکائی
جاں اسرا مرد چہ انھا ڈورا ہوندا مرد پیارے

اوہ یاد رکھے رنگ [illegible]
سرخ مخالف ہوں [illegible]
پس گمراہ ضرور ہووے تا [illegible]

مثنوی شریف

کور را ہر گام باشد ترس چاہ
مرد بینا دیدہ عرض راہ را
ماہیاں را بحر نگذارد بروں
اصل ماہی آب حیواں از گلست
قفل زفت است و کشائندہ خدا

با ہزاراں ترس می آید براہ
پس بداند او مغاکِ چاہ را
خاکیاں را بحر نگذارد دروں
حیلہ و تدبیر اینجا باطل است
دست در تسلیم آں اندر رضا

دوویں ٹول یہود نصاریٰ حدوں لنگھ سدھائے
جویں اگلی آیت وچہ تنہاندا حال خدا فرمائے

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ

البتہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہتے ہیں تحقیق اللہ وہ ہی مسیح بیٹا مریم کا اور کہا مسیح نے اے بیٹو یعقوب کے عبادت کرو اللہ کی کہ پروردگار میرا ہے اور پروردگار تمہارا تحقیق بات یہ ہے جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس تحقیق حرام کی اللہ نے اوپر اوسکے بہشت اور جاگہ اوسکی آگ ہی اور نہیں واسطے ظالموں کے کوئی مددگار

اوہ کافر ٹھیک ہوئے جنہاں بن مریم نوں رب بنایا
تسیں خاص اللہ نوں پوجو جواب میرا ہور تساڈا
تے دوزخ وچہ ٹھکانا اوسدا بدلے شرک تباہی
جنہاں شیخ کہے رب واحد پوجو کل مریداں تائیں
جویں اگلی آیت وچہ خدا نے کفر اسنوں فرمایا

تے حال ایہی خود عیسیٰ نے سی اسرایاں فرمایا
جو شرک کرے سنگ خالق جنت اوس حرام خدا دا
نہ اہل ظلم دی کارن ہی کوئی مددگار پناہی
جے اوہ رب چھوڑن غیراں پوجن کویں نہ کافر آہیں
ہی واحد رب ہکلا اوس بن کوئی معبود نہ آیا

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

Marfat.com

البتہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہتے ہیں تحقیق اللہ تیسرا ہے تین میں کا اور نہیں کوئی معبود مگر معبود ایک اور اگر نہ باز رہیں گے اوس چیز سے کہ کہتے ہیں البتہ لگے گا اُن لوگوں کو کہ کافر ہوئے اُنمیں سے عذاب درد دینے والا

اوہ کافر ٹھیک جو کہن تیجا رب کنوں تناں معبوداں
تے نہیں معبود کوئی بن ہک رب کوڑ کہیا مردوداں

جے اس بہتانوں باز نہ آون ہین شریک جو کردے
تا لگسی اونہاں عذاب دکھاندا بدلے ایس کفر دے

بعض عیسائی آکھن عیسیٰ رب آپے بن آیا
بعضیاں تریجے حصے دا رب نال شریک ملایا

تے ایہ سب باطل کوڑا یہی پروچہ کبیر نتارے
ہک[1] عیسیٰ مریم اللہ تناں آکھن رب نکارے

ہک آکھن پیو پت روح قدس ایہ اللہ ہے مجموعی
جویں سورج شعاع حرارت تنی ہکو ہین ہر سوئی

نہ صفتاں[2] ربدیاں غیر خدا نا ذاتوں دکھ الاون
تے اہل اسلام اپر عیسائی خام اعتراض جماون

جے استھیں باز نہ آون تا تساں ہون عذاب دکھاندے
استھیں ثابت بعض نہ قائل ہن تثلیث اونہاندے

اوہ بھاویں نال انکار رسالت حضرت قائل ہوئے
عذاب[3] جو تثلیثوں وچہ اوسدے ناہ اوہ جاون ڈھوئے

ذبح اجیہاں عیسائیاں دی ہے مردار ٹھہرائی
جو تائب[4] شرکوں اوہ داخل وچہ اہل کتاباں بھائی

جاں متصف سنگ صفات الٰہی اونہاں مسیح نوں پایا
اونہاں اس شبیہوں خالق نوں چھڈ عیسیٰ رب بنایا

جسہ پاکی اجتماع تفریقوں امتزاج ناسوتوں
تے کرن حلول ہر حادث تھیں کر حاصل پاکی ذاتوں

عارف عاشق دیکھ دلائل صدق یقین کریندے
جو ضد اتی ندا تی تشبیہ نہ خالق نوں ہن ویندے

أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ مَّا الْمَسِيحُ ابْنُ
مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَانَ
يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ انظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ

[1] جیسا کہ فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے ءَأَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ مِن دُونِ اللَّهِ یعنی اے عیسیٰ کیا تو نے انکو کہا تھا کہ پکڑو مجکو اور میری ماں کو دو خدا سوائے اللہ تبارک وتعالیٰ کے پھر فرمایا کہ اس شرک کی بات کو رد فرمایا کہ کوئی بھی معبود نہیں مگر ایک معبود ۱۲ کبیر [2] یعنی وہ کہتے ہیں مثل ہمارے عقیدہ کے تمہارا بھی عقیدہ ہے جیسا کہ تم کہتے ہو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے صفات مثل قدرت حیات ارادہ سمع بصر علم وغیرہ حالانکہ یہ غلط ہے کیونکہ مسلمان اونکو خدا کی صفات کہتے ہیں اور ذات باری جل جلالہ سے یہ صفات علیحدہ جانتے ہیں ۱۲ خلاصہ میں اسی طرح آیا ہے۔ [3] اسمیں اشارہ ہے کہ جو لوگ یہ عقیدہ نہیں رکھتے وہ اس عذاب سے محفوظ رہینگے ۱۲ کبیر [4] جو ذکر کہ سابق میں گزرا تھا کہ اہل کتاب کا ذبیحہ حلال ہے اس سے مراد یہی اہل کتاب ہو جو مراد ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں نہ مشرک عیسائی جو اس زمانہ کے درمیان تثلیث یعنی تن خدا وغیرہ ہونے کے قائل ہیں ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ [5] اس آیت شریفہ کے درمیان نصاریٰ کی حماقت ظاہر فرمائی کہ وہ تین خدا ہونے کے مدعی ہوئے یہ صاف بطلان ہے۔ بھلا جو شخص کھائے پیئے سوئے چلے پھرے پاخانہ پھرے پیشاب کرے وہ کس طرح خدا بن سکتا ہے ۱۲ خلاصہ

Marfat.com

کیا پس نہیں توبہ کرتے طرف اللہ کی اور نہ بخشش مانگتے ہیں اوس سے اور اللہ بخشنے والا [illegible]
بیٹا مریم کا مگر پیغمبر تحقیق گذرے ہیں پہلے اس سے پیغمبر اور ماں اوسکی صدیقہ تھی [illegible]
دیکھ کیونکر بیان کرتے ہیں ہم واسطے انکے نشانیاں پھر دیکھ کہاں سے پلٹائے جاتے ہیں [illegible]

کیا پھر مڑن نہ رب ول بھی تس بخشش چاہن نالے
تے ہی رب بخشنہارا تی رحم کنندہ فضل کمالے

نہیں مسیح بن مریم مگر اوہ آہا نبی الٰہی
اُس پہلے گذرے بہت نبی تس مانو صدیقہ آہی

طعام دوویں اوہ کھاندے آہے پھیر کویں ایہ کہندی
ویکھ اسیں کویں دلیلاں لیائی تا بھی اُلٹے ویندے

جویں ہور پیغمبر آئے اوویں عیسیٰ نبی الٰہی
تی مریم ہی اوسدی ماں پیاری اُلٹے مشرک واہی

صدیقہ بونہہ سچی یا اوس آیتاں رب سچایاں
وصدقت بکلمات ربہا وچ خازن ہین گواہیاں

ایہہ عجز انسان لئے ضعف بشر دا رب ظاہر فرمایا
رسول ایہی بن مریم جنوں ماں صدیقہ جایا

جو جنن جمن تھیں پاک ایہی رب تی ایہ کھاندے کھانی
جاں صفتاں حادث رکھدی پھر کویں تنہاں رب ہویانے

جی توبہ استغفار کرن اس تہمت شرک دبالوں
تا رب غفور رحیم ایہی تساں بخشاں خاص نوالوں

جی کر اعتقاد ربوبیت تس ویکھ اوصاف کمالاں
تا پوری مشرک ہو سو سڑ سو دوزخ نت ہر حالاں

باجھوں ایس کہن دے سب ہور صفتاں جائز آیاں
شاہ رسل دی لائق جہڑیاں سچیاں ہین گواہیاں

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۭ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

کہو کیا عبادت کرتے ہو تم سوائے اللہ کے اوس چیز کو کہ نہیں اختیار میں رکھتی واسطے تمہارے ضرر اور نہ نفع اور اللہ ہی سننے والا جاننے والا

کہہ کیا پوجو باجھ اللہ جس وس نہ نفع خسارا
تے اللہ اوہ جو کفر سنے تساں جانی کھوٹ تمہارا

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَاۗءَ

قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَاۗءِ السَّبِيْلِ ۝ ع

کہہ ای اہل کتاب کے مت زیادتی کرو بیچ دین اپنے کے سوائے حق کے اور مت پیروی کرو

لہ جیسا کہ نصاریٰ نے اپنی نبی کو خدا بنا لیا اور بعض نے خدا کا بیٹا پس تم بھی اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو انکی طرح نہ کہو اسکے سوا اور قسم کی تعریفیں بجا ہیں ۱۲ قصیدہ بردہ۔ سلہ غیر الحق صفت ہے مصدر محذوف کی یعنی یہود اور نصاریٰ دونوں حد سے نکل گئے تدارک اور اھوائے جمع ہے ہوا کی جو بولا وے طرف نفسانی خواہش کی کہا شعبی نے جیسا کہ قرآن میں مذکور ہے سو وہ مذمت کے لئے ہے اور خطاب ولا تتبع الھوٰی کا واسطے یہود اور نصاریٰ کے لئے ہو کہ حضرت صلعم کے وقت میں موجود تھے پس ان پہلوں کی تابعداری منع کی یعنی جنہوں نے کہ بدعات نکالی تھیں ۱۲ خازن شریف۔

خواہشوں اُس قوم کی کہ تحقیق گمراہ ہوئے پہلے اُس سے اور گمراہ کیا بہتوں کو اور بہک گئے راہ سیدھے سے۔

کہہ اہل کتاب نے دین اپنے وچہ ناحق ہو حد کدا ہیں
جو بھلے ٹھیک نشاں تھیں مُہری بھی بوہے لوک بھلائے
تفریط افراط غلو نہ کر ہو مثل یہود نصاریٰ
غلو نصاریٰ کہن جو عیسیٰ پسر خدا وا آیا
جاں قوم نصاریٰ عقل موڑائی طرف مسیح گیانے
جو مٹی تھیں گھر صورت پھیر اوڈاوی اوسدے تائیں
تے خبر دیوی جو کھاون لوکی بھی جو گھریں رکھیندی
تے ہک کہن جاں پاکی نفسوں لگدیا تاسوتوں
ایہ اُمت مرحومہ اں طاعت ختم رسالت دی
تا استدلالاندی تھیسن وہاں تھیں اُٹھ سدھاوے

جوں شدی بر یا مہلے آسماں
آئینہ روشن چو شد صاف و جلی
پیش سلطاں خوش نشستہ بس قبول

باہجوں حق آتی مگر نہ جاوے خواہشاں نفس بلائیں
تے گمراہی وچہ پھاتے سدھے راہوں بھل سدھائے
مخالف دینوں ہو پھر کیتو نے اصرار آسکارا
غلو یہود عیسیٰ نوں کہن ایہ نبی نہ ربدا پایا
بن باپ ہوون تھیں کہن لگی تاپت ربدا ہڑ جانے
اتھیاں کوہڑیاں صحت وینداز ندگی مُردے تائیں
ایہ صفتاں ربیاں اسچ ربدا پت اوس تدے منیندی
تے پیوتا وچہ لاہوت ہویا تد خاص خدا لاہوتوں
وچہ طریق سلوک ہوئے جذبات اکھوں حالت
پاون نال وصال دلیلاں جیوں شبلی دسیا دے

نیست باشد جست وجوئے نردباں
جہل باشد برنہانِ صیقلی
زشت باشد جستنِ مہ رسول

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى
ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ
عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ

لعنت کئے گئے وہ لوگ کہ کافر ہوئے بنی اسرائیل سے اوپر زبان داؤد کے اور عیسیٰ بیٹے مریم کے یہ سبب اسکے کہ نافرمانی کرتے تھے اور تھے حد سے نکل جاتے۔ ایک دوسرے کو منع نہ کرتے بُرے کام سے کہ

لعنت کیے گئے وہ کافر [illegible] اسرائیل | زبان [illegible] داؤد عیسیٰ ابن مریم اس جہت سے کہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے نکل جاتے

سلہ جب دیکھا اپنے کافر ہونے کو [illegible] پانی کے ساتھ تو کہا اس نے یہ بہت اچھی دلیل ہے۔ مگر ایسا نقل چاہیے ساتھ دلیل کے بیچے حاصل کرنے تذلل کے۔ ۱۲ روح البیان

جو حدّاں لنگہدے آہے نالے کردے نافرمانی
نہ ہکدے جے نوں فعل بری تھیں منع کرنیدے آہے
جو دن ہفتی حد لنگہی لعنت پئی تنہاں داؤدوں
وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا جو پہلے وچہ سیپارے
معلم ہویا جو کل اسرائی ناہ اجیہے آہے
جو داؤد زبانوں لعنت ہوئی یہود اشراراں
وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ جو سی سنگریزیاں مٹھ چلائی

نہ منع کرنیدے آہے [illegible]
ہی بیشک بہت برا جو آہے کردے [illegible]
جو مائدہ دی تا شکر عیسیٰ نہیں لعنت اونہاں [illegible]
ہفتے والیاں ذکر جو آیتاں آخر [illegible]
بعضیاں دا سی جرم تنہاں نوں اتھ گمراہ کہیا ہے
حقیقت وچہ اوہ ربدی لعنت قرآنوں اظہاراں
طرف کفار نبی رب کہیا مٹھ میری اوہ آئی

مثنوی شریف

ایں نہ کردی تو کہ من کردم چنیں
مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ گشتۂ
کہ ترا از تو بکل خالی کند
گرچہ قرآں از لب پیغمبر است

ای صفاتت در صفاتِ ما دفیں
خویشتن در موج چوں من ہشتۂ
تو شوی لبت او سخن عالی شود
ہر کہ گوید حق نگفت آں کافر است

نبی کہیا دن قیامت لوگ اس امت بعض قبوروں
ایہ اوہ لوک ہوسن جنہاں دیکھ برائی ہٹکیا ناہیں
بہی اسجہت جو دیکھ برائی پردہ گھت چھپاندے

طرف خدا دی آؤسن ہوکے شکلاں باندر سوروں
تی ہٹکن دی اونہاں طاقت آہی پر چپ رہی تداہیں
تی اسدے الٹ ابرار کریندی روح البیان الاندے

ہر کسے کو از صفِ دیں سرکش است
اے تو گفتارِ تعالوا کم مکن
گر مسے گردد ز گفتارت نضیر
ایں دماں گر بست نفسے ساحرش
قل تعالوا قل تعالوا اے غلام

میرود سوئے صفِ کو واپس است
کیمیائے بس شگرف است آں سخن
کیمیا را ہیچ از وے وا مگیر
گفت تو سودے کند در آخرش
بین اِنَّ اللّٰهَ يَدْعُوْا لِلسَّلَامِ

مومن نوں ہے لائق صحبت کرن نہ نال کفاراں
فاسق فاجر غافل جاہل چھوڑی کل اشراراں

۱ یہود اور نصاریٰ کی جو حدیں بیان ہوئی ہیں انکی بابت فرمایا کہ انکا تابع نہو ۱۲ خلاصہ ۲ اور دوسرا یہ کہ مومن اور کافر ایک جنس نہیں پس کافر کے ساتھ دوستی رکھنا اللہ تعالیٰ کے غضب کا باعث ہی اسواسطے کہ کفار کی دوستی واجب کردیتی ہے کہ اولیاء اللہ سے عداوت رکھی جائے اور انکی صحبت سی بیزاری ۱۲ روح البیان ۳ قصہ انکا پہلے پارے دوسرے ربع میں گذرا ہی اور مائدہ والوں کا سورۂ مائدہ کے اخیر میں آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ حلوائی عفی عنہ ۴ اور دوم یہ جو اللہ تعالیٰ نے گناہ کا نام رکھا ہے گناہ یہ اسلئے کہ واجب کرتا ہے انکار کو اور عبادت کا نام عبادت اسلئے ہی کہ واجب کردیتی عبادت معرفت کو اور گناہ پر سبقت کرتا ہے ۱۲ روح البیان یعنی کافر اور مومن کے ساتھ ایک ہی جنس سے دوستی کرنی یہ خدا تعالیٰ کے غضب کا باعث ہوتا ہی اور دوستی کفار کی اولیاء اللہ کی عداوت کو واجب کرتی ہے بس لائق ہی مومن کو کہ انکی صحبت سی پہلو تہی کرے ۱۲ روح البیان ۱۲ جیسا کہ اونٹنی کو محبت اپنے بچے کی تھی اسے کیا معلوم تھا مجنوں کی [illegible]

مثنوی شریف

میل مجنوں پیش آں لیلیٰ رواں — میل ناقہ پس پئے طفلش دواں
گفت اے ناقہ چو ہر دو عاشقیم — با دو ضد بس ہمرہِ نالائقیم
نیست بر وفقِ منِ مُہر مُہار — ترک باید از تو صحبت اختیار
جاں ز ہجرِ عرش اندر فاقہ — تن ز عشقِ خار بن چوں ناقہ
چوں کشادہ سوئے بالا بالہائی — در زدہ تن در زمیں چنگالہا

تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ
اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝

توں ویکھیں بہت منافق دوست رکھن یہود کفاراں — یا ویکھیں نال کفار قریش یہوداں پیار اظہاراں
ہی برا جو اگے بھیجیا اپنی جہت اونہاں دیاں جاناں — جو غضب کیتا رب اپر تنہاں نت لین عذاب ربانا
جو رب نبی نوں مندے تے جو طرف نبی دی آیا — تے بار کفار نہ پھڑدے پھر بوہنہ تنہاں فسق کمایا
ضمیر کثیرا منہم دا ول اہل کتاباں کردے — ویکھیں بہت یہود جو مشرک مکیاں دوست پھڑدی
جو کعب بن اشرف ستر شخصاں نال مکے رل جاندا — اہل شرکنوں مسلماناں سنگ کارن جنگ اٹھاندا
تے نبی مراد محمد ما انزل قرآن ایہائی — تے بہت انہاں تھیں فاسق امر الٰہوں نکلے واہی
اس آیت وچ اشارت اللہ اتھ ظاہر فرمایا — جو جنس جاوی ول جنس اپنی ولے کفر ایمان جو آیا
جو جنس ازل دی فطرت اندر اسول ہر کوئی جاوے — جو ویر باندی سنگ بیلی ہوئے جنس جنس
ہک اولیاواں رحمانی دے سنگ پیار محبت پاندے — [illegible]
کفار اندی محبوں دائم غضب خدا دا آوے — تے نال محبت اہل اللہ دی بندہ رحمت پاوے
جو رب نبی قرآن منن سو ولیاں دوست رکھدے — پر اکثر فاسق لوگ خدا دیاں ویریاں الفت رکھدے
حب ہووے وجہ اللہ ناہ نفسانی حب رکھیوے — رب دے [illegible] ویر کریں سنگ پیاریاں پیار کچیوے
گمراہ فرقے جو ظاہر ہوئے دشمن ہین خدا دے — سلف خلف دی راہوں نکل تابع ہوئے ہوا دے
جو پکڑے چال قدیم اولیاواں اوہ بندہ رحمانی — نال اسدے حب للہ کرنی ہے ایمان نشانی

+ ترجمہ دیکھتا ہے تو بہت کو ان میں سے دوستی کرتے ہیں ان لوگوں کی جو کافر ہوئے البتہ برا ہے جو کچھ آگے بھیجا ہے

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ

البتہ پاویگا تو زیادہ سب لوگوں سے عداوت میں واسطے اُن لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں یہود کو اور اون لوگوں کو کہ شریک کرتے ہیں اور البتہ پاویگا تو نزدیک اونکا دوستی میں واسطے اُن لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں اُن لوگوں کو کہ کہتے ہیں تحقیق ہم نصاریٰ ہیں یہ اسواسطے ہے کہ بعضے اُن میں پڑھے ہیں اور عبادت کرنے والے ہیں اور یہ کہ وہ نہیں تکبر کرتے

توں پاویں سخت زیادہ سب تھیں دشمن مومناں سندے
یہود تے مشرک جیہڑے وچہ شر کدی گنے

تے لوکا نتھیں جو نہہ تیڑی پاسیں حب اندر انکارا
اہل ایمانا نکارن جیہڑی کہن اسیں نیک ہمسائے

ایہ پیار ایہی اس جہت جو عالم عابد بعض تنھانڈے
حق قبول کرن وچہ خود وڈیائی ناہ دیکھانڈے

اتھ کہن مراد نجاشی بھی قس دوست یار تمامی
جو صعصعہ تھیں قرآن اوہ سنکر ہوئے نرم گرامی

تے نال نجاشی اکثر اوسدے یار ایمان لیائے
اہل شاہ حبش ہک کہن جال جعفر تھیں عابد ثابت آئے

تا شاہ نجاشی سنر عالم کھلے طرف بنی دے
جان محمد متوجہ شاہ رسل اوہ پہونچے نیک مقدی

تا سورۃ یٰسین مبارک تنہاں بنی سنائے
اوہ سنکے بہت روئے بھی کل احکام سلام سنائے

آپسدچہ کہن قرآن مشابہت تام رکھیندا
تاں اس چیز جو عیسیٰ اپر نازل ہویا دیندا

حافظ | کارے کنیم ورنہ خجالت برآوریم | روزے کہ رخت جان بجہان دگر کشیم

مومنانکارن دشمن بھاری لوگ یہودی آئے
وچھی نوں جنہاں رب بنایا راہ توحید بھلائے

مرتے حیوانیوں وت ڈوگے مرتبے وچہ جماداں
جو آکھیوئے اونہاں نو اوہ اساں کارن رب بنایا

اینویں مشرک غیر یہود جو پوجن بتان تائیں
اوہ بھی وڈے دشمن کارن اہل ایماناں پائیں

وچہ تھوڑے غصے غضب خدا دی ہین اس جہت نصاریٰ
جنہاں ویکھ عیسیٰ وچہ آپیاں ہیں رب کیہا اظہاری

لہ نہیں تو دوسرے نصاریٰ بھی مسلمانوں کے قتل کرنے اور اسلامی ملک کے خراب کرنے میں کم نہ تھے پس یہاں ٹھیک مراد شاہ نجاشی اور اوسکے دوست ہیں ۱۲ تفسیر رؤنی لہ یہ قصہ سورہ آل عمران میں گذر چکا ہے ۱۲ لہ یعنی جس طرح انہوں نے ہمارے پیچھے اور رب بنالیا ہے تو بھی ہمارے لئے کوئی رب بنا دے۔ جیسا کہ جزوی ہے اسد تبارک و تعالیٰ نے اپنی پاک کلام میں اوسکی ۱۲ لہ جن کو انہوں نے بچھڑے کو اپنا رب بنالیا جس میں کہ کوئی بھی صفت خدائی کی نہ تھی اور کہا انہوں نے کوئی خدا ہمارے واسطے بھی اور نصاریٰ کم درجے کے مشرک ہیں اسلئے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی صفات الوہیت کے نشان دیکھکر مسیح علیہ السلام کی ربوبیت کے قایل ہوئے۔ پس یہود اعلیٰ درجہ کے ۱۲ مشرک ہمارے بہ نسبت نصاریٰ کے ۱۲ تفسیر عزیزی ایبیان

Marfat.com

ہی وچہ معالم خازن کیتی متے قریش بلائیں
تا ہر جا مسلماناں دکھ دیندے گوناگون سزائیں
تے ابوطالب نوں رب حضرت دا مددگار بنایا
جاں یار ڈٹھی وچہ رنج تکلیفاں سرور دوہاں جہاناں
تا یاراں انور تاریاں حضرت حبشے طرف دوڑایا
اوہ شاہ منصف اُتھ ٹھیر وجد لگ رب نے کجھ فرمائی
ایہ چھیویں سال نبوت پچھے ماہ رجب دے پیارے
پھر ہولی ہولی مرد تیاسی نال زناں بھی یاراں
تا مکیاں جاتا حبشی زور پایا ہن مسلماناں
تا لوگ جو قوم اپنی دے جا کر شاہوں موڑ لیاوے
بھی ہور لوگ جو لائق فائق شاہ ولی اوہناں گھلے
تنہاں شاہ نوں راغب کیتا کہن اینہاں دین نواں بدلایا
تے عیسیٰ بن مریم دے حق ایہ سخن اولے کردے
جو دین نواں نہ ودھی اگاہاں موڑ اینہاں اس راہوں
پس سن ایہ سخن نجاشی آکھیا سدو یار مہاجر
تا جعفر سجدہ شاہ نوں کیتا بھی سبھ اوسدیاں یاراں

جو مسلماناں تنگ کریئے تاں اونہاں ٹٹن دین بنائیں
تاں ہک مرتد ہوئے ہک ثابت قدم رہے ایذائیں
پچھے عبدالمطلب دی اس سرور ساتھ بنہایا
تا منع جہاد آہا بن صبر نہ چلے زور جواناں
جو شاہ حبش دا نیک تساں اُتھ ہووی امن سوایا
تا باراں[1] مرداتی چار زناں چھپ گئے حبش دل بھائی
ایہ پہلی ہجرت لہنگہ دریاؤں پہتے حبش سوہارے
جمع ہوئے وچہ حبش زمیں جیویں روضے وچہ اخباراں
تاں مک سفیر تائیں دی تحفے کردے حبش رواناں
پھر عمرو عاص دا جو اونہا نوح فصیح بلیغ سداوی
تا دین نویں تھیں شاہ موڑی ایہ دوہاں دیناں تھیں چلے
نہ موسوی ہین نہ عیسائی وکھ نواں طریق ٹھرایا
سینیا نوح سردار قریش امیداں شاہ تھیں دھردی
تی سنگ اساں ہمراہ کرکے ول اونہاں موڑ اسراہوں
تا جعفر بن ابوطالب آیا سن اصحاب بہادر
جاں پچھ ہوئی فرماندے تھیں روکیا شاہ ابراراں

[1] حضرت عثمان اور رقیہ بیٹی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبیر بیٹا عوام اور عبدالرحمن بن عوف اور عبداللہ بن مسعود [illegible] بن عمیر اور حذیفہ بمعہ اپنی بیوی سہلہ کے اور عامر بن زبیر بمعہ ام العلے کے اور شاہ نجاشی کا نام اصحمہ تھا جس کے معنے حبشی زبان عطیہ کے ہیں اور شاہان حبش نجاشی کے خطاب سے نامزد ہیں جیسا کہ شاہان فارس کا قیصر خطاب ہے ۱۲ تفسیر [illegible]

[2] ماسوا لڑکے اور لڑکیوں کے ۱۲ [3] خازن اور روح البیان میں لکھا ہے کہ ام حبیبہ بیٹی ابوسفیان کی بہن [illegible] خاوند کی ہمراہ حبش کی طرف گئی تھی اور اوسکا خاوند فوت ہو گیا تھا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے [illegible] ہی نکاح کا پیغام بھیجدیا پس شاہ نجاشی نے اپنی کنیزک کو آپکا یہ پیغام دیکر ام حبیبہ کی طرف روانہ کیا تو ام حبیبہ نے یہ خوشخبری سنکر اسوقت اپنے گلے سے پھولوں کا ہار اتار کر اس کنیزک کے گلے میں ڈال دیا اور حضرت خالد ابن ولید کو نکاح کا اذن دیا اور چار صد دینار مہر مقرر ہوا سو نجاشی نے زر مہر اپنی گرہ سے ادا کر دی پھر ام حبیبہ مدینہ منورہ کی طرف روانہ کی گئی اور حضرت جعفر بمعہ اپنے دوستوں کے کشتی پر سوار ہو کر مدینہ منورہ کی طرف آئے اور پیچھے اسکے نجاشی نے اپنا بیٹا اذ ہے نام بمعہ ساٹھ آدمیوں کے ایک خط دیکر روانہ کیا جسکا مضمون یہ ہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنا بیٹا حضور کی خدمت میں بھیجا ہے پس میں نے حضور کی بیعت حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر کر لی ہے اگر آپ حکم دیں تو میں خود اعلیٰ حضور میں شرف حاصل کروں اور میں حضور میں اپنا سلام عرض کرتا ہوں پس کشتی جس میں اذ ہے بمعہ ساٹھ آدمیوں کے سوار تھا دریا میں غرق ہو گئی اور حضرت جعفر بمعہ سترہ آدمیوں کے خدمت اقدس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں [illegible]

جو بن معبود یگانے غیراں سجدہ کرن مناہی
شاہ پچھیا دس جعفر پہلے دین تساں کیا آہا
ہن طرف اساں رب ہادی گھلیا ہٹک جنے کل دینوں
صلہ رحم اخلاق حمیدہ پڑھے کتاب الٰہی
تاں نبی اجازت بخشی جا ہو طرف نجاشی پیاری
سن کہیا نجاشی اوہ کلام الٰہی کہڑی آئی
ایسے جذبے جوشوں جعفر پڑھی کلام غفاری
تاں حق اونہاں ڈرنے والیاں دے ہی اگلی آیت آئی

[illegible]
کہندی مثل قریش آہے [illegible]
راہ اسلام توحید [illegible]
جاں کفاراں تنگ کیتا [illegible]
اسدے حفظ امن وچہ کوئی [illegible]
تاں جعفر پڑھ بسم اللہ سورت مریم اتھ سنائی
جو نرم ہوئے دل مجلس والیاں آنسو ہوئے جاری
کلام الٰہوں اثر جنہاں دل ہویا نال صفائی

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ

اور جب سنتے ہیں جو کچھ اتارا گیا ہے طرف رسول کی دیکھتا ہے تو آنکھوں اونکی کو کہ بہتی ہیں آنسوؤں سے اوس چیز سے کہ پہچانا ہے انہوں نے حق سے

تے جاں اوہ سنن قرآن جو تیں دل بھیجیا اللہ باری
اسکارن جو حق پچھانے اونہاں شان خدا دی
عداوت نصرانیاں سنگ مسلماناں اس کارن ناہیں
بھی عاجز اہل تواضع تے جد سنن کلام الٰہی
ایہ اللہ والے ہون نہ دشمن اللہ والیاں سندی
جاں قرآن سنایا جعفرؓ شاہ نجاشی تائیں
کھول کتاباں اسمانیں تاں کرن موافق ساری
تاں زار و زار روئے سن سن کے نیر چھما چھم جاندے
تاں کہیا نجاشی قسم خدا دی ایہ کلام ربانی
تاں عمرو عاص دے کہیا مخالف ہین عیسیٰ دے سارے

توں دیکھیں کنوں تنہاندیاں اکھیں ہنجوں ہوون جاری
ہی آیت لا یحب اللہ سنگ ایس تعلق ڈاہڈے
جو بعد انہاں نوچہ عالم زاہد کرن پرہیز بنائیں
تا نیر کڈا کڈو گن تنہاں ایہ عادت اہل صفائی
ایہہ یار نجاشی تے جو اوسدی راہ ٹرے سن بندی
سب راہب تے احبار آہی تس گرد اگرد اوتھائیں
قرآن تائیں جاں انہاں دلکش سنی کلام پیاری
واہڑیاں تنہاں ہویاں ترسنی صحائف کتب تنہاندے
جو نازل ہوئی موسیٰ تے اس نال ملے لاثانی
تاں شاہ پوچھیا حق عیسیٰ دے کیا ایہن ظن تمہاری

[1] یہ روایت ابن جریر اور ابن عالم نے ابن عباس رضہ سے اور اسی طرح تفسیر درمنثور میں بھی ہے ۱۲ [2] یعنی یہ مدح اور ثنا عام نصاریٰ کی نہیں ہے بلکہ خاص حضرت نجاشی رضہ اور آپکے یاروں کی ہے اور ان نصرانیوں کی جو ان کے قدم بقدم چلے ۔ خلاصہ ۱۲

تاجعفر کہیا رسولؐ اللہ دا اوہ جویں رب فرمایا
تے کلمہ رب دا حکم خدا دا شاہ سن سخن سنایا
بھی شاہ کہیا اے عرب جانوں صد شاباش تساہاں
تسیں جیہے پاسوں آئے ہو تسیں ہون ہزار ثنائیں
میں وچہ انجیل اے نہاندیاں صفتاں نے خوشخبریاں پایاں
جے مینوں اس بادشاہی دی ناہ تعلق ہوندے
تے جوتیاں چکدا اس لبر دے تے میں وضو کراندا

تے بندہ زندہ کیتا ہویا ہے خالق دا آیا
وچہ الیس کلام اتے انجیل نہ درہ فرق دسایا
بھی اوس شمع النور تے جیہدے پروانے تسیں آہیں
میں ہاں شہادت ٹھیک اوہ بھیجیا رب اجر عطائیں
رہو جتھے تسیں چاہو ناہ تساں خوف بن کجھ بلایاں
تاں میں بھی حاضر ہوندا خدمت وچ رسول سوہنے دے
وچہ تصدیق تنہانے اگلی آیت رب فرمایا

يَقُولُونَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ
فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ
وَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ
اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝

ع ۱۱

کہتے ہیں اے ہمارے رب ایمان لائے ہم پس لکھ ہمکو ساتھ شاہدوں کے اور کیا ہے ہمکو کہ نہ ایمان لاویں ساتھ اللہ کے
اور ساتھ اوس چیز کے کہ آیا ہمارے پاس حق سے اور طمع رکھتے ہیں ہم یہ کہ داخل کرے ہمکو رب ہمارا ساتھ قوم
صالحوں کے پس ثواب دیا اُن کو اللہ نے بدلے اوسکے جو کہا تھا اُنہوں نے بہشتیں چلتی
ہیں نیچے اونکے نہریں ہمیشہ رہنے والے ہیں بیچ اونکے اور یہی بدلہ نیکی کرنیوالوں کا اور جو لوگ کہ کافر ہوئے اور جھٹلایا
نشانیوں ہماری کو یہ لوگ رہنے والے دوزخ کے ہیں

اوہناں ربانی علماواں کیہا سُن قرآن حقانی
اساں ربا اوسنوں منیا جو ایہ سچ کلام ربانی
پیش اُمت احمد وچوں کراساں جہڑے پھرن شہادت
کل اُمتاں حق روز حشر دے نال ثواب سعادت

سلہ نجاشی رضی اللہ عنہ نے ایک چھوٹی سی لکڑی اٹھا کر انجیل والوں بہبان اور قسیسین کو کہا کہ تم سب لوگ متوجہ
ہوکر سُن لو کہ اس پاک کلام (قرآن) اور انجیل میں اس لکڑی کے برابر بھی فرق نہیں ہے ۱۲
سلہ اور یہ کہنا انکا کہ یعنی شہادت دینے والے ہم اس واسطے کہتے ہیں کہ ہم نے جو اپنے نبی کو اُمت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا کہنا
سچا پایا تھا اور قرآن میں شہادت کے [illegible]

تے کی ہویا اساں رب نبیؐ تے ناہ ایمان لیائے
تے اسیں طمع کریندے جو اساں داخل کرے الٰہی
پس ہے لہ دتا رب تنہانوں بدلے آکھن اونہاں
تے لہ بہو بدلہ نیکوکاراں تے جنہاں کفر کمائے
ہاں سُنن اقسام توحیدؔ ذاتاں وتے ہیر تنہانے
جو رب تھیں آیا طرف نبیؐ تس منن نال یقیناں
تاکہن کویں مفصّل مجمل اسیں ایمان لیائے
پس بدلے اوسدے تن تجلیاں سنے علوم تنہانے
تے جنہاں کفر کمایا ہی محجوب اوہ ذات الٰہوں
اوہ بالکل محروم ہوئی ہن پاروں نفس حجابے
صفتاں بریاں حیوانات شیطاناں وچ الیاں پاندی

تنہاں نال محمدؐ شاہد للاں تے تنہاں نال
تو منہ بیکاں منگ لیئے امت جنہاں ہتھ سُہنالے
باغ تلے جنہاں نہراں جاری تے ہن اوتھاں
تے آتشاں ساڑیاں جنہاں ایمان سچے نہ لیائے
جاں نال اوہناں اسلاں تے ریاضت جنہاں کیتے
تے آکھن لکھ اسلاں کنوں گواہاں بندیاں صاحب دیاں
جاں اہل بقا منگ لئی دی اسیں دلوں چاہ لگائے
بخشیاں رب ایہ محسن بدلہ منگ مشاہدے پائے
نہ جاتے کنوں توحید دلائل سڑے دوزخ بھاؤں
تے بریاں صفتاں نفس دیاں نوچ ڈبے ٹول خرابے
اوہ انہے دوئے سُنن نہ ویکھن ذکر شغل ہاں کاہنے

منوی	خوئے بد در ذاتِ تو اصلی نبود	کہ بد اصلی مے نیاید خیر جہود
	آں کہ بدنی عارض باشد کہ او	آمد اقرار و شود او توبہ جو
	ہمچو آدم زلتش عاریہ بود	لاجرم اندر زماں توبہ نمود
	چونکہ اصلی بود جرمِ آں بلیس	راہ نبودش جانب توبہ نفیس

۱؎ یعنی ہم کسطرح انکی تصدیق نہ کریں ومالنا مبتدا ہی ولا نؤمن حال ہی یعنی مومن نہ ہونگے کی حالتمیں ویقولون ومالنا قائما اور ونطمع حال ہی فاعل سی جو موجود ہی نؤمن کے بابیں ونحن فاعل نطمع کا پوشیدہ ہی ۱۲ مدارک ۲؎ یعنی ایمان لانیکے ساتھ حالانکہ ہم طمع رکھتے ہیں ۱۲ ۳؎ مدارک میں لکھا ہی کہ جو دلیل ذلک جزاء المحسنین میں ہے کہ ایمان کا اقرار زبان کے ساتھ کرنا ایمان میں داخل ہے جیسا کہ فقہاء کا مذہب ہے اور فرقہ کرامیہ اسکے مخالف ہی وہ کہتے ہیں کہ فقط کہنا ہی کافی ہے کہ ایمان لائے ہم جیسا کہ نجاشی کے یاروں نے کہا پس اوسکا جواب یہ ہی کہ انکی آنکھوں سے آنسوؤں کا بہنا اور رونا ہی احسان کرامیہ فرقہ کے قول کو اور فقط کہنا کہ ہم ایمان لائے یہ معتبر نہیں ہوتا جیسا کہ پہلے پارہ کے پہلے ربع میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۸ یعنی بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے ساتھ ایمان لائے اور قیامت پر اور حال یہ ہی کہ وہ ایمان والے نہیں اس خاطر کہ انکے اس کہنے پر انکے دل کی تصدیق نہیں ۱۲ مدارک۔ ۴؎ اور کہتے ہیں ای اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں گواہوں کے ساتھ لکھ یعنی آپکی امت میں سے جو لوگ اس امت کے گواہ ہونگے قیامت کی دن جب رسولوں کی رسالت کا انکار کرینگی انکی امتیں پس اسمیں اس امت مرحومہ کی بیشمار فضیلت ہی۔ تب ہی تو کہدیا تھا نصاریٰ کے علماء اور انکے زاہدوں نے کہ ای اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں گواہوں کے ساتھ لکھ اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم گواہی دینگے اپنی امت پر پس اسمیں بھی آپکو فضیلت ہی تمام پیغمبروں پر یہ خلاصہ ہی حدیث جو در منثور میں نقل کی ہے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ ۵؎ وہ تین تجلی یہ ہیں (۱) ظلم پر رونا (۲) دعا کرنی اوپر عطا کے (۳) قضا پر راضی رہنا ۱۲ مدارک ۶؎ یعنی مشاہدہ کرنیوالے وحدت الٰہی جل جلالہ کے ساتھ رکھ کثرت میں استقامت اللہ جل جلالہ کے ۱۲ روح اور زرقانی

Marfat.com

جاں تبرزیارت بایزید آیا ہک شاہ تداہیں　　کہندا ہک مریداں میں شیخ حالات سنایئں
کہندا شیخ میرا جس ڈٹھا ئے نہ اوہ وچہ ناراں　　تاشاہ کہیا بوجہل نبیؐ نوں ویکھ سڑ کیوں خواراں
تے شیخ تیرا وصف نہیں بنی تھیں کہی مرید جوابوں　　بوجہل نبیؐ نوں ناہ ڈٹھا پر فقط یتیم حسابوں
یعنی جانوں ایہہ ہک طفل یتیم ابوطالب دا　　جے صدق یقینوں منہ امنہ اھیجیا ہو یا ربدا
تا دوزخ وچہ نہ سڑدا ویکھ طرف بلقیس پیارے　　جو خط[1] سلیمانی وہندیاں صدقوں موسن ہوئے تارے

پیشگوئی نمبر ۱۰

چوں سلیماں سوئے مرغانِ سبا　　یک صفیرہ کرد بست آں جملہ را
جز کمرمغ بدِ بے بال و پر　　یا چو ماہی گنگ بد از اصل کر
نے غلط گفتم کہ کر گوہر نہد　　پیش وحی کبریا شمعش نہ
چونکہ خود از دل و جانِ عزم کرد　　بر زبان رفتہ ہم افسوس خورد
ترک مال و ملک کرد او آں چناں　　کہ بسترک نام ذنگ آں عاشقاں
آں غلامان و کنیزانِ نیاز　　پیش چشمش ہمچو بوسیدہ پیاز
یا غنہا او قصرہا او آب زود　　پیش او از عشق او گلخن نمود
عشق در ہنگام استیلا و خشم　　دشت گرداند لطفہائے بچشم
صدیق بلال صہیب جو اں جنہیں اکھیں تار دسایا　　اوہناں اکھیا ننال جو ویکھے تس کل مدیایا
گفت لیلی را خلیفہ کائے توئی　　کز تو مجنوں شد پریشان و غوی
از دگر خوباں تو افزوں نیستی　　گفت خامش کز تو مجنوں نیستی
دیدۂ مجنوں اگر بودے ترا　　ہر دو عالم بیخبر بودے ترا

ابن عباسؓ طبرانی سن نقل حدیث لیایا　　تے ابن جریر نے بن حاتم نس تے
کہیا ابن عباس ہک شخص نبیؐ نوں کہیا جاں گوشت کھاوال　　تاں شہوت زناں ہووے میں خود پہ لحم حرام ٹھہراوال
تاں اگلی آئت نازل ہوئی رب صاحب فرمایا　　جو چیزاں کیتیاں رب حلال اوہناں کرن حرام آیا

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۝ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَیِّبًا ۪

[1] حضرت سلیمان علیہ السلام کے خط کو بلقیس نے دیکھکر اپنے مدبروں کے ساتھ مشورہ کیا تو انہوں نے کہا ہم اسے قتل کر دیتے ہیں تو بلقیس نے کہا اس نے نبوت کا دعوی کیا ہے اور خدا کے نبی بزرگی والے ہوتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالی کے بندے ہیں انکو کوئی بھی قتل نہیں کر سکتا پس وہ اس امتحان کے بعد ایمان لے آئی ۱۲ رحمۃ البیان ۱۲

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت حرام کرو پاکیزہ اس چیز کا کہ حلال کیا ہے اللہ نے تمہارے لئے اور مت نکل جاؤ حد سے تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا ہے حد سے نکل جانیوالوں کو اور کھاؤ اس چیز سے کہ دیا تمکو اللہ نے حلال پاکیزہ اور ڈرو اللہ سے وہ جو تم ساتھ اسکے ایمان لانیوالے ہو۔

ای مومنو کرو حرام نہ اپنے تے تسیں پاک اشیائیں
جو کیتیاں رب حلال تسانوں تے حد لنگھو نا ہیں
ٹھیک نہ حداں لنگھن والیاں دوست رب رکھیندا
کھاؤ اوستھیں جو تساں رزق حلال طیب رب دیندا
تے رب تھیں ڈرو نہ کرو حرام جو کیتا رب حلالوں
اوہ اللہ سنگ جسدے لیائے تسیں ایمان کمالوں
ابن عباسوں ابن جریر اتے ابن حاتم نے لیائے
جاں کجھ یاراں ذکر کٹن وچہ رلسل متے پکائے
بھی کہندے دنیا لذاتاں شہواتاں دور ہٹائیے
تے وچہ زمین دے پھریئے رہباناں جویں پھر دیاں پائیے
پس شاہ رسلؐ ایہ گلاں سن تنہاں آکر یاد کرایاں
تا یاراں عرض کیتی ایہ بیشک پک پکائے بھایاں
سن نبیؐ کہیا میں روزہ رکھاں بھی افطار کریندا
بھی پڑھاں نماز نالی ہاں سوندا عقد نکاح انہیدا
پس جو چلے چال میری تے اوہ ساڈی تھیں آئیا
جو سنت پڑھے نہ ساڈی ساڈی تھیں اوہ باہر سدھایا
ابو داؤد[1] ہور ابن جریر ایہ مالک کنوں الاندے
جاں بن مطعون عثمان اتے اوسدے یار حرام ٹھیراندے
اونہاں چیزاں شہوت والیاں اوپر نفس حرام ٹھہرایاں
بھی کیتیاں زناں حرام اتے کٹی ذکر اپنی کجھ بھائیاں
پھر ہور روایت عکرمہ کولوں ابن جریر لیایا
جو بعضیاں یاراں خصی ہو جاون تے متا پکایا
تے گوشت کھاون چھوڑ تو نے بھی چھڈیاں عوراتاں
تا فرمایا رب تسیں حرام نکرو حلال نجاتاں
ہور نخعی ابراہیموں حضرت ابن جریر نتارے
جو گوشت تے خوشبو کجھ یاراں ہیں حرام شماری
پھر ابن جریر سدی تھیں کردا ہور روایت بھائی
جو بعض نبیؐ دیاں یاراں پیاریاں ایہ گل آکھ سنائی
جویں[2] نصارے نفس اپنے تے شیئں حرام ٹھہرایاں
ایویں اسیں حرام کران خود اوپر بعض اشیایاں

[1] بخاری اور مسلم میں حضرت عائشۃ الصدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بعض صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے حضور صلعم کے بعض حرموں سے حضور علیہ السلام کی عبادت کا حال دریافت کیا کہ چھپ کر کیا کرتے تھے۔ سنکر بعض نے کہا کہ ہم گوشت نہیں کھائینگے اور کہا بعض نے کہ ہم عورتوں کو نکاح نہیں کرینگے اور کہا بعض نے کہ ہم نہیں سوئینگے بستر بچھا کر پس یہ خبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گوش گذار ہوئی تو فرمایا آپ نے کہ ان لوگوں کا کیا حال ہے جنمیں سے بعض نے ایسا ایسا کہا۔ مگر میں تو روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں یعنی کبھی میں روزہ رکھ لیتا ہوں اور کبھی افطار کر دیتا ہوں اور میں سوتا بھی ہوں اور قیام بھی کرتا ہوں اور گوشت بھی کھاتا ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں پھر جس نے میری سنت سے منہ پھیر لیا پس وہ ہم میں نہیں ہے ۱۲ درمنثور ص ۲۰۴ و ۲۰۵ [2] حضرت عبدالرحمان سے ابن ابی شیبہ اور ابن جریر روایت کرتے ہیں کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں تم لوگوں کو ہرگز یہ حکم نہیں دیتا کہ تم قسیسین اور رہبان ہو جاؤ بلکہ یہ حکم دیتا ہوں کہ میرے قدموں پر چلو اور اسلام کے حامی اور مددگار بن جاؤ ۱۲ درمنثور

Marfat.com

حرام کیتا کے گوشت چربی خواہ حرام ہک کرے
جو خانان کہدن حضرت محشر حال سنایا یاراں
تاہن مظعون دے گھر اندر کیتا کٹھ اصحاباں
عمر تے ابن عمر سلمان مقداد سالم دس تلے
جھٹ لباس الا ستن اپنے راہب جیونکر پیارے
نہ گوشت چربی کھاؤنڑوں اوپر فراش نکائی
گھر وہر چھڈ بھوندے پھریئے ہوسی نداں رہائی
اکھن آہو ٹھیک اساں کیتی سنکی سنگ ارادے
ہی نفساند ابھی حق تساں پروسیا انس پیاراں
خواب کرو بھی قیام تے بیں ایہ دو لیوں ہاں کردا
جو سنت میریوں پھر اوہ اساڈیو چوں ناہیں
ہو کیا حال اوہناں جنہاں زناں حرام ٹھیرایاں
میں راہب تے قیس بن دا حکم دیواں کسوڑیں

ہک خصال حرام کرن جویں بن مظعون عثمانوں پچھدے
ذکر قیامت سنکے ڈاہڈا خوف پیا ابراراں
ابوبکر علی تے بن مسعود ابوذر معقل احباباں
راضی رب ہوئے ہی ہر اک تھیں کرن صلاح سب پیارے
اہلت کٹو روزے دائم نت عبادت سارے
نہ پاس زنانے جاتے خوشبو ترک کرو سب بھائی
سن رسول اللہ گل نبی آپ چھیا تساں صلاح چائی
فرمایا میں حکم نہ اہناں کماں کنوں خدا دے
کدی روزہ رکھو تے کدی چھوڑ عبادت نیک شماراں
کبھی گوشت چربی کھاواں صحبت نال زنانی کردا
پھر یاراں نوں اکٹھیاں خطبہ پڑھیا بحر مطائیں
تے خوشبو ملناں کھانا سنوں نعمتاں رب بنایاں
جو ترک کرن ایہ چیزاں دین سنڈیو جہ روا نہ آہیں

سلہ یعنی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عثمان بن مظعون علی ابن ابی طالب ابن مسعود مقداد بن اسود سالم مولا بن ابی حذیفہ کا اور تمام یہ سب گھر بنیں عورتوں سے الگ ہو کر مسجد [illegible] جس کا نام راہب رکھا تھا اس کا حرام کیا ہوا کھانا کپڑا بس کو مگر بنی اسرائیل کے سلاح کی مانند کھاتے اور پہنتے اور قصد کیا [illegible] ہو جائیں اور ترک کیا [illegible] ملوں کے مذہبوں پر یہاں تک کہ نازل ہوئی یہ آیت [illegible] اور حضرت عثمان بن مظعون نزدیک [illegible] عورت کے پس آئی وہ عورت حضرت عائشہ صدیقہ رضہ کی خدمت میں اور [illegible] پس [illegible] دوسری امہات المومنین یعنی حرم [illegible] رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ہوئے ہو اور تیرے بالوں کو کنگھی اور خوشبو کیوں نہیں کی ہوتی [illegible] ملوں سے تیرا من [illegible] امہات المومنین [illegible] بھی گھر میں رونق افروز ہو اور فرمایا کہ [illegible] اپنی عادات بیان کی پس بلا بھیجا آپنے عثمان بن مظعون کو اور ارشاد ہوا کہ [illegible] امد کے لئے چھوڑ دیا ہے اسلئے کہ میں عبادت کے واسطے خالق ہوا ہوں [illegible] اپنی بیوی کی مخاطر اور داخل ہوا پر [illegible] کر دیا اور داخل ہوا اپنی عورت پر [illegible] حضرت عائشہ رضہ کی طرف [illegible] عائشہ اور فرمایا کیا حال ہے تیرا اسے بولا [illegible] کیا حال ہے کہ جنہوں نے اپنی عورتیں [illegible] بھی سوتا ہوں اور [illegible] افطار بھی کرتا ہوں پس جنہ [illegible] جس جس بات کا [illegible] سب سن لی آیا اور [illegible] کے۔ اور حجرہ کی چار دیواری کو اختیار کرنا یہ ہمارے [illegible]

Marfat.com

ہی رہبانیت اُمت میری کرن جہاد لڑائی
پوجو ہک خدا نوں کرو شریک اُس نال نہ کائی
نہ خود جاناں تے سختی کر ہو جیونکر اگلیاں چالے
ابو الشیخ ابی بن منذر ایویں عکرمہ کنوں الاون
جاں چیزاں پاک اونہاں نفس اپنے تی بہت حرام ٹھہرایاں
تحریم[۲] حرام کرن کوئی شی جو نفسوں منع کچیوے
ہی طیب پاک لذیذ جو جس تے فتوی شرع لگاوے
حلال شئیں نوں نال عقیدی کرو حرام نکائی
ایہ ظن[۳] اصحاباں دے حق کرنا روا نہ ہرگز بھایاں
بلکہ پاروں عمل کرن تنہاں چھوڑن لذاتاں دا
تے تحرموا تھیں لا تترکوا بھی سمجھیا جاوے ناہیں
یعنی ترک نہ کرو حلال چیزیں ۱۲
تنہاں[۴] سخت مجاہدی کرکے نفسانی شہوات ڈرائے
جے حرمت اعتقادی کیتی ہوندی اہل سخانے
بل لا تحرموا دے بعد مقدر کلمہ پیارے
مثل حرام[۵] نہ منع پچھانوں جو حل چیزاں آیاں
یا کرو نہ لازم حرمت نال قسم دی حل اشیا واں

تے روزے رکھن اُنہاں کاون جنگل پھرن [illegible]
عمرہ حج[۱] زکوٰۃ نمازاں روزے کرو ادائی
ہلاک ہوئے اوہ سختی راہوں خازن وچہ حوالے
جاں یا رنبیدے متا پکا کجھ شئیں حرام ٹھہراوے
فلا تحرموا ما احل اللہ مومناں ہو یا خطاب انہاں
نہ شرعی حرام جو اس حرمت تھیں ظاہر کفر لگیوے
یا جو پاک سداوے اتے حلال جو دلنوں بھاوے
نہ حد شرع تھوں وہو نہ ترک حلال کرن بھلیائی
جو شئیں حلال اونہاں نال عقیدے ہون حرام بنایاں
تنہاں ٹھیک ارادہ کیتا آہا چھوڑن شہواتاں دا
جو سلف خلف دی صوفیاں اکثر چھوڑیاں بونھ اشیائیں
تے لذاتاں نفسانی چھوڑ مشاہدے دلبر پائے
تاں نال ایمان خطاب کیتا کیوں انہاں اتھ خدا نے
علی انفسکم یعنی خود نفساں تے کرو حرام نہ سارے
یا احباراں قسیساں وانگ نہ لازم ترک بنایاں
یا سختی نال[۶] نہ خود نفساں تے کرو حرام بناواں

مشابہت ہوتی ہے انکی اور قطع عمل اور سستی اور پستی لازم ہوتی ہے ۱۲

[۱] جب انہوں نے اپنی جانوں پر سختی کی تو پھر سختی کی اللہ تبارک تعالیٰ نے اُنپر پس یہ بقایا ہی شہروں میں حجروں کا ملنا تو نازل کی اللہ تبارک تعالیٰ نے یہ آیت ۱۲ [۲] یعنی اپنے حق میں حلال کو حرام کی طرح سمجھکر ترک نہ کرو اور مکروہ نہ جانو اور انکے ترک کرنے کو اسلام کا طریقہ نہ ٹھہراؤ اور نہ سبب رضاء الٰہی کا جانو پس لا تحرموا اگر اپنے ظاہری معنوں پر ہے تو پھر تعلق اسکا اعتقاد کے ساتھ ہے مگر یہ آیت کے شان نزول سے پایا نہیں جاتا۔ اور ساتھ ترک کرنے حلال کے حکم اسکا تعلق رکھتا ہے اسلئے کہ شان نزول اسکا سبب ہے قصد اور مشورے اصحابوں کا جیسا کہ روح البیان اور خازن وغیرہ سے ظاہر ہے ۱۲ [۳] پس اس آیت کا تعلق اس سورہ شریفہ کے ساتھ ساتھ واقع مذکور کے صحیح نہیں ہے جو وہ حضرات حلال کو ساتھ عقیدے کے حرام نہ کرنے والے تھے ۱۲ [۴] حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ شہوات و لذات کے ترک کر دینے میں سخت مجاہدے کرتے رہے ۱۲ [۵] اسواسطے جو قطعی حلال کو حرام جاننے والا ساتھ اعتقاد کے کافر ہوتا ہے ساتھ اجماع امت کے پس انہوں نے ہرگز اعتقاد کی رو سے کوئی شی بھی حرام نہ کی تھی۔ نہیں تو مومنین کا خطاب نہ ہوتا ۱۲ [۶] فقہا متفق ہیں کہ حرام کو حلال کرنا قسم ہے اور لازم ہوتا ہے موافق قسم کے عمل کرنا نہیں تو کفارہ ادا کرے مگر حدیث میں آیا ہی جو شخص قسم کے ساتھ ایسی شئے کی ترک کرے جسکا اختیار کرنا کر لینے کی ترک سے افضل تھا تو پس قسم کو توڑ کر اسکا کفارہ ادا کرے اور اس بہتری اور فضیلت کو نہ چھوڑ دے اور گناہ کے کام پر اگر قسم کھالی حالانکہ اسے گناہ بھی جانتا ہے پس اسکو چھوڑ دے اور اگر ہر ایک مباح چیز کا چھوڑنا گناہ ہوتا تو پھر کوئی قسم عہد وفا کرنے کے لایق نہ ہوتی پس یہ اتفاق ہی باطل ہے۔ پس معلوم ہوا کہ دیدہ دانستہ ہر قسم کے کسی فائدے یا محض اپنی خوشی سے حلال چیزوں کو چھوڑ دینا جائز ہے طمع کی نفرت سے یا علاج کی خاطر یا کسی ضرورت سے یا کسی اور وجہ سے

Marfat.com

یاں چیزاں حکم نہ حرمت لاؤ جنہاں حرمت ناہیں
طرف حلال اشیائیں روح معانیوں لکھیا پائیں

پر نال خوشی جے ترک کری کوئی لذاتاں نفسانی
سمجھ حلال رواتاں جائز کرن جیویں رحمانی

کل الطعام کان حلاً لبنی اسرائیل جیویں کہیا رب جلیلی
حلال اسرایاں طعام آہی بن مگر جو اسرائیلے

حرام کیتا خود اپر کھاناں شروع چہارم پارہ
الا ما حرم اسرائیل رب کیتا صاف نتارا

جو بعضے چلہ نشین اتے عابد گوشیاں بیٹھن والے
بھی عامل لوک ہر دیکھو دیکھی ترک کرن منوالے

حیوانات لذات ایہ رہبانیت ہووے ناہیں
وچہ ایس مقام نا نکدی سنبھل پیاریا قدم ٹکائیں

جو راہب بے قسیس آہے اونہاں دائم ترک کرنیدی
تے اوس چھوڑن تائیں موجب برکت ساہن سنیدی

تے استعمال اونہاں دیوں کہندے ضرر عظیم ایہائی
جویں بعضی جاہل منتر جنتر پڑھنے والے واہی

لوگ جو لگے وچہ مجاہدے ریاضت وال سوہارے
اونہاں[1] ہور سببوں چھوڑیاں جیوں اصحاب صفہ دے پیارے

جویں نبی کہیا جو عقد نکاح دے قدرت پاوے ناہیں
اوہ روزے[2] رکھے جو سنگ روزیاں خصی ہوون پائیں

لباس منقش سنگ سی پڑھی نماز ہک بحر عطائیں
لاہ اسنوں فرمایا دیہو ایہہ ابو جہمے دی تائیں

تے میرا موٹا گاہڑا کپڑا لیاؤ خود فرماوے
پس معلم ہویا زینت زیب خدا تھیں دور ہٹاوے

شہواتاں لذاتاں خوشیاں ایویں سمجھن بھائی
ایہ زینت حال حیاتی دنیا دسیا پاک الٰہی

اتے حیاتی دنیا والی لہو لعب ہے ساری
متاع الدنیا غرور جیویں ہے حکم خداوند باری

کدی[3] خوف حساب حشر دیوں بند کردے ترک لذات جہانی
تا نعمتاں بدلے نیکیاں ساریاں تھیوں جاون عیانے

جیویں حضرت عمر ہور اندا ہور مسلم رکھن پایا
تا وقت حساب نہ اوکھت ہووے ترک لذات ٹھیرایا

تے صالح لوک فقیر جنت وچہ داخل ہوسن مہرے
پنج سو سالاں پہلے دولتمند یوں شان اچیرے

جابر آکھیا عمر میرے ہتھ گوشت پگڑیا پایا
پچھیوس کیا شے کہندا [illegible]

کہیا جاندل چاہی تیرا تدوں وہاجیں گوشت تائیں
تے ڈریں نہ اسدن تھیں [illegible]

[1] کہ انکو موقعہ امعاش کا نہ ملا کبھی علاج کے ساتھ ترک ہو جاتی ہیں ۱۲ [2] یہ دو حدیثوں کا مضمون ہے۔ خلاصہ اور روح البیان اور اسنے مجھے فرمایا اور کہا تھا عثمان نے کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں اپنی عورت خود کو طلاق دیدوں فرمایا مت طلاق دو اور فرمایا ہجرت کرنا ہماری امت میں ہجرت کرنا ہے اوس چیز سے جو حرام کی ہے اللہ تعالیٰ نے اوپر اوسکے یا ہجرت کرنا میری طرف میری زندگی کے درمیان یا میری وفات کے بعد میری قبر کی۔ **مثنوی** ہیں مکش خود را خصی رہبان مشو + زانکہ عفت ہست شہوت را گرو + نے ہوا نے از ہوا ممکن نبود + نمازی بر مردگان نتواں نبود + پس گفتیت [illegible] است + بعد ازاں لاشہ تو آں عفت است + چونکہ رنج حب نبود مر ترا + نبود پس فرماند چرا + چند آں فرط و شادی آں جزا + آں جزائے دل تو از جان جزا۔ اور فرمایا اسنے مجھکو میری نماز کی بابت [illegible] ۱۲ [illegible] حرام اور حلال کی تحقیقات سے نجات ملے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم یعنی پھر تو پوچھے جاؤ گے تم اس نعمتوں سے۔ خلاصہ ۱۲

Marfat.com

تیں چیزاں لذت والیاں اینیاں ہن دنیا وچ پیاریاں
نبی کہیا جس شخص ہووندے وس کپڑا زینت والا
خلعت رب کرامت والی اس دن حشر پہناوے
کلوا مما رزقکم اللہ کنوں امام کہیا وسیاوے
جو کوشش وچ دسی طلب رزق وچہ کرن موس ثواب

حافظ تا آبروئے فقر و قناعت نمی بریم
صائب ندق اگر بر آدمی عاشق نمی باشد چرا

موہی شعری آکھو ڈٹھم شاہ رسل دے تائیں
کہی عائشہ نالوں حلوی حضرت کھاندی آہے
کسی کہیا حسن لغوں تسی میری پئے فالودہ ناہیں
تاحسن کہیا او پانی ٹھنڈا پیندی ہے یا ناہیں
جو نعمت بدی پانی ٹھنڈا فالودیوں وڈھا آئی
جو ساڈی لحم حیض ہے ہردوں ترک لیاون
نہ رکھو ایہہ جو کھاویں صرف حلالوں
تے صلہ رحم تدہ کتے رحمت کرنی سنگ ہمایاں
تے وقت غضب تدہ کرن تحمل کدہ ہرگز نظر نہ آوے
تے کرن احسان سنال تیرا جو آوے دیش برایوں
ترک انہاں چیزاں ترک اینہاندیوں واہڈا مشکل آوے
تے بالکل چھوڑ دیوں جو پاک لذیذ حلال اشیائیں
جہاں قلب دماغ نوں ضعف ہووے آیوسی خلل خرابی
او سبب ہوون جہاں قلب دماغ ضعیفی پاوے

تو فاحو تسی کھاؤ جو کچھ تسانوں روزی دتی ہے
جہت نعمتاں تے کسر نفس دے چھوڑ دتی ہے
بھی معلم ہو یا بعضی وہیں چھوڑن اجر عظیم
جہاں ضامن رزق منداری تابندیاں واجب آوے
جو کرن خلاف تدہ عدول اللہ تاں احسان مٹاوے

ہا بادشاہ بگو کہ روزی مقدر است
از نیں گندم گریباں چاک می آید چرا

تر بوزاتے کھیرے گوشت مکڑی کھاندی ہر عطا ہیں
اتی حلوی شہد کھاون نوں نالے دودھ ملائی آہے
فرمایا کیوں کہنا کہ مت شکر نہووے سائیں
کہندا ہاں تا فرمایا اوہ لونڈی جاہل پائیں
فضیل کنوں کسے پوچھیا چھڈیں پاک چھوہارے چھوہارے
کہیا او سنوں افسوس تیرے کہیا او چیزاں بھلون
ایہ نیکی پیا ننال کرن کتھ تیرے گئے کمالوں
بھی حرمت شفقت مسلماناں سنگ کتھو تدہ جواناں
تے کرنا ظلم معاف تیرا کتھ جاں تدہ کوئی دکھاوے
تے تکلیفاں وچہ صبر تیرا کتھ ناہ جھرنا ایذائیوں
وچہ روح البیان ایہائی لکھیا سوہن نظر ودھاوی
ضعف جہناں تھیں قلب دماغ اعضا رئیسہ تائیں
وچہ اوس کمال جو اوہناں قوت داہوں ملن صوابی
تلا لا تمت الی اللہ تقلب سلیم نہ رہندا بھائی

سلہ اللہ تبارک و تعالیٰ تو اُس شخص سے بہت کریم ہے جو وعدہ خلافی کرے اور اسی واسطے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا فاتقوا اللہ واجملوا فی المطلب یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اُسکے طلب کرنے میں اجمال کرو ۱۲ روح البیان سلہ وقال ان المؤمن من الحلو یحب الحامض وقال ان فی بطن المؤمن زاویۃ لا یملاھا الا الحلو ۱۲ سلہ حوّا دی جاء معروف و داؤد شد گندم کے میدہ کو کہتے ہیں اور جو میدے کا عمدہ طعام بنا ہوا ہو اور لحم گوشت کو کہتے ہیں اور خبیص ایک طعام ہے جو خرموں اور مکھن سے بنایا جاتا ہے ۱۲ صراح وغیرہ سلہ اور بعضی رہبانیت کرنے سے دنیا کی بھی ازحد خرابی ہے جیسا کہ زراعت اور تجارت کا ترک کرنا جو عمارت دنیا اور آخرت کی منسوب ہے ساتھ چھوڑ دینے رہبانیت کے اور محاظبت کرنی اوپر معرفت کے اور محبت اور عبادت والے پس حکمت نہ چاہا کہ مت حرام کرے انسان ۱۲

Marfat.com

ظاہر سوچھ اشارت ہے جو رکھو چال میانی
وچہ کھاون پیون لئے ریاضت اوسط چال رکھائیں
وچہ شروع سلوک ملے نئیں گوشت چربی بند کراوے
پر روشن طبع موافق چال میانی نال پیارے
ہک سن خدمت غوث اعظمؒ وچہ لیائی طفل پیارا
خدمت وچہ تساڈی ایہ بھی شیخ ولی بن جاوے
جاں کجھ مدت پچھوں سن طفل نوں آئی
تے اوسدا فرزند کھاندا آہا ٹکڑا خشک تداہیں
تسیں لحم مرغ دا کھاہوتے پتہ میرا ٹکڑے سکے
جاں جمع استخواں کیتی اوس حضرت ہڈیاں نوں فرمایا
پھر بھی نوں فرمایا حضرت پت تیرا جیوے بھائی

ایک زن آمد و طفل خویش را
تا کہ او ضافت گزیند ایں صبی
برگزیدش آں ولی مجتبیٰ
بعد مدت آں زن شد پیش شاہ
شیخ بود آں وقت مشغول طعام
گفت شیخا تو خوری مرغ سمین
ایں چہ انصاف است ای فرمانروا
استخواں را جمع کرد و شیخ زود
زندہ شد آن مرغ بس پرواز کرد
پس بفرمودش کہ ای زن طفل تو
چوں ز خود فانی شود باقی بحق
احمدا توصیف آں عالی جناب

گفت شیخا وار ایں درویش را
بو کہ گردد ایں صبی شیخ و ولی
امر فرمودہ ریاضت مر ورا
وید طفل خویش را زار و تباہ
شیخ مرغے خورد آں ولی با اہتمام
[illegible]
گفت شیخا وار ایں درویش را
بو کہ گردد ایں صبی شیخ و ولی
امر فرمودہ ریاضت مر ورا
وید طفل خویش را زار و تباہ
شیخ مرغے خورد آں ولی با اہتمام
[illegible]

نکل تائیں سچ کھان ہا نکل کرنا ترک پچھانی
کیا ڈٹھا نہیں توں مرشد کامل کہدے میدان تائیں
ہور اجیہاں لڈناں بلسوں مرشد روک ہٹاوے
جو وچہ ریاضت محنت ہی تاثیر عظیم سوہے
کہندی ہاں رکھیں ایں شیخاں تا ایہہ طفل سوہارا
کرزن طفل سپرد جنابے آپ گھریں مڑ آوے
کیا دسنہدی جو لحم مرغ دا حضرت کھاندے بھائی
کہندی زن ہا شیخ کیا انصاف ایہو صلحائیں
سن کل فرمایا خادم نوں ڈہ ہڈیاں مرغے دیاں چکے
اٹھ بہہ جم الہوں مرغا اٹھ کھلا پر پھڈے
اس ورجے نوں پہونچی گوشت مرغ ایہ بھی خود کھائی

سلسلہ: طبیعت ریاضت کے ساتھ اسلئے چلتی ہے کہ یہ بڑی بیماری ہم ہے [illegible] اب ہیں اور روکنا چاہئے ارباب ظاہر دنیا داروں کو ریاضت سے متعلق ارشاد فرمایا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے تلمیحاً ہے۔ پس ارشاد کو عوام کا طریقہ نہ سمجھ [illegible] واللہ اعلم بالصواب۔ منہ

Marfat.com

ایہہ اہل سلوک خطاب ہویا جو واصل دلبر پیارے
تے کھاوے پاک حلال معارف غیبی گنج جو ملیا
یا کہیا حلال جسکرن مشاہدے دلبر اپنے تائیں
اتے غفلت ویلے کھان جاں شروع سلوک ایہائی
اتے حرام جو جہت نفس دے کری جہاد کوڑا لواں
جنہاں ایں قسماں کیتیاں آکھیاں کہندے حضرت تائیں

تا عقبیاں اوہناں ٹوکن پچھاں شرع منڑاں ایہہ
تے پاک الٰہی جو دل طامتور شوق سچن وچ پیا
یا سنگ ذکر دلبر دی کھاون پاک حلال منائیں
یا پاک حلال جو دائم رہنا وچہ تسلیم رضائیں
وچہ روح معانی ایہہ اشارے لکھدا شیخ سجاناں
ایہیں قسماں کھادیاں توں کیا کری تا اللہ فرمائی

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ
الْاَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ
اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ
ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ
يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

نہیں پکڑیگا تمکو اللہ ساتھ بے قصد کے بیچ قسموں تمہاری کے ولیکن پکڑتا ہے تمکو ساتھ اس چیز
کے کہ گرہ باندھی تمنے قسموں کی۔ پس کفارت اوسکی کھلانا دس فقیروں کا درمیان سے
اوسچیز سے کہ کھلاتے ہو تم اپنے لوگوں کو یا پہنانا اون کا یا آزاد کرنا ایک گردن کا پس جو کوئی
نہ پاوے پس روزے تین دن کے یہ ہے کفارت قسموں تمہاری کی جب قسم کھاؤ تم اور
محافظت کیا کرو قسموں اپنی کی۔ اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے نشانیاں اپنی
تو کہ تم شکر کرو۔

سلہ یعنی وہ جو واصل ہو کر رجوع کرنے کا ارادہ کریں سلوک والوں کی ابتدائی حالت کی طرف اور نیز مجاہدین اور ریاضت
والوں کی طرف ۱۲ روح المعانی سلہ حلال وہ ہے جو پہونچایا گیا معارف کی طرف غیبی خزانوں سے سعا تکلیف کے اور
طیب وہ ہے جو دل کو قوی کرے حق تبارک وتعالے کے شوق میں اور فکر کرے اوسکی بزرگی کا ۱۲ سلہ فرمایا الجوع
طعام اللہ یحیا بہ ابدال الصادقین بھوکا رہنا طعام اللہ تبارک وتعالی کا ہے زندہ ہوتے ہیں
ساتھ اسکے بدن صدیقوں کے ۱۲ سلہ یعنی حلال طیب وہ ہے جو دیکھتا ہے عارف تقدیر کے خزانوں میں پس پکڑے اوسکو ساتھ
رضا اور تسلیم کے یعنی جانتا ہے کہ یہ بلا بیخبر آویگی پھر اوسکو خوشی سے قبول کرتا ہے اور تسلیم کرتا ہے ۱۲ روح المعانی سلہ یہ جو
فرمایا لا یواخذکم اللہ تا آخر آیت یہ دلیل ہے حنفیوں کی جو قسم ساتھ دل اور اقرار زبان کے ہوتی ہے وہ قسم ہے اور جو بے اختیار

Marfat.com

تے پگڑے ناہ تسانوں اندر قسماں لغو الٰہی
پر پھڑی تساں اُس نال جو قسموں گندہ وتی تساں کائی

کفارت اوس میلے وہ مسکیناں طعام کھواون
جو خود گھر جنہاں کھوان ہمیشہ یا جامے پہناون

یا کرن غلام آزاد یا تن دن روزے رکھنے آئے
تے کرو حفاظت قسماں کر سوگند نہ توڑن بھائی

رب کری بیان تساں خود آیتاں تا تسیں شکر گذارو
معنے لغو جو سخن بیہودہ بے اعتبار شمارو

لغو قسم دینال عذاب کفارت بھی تس ناہی
پس لغو ایہی جو نال گمان سچائی قسم اٹھائی

پتا[1] نگاوت کوڑ آئی گل جس تے قسم اٹھائی
غموس قسم اس نال نہ رکھی حکم تعلق بھائی

ایہ کنوں مجاہد لیائے اپر حنفی مذہب پیارا
تے شافعی کہے جن قصد زبانوں قسم جو کوئی آشکارا

وچہ ہر گل عارف اللہ باللہ ایہ کم کراں بنائیں
اتھ ہر حالت وچہ قسم لغو دی پوے کفارت ناہیں

جے قصداً قسم کری تاں اُسدے اُلٹوں حانث آوے
اتھ نال اتفاق کفارت پوندی مومن شک نہ پاوے

دس مسکین کھواون قوت پڑوپی ان ہر ہر دا
اوہ[2] ہک رطل تے ثلث رطل جو مد نبی سرور دا

ایہ ابن عباس اتے ابن عمر بھی زید انصاری کہندے
بھی قاسم حسن سعید عطا ہور ابن یسار بتاندے

تے اہل عراق دو مد کہن جو ٹوپا نصف بنیوے
پس عمر علی ایہہ کرن روایت ہر ہر ان سدیوے

ٹوپا جوں اوہ ٹوپا کنک امام اعظم فرماوے
یا شام صبح دو وقت ہر کھانا یا قیمت پکڑاوے

چاہے دس مسکیناں کھانا ہکو وار کھواوے
یا متفرق یا ہکو دس روز کھوان سوہارے

پر مالک طعام سندا کر دیون روا نہیں فرمایا
بلکہ اجازت کھانے دیون کافی ہی دسیایا

جو بچ[3] رہیا طعام اوہ کھانا ملک مالک دی آوی
وچہ جامے دیون شرط جو ملک فقیر سندا کر چاوے

---

[1] یہ روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کی گئی ہے اور زید نے کہا نازل ہوئی آیت لا یؤاخذکم اللہ الآیہ عبد اللہ بن رواحہ کے حق میں درآں حال کہ وہ اُسکے گھر میں مہمان تھا پس اُسکی عورت نے کھانے میں ڈھیل کی پس کہا زید نے کہ میں نے حرام کیا اس طعام کو اور عورت نے بھی قسم کھالی اور مہمان نے بھی سوگند اٹھائی کہ نہیں کھاؤنگا جبتک کہ وہ دونوں نہ کھالیں پس کھا لیا عبد اللہ بن رواحہ نے اور کھا لیا ساتھ اوسکے اُن دونوں نے بھی پس حضور علیہ السلام کو اس واقعہ کی خبر ہوئی تو فرمایا آپ نے بہتر کیا تو نازل ہوئی آیت لا یؤاخذکم اللہ الآیہ اور قسم غموس یعنی جو گندی ہوئی بات کی قسم اُسنے کھائی اور اُسے جھوٹ جانتا ہے پس یہ قسم غموس ہے اور اس میں گناہ کبیرہ ہے نہ کفارت ۱۲ کذا فی التفسیر ۱۲ یہ دلیل ہے حنفیوں کی جو قسم ساتھ دل اور اقرار زبان کے ہوتی ہے نہ کہ وہ جو بے اختیار نکل جاوے زبان تھیں ۱۲ روح البیان

[2] جو اناج اکثر لوگ شہر کے کھاتے ہوں یعنی گاؤں اور شہر میں جس جس اناج کھانے کا اکثر اتفاق ہوتا ہو وہی اناج معتبر ہے اور دوسرا ناقص اناج دینا جائز نہیں ہے اور مد بضم میم نام ایک باریک پیمانے کا ہے اور وہ دو رطل کا ہوتا ہے یا ایک رطل اور تیسرا حصہ رطل کا یا دونوں ہاتھ چوڑے کر کے پانی سے پُر کر لینے۔ کہا صاحب قاموس نے تحقیق دونوں کفہ ستوں کو جب بھر لیا یہ اُس پیمانے کا نام ہے نہ اُسنے یہ پیمانہ پایا منتخب ۱۲

[3] اسواسطے جو اباحیت ہی کافی ہے نہ ملک شرط تھا اور کھانا کھلانا عام ہے جو بطور ملک کے ہو یا بطور اباحیت کے یعنی مباح کر دینا۔ خلاصہ ۱۲

Marfat.com

یا کرن آزاد ہک گردن جان کسے توڑی قسم اٹھا کے
کہیا شافعی وچہ کفارت قتل جو قید مومندی آئی
تے حنفی کہن نہ مطلق نال مقید حمل کچیوے
بھی قسم کفاریوں قتل کفارہ آیا سخت پیارے
جے مہرے[1] توڑن بھری کفارت شافعی جائز کرنی
وَاِنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ آیت جو آئی
پس جوئیں مریض مسافر ہویاں باجھ نہ صادق آون
اِذَا نُوْدِیَ اِلَی الصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ جد آذان جمعہ ہو جاوے
ایویں قسم توڑی جد پہلے بعد کفارت آئی
تے جامے پہناون وچہ بھی اختلاف اماماں پایا
اوہ پیراہن یا چادر یا ہک ٹوپی ہے ابن عباسوں
تے مالک آکھیا جس نے جامے سنگ نماز روائی
جاں[4] طعام اتے رقبہ کسوت کوئی تنے پاوے ناہیں
شافعی کہیا جے ہک دن راتیں قوت ہووے جس پلے
تے حنفی کہن زکوٰۃ دیون دے لائق جیہڑا ناہیں
تے دہن کفارہ ذمی تائیں روا امام بتایا
اتے نگاہ رکھو تسیں یعنی قسماں توڑو ناہیں

تے کافر مومن دی وچہ اسدی قید نہ [illegible]
اوہو قید آہی اسجا ہک نال قیاس کہیا [illegible]
جو رقبہ اتھ مطلق اتھ مقید ٹھیک [illegible]
پھر کیویں مساوی ہووے وچہ دوہاں باجھ محل سوہاوے
تے حنفی کہن بجائز توڑن پہل کفارت بھرنی
جو ہووے مریض یا سفری پھر افطار کرے اوہ بھائی
ہور دنا نوچہ روزے رکھن حال قسم تویں آون
فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ بعد اسدے وت صادق آوے
کارن[2] تعصب تراخی سمجھ کریں ہر جائی
ہک آکھن ہک ہک ہر مسکینے دین سوہا یا
طاؤس مجاہد حسن عطا ہور شافعی کہن نراسوں
مرد تائیں ہک کپڑا اوتے دو جہت سوانی بھائی
تا روزی تن رکھی اتو اتی خازن وچہ دکھائیں
تے وہ[5] مسکینا ندا وہ ہووس روزے اوہ نہ ملے
اوس روزی رکھن آئی اوہ وچ مسکینا ندے پائیں
غلام غنی اتے ذمی تائیں دو جیاں منع ٹھہرایا
مگر جاں[6] بہتر دیکھو استھیں وچہ صحیحاں پائیں

[1] شافعیوں کی دلیل حدیث مسلم کی ہے جو فرمایا کہ جس نے قسم کھالی پھر دیکھا بہتر اس سے غیر اسکا تو پھر قسم کا کفارہ ادا کرے قسم اپنی کا اور اچھی باتوں پر عمل کرے جو بعد تسلیم کرنے دلالت کے خوف جزا کے واسطے تعصب کے آئی ہے نہیں دلالت کرتی اوپر ترتیب کے ۱۲ تفسیر روح المعانی اور آزاد کرنا مرتد کا بالاتفاق ناجائز ہے بیچ کفارہ کے خواہ غلام کے آزاد ہونے میں سلامتی بھی ہو جیسا کہ مکاتب مگر حضرت امام اعظم کے نزدیک مکاتب جائز ہے اور ام ولد جسے خریدا ہو ساتھ شرط آزاد کرنے کے وجوز والحنفیۃ عتق القریب فی الکفارات اور اسی طرح سلامت ہو رقبہ ہر عیب سے وہ عیب جو کام کے کرنے میں مضر ہو نہ کہ دوسرے عیب کو ۱۲ خازن [2] یعنی جسے تمام آجاوے کپڑا پہنانے کا ۱۲ خازن [3] اور کہا سعید بن مسیب اور دین سپرنے ہر ایک فقیر کو دو کپڑے دیوے اور ابراہیم نخعی نے سارے کپڑے اور کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ازار بند اور کرتہ اور چادر ۱۲ خازن [4] پس پہلے تینوں میں اختیار ہے چاہے جونسا ادا کرے پس کھانا یا غلام یا پوشاک تینوں میسر نہ ہوں تو پھر روزے رکھنے چاہیئے ۱۲ خازن [5] یعنی تو پھر اوسکو کفارہ ہی دینا لازم ہے ۱۲ خازن [6] اس حدیث کا ترجمہ حاشیہ پر نقل ہو چکا ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اگر قسم کے توڑ دینے سے پہلے ادا کرے تو ادا ہو جاتا ہے زکوٰۃ کے ادا ہو جانے کے قیاس پر جو کہ سال گذرنے سے پہلے ادا ہو جاتی ہے اور امام اعظم نے فرمایا اگر اسی طرح کوئی کرے تو اوسکو دوہرا کفارہ بھرنا ضروری ہوتا ہے اسواسطے کہ پہلا کفارہ واجب نہ تھا جو توڑنے کے بعد واجب ہوتا ہے جیسا کہ اسکی تفصیل بھی گذر چکی ہے ۱۲

جے کھاوی قسم گناہ تے اوسنوں توڑن لازم آیا
جے قسم اجہی کھاوے جسوچہ شرط ہووے کوئی خاصوں
یا کہی غلام آزاد میرا جی میں ایہہ کسب کماواں
اتھ نال کفاری ہووے خلاصی قسم اجہی ولوں
شکر جو اس امت نوں بخشی رب کفارت راہوں
جو ایہہ تخفیف کفارت والی آکلیاں آئی ناہاں
ناسد ہی شکر جہت فرمایا کرو اطاعت سارے
قسم کھادی جس دور ہوون تھیں پاسوں پاک الٰہی
اوہ دس مسکین جو اس ناطن پنج پنج جو ظاہر والے
طعام اوہناں دا شوق محبت صدق اخلاص پیارے
تے اوسط ذکر فکر ہووے شوق توکل سارے آئے
ظاہر باطن جساں نوں سبھ کھانے ایہہ ورتاون
یعنی پوجن حرص ہوا اوں گردن نفس چھڈاون
پس ہی پہلا روزہ اتھیں توں جس دا قصد اٹھایا
تیجا روزہ ویچہ عبادت ثابت قدم نکاوان

مکن عمر ضائع بافسوس حیف — کہ وقت عزیز است والوقت سیف

مثنوی
او کہ صبر نیست از دنیائے دون — چوں تو صبر ست از خدائے ذوالمنن
چونکہ تو بے شربت کم داری سکون — چوں ز ابریاں نا امید باشی چوں

جاں وکلو مما رزقکم اللہ حلالاً طیباً ہویا ایہ انعام عطائیں — ربیاں بندیاں تے پھر کیتا کرا انعام اساڈیں

اوہ قسم بھنے پھر بھرے کفارت وچہ خلاصے لیایا
جیویں کہی جے ایہہ کم کراں تاں ہووے طلاق میری زن لیسو
یا حج فرض ہووے میں اپر اتھ اوہ حکم نہ پاوا
جد لگ ادا نہ کری جو لازم کیتوس اپنی گلوں
جو تھوڑی دنیا روز قیامت لئی خلاصی چاہوں
کیا تدبیر بلن دی سوہنی اس امت اصلاحاں
ہر کم ویچ رب نبی تاہوون پار اوتارے
کفارت اوس دہاں مسکیناندی طعام ایہائی
من اوسط ما تطعمون من اہلیکم دل روح سر اخفی چارے
تے کہن رضا تسلیم شہود کشوف طعام سوہارے
کرن عبادت خوف رجا ایہہ طعام حواس بتائے
یا نقوی وال لباس دا نفس آزاد کرن فرماون
جو ادہناں قدرت تاں روزے اتوالی آون
تے دو چار روزہ رکھن بیہودہ چھوڑن کل فرمایا
تے دن تنہ کل عمر تیری ہی کریں حساب شماراں
درجہ سوم جو حاضر دن سب غفلت چھوہلاوں
وڈہ وڈہ رات دا پنج پیارے چنگے عمل کماون

۱۲ منہ ۱۲ منہ ۱۲ منہ

پھر اسنے شکر کا رکن فرمایا کہ دل سے محبت رکھے ہر کہ دیگر بہ سبب نبی ست کہ بہ سبب خدا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ
مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ
اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ
عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ
اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا
الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو سوا اسکے نہیں کہ شراب اور جوا اور تھان بتوں کے اور تیر فال کے ناپاک ہیں کام شیطانوں کے سے پس بچو اس سے تو کہ تم چھٹکارا پاؤ۔ سوا اسکے نہیں کہ ارادہ کرتا ہے شیطان یہ کہ ڈالے درمیان تمہارے دشمنی اور بغض بیچ شراب کے اور جوئے کے اور بند کرے تمکو یاد خدا کی سے اور نماز سے پس کیا ہو تم باز رہنے والے اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور کہا مانو رسول کا اور ڈرو پس اگر پھر جاؤ تم پس جانو یہ کہ اوپر پیغمبر ہمارے کے پہونچانا ہے ظاہر

اے مومنوں خمر جوا تی تھان بتانے تیر فالاندے
چاہی ٹھیک شیطان جو وچہ تساں ڈالی بغض عداوت
تو ذکر الٰہی اتے نمازوں روک رکھی تساں تائیں
تے کرو اطاعت رب نبیؐ دی حکم کرن جیویں جاری
تے کرو پرہیز مخالفت رب نبیؐ دیوں لتیں مدام ماں
خمر اہی جو عقل دباوی اندر لغت دساوے
وچہ خازن ابن عمر تھیں صوفی محی السنۃ لیایا
جے خمر پیوی وچہ دنیا بندہ ہے واجب تائیں
کیا طین خیال کیا جانو اوہ مڑھکا اہل النار اں

ایہ نجس شیطانی کم ایہناں تھیں رکو فلاح نہ پاندے
خمر پیا جوا کھڈوا کے شیطوں اہل شقاوت
پھر کیا ہن بھی باز نہ آؤ گے ای اہل ضلالیں
نفس ہوی خوش یا ناہ ہر حالت وچہ تابعداری
جے منہ موڑ گئاں جانوں نبیؐ تے ہی پہونچان پیغام
خمر تدی اس نام جو کجے ڈھکے عقل وجھاوے
جو کل مسکر حرام حضرت شاہ رسل فرمایا
جو طین خیال پیوا اوسنوں دوزخ اندر سائیں
تے مالک راہوں ابن عمر تھیں وچہ معالم ساراں

لہ فاجتنبوہ کا ضمیر نجس دلونکی طرف پھرتا ہے ۱۲ لہ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ شریفہ میں گذر چکی ہے دیکھو صفحہ ۱۸۶ و ۱۸۴ منزل اول و جلد اول ۱۳ اور ہاتھ اپنے مالک کے ہاتھ میں دیوے ۱۲

Marfat.com

جو حضرتؐ آکھیا پیکے خمر جو بن توبہ مرجائے
روز قیامت خمر بہشتی ہرگز کدی نہ پائے

بھی ابن عمر تھیں وچہ معالم دسیا بحر عطائیں
رب لعنت کری خمر تے بھی جو پیوے اُسدیتائیں

ہور ویچن اتی خریدن والے بھی جو چک لیجاندے
جو کڈھے خمر کڈھاوی مُل کھاوے سب لعنت پاندی

جو پیکے خمر جاں مست ہوون تا کرن فساد لڑائی
وچہ جوئے مال جو تاون ہکتاں گھر خود ہاری بھائی

ہی ابو امامیوں وچہ ترغیب جو دسیا پاک نبیؐ نے
ہک ٹول اس اُمت رات گذاری اندر کھانے پینے

تے فجری اُٹھس صورت بنکے باندر سوراں والی
تے نگر ویسن وچہ زمیں دے کہیا رسولؐ کمالی

تے پتھر پیسن فلکوں لوکی فجری کرن پکارا
جو قوم فلانی دھس گئی راتیں وچہ زمیں آشکارا

بھی گھراں فلانیاں والے لوکی دھسگئے وچہ زمیندی
تے پتھر فلکوں ہین تنھاں جیویں لوطیاں قوم سُنیندے

بھی تنہاں گھراں قبیلیاں اُپر پتھر فلکوں آون
ہوا چلے اونہاں اُوپر عادیاں تے جیویں جلی آون

ایہ سبھ عذاب خرابی پاروں خمر پیون دیوں سارے
تے ریشمی جامے پہنن کارن مرداں جان خواری

تے گاون والیاں پگڑن کارن سود کھاون تھیں نالے
ہور قطع کری جو صلہ رحم نوں سبھے ہین موکالے

زانی ہور شرابی تھیں رب دور ایمان کرنیدا
سر اُتوں جیویں کُرتہ اپنا گل تھیں دور کرنیدا

جابر بن عبداللہ پاسوں بیہقی نقل لیاوے
جو نبیؐ کہیا تن شخصاں رب نماز قبول نہ پاوے

ناہ عمل اونہاندے چڑھن آسمانی ہک غلام اوہ پائیں
جو مالک اپنیوں نٹھا جد لگ مڑ گھر آوے ناہیں

دوجی زن جس خصم نہ راضی جد لگ ناہ مناوے
تریجا جان نشئی اوہ جد لگ ہوش حواس نہ پاوے

ولا یدخل الجنۃ عاق ولا مدمن خمر خود حضرتؐ فرماتا
ناں ماپیاں بیفرمان شرابی دوہاں جنت جاناں

شرابی سنگ رل کھانا کھاون منع نبیؐ فرمایا
تے ابن عمر نے چوریوں کرن زناہ ہولا بتلایا

تے چوری بھی گھٹ نشے کنوں جو اوپر اہل سکر دی
ہک وقت آوی جو غافل اسوچہ کنوں اللہ برتر دے

تے نبیؐ کہیا تن شخص جنت وچ داخل ہوسن ناہیں
ہک مست شراب جو پیوے دوجا قاطع رحم سنائیں

تریجا جادو سندی جیہڑا کر تصدیق منیوے
جو پیدا[1] خمر مویا سو نہر غوطہ دا پانی پیوے

[1] نہر غوطہ اُس پانی کا نام ہے جو زانیہ عورتوں کی شرمگاہوں سے جاری ہوگا جس کی بدبو سے تمام دوزخی اذیت میں ہونگے۔ فرمایا دائم الخمر اللہ سے اسطرح لیگا جیسے بت پرست۔ ابو موسیٰ اشعری فرماتے ہیں شراب پینا اور اس لونڈی کی پرستش کرنا برابر جانتا ہوں اور آپ نے اُسے مفتاح کل شر و جماع الاثم اور ام الخبائث فرمایا یعنی ہر برائی کی چابی اور گناہوں کا مجموعہ اور سب خبائث کی ماں سالم اپنے باپ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ بعد وفات خواجہ کائنات ابوبکر اور عمر اور بہت آدمی بیٹھے اور بڑی بڑی گناہوں کا ذکر کرتے تھے تو اسکی تحقیق کے لئے عبداللہ بن عمرو کے پاس مجھے بھیجا انہوں نے مجھ سے کہکر اعظم کبائر شراب پینا ہے جب میں نے یہ مسئلہ آکر بیان کیا یہ مجمع ابن عمرو کے پاس گیا تو ابن عمرو نے کہا فرمایا رسول اللہ نے بنی اسرائیل کے ایک بادشاہ نے کسی شخص سے کہا کہ تو خواہ شراب پی یا خون ناحق کر یا زنا کر یا گوشت سور کا کھا نہیں تو تجھے ہم قتل کر ڈالینگے اُسنے شراب پینے کو اختیار کیا مگر جب

پھر نبی کہیا جو خمر پیوے نت اوہ انج ملے خدانوں
تے تاہیں اُم الخبائث نام اس رکھیا ختم رسالت
رب خمر شراب تائیں سنگ بتاں اسجا پیلیا بھائی
شارب الخمر کعابد الوثن آہاں دسیا ختم رسالت
حضرت علی کہیا شطرنج بھی جوئے وچوں آیا
بھاویں پگڑ نہ لڑکیاں پتاں دی پکڑے جاسن
تے چھٹیاں پاون نام کسے تے نام جدا آجاوی
تے شرطوں شطرنج کھیڈن مال اجماع حرام الایا
انصاب اوہ بت جنہاندی پاس آہی قربانیاں کردے
جے بہت عبادت غیر کرے تاں ٹھیک حرام ذبیحہ
از دام زلم دی جمع جو کہا نیاں رکھدے پاس مجاور
واطیعوا اللہ کرو اطاعت رہبی نال فناہ دی
تے غور دی رہو جو خود نقصانوں نظر نہ کرو کدا ہیں
جہاں خمر حرام تاں ران بچیا پاسوں شاہ ابراراں
تا اکلی آیت اتری فرمایا تنہاں جرم نکائی

بجیں بت پرست جو جہاں جہیڑا ہتھ لاندے
بھی اعظم الکبائر کل گناہوں وڈا ہے ہر حالت
سو حرمت خمر جوئے دی بھاری اتھیں ظاہر پائی
اس آیت تھیں سمجھ الایا دور رہیں ہر حالت
جو لڑکے سنگ اخروٹاں کھیڈن اوہ بھی جوا پایا
جے منع نہ کرن اوہناں جو ٹھکن تاہیں تاں چھڈ آمن
اوہ مال لوی جیویں ایس نانے جوا سب سداوے
بن شرط اختلاف مگر مکروہ تحریمیوں گھٹ نہ پایا
جہت تقرب عظمت بتاں دیہہ تفسیراں پڑھ صدے
جو طاعت رہبی روحاں اجراں سمجھ حلال صریحہ
کافر فالاں پاندی سنگ جنہاندے احسن خاسر
واطیعوا الرسول اطاعت بعد فناہوں نال بقادی
نال ظہور فنا بقادی روح معانیوں پائیں
جو پیش حراموں مومن مینہ ہوئے کیا انہاں سیراں
جو کھادا پیتا پیش منع تھیں کل معاف ایہائی

سلہ ظاہر آ معلوم ہوتا ہے جو مال حرام کی کمائی سے ہوتا ہے اگرچہ مال نکاوی ہاتھ لگا وے ۱۲ مواہب الرحمن۔
سہ یعنی اسکی تفسیر پیچھے گذر چکی ہے سورت مائدہ کے شروع میں ۱۲ طوائی سہ اور تفسیر روح البیان میں لکھا ہے کہ خمر تحقیق
تمام برائیوں کی اصل ہے اور وہ تمام برائیوں کا مجموعہ ہوتا ہے پہلی حلقوم سے اور جو تابع ہوا اور عبودیت میں رہا
اور تواضع واسطے رب اپنے جل جلالہ کے تو مثل ملائکہ کے ہے اور اوسکی ہوائے ظلمانی نفسانی سفلی صفتوں سے ہے اور
جو تابع ہوا سرکشی اور مخالفت اور انکار اور تکبر کرنے اور اپنے رب کی عبادت سے مثل شیطان کی پس جب ڈھک لیتی ہے
خبر عقل کے نور کو تو پھر ہو جاتا ہے مغلوب اور حق کی طرف نہیں دیکھتا اور اسکے طریقے کی طرف پھر غالب ہو جاتی ہے ظلمت
حرص کی تو ہو جاتا ہے نفس حکم کرنے والا ساتھ برائی کے اور نفس اس امر میں ظلمانی ہوا سے مدد لیتا ہے تو تابع ہو جاتی ہیں ساتھ
ہوا سفلی کے تمام نفسانی خواہشوں اور اوسکی حیوانی سفلی لذتوں کے پھر اسکے ساتھ شیطان طلوع کرتا ہے اور ڈالتا جو آدمی کو بیچ
تمام مخالفتوں اور نافرمانیوں کے۔ اسی واسطے فرمایا حضور صلعم نے کہ شراب ماں ہے پلیدیوں کی اور اسی سے تمام پلیدیاں پیدا ہوتی ہیں
اور خون اور سور کے گوشت سے اکثر بڑی صفتیں راہ تکتی ہیں اور وہ حرص اور بخل اور تکبر اور غضب اور عداوت اور بغض اور
حسد اور کینہ اور بھی مثل انکی ایسی ہی بری صفتیں ہیں اور ساتھ انکے گمراہ ہو جاتا ہے وہ آدمی سیدھی راہ سے اور اصنام کی
خدا کے سوا پرستش کرنے سے پس ہو جاتا ہے وہ مشرک ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور اسلام پر بھروسا کرنا اور غیر اللہ سے امید رکھنی خیر اور شر کی میں
اللہ تعالیٰ ہی حقیقی نافع اور ضرر دینے والا۔ اور فرمایا یہ پلیدیاں سب کے سب شیطانی افعال گمراہی کے ہیں ساتھ آدمی کو حق کی راہ اور
ہدایت کے طریقے سے پس پرہیز کرو شیطان سے اور نہ قبول کرو اسکا وسواس اسی پر چھوڑو اور اعمال بد سے ترک پکڑو تو پھر تم

Marfat.com

لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوٓا اِذَا
مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا
وَّاَحْسَنُوا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝

نہیں اوپر اُن لوگوں کے کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے گناہ پیچھے اُسکے کہ کھایا اُنہوں نے جو وقت کہ
پرہیزگاری کریں اور ایمان لاویں اور کام کریں اچھے پھر پرہیزگاری کی اور ایمان لائے پھر پرہیزگاری
کی اور احسان کیا۔ اور اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنیوالوں کو

نہ ہو مسلماں پر گناہ جنہاں نے نیک اعمال کمائے
جو پہلے خمر نہ پیا پھر پیا اور ڈرے ایمان لیائے
پھر تقوی احسان کیتا رب دوست نیکوکاراں
دوجا تقوی ترک منہ تے جو باحرمت حلالاں
پا ترک صفائر کرنے پھر سن کماون سچائی
تے درجہ جیو بیت والا اچا سب درجاتوں
پنجا حق ایہا کہ پالی نیک احسان صفاے
ہو احسان ہووی تب اوس شوں پائیں

عحسناں مردند و احساہا بماند
ظالماں مردند و ماندآں ظلمہا
گفت پیغمبر خنک آنرا کہ او
مرد و حسن مرد را حسانش نمرد

۱؎ اور آنحضرت کی حدیث میں آیا ہے کہ بہشت اور دوزخ پیدا کیا گیا جو وقت خمر کی حرمت نہ اتری تھی اور بعد حرمت نہ پینے کے سبب سے اول کی حلت استعمال کرنے سے دوسرا درجہ تقوی کا ہے اور تیسرا درجہ احسان ہے اسلئے کہ اس اطلاق سے پھر استقامت پورا ہو جاتا ہے اور ہم اسکا ارشاد کرتے ہیں کہ اوس کا اور اسکے بعد والے درجہ کا ہر دو جہان میں اس خیر سے جو ہر ایک کو اوس کے لائق ہوتا ہے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ قیاس کیا جاتا اور پر اوسکے غیر اوسکا۔ یہ تفسیر حسن وغیرہ سے منقول ہے اور مسند کے راوی ابن ابی حاتم نے بھی اسکو روایت کیا ہے اور اسی طرح ابن جریر نے بھی۔ اور اسی کو ترجیح دی ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے اور اسی کو ابن کثیر نے بھی۔

وائے آنکہ مُرد عصیانش نمرد	تا نہ پنداری بمرگش جاں ببرد
وچہ ذالحج دہاکھے پہلے کرن خیرات فقیراں	بونہہ احسان ایہی سب روح بیانوں دیکھ نظیراں
سعدی باحسان آسودہ کردن دلے	بہ از الف رکعت بہر منزلے
تقلیدی جو ہوئے تے اونہاں کیتے عمل شرعدی	نہیں گناہ تنھا ننوں پاروں کھاون طعام مباحدی
اسرافوں تے شبیہوں جد لگ بچدے رہن سنبھانتھیں	تے ایمان حقیقی لیائی کیتے عمل دلانتھیں
ثم اتقوا شرک انانیت واکل گوا کے	نے نال ہویت مومن ہوئے خودی غرور بجا کے
صفات نفس دی شرکوں ڈر کے وچہ فنا دے آئے	واحسنوا پھیر بقا باللہ وچہ ہو کے خوب سہائے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

ای لوگو جو ایمان لائی ہو البتہ آزماویگا تمکو اللہ ساتھ ایک چیز کے شکار سے کہ پہونچے ہیں اسکو ہاتھ تمہاری اور تیر تمہاری تو کہ جانے اللہ اوس شخص کو کہ ڈرتا ہی اس سے بن دیکھے پس جو کوئی حد سے نکل جاوی پیچھے اسکے پس واسطے اوسکے ہے عذاب درد دینی والا

ای مومنوں نال شکار آزمایش اللہ کری تسائیں	جنہاں پہونچن تیراتے ہتھ تساں تاں جانی رب صلحائیں
بن دیکھی جو ڈرن آلہوں پس جو حد لنگہہ جائے	پچھے اسدے پس اوس جہت عذاب دکھاندے آئے
جاں سال حدیبیہ دی مومن محرم ہو کے آئے	تا وحشی جنگل ڈیرپا نوچ آجاندے بونہہ فرمائے
جنہاں پہونچن ہتھ ہور بچے نکڑے آنڈی جانور اندے	سنگ پھاہی جالی کنڈی پگڑن بھی کجھ نال ہتھاندے
تی وڈی پڑھ تکبیراں نیزیاں نال شکار کریندے	ایہہ محرم روا شکار نہ جنگل اہل الحق فرمیندے

۱ مسکین کو صدقہ دینا ذوالحجہ کے پہلے عشرہ میں پس وہ ایسا ہے جیسا کہ اسنے نبیوں اور رسولوں کو صدقہ دیا اور مریض کو پوچھنا گویا اولیاء اللہ کا پوچھنا ہے اور جنازہ کے ساتھ اندنوں میں ملنا ایسا ہے جیسا کہ شہیدان بدر کا جنازہ پڑھا گیا ہے اور مومن کو کپڑا پہنائیگا اوسکو اللہ تبارک وتعالی بہشت میں جنتی لباس پہنائیگا اور جسنے یتیم کے ساتھ لطف اور پیار کیا وہ قیامت کے دن عرش کے سایہ تلے کھڑا ہوگا اور اہل علم کی مجلس میں حاضر ہونا ایسا ہے جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کی مجلس میں حاضر ہونا فی روضۃ العلماء وروح البیان ۱۲ ۲ قلب کو غیر خدا سے اور صدق اور اخلاص اور توکل اور تسلیم وغیرہ کے اور انکی ضد سے الگ ہونا ۱۲ روح المعانی ۳ ہویت یعنی سوا ذات باری جل وعلا کے کچھ نظر نہ آئے ۱۲ ۴ وانتم میں واو حالیہ ہی پہلے بیچ حال احرام کی اور من مخصوص ہی ساتھ محارم کے عام نہیں متعمدا حال ہی جزا مرفوع ہی ساتھ تنوین کے یعنی جزا اور خبر ہے واجب تنوین کی اور مثل مرفوع ہی اپنے مضاف الیہ کے ساتھ اور صفت ہی جزا کی اور یہ دونو منسوب بھی پڑھتے ہیں اور جزا خواہ متعلق ہے جزا کے ۱۲

اشارات

اور اس آیت میں اشارہ ہو کہ خداوند تعالیٰ نے دوستی کے لئے بلاء کو اسطرح بنایا ہی جیسے سونے کے لئے آگ کو بنایا ہے اسی واسطے فرمایا کہ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو اُن لوگونکی طرح جو خدا کی محبت میں دنیا سے قطع تعلق کرکے اسکی تمام حرص و ہوا سے بچے ہیں لَیَبْلُوَنَّکُمُ اللّٰہُ آزماویگا تمکو خدا سلوک کی راستہ میں بِشَیْءٍ مِّنَ الصَّیْدِ کسی قسم کے شکار سے یعنی دنیا کی محبوب چیزوں میں سے کسی چیز کے ساتھ تَنَالُہٗ اَیْدِیْکُمْ وَرِمَاحُکُمْ جسپر تمہارے ہاتھ اور نیزے پہنچ سکیں لِیَعْلَمَ اللّٰہُ مَنْ یَّخَافُہٗ بِالْغَیْبِ تاکہ خدا کو معلوم ہو جاوے کہ کون اُس سے بے دیکھے ڈرتا ہے یعنی اُن لوگونمیں تفریق اور تمیز کردیوے جو خدا کو ڈھونڈنے میں دنیا کی محبوب چیزوں کو ترک کرتے ہیں یا نہیں کرتے ہیں فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِکَ یعنی پھر جس شخص نے خدا کو ڈھونڈنے کے بعد ہی دنیاوی چیزونکی طرف رغبت ظاہر کی فَلَہٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ اُسکے لئے دردناک عذاب ہے یعنی وہ پھر خدا کو نہیں پاویگا وہ خدا کی درگاہ سے دھکیل کر نکال دیا جاویگا کذا فی التاویلات اپنے وقت کے شیخ یگانہ ابو عبداللہ شیرازی قدس سرہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں یہ فرماتے ہوئے دیکھا کہ جو شخص خدا کا راستہ پہچان کر چل پڑا پھر لوٹ کر آگیا تو خداوند تعالیٰ اُسکو سخت عذاب کرے گا کہ اپنی مخلوق میں سے کسی ایک کو ایسا عذاب نہیں کریگا قال فی المثنوی

مثنوی	قلب چوں آمد سیہ شد در زماں	زر در آمد زرگرے او را عیاں
	دست و پا انداخت زر در بوم خس	در رخ آتش ہمی خندد رخش
حافظ	ترسم کزیں چمن نبری آستین گل	کز گلشنش تخیل خاری نمیکنی
	ہوار حمار وحشی تے ابو ہریرہ محرم ساہی	تیر لگا تس[1] مویا پچھیا اگلی

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَہٗ مِنْکُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ یَحْکُمُ بِہٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْکُمْ ھَدْیًا بٰلِغَ الْکَعْبَۃِ اَوْ کَفَّارَۃٌ طَعَامُ مَسٰکِیْنَ اَوْ

[1] پس معلوم ہوا کہ جب سالک سلوک کا راستہ طے کرتا ہوا پیچھے کو واپس ہو پڑے تو اسوقت لایق ہوتا ہے عذاب دردناک کے بلکہ سالک کو لازم ہے کہ عشق کی منزل میں محکم قدم رکھے جسکو کبھی بھی جنبش نہ ہو۔ مولا کے عشق میں آگے پیچھے ہٹ جانا سخت بے ادبی اور کم نصیبی ہے۔ (فقیر حلوائی)

Marfat.com

عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ

وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت مار ڈالو شکار کو اور تم احرام میں ہو اور جو کوئی مار ڈالے اوسکو تم میں سے جانکر پس بدلہ اوسکا ہے مانند اوسکی جو مارا ہے جان کے جانوروں سی حکم کریں ساتھ اوسکے دو صاحب عدالت تم میں سی قربانی پہونچانے والے کعبہ کے یا کفارہ کھلانا مسکینوں کا یا برابر اوسکے روزے تو کہہ چکھے وبال کام اپنے کا معاف کیا اللہ نے اوس چیز سے کہ گذرا اور جو کوئی پھر کریگا پس بدلا لیویگا اللہ اوس سے اور اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا

ای مومنو! قتل شکار نہ کر ہو وقت احرام کدائیں
جو عمداً کرے شکار تسانتھیں بدلہ بھری تداہیں

جو کیتا قتل شکار اُس جیہا عوض بھری حیوانوں
جو حکم کرن اُس نال دو منصف نال مثل ذیشانوں

جو منصف کہن جناور بھیج اوہ ہدی کری قربانی
تے چھ مسکیناں تے یا اوس برابر روزے جانی

ناوچہ احرام شکار کرندا بدلہ محرم چاہے
تی رب معاف کیتا جو وقت جہالت کردی ساہے

تے جو مڑ کرے دوبارہ اُتھیں بدلہ لوے الٰہی
تے اللہ اُس تے غالب بدلہ لیو نہار جو چاہے

بن منذر ابی حاتم بیہقی ابن جریر تمامی
حضرت ابن عباسوں کردی ایہن نقل گرامی

جو محرم کری شکار اوہ عمداً سہواً خطاً بھاویں
ہی حکم مثل اُس جہت جی مڑ پھر عمداً قتل اُٹھائیں

تا جلدی اوس عذاب ہووے پر کرے معاف جے سائیں
جے آہو قتل کری تا بکری اُسدے عوض کوہائیں

جے بکری ناہ میسر تا دیہہ کھانا چھیاں فقیراں
جی کھانا بھی ناہ لبھی تا تن روزے رکھ نظیراں

جے اوٹھ قتل یا مثل اوسدی تا بدلہ گاؤ الایا
جے گاؤ نہ لبھے ویہہ مسکیناں طعام دیون آیا

جے ناہ طعام توفیق تا اوس تریہہ روزی رکھن آے
تے مُد مُد دیون ہر اک آیا جس تھیں بری ہو جائے

حسن مجاہد زید کہن جے یاد احرام رکھیندا
پھر قصداً قتل کری اتے اوسدا بدلہ مول نہ دیندا

پر مذہب جمہور مفسراں ہور فقیہاں پیارے
ہی عامد ناسی دوہاں بدلہ خازن وچہ نتارے

جس مثل نہ لبھے قیمت اوسدی دیون اُسنوں آوی
کہی ابو حنیفہ واجب اوستی رحمت رب وساوی

۱ ہدیاً حال ہی جزا سی اور بالغ الکعبۃ صفت ہی اوسکی کفارۃ مرفوع معطوف ہی اوپر جزا کے طعام مسکین اسکا عطف بیان ہی خلاصہ ۱۲
۲ یعنی بدلہ ہی واسطے اُن کے اور پھر کے دوبارہ عود کری طرف شکار کرنے کی تا جلدی اوسکو عذاب ہی مگر جب معاف کری اُسکو اللہ تعالیٰ ۱۲ درمنثور ۳ طعام ہر ایک کو مُد مُد دینا اور اندازہ مُد کا مذکور ہو چکا ہی ۱۲ ۴ جو قصداً قتل کرنا اسمیں بڑا بھاری گناہ ہی کفارت اسکی ادا نہیں ہو سکتی بخلاف سہواً قتل کرنے کے ۱۲ خازن ۵ اُس جانور کی پیدائش کے مشابہ کوئی جانور ہو حیوانات میں سے پس وہ اُسکا بدلہ دی بموجب تفسیر مذکور کی مماثلت کے ساتھ اعتبار خلقت اور صورت کے ہو گی اور ابن جریر نے حضرت ابن مسعود

تے موذی جانور اندی قتلوں واجب کجھ نہ تھیوے
جو موذی[1] ہاں وضع ضرر دیکارن ایہن قتل کرنیدی
بھی پالو حنفی وچہ شکار نہ داخل کردے بھائی
جانور وچہ مقتول جنا وربدلہ قیمت آوے
یا قیمت او بدی مسکیناں نوں دیوی ہر اک بندے
جو ہرمی[2] لوی[3] حج کران تس بکیوں باہر نہ آیا
تے ہو جنگلی حیوان شکار اوس بھا ویں کھاون ناہیں
اتے حد حرم دی پہلی وجی جلیں دیکھن آئی
ہے او دا حرف اختیار بہت جو اتھ کرے جویں چاہی
جاں[4] دنیا چھڈ تسیں طلب خدا دی نبھ احرام کھلوئی
یا عارف لوک جو قتل ہوے مر قتل کرے او نہاں ناہیں

وچہ بخاری مسلم جیونکر نقل حدیث دیوے
نہ جہت شکار اتے کیڑے مکوڑی سویاں کجھ نہ بندے
صید اطلاق اوہ اے جیس کسی حیلیوں پھڑی جاتی
گاؤ اوٹھ بکری تے دل جا کے ذبح کراوے
صدقہ عید فطر دے جنہ استھیں گھٹ نہ ونڈے
تے کھانا[5] روزی ہور جگہ بھی دہن جائز فرمایا
تے شافعی کہن جو کھاوا اچھا وچہ مواہب پائیں
پھر محرم حرم اندر یا باہر حکم کہو ہر جاتی
مثل[6] اوسدی یا طعام دیوی اتے بارو زی رکھیا ہے
تاکر و شکار نہ شہوت نفس اتے لذات جو ہوئے
جو قتل کری تس یعنی اوسنوں لازم دنیا راہیں

[1] کاٹنے والا کتا اور سانپ اور چیل اور زنبور خوار اور بچھو اور بھیڑیا یہ ذکر کئے گئے ہیں حدیث میں اور صاحب حزن نے کہا ہر ایک کاٹنے والے جانور کا نام ہے ۱۲ خازن وخلاصہ [2] جو اس قسم کے جانور خود بخود پانی کے تلے آکر جاتے ہیں خلاصہ اور مواہب میں ہے جو جان بوجھ کر یعنی احرام کے یاد ہوتے اگر شکار کرے اسکو گناہ ہے اور مثل اس شکار کی بدلہ نہیں پڑتا اور اگر خطا کے ساتھ کرے یعنی کسی کو تو تیر مارے مگر لگ جائے کسی اور جانور کو یہ اوپر اسکے ذمہ گناہ نہیں ۱۲ مواہب الرحمان [3] اسواسطے جو بدی خاص ہے [4] سو مکان معین یعنی کہ معظمہ جو وہ اور حیلہ اور وقت میں یعنی سوا دسویں بارہویں یا بیسویں تاریخ کے جائز نہیں بخلاف کھانا کھلانے اور روزہ رکھنے کے کہ یہ مخصوص نہیں ساتھ اس جگہ یا وقت کے اور پھر اس ہی کے چھوٹا جانور بھی جائز ہے جو صحابہ نے مادہ بزغالہ یعنی مادہ بچھوری کو بھی جائز رکھا ہے اسواسطے کہ اگر قربانی نہ ہو تو یہ طعام ہی ہو جائیگا ۱۲ خلاصہ [5] اور ابن جریر نے عطا سے روایت کی ہے کہ قربانی اور طعام پیچھے کے ہی دینا لازم ہے اور روزی جس جگہ چاہے اور ایک روایت میں ہے روزی جلدی ادا کرے مستحب ہے جو ایک دفعہ شکار کری یہ اوسکا بدلہ ہے اور جو دوسری دفعہ کرے تو بدلہ لے اسکے پاس سے صدیاً لہ منہا فجزاء مثلہ علیہ مرۃ واحدۃ فان عاد لم یقال لہ ینتقم اللہ منک کذا قال ابن عباس رواہ ابن جریر وابن منذر من طریق علی عن ابن عباس اللہ تعالیٰ عنہما تے اللہ تعالیٰ عنہما نے جو بے قصد قتل کیا جان بوجھ کر کیا ہو اوپر اسکے اسکے قتل کرنے کے متعلق ایک دفعہ پھر جب دوسری مرتبہ قتل کرے تو بدلہ لیا جاوے اوسکو بدلہ لوے اللہ تبارک وتعالیٰ تجھ سے جس طرح فرمایا اللہ تبارک تعالیٰ نے روایت کیا اسکو ابن جریر اور ابن منذر نے طریق علی اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ۱۲ [6] یعنی قیمت کا اندازہ کرکے غلہ خرید کر ہر ایک مسکین کو اگر گندم صاع اور اگر کوئی اور ہو تو ایک صاع دے یا اس طعام کے برابر روزے رکھے ہر مسکین کے بدلے ایک ایک روزہ اگر چہ اسے طعام دینے کی توفیق ہو یعنی جسے توفیق ہو مساکین کو وہ طعام حصہ میں آتا تھا اتنے مساکین کا اندازہ کرکے روزے ادا کرے اور اگر بعد ایک مسکین کا پورا کھانا نہیں ہوتا تو پھر اسقدر طعام صدقہ کرے ۱۲ مدارک ومواہب [5] اور وہ اہل دنیا پر سلاح ہے جو بیخوف ہے اور وہ عام لوگ ہیں جو راضی نہیں اپنے کمال سے ساتھ اعمال اپنے کے اندوے قصداً اپنی نعمتوں اور حرام نے کیا اور حرام کے ہیں دنیا کو حرام کرنیوالے اور کعبہ کی زیارت کا قصد کرنیوالے معزت نے وصل کا ۱۲ روح البیان

متعمداً اتے اوہ واقف ہوئے ضرر کنوں دنیا دے
تے وت جان کریہن جس کجھ حصول نفسوں پایا
اوہ وچہ ریاضت محنت اوسنوں اوسی قدر کھپاوے
ایہ حکم کرن دو منصف جیہڑی ہوون کنوں تساہاں
ایہ قسماں قسم ریاضت دسن گھٹ پینا گھٹ کھاون
خلوت گوشی بیٹھن دسن قابو کرن حواساں
یا کھانا دی مسکیناں روح سر عقل خفی دل تائیں
طرف خدا اوہناں صدق توجہ سنگ اخلاص گرامی
یا روزی رکھن بند ہو رہنا ویکھن تھیں اغیاراں
جو ہو چکا سو معاف ایہانی ہن جو کری دوبارے

تے جانے جیونکر دنیا وچہ ہن ڈبے ابل ہوا دے
پس جیہا نفسوں خط اوٹھایا تیہا بدلہ پایا
لذت شہوت کارن چاہئے بدلہ ضرر اٹھاوی
اوہ روح اتے قلب ایمان موافق حکم دیون اصلاحاں
خرچن مال خدا دی راہیں ترک جماع فرماون
ہدیا بالغ الکعبہ کارن اللہ عمل اخلاصاں
ایہ کل مسکین غذا روحانیوں وچہ احرام سنائیں
خلقوں روگردان اتی وچہ تکلیفاں صابر تامی
ایہ لذات شہوات کفاری روح بیانوں ساراں
اوتھیں رب لوی خود بدلہ دو جگ ہوس خسارے

مثنوی

عاشق صنع توام در شکر و صبر
عاشق صنع خدا با فر بود

عاشق مصنوع کے باشم چو گبر
عاشق مصنوع او کافر بود

طالب صادق نوں ہی لائق توڑ علاقے سارے
ڈھونڈی وصل اوسی دلبر دا شان جدہی بوہنہ بھاری

اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝

حلال کیا گیا واسطے تمہارے شکار دریا کا اور کھانا اوسکا فائدہ واسطے تمہاری اور واسطے مسافروں کے اور حرام کیا گیا اوپر تمہارے شکار جنگل کا جب تلک کہ رہو تم احرام میں اور ڈرو اللہ سے وہ جو طرف اوسکی اکٹھے کئے جاؤ گے

جائز تساں شکار بحر دا بھی کھانا دریائی
نفع تساڈیکارن ہی بھی سفریاں جہت ہویائی

۱ جو عمل کری اسکے لئے قبولیت کی دعا کری اور فتنے کا لحاظ بالکل اڑا دی ۱۲ روح البیان ۲ اور شکر کرتے ہیں دی ہوئی چیزوں پر اور مقدرات پر راضی ہیں اور ازلی احکام تسلیم کرتے ہیں وغیر ذالک ۱۲ روح البیان ص ۵۹ جلد اول یعنی شکار کرنا دریائی جانور کا واسطے تمہاری فائدہ اٹھانے کے تمہیں حلال ہی اور طعام دریا کا بھی جو فقط مچھلی ہے تمہیں حلال ہے اور دریائی جانور وہ ہی جو بجز پانی کے نہ زندہ رہی اور ہمارے امام کے نزدیک مچھلی کے بغیر دوسرے دریائی جانور کا کھانا حرام ہے بخلاف دوسروں کے اور کہا سراج المنیر والے نے مچھلی تازہ کی قید ہی اور طعام ہے جیسا کہ موسیٰ ؑ توشہ لے گئے تھے جانیکے وقت خضر علیہ السلام کی طرف ۱۲ ۳ طعام کا ضمیر طرف بحر کی پھرتا ہے۔ متاعاً حال ہے یا مفعول لہ اور یہی مناسب تر ہی ما دمتم حرماً متعلق ہی صید البحر کے ۱۲ خلاصہ ۴ خواہ پانی میٹھا ہو یا کھاری پس لفظ مطلق عام ہی اور معالم میں یہی قول صحیح ہے بخلاف بعض کے جو انہوں نے

حرام شکار جنگل تساں پر تسیں محرم جد لگ آؤ
تے ڈرو اللہ تھیں جسول سارے کٹھے کیتے جاؤ

بحری اوہ جناور پیدا ہون جہڑے وچہ پانی
جو کھو سمندر حوض تلا وچہ دریا نہراں جانی

شکار مراد جو زندہ طعام مراد جو موئی ماہی
ایہ ابوبکر صدیقوں اندر در منثور گواہی

صید جناور بحری سب جو ہون حرام یا حلوں
تے مچھی طعام حلال محرم نوں کھان فقط ہر گلوں

تے کل دریائی جانور اندا جدا شکار عیاناں
مچھ کچھ ڈڈو مثل اونہاں بھی روا شکار بناناں

حرام شکار جنگل دا وقت احرام نہ نت حراموں
مادمتم حرما اسدیناں تعلق آیت تاموں

ناہ صید بحری دے نال تعلق مادمتم حرما دا
جو بحری صید حلال ہمیشہ جیوں فرمان خدا دا

پھر طافی ماہی جو وچہ پانی مر کے ترے کدا ہیں
کہے امام حرام اس کھاون وچہ خلاصے پائیں

زیلعی دی تخریج اندر ہی نقل روایت پیارے
عبداللہ بن جابر تھیں اوہ نبیوں نقل شماری

جو حضرت آکھیا کھاؤ جسنوں دریا ڈالے باہر
یا پانی خشک ہویاں یا ہٹیاں ماہی مردہ ظاہر

پر طافی بحر اندر جو مر کے پانی تے تر آئی
اوہ مچھی مردہ مول نہ کھاؤ نال حدیث گواہی

جے کسے شکار کیتا اس وچوں محرم جائز کھاون
جے ناہ سنگ امداد یا شارت محرم صید بناون

معارف عالم روحانی دی صید حلال تساہاں
طعام جو نافع علم ایہ ہن اخلاق اخلاص مناہاں

تے جنگلی صید حرام تساں نوں ہین جیہڑی نفسانی
جو محسوسات حظوظ نفس دے لکھیا روح معانی

تے ڈرو خدا تھیں سیر اپنے وچہ تے ایہ ٹھیک پچھانو
جو طرف اللہ سب کٹھی ہو سو نال فنا دے جانو

پس وچہ سلوک کرو سب جہد نہ نال موانع ہارو
ہی رب آسان کنندہ اسدے ہین سامان جو

---

[1] صاحب تفسیر کبیر نے اس قول کی تعریف کی ۱۲ [2] اور یہ صحیح ہے یعنی انکا شکار کرنا بھی جائز ہے ۱۲ خلاصہ [3] صید البحر وطعامہ عام تھے پھر احناف نے طافی مچھلی کو کس طرح حرام کہا ہے۔ جواب مچھلیوں کی [illegible] وہ جو زندہ پکڑی گئی۔ دوسری جسکو دریا باہر پھینک دے۔ تیسری وہ جو پانی میں مر کر [illegible] اسمیں ہی کلام ہے حنفیہ کرام نے اسواسطے جو صید البحر میں شکار کا جواز ثابت ہے اور طعام سے [illegible] اپنی ذات کے ساتھ محرمات کو شامل نہیں کرتا پس یہ دلیل پکڑنی ساتھ آیت کے صحیح نہوئی سباقی رہی حدیث والحل فتیتہ یعنی حلال ہے مردار دریا کا۔ پس یہ حدیث بھی قسم طافی کو شامل نہوئی اسواسطے جو طافی وہ ہے جو ساتھ اپنی موت دریا میں مر گئی ہو پس وہ دریا کی ماری ہوئی نہ مری بلکہ دریا کی مری ہوئی ہوئی۔ اور جو مچھلی دریا باہر پھینکدے یا پانی خشک ہو گیا البتہ یہ مردار دریائی ہے اور حلال نہیں ہے ۱۲ خلاصہ [4] اور جو پہلے احرام سے شکار کیا ہو وہ بھی جائز ہے اور نزدیک مالک احمد شافعی اور احمد رضوان اللہ علیہم اجمعین کے جو صید واسطے محرم دے کیا گیا ہو وہ محرم کو کھانا جائز نہیں انکی دلیل ہے جو روایت کی ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور احناف نے اسکا جواب دیا ہے جو روایت کی امام محمد نے امام اعظم رضی اللہ عنہ سے اور آپ نے ابن المنکدر سے اسنے حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جو کہا اسنے ہم گفتگو کرتے تھے بیچ اسکے جو کہ آؤ [illegible] سوے ہوئے تھے پس بلند ہوئی آواز ہماری تاکہ بیدار ہوئے آپ خواب سے اور فرمایا تم کس چیز میں جھگڑتے ہو [illegible] حضرت [illegible] گوشت آیا اسے محرم کھا دے پس حکم فرمایا آپ نے نہ کھاوے اور روایت کی یہ حدیث حافظ عبداللہ اور حسن نے امام اعظم اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ

مثنوی	کافرم من گر زیاں کردست کس کار تقویٰ دار در دین و صلاح	در رہ ایمان و طاعت یک نفس کہ بدو باشد بدو عالم فلاح
	کرے ناہ ترک جو شہوت ہوا نوں جے چاہیں جان جاں قرب الٰہی	کدے راضی نہ پاویگا خدا نوں تا دوڑیں نیکیاں ول باصفائی

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ
الْهَدْيَ وَالْقَلَائِدَ ۚ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ
الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ۭ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝

کیا اللہ نے کعبہ حرمت والے کو باعث قائم رہنے کا واسطے لوگوں کے اور مہینوں حرمت والوں کو اور قربانیاں اور گلے میں پٹے والیاں یہ واسطے اسکے ہے کہ جانو تم یہ کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے اور یہ کہ اللہ ہر چیز کے ساتھ دانا ہے جانو یہ کہ اللہ سخت عذاب والا ہے اور یہ کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے نہیں اوپر پیغمبر کے مگر پہونچا دینا۔ اور اللہ جانتا ہے جو ظاہر کرتے ہو تم اور جو چھپاتے ہو تم۔

رب کعبہ کیتا گھر حرمت دا جہت قیام لوکاندی ایہ اسکا رن تا جانو ٹھیک اتی اللہ سب کجھ جانے جانو ایہہ جو ٹھیک اللہ ہے سخت عقوبت والا نہیں رسول اوپر ہے مگراں حکم دسن اظہاراں کعبہ معنی ارتفاع ایہی یعنے اٹھن والا	حرمت والا ماہ بھی ہدی قلائد جہت تساندے ہے جو کجھ وچہ آسماناں زمیاں بھی ہر چیز پچھانے تے ایہ جو اللہ بخشنہارا مہر محبت والا اتی اللہ جانے جو تسیں کردے ہو چھپ ظاہر کاراں پاروں قدر بلندی عزت ہور جلالت اعلےٰ

لہ جعل اگرچہ ساتھ معنی خالق کے ہے یا موجد کے اور بیت الحرام خواہ مفعول ثانی ہے اور قیاماً حال ہے یا بدل ہے کعبے سے یا اوسکا عطف تفسیری ہے اور قیام مفعول لہ بھی ہو سکتا ہے۔ شہر الحرام اور ہدی اور قلائد یہ سب معطوف ہیں اوپر کعبہ کے پس صفت حرمت اور قیام کی ہر ایک واحد کے ساتھ متعلق ہو جاویگی ذالک اشارہ ہے جملے کی طرف یعنی یہ بنانا۔ سلہ بلا از روی چوگوشہ ہونے کے یا از روی اول ہونے کے کل بنیادوں سے اور اسکے بلند ہونے سے ۱۲ روح معانی۔ اور کعبہ اونچا ہونے کو بھی کہتے ہیں جیسا کہ زانو کو کعب کہتے ہیں از روی اونچا ہونے کے اور جوان عورتوں کو بھی کواعب بولتی ہیں از روی انکی چھاتی کے ابھرنے کے۔ تفسیر روح معانی ۱۲

Marfat.com

ذیقعد محرم رجب ذی الحجہ ماہ حرمت دے چارے　　تی ہدی ایہی قربانی گا اُٹھ بکری سمجھ پیارے
قلائد جمع قلادہ یعنی پٹا جو گل قربانی　　جہت[1] شناخت گل پاون بھی کارن حفظ نشانی

مثنوی
آں توکل کو خلیلانِ خدا　　تا برو تیغیت اسمٰعیل را
آں کرامت چوں کلیمت از کجا　　تا کنی شاہ راہِ قعرِ نیل را

کعبے دی ایہ شان جو اس جا بنن فقیر تمامی　　شکل نمانیاندی کر جھکدی طرف اُس بیت گرامی
زمین آسمان اوپائی جد دے خالق پاک تعالیٰ　　روز قیامت تائیں رب تس کیتا حرمت والا
بھی نبی کہیا ایہ اُمت جد لگ اس گہر مستدی عظمت　　کردی[2] رہسی تد لگ نت اوہ رہسی وچہ خیریت
جاں اوسدی تعظیم گو اون ہون ہلاک تد اہاں　　بن ماجہ تھیں وچہ خلاصے نقل حدیث سناہاں
بھی نبی مخاطب کر کے آکھیا خاص کے دیتائیں　　جو تیں تھیں بوہنہ محبوب پسند کوئی شہر اساں ہو ناہیں
جے میری قوم نہ تیری وچوں مینوں کردی باہر　　تا ہورس شہر نہ جا رہندا میں تینوں چھوڑ سراسر
ہے کعبہ دل مومن دا ایہو بیت ایہی رحمانی　　حرام خدا دے باہجہ وساون غیر اننوں اُس خانی
قیاماً للناس جو موت حقیقی کرن شہوات بلاؤں　　حاصل اُس کعبے دے راہوں یعنی قلب صفاؤں
شہر حرام انوار جو چمکن نال قلوب صفائی　　حرام[3] تنہا نوح ظاہر کرنیاں صفتاں نفس ہوائی
ہدی نفس[4] مذبوح جو ماریا ہویا نال فنا دے　　جو اوس بجلی پاروں پاون بندی قرب خدا دے
قلائد[5] نفس مطیع جو سرکشیاں چھڈ تابع ہویا　　ذلک لتعلموا جانوں جو تساں حاصل ہویا پایا

[1] یعنی قربانی کا جانور سمجھکر اوسکو کوئی بھی چورا کر نہ لیجائے ۱۲ تفسیر رؤفی [2] جو حق اوسکے حکم تعظیم کا ہے ابن ماجہ [3] اور طبعی قوتونکی طرف التفات کرنا ۱۲ [4] فانی ہوا ہو ساتھ واردات الٰہیہ کے جو دلپر وارد ہوتی ہیں ۱۲ [5] روح انسان میں ہے کہ کعبہ دل ہے بیچ باطن کے واسطے خاص اور خاص الخواص کے تاکہ پناہ پکڑے ساتھ وسیلے اُسکے ہمیشگی ذکر کے اور ساتھ دور کرنے وسواسوں اور خطروں کے اور ساتھ ثابت کرنے ربوبیت اور توحید [illegible] وہی ذات پاک اور نہیں وجود حقیقی مگر اُسیکا اور نہیں محبوب مگر وہی اور نام اوسکا بیت اللہ اسواسطے [illegible] یہی حقیقی بیت اللہ ہے پس حرام ہے جو داخل کرے اسمیں غیر کو پس نگاہ رکھے اُسکو یاد غیر اللہ سے اور غیر کی محبت اور غیر کی طلب کرنے سے یہاں تک کہ کھولے اللہ تبارک وتعالیٰ دروازے رحمت اور فضل اپنے کے اور شہر الحرام مراد ہے جو بیچ زمانے طلب اور سیر الی اللہ کے حرام ہے طالب کو ملنا جلنا ساتھ خلقت کے اور ملاحظہ کرنا اوسکا طرف غیر حق جل وعلیٰ کے اور ہدی نفس بہیمیہ ہے جو چلائی جاتی ہے دل کے کعبہ کی طرف پٹا ڈالکر اور وہ پٹا شریعت کے ارکان ہیں پس ہلاک کر دیا جاوے نفس ساتھ دل کے عتاب کرنے کے اور آداب طریقت کی چھری کے ساتھ حیوانی لذت اور شہوات سے ذلک لتعلموا اسمیں اشارہ ہے کہ جب آدمی دل کے کعبہ میں پہونچگیا تو دیکھتا ہے نور اوسکے اور جلال اور جمال اوسکا پس اُن نوروں کے ساتھ گواہی دیتا ہے زمین اور آسمان کے بیچ اسواسطے جو اسوقت دیکھتا ہے ساتھ نور اللہ تبارک وتعالیٰ کے پس جاتا ہے بیچ حقیقت کے اور تحقیق اللہ تعالیٰ سخت عذاب کرنیوالا ہے ساتھ پردہ پانے کے واسطے غیر احباب کے جو دنیا کی طرف جھکے ہیں اور مغرور ہیں اسکی زینت اور شہوت کے ساتھ اور غفور رحیم ہے ساتھ کھولنے دروازے اور ساتھ اُٹھانے اُنکے بندونکے ۱۲ [illegible]

جاں ہون حرام خمر دا ہکدن لوکان نبی سنایا
تاہک اعرابی خدمت حضرت وچ اٹھ عرض الایا

میں خمر تجارت کردا آہا اے سردار جہانی
اوہ حال جمع کجھ ہویا جی تس خرچاں راہ ربانے

تاں پاساں میں کجھ اجر کہیا رب پاک قبول کریندا
جویں آیت اگلی نازل ہوئی روح معانی کہندا

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ

فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ ع ۱۳

کہہ نہیں برابر ہوتا ناپاک اور پاک اور اگرچہ خوش لگے تجھ کو بہتایت ناپاک کی۔ پس ڈرو اللہ سے اے صاحبو عقل کے تو کہ تم فلاح پاؤ ۝

کہو نہیں برابر پاک پلید حرام حلال جو مالوں
بھاویں بوہنہ خوش لگی تدھ جو مال حرام زوالوں

پس ڈرو خدا تھیں اہل عقل وچہ کرن حلال حراموں
تا تساں اجر عظیم الہوں ہے انعام خراموں

جاں اموالاندی حب دلانو چہ رکھی ہی رب سائیں
تی پاک پلید حرام حلال نہ کردے لوک نگاہیں

تا فرمایا تسیں ہکو جیہانا جانو پاک پلیداں
جے مال حرام جائے وہ بھاویں نہیں اعتبار مزیداں

حرمت دے دو قسم اول جو نجس حرام ایہائی
جیویں خوک[2] خمر مردار وغیرہ نفع منع کل بھائی

دوجا قسم حرام جو پاک ہی اوہ بھی دو انواعوں
ہک جس حرمت خلقی سم الفار جویں ہی ناؤں

ہور چمڑا ہڈ حیوان نفع اونہاں چیزاں پکڑن آوی
پر کھان حرام ایہن ایہ چیزاں وچہ خلاصی لیاوے

دوجا قسم جو عارضی حرمت کسے سببوں آئی
پھر شکلاں اسدیاں لکھیا نویکھ خلاصی وچوں بھائی

ہک حرمت مملوک جیویں بیع فاسد ہور اجارے
بھی جو مثل انہاں اتے دوجا بن مملوک سوہارے

جیویں رشوت غصب[3] اتی چوری بھی جو آئی مثل اونہاندے
تے نفع ہووے جو مال حراموں سب حرام الاندے

حرام حلال برابر جانن کفر صریح ایہائی
تے کرن اختیار حرام ہور کھاون فسق ہوندا ہی بھائی

کنوں خبیث مراد ایہن جو کل حرام اشیائیں
تے مال حرام ذریعہ نصرت سمجھن غلطی پائیں

[1] فرمایا کہ اگر خرچ کریں جہاد یا حج میں وہ مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہوگا اور اللہ تبارک و تعالیٰ نہیں قبول کرتا مگر پاک چیز ۱۲ روح المعانی [2] یعنی ہر قسم کا فائدہ اُنسے پکڑنا جائز نہیں ۱۲ [3] پس بیچ مملوک حرام کے فقط اللہ تبارک و تعالیٰ کی مخالفت کا الزام باقی رہتا ہی اور دوسرے کی ملک میں بھی یہ منتقل ہو سکتے ہیں اور بیچ انکے زکوٰۃ فرض ہے علاج اسکا یہ ہی جو تمام مال خیرات کرکے نادم ہو اور بیچ حرام غیر مملوک کے حق تبارک و تعالیٰ اور حق بندی کا دونوں ہیں اور نہ انمیں ملک دوسرے کی ہو سکتی ہے اور اسمیں زکوٰۃ فرض ہے اگر اس مال کے حقداروں کو جانتا ہو تو ان کو دیوے اور توبہ کرے اور اگر نہ جانتا ہو تو اس میت سے جو اوسکا ثواب مال کے مالک کو پہونچے اور توبہ کرے شاید رحم کیا جائے ۱۲

Marfat.com

ہی رزق حلال جو حرکت فکر نفس بن آپوں آوی
یرزق من حیث لا یحتسب ہے نام اسدا آئیا
تے مال خبیث او جس تھیں حق خدا او تا ناہیں
بھی جو خرچیں فاسد وہیں جان خبیث اوہ لاں
پہلے طیب مال جو وقت ضرورت خرچ ہووے فقراواں
بھی نیک اخلاق ہی طیب تے بد خلقی خبث پچھاتی

بھاویں طرفوں نیک یا بھاویں فاسق والوں نھاوے
ایہ ہی مقبول جو بھیجیا سائیں اُلٹ اس منداپایا
تو طیب ہی جس وچوں سبھے ہوون حقوق ادا ئیں
جو خرچیں وچہ عبادت ریدی جان اوہ مال علالاں
جاں بعد غنا فقراواں ولیوی جان خبیث کوڑانواں
پہلا وچوں وجا لعنسول اوہ لوری ایہ ظلماتی

مثنوی

ہیں مرد اندر پئے نفس چو زاغ
کو بگورستاں بردنے سوئے باغ
نفس گرچہ زیرک است وخرد داں
قبلہ اش دنیا است او رامردہ داں
علم سہ قعقہ است وتفسیر وحدیث
ہر کہ خواند غیر ازیں باشد خبیث
عمل صالح بسد یارا پاک داں
ہر کہ کردی غیر ازیں نے سود زاں

بخاری مسلم ترمذی ابن جریر تے نسائی سارے
بھی ابوالشیخ تے بن مردویہ سب آلسو کرن نشاری
السم کہیا جو ہکدن سانوں خطبہ نبی سنایا
جو اوہو جیہا خطبہ ناہ کدی سنیوم فرض الایا
جو کہیڑا میرا باپ نبیا سرور کہیا فلانا
تاں اگلی آیت جی لیایا ہویا حکم ربانی
پھر کنوں طریق قتادہ اوسنوں راوی نقلاں کردے
وچہ شان نزول اس بہت سوال جو ہیں سندے سردی
تاں جو سائلاں گھیرا پایا او پر ختمہ رسالت
اسدن حج ہویا تاں مٹھی نبی سرور سالت
تے فرمایا جو پچھو خبر اج ویاں جواب تمامی
ایہ سنیاں قوم جا تونے واسع علم رسول گرامی
سبے کیڑ لانال بیٹھے ڈھک سیانیاں کون
ہک شخص آیا تس پوچھیا کیہڑا میرا باپ ایہائی
فرمایا تدھ باپ حذافہ تے
او پیو اپنی بن ہور کسے دا پوتر سی سد واندا
رضینا باللہ وبالاسلام دینا
الله راوی آکھیا ویکھی حضرت جو تسیں ویکھو ناہیں
تے سنتے جو تسیں نہ سندے اسجا آیت اگلی پائیں

سلہ فقط اسواسطے کہ ساتھ اشارات النص کے معلوم ہوا جو مال خبیث کا اعتبار مت کرو اسلئے کہ اسمیں کوئی بھی شرعی فائدہ نہیں اسواسطے اُس مال کو دین کی نصرت کا ایک آلہ سمجھنا بھاری پے بھی ہے ۱۲ حلوانی سلہ روایت کی عبداللہ بن حمید اور ابن جریر اور ابن منذر اور ابی حاتم اور ابن مردویہ نے ۱۲ درمنثور سلہ یعنی انہوں نے گمان کیا کہ ہر ایک چیز آپ کے رو برو حاضر ہے ۱۲ فقیر محمد منثور سلہ اور کہا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اور ہم پناہ پکڑتے ہیں ساتھ اللہ تعالیٰ کے فتنوں کی برائی سے کہا راوی نے پس فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میں نے اس قسم کی کبھی نیکی اور بدی میں نہیں دیکھا تھا کہ میں دیوار کے برابر تھا دیکھتا تھا دوزخ اور بہشت کو ۱۲ درمنثور سلہ کہا راوی نے اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی یاایہا الذین امنوا لا تسئلوا الآیہ ۔ درمنثور ۱۲

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ۭ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ۝

اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پوچھا کرو اُن چیزوں سے کہ اگر ظاہر کی جاویں واسطے تمہارے ناخوش لگیں تمکو اور اگر سوال کروگے اُنسے جب اُتارا جاتا ہے قرآن ظاہر کیا جاویگا واسطے تمہارے معاف کیا اللہ نے اون سے اور اللہ بخشنے والا تحمل والا ہے تحقیق پوچھا تھا اونکو ایک قوم نے پہلے تم سے پھر ہو گئے ساتھ اوسکے کافر

ای مومنوں تسیں نبی نوں کرو سوال نہ اوہ اشیائیں
جے ظاہر کیتیاں جاہن تساں اوہ بُرا کرن دل تائیں

تی جے تسیں کرو سوال جدوں قرآن اُتاریا جاوے
اوہ[1] ظاہر ہون تساں اونہاں تھیں عفو خدا فرماوی

ٹھیک سوال کیتا ہک قوم جو پہل تساں تھیں آہی
پھر کافر ہوئے عمل نہ کیتے حکم جو اُتری ساہی

جاں حج دا حکم ہویا بن مالک پچھیا سرور پاسوں
اساں ہکو سال فرض حج ہی یا ہر ہر سال اخلاصوں

جاں تن واری اُس پے در پی ایہ کیا سوال تداہاں
فرمایا جے میں ہاں کردا بندی سخت تساہاں

جو ہر ہر سال نہ حج تساں تھیں ہوندا مول روائی
ایسے دی تائید اندر ایہ آیت رب فرمائی

پر کرو سوال ضرورت سنگ جویں ہو رس جا فرمایا
فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون جویں دسیایا

حین ینزل القرآن جو وچہ زمان رسول صفائی
کر ہو پچھ اوسکا رن ہوں جاں نازل حکم الٰہی

وت اوہ تکلیفاں شرعی پچھوں کرسن تنگ تسانوں
تسیں سایل بہت نیوں پھر پچھوں ہووے سخت زیانوں

جنہاں[2] قوماں کر کے سوال مشقتاں اپنے اُپر ٹھہرایاں
پھر نا ہووں دے پاروں ڈبے گیاں چوڑ کمایاں

جیویں قوم موسیٰ دی موئی کر کر بہت سوال دوبارے
تے سختی جھلی قصے بقر اندر جیویں ہوئی نتارے

جرم وڈا اوس مسلم تے ہی شاہ رسل فرمائے
جو جسدی[3] پچھن پاروں چیز کسے نے حرمت پائی

مغیرہ بن شعبہ نے طرف معاذ دی لکھ چلایا
جو نبی نے تناں گلاں پاسوں ایہی روک ہٹایا

[1] لا تسئلوا نہی تحریمی ہے باب فتح یفتح سے اور بعد باب نصر ینصر سے اصل بدء یبدو ہے لام ساتھ علت جزم کے گر گیا اور تسؤهن نصر ینصر سے ہے اور اشیاء غیر منصرف ہے ۱۲ خلاصہ [2] یعنی قرآن اُترنے کے وقت تمہیں جواب ملیگا اللہ تعالیٰ تو ان متقین سے معاف کیا ہے تمکو تم اتنی تکلیف کیوں کرتے ہو اگلی اُمتوں نے سوال کئے پھر جو انپر حکم نازل ہوئی عمل نہ ہو سکا تو منکر ہو گئے ۱۲ [3] جیسا کہ صالح کی قوم نے ناقہ کی بابت اور ناحق موسیٰ پر سوال کیا خدا کے دیدار کا اور عیسیٰ کی قوم نے مائدہ کا سوال یہ روایت کیگئی سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یعنی جو مسلمان سے بہت ڈرتا ہے از روئے گناہ کے وہ مسلمان ہے جسنے سوال کیا کسی چیز سے جو پہلے وہ حرام نہ تھی پھر از روئے سوال اُسکے کے وہ شے حرام ہوئی ۱۲

ہک جھگڑا کرن اتے دوجا اپنا ضائع مال گواون
تریجا بہت سوال کرن وچہ دوہاں صحیحاں پاون

معاویہ کنوں روایت ہے جو حضرت روک ہٹایا
اغلوطاطہ[1] کنوں اتے اینویں ابی ہریریوں پایا

شرار الناس[2] ایہن جو پچھدے ہین شرار مسائل
تا غلطی عالم سنگ اونہاں مارن ویکھ دلائل

ابی برہانے ایماناں والیو سائل ہو دو ناہیں
ہی جنہاں ایمان عیانی ناہ تنہاں پچھو غیب اشیائیں

جے اوہ غیبی اشیا حقائق آون نظر تساننوں
تا پاروں سمجھ قصور تساں کرن ہلاک پچھانوں

اوہ جاں تساں سمجھاں وچہ نہ آون سوت انکاری
تے ولیاں اپنیاں کارن غیرت ناک وڈا رب باری

جو بن غصے غضبوں شیر لڑائی پگڑ مروڑن مارن
تویں ولیاں پاروں غضب خدا دا وچہ حدیث نتارن

جو شروع سلوک اندر تس بہتے کرن سوال نہ آئے
کامل پیر کنوں غیبی اسرار جو مخفی آئے

تے کرو سوال قرآن جو جامع اندر باطن ظاہر
وچہ اسدے ضمن جواب ملن تساں جو کچھ پچھو حاضر

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ وَّ
لٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ
لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى
الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ
لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝

نہیں حرام مقرر کی اللہ نے کان پھٹی اور نہ سانڈہ اور نہ اونٹنی لادنیوالی اور نہ دس بچے جنانیوالا
ولیکن وہ لوگ جو کافر ہوئے باندھ لیتے ہیں اوپر اللہ کے جھوٹ اور بہت ان کے نہیں سمجھتے
اور جب کہا جاتا ہے واسطے انکے آؤ طرف اس چیز کی جو اتاری ہے اللہ نے اور طرف پیغمبر کی کہتے
ہیں کفایت ہی ہمکو جو کچھ پایا ہمنے اوپر اوسکے باپ دادوں اپنے کو کیا اگرچہ تھے باپ دادے انکے نہ جانتے کچھ اور نہ راہ پاتے

[1] اغلوطاطہ مشکل مسایل جو قدم پھسلائیں درمیان علماء احناف کے ۱۲ [2] روایت ہے سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اسنے سوال کئے گئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کئی چیزوں سے۔ پس فرمایا حلال ہے جو حلال کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور وہ حرام ہی جو حرام کیا اللہ تعالیٰ نے اور وہ کہ جس سے سکوت فرمایا اور مباح ہے جو حرام کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یعنی اولیا کے بارے میں سخت پکڑ ہے خدا تعالیٰ کی اور فرمایا ہے حق تبارک و تعالیٰ نے پس نہ تکلیف کرو تم ان کے درمیان ۱۲ جامع الوصول

Marfat.com

نہ اللہ[1] حکم بحیرے کیتا ناہ سائبہ والا یا
نہ حکم وصیلے کیتا بھی ناہ عام حکم فرمایا

مگراں کافر لوگ خدا تے جوڑن کوڑیاں باتاں
تے اکثر لوک نہ عقل کریندی بھلے راہ نجاتاں

جاں اونہاں اکھیوے آؤ طرف قرآن اتی شاہ رسلدی
تا کہن اساں اوہو کافی جس راہ وڈکے آہے چلدے

بھلا بھاویں کجھ نہ عقل رکھیندی ہوون باپ تنہاندے
ناہ کجھ اونہاں ہدایت پائی تاں بھی مگرے جاندے

وچہ خازن ابن عباس رض کہن بحیرا ڈاچی تائیں
جاں بچے پنج جنے اُتوتی کن تس چیرن سائیں

نہ کترن جت نہ لدن اوسنوں نا روکن گھا پانی
جے پنجواں بچہ نر ہووے سب کھاندے مرد سوانی

جے مادہ ہووے کن چیرن تس کھلی چھوڑن ڈاچی
زناں نہ چڑھن ناہ دودھ پیون تس مرداں سب کھل آئی

مویاں بعد ہوندی کھل کھاون سب رل مرد زنانی
تی سائبہ اوٹھ جو نذر بتاں وت اوسنوں ساہن بنانے

جیویں کہن بیمار ہووے جے صحت یا گھر آوے غائب
تا ڈاچی یا اوٹھ میرے کھلے کھاون پیون سائب

وصیلہ بھیڈ یا بکری دُبنی جان ست سوی جائے
جے ستواں نر تا اوس ذبح کر مرد زناں ہر کھائے

وصیلہ کہن اس جہت جے بھائی مادہ نال ملایا
اس شیر حرام زناں تے گندی گوشت روا ٹھہرایا

جے مادی ہووے ایڑ وچہ تس فارغ چھوڑن خالی
جے نر مادہ جوڑا نر نوں ذبح نہ کرن زوالی

حامی اوہ ڈاچی دس سوئی پورے جس دے ہوئے
لدن اوس نہ مڑ کے سائبہ مثل آزاد کھلوئے

حامی اوسنوں کہن جو اپنی پٹھ بچارے بھاروں
ناہ گھا پانیوں روکن بھی ناہ لدن چڑھن اظہاروں

جے اوہ مرے تا لحم اوسدا رل مرد زناں سب کھاندے
ایہ کفار اندیاں رسماں آیاں وچہ تفسیراں پاندے

ایہ رسماں کڈھیاں عمرو خزاعی شاہ کے اوہ آہا
اوسے پہلے اسماعیلی دین چھوڑایا آہا

بحیرہ سائبہ حام وصیلہ اوسے بت بنا کے
قریشیاں وچ گمراہی پایا سچا دین چھوڑا کے

---

[1] ما جعل اللہ یعنی نہیں حکم نازل کیا یا نہیں امر کیا خدا تعالیٰ نے ساتھ اُنکے اور بحیرہ بھی نکالا ہوا ہے اور وہ مادہ شتر کو بحیرہ کہتے ہیں اُسکے کانوں کے چیرنے کے سبب سے پس یہ فعیلہ ہے ساتھ معنی مفعولہ کے اور وصیلہ ملے ہوئے کو کہتے ہیں یعنی جب بکری مادہ بچہ جنتی تو آپ رکھ لیتے اور اگر نر بچہ جنتی تو اوسکو بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے اور اُنکی ہی نذر کر دیتے۔ اگر نر اور مادہ دونوں اکٹھے پیدا ہوتے تو پھر ذبح نہ کرتے تو کہتے یہ وصیلہ ہے یعنی دونوں ملے ہوئے ہیں یعنی اپنی بہن کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ یا اگر بکری کا ساتواں بچہ نر ہوتا تو پھر اوسکو ذبح کر کے کھاتے اور مادہ کو ریوڑ میں چھوڑ دیتے۔ اگر نر اور مادہ دونوں ہوتے تو انکو ذبح نہ کرتے۔ بلکہ کہتے کہ یہ اپنی بہن کے ساتھ مل گیا ہے اور فائدے وصیلہ کے زندگی میں مردوں کے لئے خاص ہوتے۔ اور مردوں کے مرجانے کے بعد عورتوں کے واسطے ہوتے اور سائبہ وہ جانور ہے جو بتوں کے نام پر بطور نذر چھوڑ دیتے تھے اور اس سے کوئی بھی فائدہ اُٹھانا جائز نہ سمجھتے۔ جس جگہ چاہتا پڑا چگتا۔ جیسا کہ ہندو لوگ سانڈ چھوڑ دیتے ہیں اس ہمارے ملک میں پھر جس وقت وہ مرجاتا تو پھر مرد اور عورتیں اُسکو کھاتے اور حام یعنی محافظ جس نر اونٹ وغیرہ کے دس بچے پیدا ہوتے اوسکو مثل سانڈ کے آزاد کرتے۔ جب وہ مرجاتا تو مرد عورتیں ملکر اوسکو خوب نوش جان کرتے ۱۲ کبیر و احمدی و زاہدی و معالم و خازن و خلاصہ وغیرہ۔

بنی کہیا وچہ خواب ڈٹھا میں عمرو خزاعی تائیں
وچہ دوزخ اوسنوں چوٹیوں کھچن لیندا سخت سزائیں

ہین اہل النار اوسدی بدبو تھیں وچہ تکلیفاں پائے
ایہ وچہ بخاری مسلم نالے خازن وچہ دسائے

جاں شاہ رسل نے آفرمایا ایہہ سب کم کفر دے
نہ رب نے حکم کیتا ہے کتلے ایہہ سب راہ ضرر دے

جاں طرف قرآن پیغمبر سدیا جاوے اہل کفر نوں
تا کہن اساں تقلید پواندی کافی ہے ہر ہر نوں

کہہ تقلید کرن کفاراں وڈکیاں خود بے پیراں
نہ بھاویں علم ہدایت پائی ہوون انہاں شریراں

اوہ جاہل تے گمراہ آہی پھر چلن جو مگر اونہاندے
اسوچ نفع نہیں کجھ ہرگز بلکہ عذاب دکھاندے

پیروی کرن علماواں جیہڑی دسن راہ ہدائیت
ہی اسوچ نفع حسینی اتے رؤفیوں دیکھ نہایت

نظم

پیروی جاہل کی کرنا جہل ہے
کیونکہ وہ گمراہ خود نااہل ہے

راہ بتلانے کو عالم چاہئے
حکم پر اللہ کے قائم چاہئے

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ[1] آخر آیت تائیں
نیکاندی تقلید سراسر رحمت ہی رب سائیں

تے نذر نیاز تقرب غیراں کارن شرک ایہائی
جی جہت تقرب خالق ولیاں روح ثواب پونچائی

ہی ایہ درست صحیح پر کوئی اجیہا ہوسی ناہیں
اہل ایمان جو جہت عبادت غیر دیوی بن سائیں

جو بارھویں حضرت عبدالقادر کارن مشہر پیارے
ایہ جہت تقرب غیر نکردی پوچھو کرو نتارے

ایہ پینٹھ چھیاٹھ صفحہ تی مسئلہ بالتفصیل ایہائی
منزل اول جلد بھی اول طالب دیکھے بھائی

گمراہ علماواں دی تقلید جو نکلی ایت زمانے
ایہہ صاف ایہی گمراہی اونہاں پاس بیٹھ سیانے

ہک پیر جہال شریر جو آپوں پھاتے وچہ گمراہی
جو تابع ہوئے تنہاندی اوہ بھی شامل وچہ تباہی

پیر حقانی ایت زمانے تھوڑے نظری آون
اکثر شرع طریقوں خالی جاہل ملک پھساون

جو سگر سیانے بھال کرن اوہ پیر طریقت والا
جو محکم چال نبی تے باقی ساریاں [illegible]

جو ہووے مخالف کنوں شریعت اوہ مرشد شیطانی
مگر اونہاندے لگن ہر جا ہووے [illegible]

بروے ریا خرقہ سہل است دوخت
گرش با خدا در توانی فروخت

بنزدیک من شب رو راہ زن
بہ از فاسق پارسا بیر [illegible]

ہن اکثر مدعی صوفی وچہ حقیقت صوفی ناہیں
جاں صفتاں پاک انہاندیاں [illegible] ناہیں

[1] یہ آیت سورہ یوسف کی ہے۔ حکایت کی اللہ تبارک وتعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کی یعنی یہ کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا تھا وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ یعنی [illegible] کی میں نے یواں اپنیاں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب دی۔ پس نیکوکاروں کے مذہب پر ہونا کس طرح برا ہوا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہدایت کرے لامذہبوں کو ۱۲ فقیر حلوائی۔

Marfat.com

مذہب کجھ ایت زمانے نکلے وچہ جہانے
اوہ مذہب کنوں اماماں روکن کرکے مکر عیانے

خود گرو اونہاں دے پہلے آہی مذہب وچہ اماماں
کوئی مالکی کوئی حنفی شافعی حنبلی کوئی خراماں

جو کتب حدیث مصنف اوہ بھی مذہب اندر آہے
لا مذہب[1] کوئی انہاں نو چوں گزر یا مول نہ ساہے

جورو[2] تقلید اندر ہن آیت لوک ایہ پیش کریندی
اوہ کل تفسیراں اہلسنت چھڈ معنی الٹ کریندی

مثنوی

مجتہد در خلق داں نائب رسول
ہم چو خود آں را بدانی ای جہول

در نوشتن گرچہ آید شیر در شیر
لیک در ہر دو تفاوتہا کثیر

در گلو خود حلقۂ تقلید دار
تا بکعبہ چوں ہدی گردی نثار

نے ہدی را با قلائد خوف دزد
بے قلائد را بگیرد ناسزد

ناکیتا حکم بحیرہ دا رب ناہ سائبہ دا کائی
تا حام وصیلہ حکم دتا رب شیطوں خلق پھٹائی

کن پاٹے نفس بحیرہ سنتے جہت مخالفتاں دے
سائبہ مطلق نفس جو شہوت باغوں کھلے کھاندے

وصیلہ نفس امیداں رسیاں جسدیاں ولیاں آئیاں
ہکدو[3] جی سنگ نے اونہاں استعداداں حشر ونجایاں

حام نفس جو طرف عبادت ہویا رجوع کدائیں
تے دروازہ وصل اوسکارن ہرگز کھلا ناہیں

پھر شیطوں پا وسواس کہن توں جو کیتا ندہ کافی
باجھ انہاں اعمالاں کوئی ہور حمل نہ آئیا صافی

ہن[4] خوش کر نفس اپنے نوں ہے توں منزل توڑ چڑھائی
تاں بھار مجاہدیاں پاسوں رکھی اپنا نفس مٹائی

یا حیدری اتے قلندری ٹولے ہین بحیرہ سارے
جو کناں وچہ کر چھیک لوہے دی مندری پاونہارے

تے چھوڑن[5] شریعت والے جیہڑی سنت چالے
سائبہ پھرن جو کھلی دھرتی چور شرع منہ کالے

وصیلہ اوہ جو اپنیاں نوں چھڈ غیر اننال ملیندے
سنگ اتحاد محبت صلہ رحم چھڈ بنے بہندے

حام نفس مغرور خدا سنگ کری گمان گذافوں
جو پائم ٹھیک مکان حقیقت ضرر نہ رہیا خلافوں

جاں اونہاں اکھیوے آؤ طرف احکام خدا تعالے
تے طرف اطاعت ختم رسالت تا ایہ کرن مقالہ

اساں کافی اوہو جو اساں وڈکے کم کریندی موئے
کہہ اوہ بھاویں شرع نہ جانن طرف طریق نہ ڈھوئے

سن[6] وچہ کبیر جاں آیت پچھلی نازل ہوئی آلہوں
تعالوا الی ما انزل اللہ والرسول جو آخر تک اصلاحوں

---

[1] مگر شاذ و نادر مثل ابن حزم اور داؤد ظاہری وغیرہ کے سو ایسے لوگوں کا کیا اعتبار ہے جب بڑے بڑے محدث کسی نہ کسی مذہب میں ہوں اور بجز تقلید شخصی کے انہوں نے چارہ نہ دیکھا ہو ۱۲ حلوائی [2] اتخذوا احبارہم ورہبانہم من دون اللہ یعنی پکڑا انہوں نے عالموں اور درویشوں کو رب بجز خدا تعالیٰ کے ۱۲ [3] یعنی اس نے استعداد آخرت کو ہلاک کیا اور اس توبہ کے نور سے ۱۲ روح المعانی [4] یعنی اب تجھے شریعت کی مخالفت کچھ بھی ضرر نہیں کرتی ۱۲ [5] یعنی سالکان شریعت کی استعداد ۱۲ [6] جس وقت مومنوں کے دل نورانی ہو گئے تو کفار کو نہایت ہی کٹھن اور بری معلوم ہوئے تو پھر مومنوں کو ارشاد ہوا تم اپنا کام کرتے جاؤ خلاصہ اور خازن میں ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی اہل کتاب یہود اور نصاریٰ کے یعنی تم لازم پکڑو اپنے نفسوں کو نہ ضرر دیگا تمکو جو گمراہ ہوا اہل کتاب سے تم انسے جزیہ پکڑو

تاکہیا کفا ایس رسماں دکیاں ہرگز چھوڑے ناہیں | تاں اگلی آیت نازل ہوئی کافر لین سزائیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۚ

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

اے لوگو جو ایمان لائے ہو محافظت کرو اوپر اپنی جانوں کے[1] تم پر ہو یعنی احکام الٰہی پر نہ ضرر کرے گا تمکو جو کوئی گمراہ ہو جاوے جب راہ پاؤ تم طرف خدا کی ہے پھر جانا تمہارا سب کا پس خبر دیگا تمکو ساتھ اوسکے کہ تھے تم کرتے۔

ای مومنو تیں لازم پکڑو جاناں اپنیاں تائیں | نہ ضرر دیوے تساں گمراہی کسی جان تیں جد صلاحیں
ہے طرف اللہ دی مڑن تساں سب اسوا مڑ سو آخر | پھر خبر دیسی تساں جو تسیں آہی کردے عمل سراسر
ہے خازن وچہ جو کہدن حضرت ابو بکرؓ فرماندے | ایہ آیت[2] لوک پڑھن اتنے اُلٹے معنے ہین ہولائے
میں سنیا حضرتؐ تھیں جو دو جہاں دے سچے وچہ گناہاں | تتے نار وکن تاں سب تنہاں[3] کرے عذاب تداہاں
تے بُریاں دے تحت کریں تساں دین جو سخت سزائیں | پھر کرن دعا تساں اچھے تے اوہ کرے قبول نہ سائیں
تے اہل اسلاموں ویکھ بُرائی کرنے عیب نہ آئے | نال زبان یا سنگ نبھاندی روک جے قدرت پائی
تاہیں تے دل تھیں بُرا جانن ایہ ادنیٰ درجہ پایا | کہیا ابن عباسؓ جے لوک منن ناں واجب کہنا آیا
جے رد انکار کرن تاں چپ ہو اپنا آپ بچائیں | تے بن مردود یہ معاذ جبل تھیں کرے روایت پائیں
جو امر بھلائیوں منع برائیوں کران نبیؐ فرماوے | جاناں[4] ویکھو بخل اطاعت تھیوے دنیا پوجی جاوے

[1] اسکا معنی یہ ہے جو نگاہ رکھو تم اپنی جانوں کو گناہوں کے جمع جانے سے اور گناہوں پر اڑ رہنے سے یعنی ان چیزوں سے کہ لازم پکڑو اپنے آپ کو ۱۲ [2] یعنی نیکیوں کے ساتھ امر کرنا اور برائیوں سے منع کرنا واجب ہے ۱۲
کہ ابن ابی شیبہ اور احمد اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن منذر اور ابن مردویہ اور ابو یعلی اور بیہقی نے اپنی صحیح میں اور ترمذی نے اور صحیح کیا اسکو ترمذی نے اور نسائی اور ابن ماجہ اور ابو یعلی اور بیہقی نے اپنی سنن میں اور ابن جریر اور ابن حبان اور ابن ابی حاتم اور ابن حبان اور دارقطنی نے اپنی افراد میں اور ابن منیع اور ابن مردویہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور ضیاء نے مختارہ میں اور قیس سے کہا قیس نے جو کھڑے ہوئے تھے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پس حمد کی آپ نے اللہ تبارک و تعالیٰ کی پھر شاید پڑھی اوسکی اور فرمایا اے لوگو تم پڑھتے ہو اس آیت کو یعنی یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم و لا یضرکم الآیہ من ضل اذا اہتدیتم اور تحقیق رکھتے ہو تم اوسکو غیر ہمارے کے اور تحقیق سنا ہے میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جو فرماتے تھے کہ جب گناہ دیکھیں آدمی اور تا تغیر دیں ان کو تا نزدیک ہے جو عام کرے اللہ تبارک و تعالیٰ اوپر انکے عذاب ۱۲
صفحہ ۲۳۹ و مغفور [3] یعنی جب معلوم ہو کہ بخل کی تابعداری کی جاتی ہے اور دنیا کو دین پر مقدم کریں اور ہر ایک شخص اپنی رائے فاسد پر مغرور ہو تو اسوقت جائز ہے کہ اپنا آپ علیحدہ کیا جاوے نہیں تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ضرور ہے ۱۲

Marfat.com

جاں خاص اپنی نفسانی وی پیروی لوکی کرن حجابوں
تاہی نسل حان سبھالن اپنی ضرر نہ کری تساہاں
تاہوین سبھالن مشکل جیوں سٹھ وچہ پھرن انگیارہ
پس وانگوں عمل کرن کسے کنوں تساراج دن ناہیں
کسے اس آیت تھیں پوچھیا پاسوں بن مسعود پیارے
پر ہے نزدیک حج البتہ اوہ آوی وقت شتاباں
پس اوسوقت تسانوں اپنے آپ سبھالن آئے
ای مومنو پاک کرو تسیں سبھ جاناں اپنیاں تائیں
جو منکر ہویا تساڈا پچھے پا کے نفس ہدایت
بغض عداوت حسد نہ آہی اندر اگلیاں لوکاں
ہُن پیا اندھیر چوفیر نصیحت جے کوئی کسے سنائے
بن عمر کہیا ایہہ آیت اوہناں لوکاں کارن آئی
کہیا ابی بن کعب قریب قیامت وچہ اخیر زمانے
جدلک دل تساں اک تدلاں لگ حکم کرو بھلیائی
کہیا بصری حسن ضرور اک مومن پاس منافق رہندا
تمیم داری اتی عدی ہور بدیل چلے دل شامی
ہویا بدیل بیمار سفر وچہ کاغذ اوس معگایا
جاں سخت بیمار ہویا تاں مرے وصیت ساتھیاں تائیں
اوہناں پھول اسباب اک جام چاندی دا نقش سنہری والا
جاں گئے مدینے مال باقی دا گھر اودی پہونچایا
بھی اوہ پیالہ لکھیا اسو چہ تے اوہ لدھا ناہیں
کجھ مال فروخت کیتا سی اوس دوہاں آکھیا ناہیں

تاں کری لپنہ ہر خود رائے رائے خود جوابدہ
غیر اندی گمراہی وقت مبرا ہووے تدایں
جو اوس زمانے عمل کری تنہا نوچوں ہوا فکار
اجیہے عمل بنجاہ تساڈیاں اجر اوس ہون عطائیں
تا فرمایا ای لوگو نہیں ایہہ اوہ زمان اظہارے
تسیں کر سو حکم نکویاں تاہ اوہ کرن قبول ثواباں
نہ ضرر دیوے تساں کوئی گمراہ جاہن متاں راہ پاوے
جو پاکی نفس تساڈیوں بھلا پکڑ نہ اوس تساہیں
ہے اوسد اضرر اوسیدے سر تے جرسی دکھ نہایت
اوہ امر نہی نہیں ہر ویلے وچہ جگاں نیدی ہوکاں
اوہ نفسانی شیطانی الٹاوٹ متھے قہاوے
جو واعظ دی پند نصیحت کرن قبول نکائی
وقت آوی ایہہ صادق امینوں بن مسعود کہیا نے
جداں مختلف ہون قلوب تداں خود نفس بچاؤ بھائی
جو عمل مومن دسدے جانے وچہ مواہب کہندا
بدیل مہاجر مومن آہا اوہ دونویں دل خامی
اک لکھ فہرست اسباب دی کاغذ خرجی پایا
جو مال میرا گھر کیتر دینا پس اوہ سو یا اتھائیں
کڈھ لیا جس نے ترے سو سی مثقال کمالا
اوہناں کھول اسباب فہرست ڈٹھی وچہ سب کجھ لکھیا پایا
تاپاس تمیم عدی دے آکے کہن بدیل کتھائیں
پھر کہندے کیا بہت ڈنا ندا رہیا بیمار کتھائیں

سلہ کہا معاذ نے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس زمانے کے پچاس آدمی کا فرمایا بلکہ حضور ؐ کے زمانے کے پچاس آدمی کا جو کہ ہو آپ یعنی آپ سے ۱۲ سلہ جیسا کہ اس وقت کے جاہل اور نادان لوگ جو نصیحت سنکر آگے سے نامح کو ٹھٹھے اور مخول میں اڑاتے ہیں اور کلمات کفر بکتے ہیں نعوذ باللہ من ذالک مگر جب نامح جانے کہ میری نصیحت کسی پر کارگر نہ ہوگی تو نصیحت کرنا چھوڑ دیوے اور اگر کچھ امید ہو تو کرے ۱۲ مواہب الرحمان۔

تو مال اپنا کجا لایوں خود پر کھن ایہ بات نہ آئی تے کاغذ وچہ ہے لکھیا ہویا بولے خبر نہ کائی	وت کہیا اوہناں ظرف چاندی دا ہک اسانہ ملے نہ بھائی جاں پیش حضور مقدمہ لیائی آیت اگلی آئی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ
الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ
فِى الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ
فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِىْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى
وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو گواہی تمہارے درمیان جب حاضر ہو ایک کسی کو تم میں موت وقت وصیت کے دو شخص دین دار تم میں سے یا اور دو سوائے تمہارے اگر تم چلتے ہو پھرتے زمین کے پس پہنچے تم کو مصیبت موت کی بند کر رکھو ان دونوں کو پیچھے نماز عصر کے پس قسم کھاویں دونو ساتھ اللہ کے اگر شک میں پڑو تم نہ مول لیویں گے ہم بدلے اس قسم کے کچھ مول اگرچہ ہو صاحب قرابت اور نہ چھپاویں گے ہم گواہی اللہ کی۔ تحقیق ہم اس وقت ہوویں گے گناہ گاروں سے ۱۲

اے مومنو کے تساڈی نوں جاں موت دی آ جائے
یا دو غیر پرائی قوموں موت دے وچہ سفر دے
یا بعد نمازوں قسم اللہ دی ہوئی اوہ دی پسوں
جو قسم اللہ دی کھون اساں کچھ بدلہ اس دا نہ لیسوں
اوہ بھاویں کوئی شریف ہی ہووے تاں بھی مال نہ لیسوں
پھر جے اسانوں پتہ لگ جاوے جو اوہ جھوٹی کھادی
پھر کجھ ان بعد وچیدا ہووے سیانا آکھے
تاکہیا اوہناں اساں کنوں ایہ جرم ہویا؟

تا وقت وصیت گواہ کرن تساں دو شاہد اپنے آئے
آ جائے تاں ہتھ رکھو دوہاں بعد نماز عصر دے
جو قسم اللہ دی کھاون بھی اس قسم دا
یعنی اسیں بدلہ اس قسم دا
تا شاہداں بھی اپنے دین دی عزت اسیں عاصی ہوئے
اسیں گواہی اللہ دی نہ لکھائی اپنے نوں بھائی
نویں پیش ہوئے مقدمہ وچہ حضور سمائے
اگر ایہ گل نہ پاس اساں کوئی حضرت شاہد ساڈے؟

ف۱ یعنی تم میں سے یعنی مسلمان ف۲ یعنی جب کہ کسی تمہارے کو موت نزدیک آوے تو وہ مسلمان گواہ بناؤ وصیت کے ف۳ جو عصر کے بعد نماز ہوتا ہے واسطے حلف کے جو اس وقت نیک لوگ ہوتے ہیں اور وہ وقت برکت والا ہوتا ہے ۱۲ تفسیر روحی ف۴ یعنی ہم تم کو اس قسم کے بدلے کچھ مال نہ دیں گے اگرچہ وہ قرابتی ہو ۱۲ تفسیر روحی ف۵ یعنی اگر ایسا ہو کہ ہم کو خیانت کرنی ثابت ہو تو ہم گنہگار ہیں ۱۲

Marfat.com

جو اسیں مقر ہوندے پھر تاں تسیں کردی طلب گواہاں
شاہد مول نہ ہوندے تا اسیں دیندی جام انہاں
اسّاں اسکارن انکا کیتا تد جو اساں خبر نکائی
تا اگلی آیت دیو چہ کیتا نازل حکم الٰہی

فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ
اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا
وَمَا اعْتَدَيْنَآ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى
وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ع ۱۴

پس اگر خبر ہووے اوپر اسبات کے کہ ان دونوں نے حق ثابت کیا ہی گناہ سے پس اور دو شخص کھڑے ہوویں جاگہہ انکی ان لوگوں میں سے کہ حق ثابت کیا تھا اوپر انکے جو نزدیک اسکے تھے پس قسم کھاویں ساتھ اللہ کے کہ البتہ گواہی ہماری بہت سچ ہی گواہی ان دونوں کی سے اور نہیں حد سے نکل گئے ہم تحقیق ہم اسوقت البتہ ظالموں سے ہیں یعنی مرتے وقت یہ بہت نزدیک ہی اس سے کہ لی آویں گواہی اوپر طرح اسکی کے یا ڈریں یہ کہ پھیری جاوینگی قسمیں پیچھے قسموں انکی کے۔ اور ڈرو اللہ سے اور سنو اور اللہ نہیں ہدایت کرتا قوم فاسقوں کو۔

پھر جے معلوم نہیں انہاں کیتا ثابت حق گناہوں
تا کھلی ہوون دو دوجے شاہد جاہگ انہاں گواہوں

سلہ جو کوئی منکر علم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا کہے کہ اگر آپکو غیب کا علم ہوتا تو حال انکا ظاہر فرماتے جواب یہ ہے کہ وہ مقدمہ واسطے فیصلے شرعی پیش ہوا تھا۔ پس جو شرعی گواہوں کے متعلق ہے۔ تو علم باطن کے پس یہ سنت جاری ہو گئی جو شرعی فیصلے ساتھ کشف اور کرامت کے نہیں ہو سکتے نہیں تو وہی طریقہ دلیل شرعی بن جاتا واسطے خیر خواہی امت کے شرعی معاملات میں باطن کا دخل نہیں فرمایا ۱۲ فقیر حلوائی عفی اللہ عنہ۔ سلہ اور رؤفی میں ہے آپنے تمیم اور عدی کو عصر کی نماز کے بعد ممبر کے پاس کھڑا کر کے قسم کھولائی دو قسم کھا گئے کہ ہمنے بدیل کا مال نہیں لیا ہم یہ سچی قسم کھاتے ہیں آپ نے چھوڑ دیا پھر بدیل کے وارثوں نے کچھ مدت کے بعد وہ کٹورا ایک زرگر کی دوکان پر دیکھا اور پوچھا تمنے کہاں سے لیا ہے کہا اسنے تمیم اور عدی سے مول لیا ہے پھر وارثوں نے اسکے ساتھ جھگڑا کیا انہوں نے کہا ہمنے بدیل سے خرید کیا تھا اور ہمارے گواہ نہیں پھر آپ کے پاس فیصلہ آیا۔ تو یہہ آیت نازل ہوئی از یوم فان عثرتا الآیہ سلہ یعنی اگر معلوم ہو کہ ان گواہوں نے گواہی میں خیانت کی ہے تا ان کی جگہ دوسرے گواہ کھڑے ہوں واسطے ادا کرنے شہادت کے ان لوگوں سے جنکا حق مارا گیا اوپر انکے جو زیادہ حقدار اور قریب ہیں گواہی دینے میں ان دونوں بیگانوں سے کیونکہ اپنے نزدیکی نہیں ۱۲ رؤفی

اونہاں تھیں جو حق تنہاں تے ثابت ہو یا جفاؤں
جو حقوالی دے بہت قریبی یا اولی حق داؤں

تا قسم اللہ دی کھا آکھن اساں سخن شہادت پکے
اونہاں گواہاں تھیں جنہاں دتی کوڑ گواہی اگے

تے صدوں اسیں نہ لنگھیئے تا پھر ظالماں تھیں اسیں آہیں
ہے امید اس طوروں او شہادت کرن اصلاحیں

تے ڈرن جو کوڑ گواہیوں رسوا ہون نہ مثل تناہاں
تے ڈرو اللہ تھیں سنو نہ اللہ راہ دسے بدراہاں

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا

اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ

جس دن کہ اکٹھا کریگا اللہ پیغمبروں کو پس کہیگا کیا جواب دیئے گئے تھے تم کہیں گے نہیں علم ہمکو تحقیق تو ہی ہے موخر مقدم کا جاننے والا

جمع کری رب جس دن بنیاں پھیر اونہاں فرماوے
جو کی تساں حکم قبولیا لوکاں کہن اساں علم نہ آوے

ٹھیک تو ہیں ہیں جانن ہارا غیباں ساریاں تائیں
ہے غیب بہ نسبت خلقت نہیں تے غیب نہ کجھ رب سائیں

ہے واتقوا اللہ نال تعلق اس آیت منقولاں
یعنی ڈرو اس دن تھیں جمع کری جد رب رسولاں

وچہ حشر میدان رسولاں جان رب کرکے جمع الائے
تساں طرف توحید جاں قوم سدی کیا اونہاں جواب سنائے

جاں نبی معلوم کرن جو رب نوں سب دا علم ایہائی
جو جو قوم جواب دتے اساں جہل نہ او سنوں کائی

بھی عادل ہے ناہ ظلم کریسی اتے حلیم سداوے
تا جانن اتھ بولیاں ناہ کجھ خیر نہ شر مٹاوے

پس ادب ایہی وچہ چپ رہن دی پیش علام غیوبی
تے سونپن علم سبھی دل اوسدے ایسے وچہ ہے خوبی

تا کہن نہ سانوں علم توں جانن ہار غیوب الٰہی
یعنی جو اساں علم تیرے تھیں نہیں پوشیدہ کائی

یا علم نہیں اساں جو تدھ حکمت ایس سوالوں آئی
یا جو توں جانے علم نہ سانوں اوسدا

جو لکھوی کنوں معالم اسجا نقل حدیث لیاوے
جو نبی کہیا کجھ لوگ مت اتھیں حوض میرے آوی

میں اونہاں پچھاناں فرا وہ غائب آکہاں یارا وہ میرے
کہن نہ تینوں خبر جو اونہاں کیتا پچھے تیرے

ابن عباس کہیا جو ہول قیامت ہوش لیجاسی
اوس ہولوں کجھ جواب نہ دیسن ہوش تتھاں پھر آسی

لہ اور حد سے نہیں گذر گئے ہم تحقیق جو ایسا کام کرے اسوقت ہم البتہ ہو جائینگے ظالموں سے جو جھوٹ کو حق کی رکھیں پھر فرمایا آپ نے اوہ عمرو بن العاص اور مطلب بن رواحہ تھے دونوں نے قسم کھائی خدا تعالیٰ کی بعد نماز عصر کے کہ یہ کٹورا بدیل کا تھا اور انہوں نے خیانت کی ہے تو پھر حضور صلعم نے بدیل کے وارثین کو دلا دیا ۱۲ رؤفی ۲ جن جن اقوام نے اوپر اپنے پیغمبر کا طریق برتا تھا وہ انہیں معلوم ہی تھا جیسا کہ کئی جگہ قرآن شریف میں مذکور ہے اور یہ سوال اقوام کی رسوائی کے لئے ہوگا ۱۲ مواہب الرحمن ۳ اور وہ حلیم ہے نہ سفیہ ۱۲ ۴ روح البیان ۱۲ ۵ یعنی جس طرح کوئی کہو بھلا تو نہیں جانتا یعنے جانتا ہے ۱۲ ۶ یعنی محشر میں اللہ تعالیٰ کا ہول دیکھکر سب کچھ بھول جائیگا۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ ان اقوام کو جو حوض پر جائینگی پس اللہ دی ہول قیامت کی انکا علم شاہد نہ رہے جیسا کہ لکھوی نے ابن عباس کی روایت سے ثابت کیا ہے جو لوگ حضور کے علم غیب

Marfat.com

پھر آیا اپنی اُمت کا دل دیکھن بھی آگاہی
تے وچہ حاضر لکھوی لکھیا اسمیں ثابت ہوئیا
جس تھیں ثابت ہوے نبیاں اکثر علم غیوبی

اے کنہیں کیتا علم خاص دی نفی
جیسا تا غیبی علم نہ نبیاں دتا کسے نوں
جو کل نہ منن اکثر سنن تا بھی ہے بین خیر

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ اِذْ
اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَاِذْ عَلَّمْتُكَ
الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ
الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ
وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ
اِسْرَآئِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ
اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ

جسوقت کہیگا اللہ اے عیسیٰ بیٹے مریم کے یاد کر نعمت میری اوپر اپنی اور اوپر ماں اپنی کے جسوقت کہ قوت دی میں تجھکو ساتھ جان پاک کے باتیں کرتا تھا لوگوں سے پنگھوڑی کے اور ادھیڑ اور جس وقت کہ سکھایا میں تجھکو کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل اور جسوقت کہ بناتا تھا تو مٹی سے جیسے صورت جانور کی ساتھ حکم میرے کے پس پھونکتا تھا تو اسمیں پس ہو جاتا تھا پرندہ ساتھ حکم میرے کے اور چنگا کرتا تھا مادرزاد اندھونکو اور کوڑی کو ساتھ حکم میرے کے اور جسوقت نکالتا تھا مردونکو ساتھ حکم میرے کے اور جس وقت بند کیا میں بنی اسرائیل کو تجھسے جب لایا تھا تو انکے پاس دلیلیں پس کہا اُن لوگوں نے جو کافر ہوئے اُنمیں سے نہیں یہہ مگر جادو ہے ظاہر

جس دن رب فرماوی عیسیٰ مریم بیٹے تائیں
جاں روح پاک انجیل یا جبرئیلوں دتم تدہ یاری
تے جہاں تدھ سکھائم لکھنا علم نبوت نالے

کر یاد انعام جو میرے تیں پر بھی تدھ جان عطائیں
بھنگوڑی وچ بھی حال دمولے سخن کریں آشکاری
بھی تورات انجیل سکھائی ہوئی فضل کمالے

سلہ سبحان اللہ اس جگہ لکھوی صاحب نے اکثر علم غیب کا مانا ہے واسطے انبیا علیہم السلام کے اور حقیقت میں انہیں اکثر علم کا تھا ساتھ تعلیم اللہ جل شانہ کے نہ مستقل نہ از روے احاطہ دینے کے اور تفصیل اس مسئلہ کی جلد دوسری منزل اول میں موجود ہے اور ہم نے ایک مستقل رسالہ مسمی بہ شمول الوھابیہ فی مسلک النجدیہ کے بھی لکھی گئی ہے ۱۲

Marfat.com

بھی قوت بخشی ایڈ جناور شکل اوپا کے خاکوں
تے اتھے کوڑھے مادرزاداں جاں تندرست بناویں
تے جاں ہیں اسرائیلیاں پاسوں تینوں روکیا آ ؛
تاں اوتھاں کفاراں آکھیا ایہہ مگراں جادو ظاہر
کہیا ابن عباسؓ جاں تریہہ سالاں عمر عیسیٰ دی آہی
پھر طرف آسمان اٹھایا اللہ خازن معالم لیائی

پھر اُسوچ پھوکیں پس اوہ زندہ ہووی حکم خلاقوں
ڈگوارا نوچاں مُردیاں اوں تیر تھیدے جن جماویں
جاں عجز ی اوتھاں پاس لیاویں تینا نشان ندا ہے
تاں چاہر لیا تدھ اسمانے کر مگر کفاراں باہر
تاں لی نبوت دتی سال رہے وچہ قوم کہیائی
دیکھ آل عمران سورت دی اسدی ہے تفسیر سوہنے

وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا
وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ۝ اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ
هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ
قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

اور جسوقت وحی بھیجی ہمنے طرف حواریوں کی یہ کہ ایمان لاؤ ساتھ میرے اور ساتھ پیغمبر میرے کے
کہا اُنہوں نے ایمان لائے ہم اور شاہد رہ تو ساتھ اوسکے کہ ہم مسلمان ہیں جسوقت کہا حواریوں نے
اے عیسیٰ بیٹے مریم کے آیا کر سکتا ہے پروردگا تیرا یہہ کہ اوتارے اوپر ہمارے خوان آسمان سے کہا
ڈرو اللہ سے اگر ہو تم ایمان والے

اتے حواریاں دیدل جاں اساں پایا منوں سلت
ایمان آندا اساں تے رہ شاہد مسلم ناں اسیں پچ
جو مائدہ اسمانی تھیں ہے سادیکاراں کہنے
اُنہاں حالت شروع ایمان آہی ایہ کامل ہوئی ناہ
جو ڈرو اللہ تھیں ایدے ادبی کرو نہ ذات الٰہی

مینوں آکھے رسول پیغمبراں سچن ہے تھیا ہوکیا
ہاں کہیا حواریاں
جو فرمائش دوجہ شک آہا عیسیٰ تیری الریا سانہ
کہیا ابن کثیر فقیرا

سلہ منزل اول نیز دوسری صفحہ ۲۶ سے ۲۶ تک آسمان پر اٹھائے جانے کا
سے صفحہ ۳۲ تک موجود ہے اور تیسری جگہ سورہ نساء رکوع ۲۲ میں
موجود ہے اور مرزا قادیانی کا رد اوس
سلہ یعنی گواہ رہو تو اے علی علیہ السلام
یعنی واسطے ہے تو اپنے رب سے
اور اپنی عزت نکالو خلاصہ اوس

Marfat.com

سوال کیتا اس حجت، جو یا ہووے شفت پاکے کھالے
کراساں دعا قساں جہت مگر ہے ڈرنا بہتر آیا
ومن یتق اللہ یجعل لہ رب جہت جو اتھیں ڈردا

کرڑ غول کرن عبادت ہے سوال کیتا
جو ایہہ سوال نہ کرے ہوشیار پچھوں ہووے
راہ خلاصی کڈے رزق بس جہت ملن نہ ہووے

قَالُوا نُرِيدُ أَن نَّأْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَنَعْلَمَ أَن قَدْ
صَدَقْتَنَا وَنَكُونَ عَلَيْهَا مِنَ الشَّاهِدِينَ. قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ
اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِّأَوَّلِنَا
وَآخِرِنَا وَآيَةً مِّنكَ وَارْزُقْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

کہا انہوں نے ارادہ کرتے ہیں ہم یہ کہ کھاویں اسمیں سے اور آرام پکڑیں دل ہمارے اور جانیں ہم یہہ کہ تحقیق سچ کہا تو نے ہمسے اور ہوویں ہم اوپر اسکے گواہوں سے۔ کہا عیسیٰ بیٹے مریم کے نے یا اللہ پروردگار ہمارے اتار اوپر ہمارے خوان آسمان سے ہووے واسطے ہمارے عید اول ہمارے کو اور آخر ہمارے کو اور نشانی تیری طرف سے اور رزق دے ہمکو اور تو بہتر رزق دینے والا ہے

اوہناں آکھیا خواہش اساں جو کھاوناں اس مائدہ تھیں کھائیے
تے اسیں اس مائدے نعمت اوپر ہوئے کنوں گواہاں
تا عید ہووے اساں پہلیاں پچھلیاں کا سن اوس طعاموں
تے توں سب رزقاں تھیں بہتر رزقی دیون والا
تا فرمایا تریہہ روزے رکھو روزے رکھالائے
توں مائدہ رب تھیں منگ تا عیسیٰ کمل اوہدھ والے

قَالَ اللَّهُ إِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَن يَكْفُرْ بَعْدُ مِنكُمْ فَإِنِّي أُعَذِّبُهُ
عَذَابًا لَّا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِينَ ع ۱۵

رب کہیا میں نازل کرساں مائدہ اوپر شاہیں
اجیہا سخت عذاب جو ناہ کسی کرساں اہل جہانی
جو اس پچھے کفر کرو نشیں دیساں سخت سزائیں
یعنی سب جہاناں وچوں سخت عذاب اس ہانے

۱۲ یہ انکی بات منظور کرکے فرمایا بھلا دعا کرینگے واسطے تمہارے ۱۲ ۱۲ یعنی موجب فتنے اور عذاب کا مت ہو یہہ نعمت واسطے تمہارے ۱۲ ۱۲ یہ روایت حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ۱۲

ترجمہ کہا اللہ نے تحقیق میں اتارنیوالا ہوں اسکو اوپر تمہارے پس جو کوئی کفر کریگا پیچھے اسکے تم میں سے پس تحقیق میں عذاب کرونگا.....

Marfat.com

پس مائدہ والا خوان فرشتے فلکوں لیکے آئے
خوانچہ[1] سرخ دو بدّلیا نوچ لہندا نظر پیائے

ہک بیٹھ بدل ہک اوپر لتھا کہیا عیسیٰ رؤسا تائیں
ایہہ رحمت کراتے شاکر مینوں فتنے وچہ نہ پائیں

اجیہی نعمت اسرائیاں کدی اگے نظر نہ آئی
خوشبو خوب عجائب جیہڑی کسے دماغ نہ پائی

عیسیٰ کہیا جو نیک زیادے اوہ کھولی اُستائیں
تا عرض کیتی شمعون تسانتھیں بہتر کون ایتھائیں

تا وچہ نماز کہلا کر وضو عیسیٰ عجز نیازوں
بونہہ روئی پڑھ اسم خدا سرپوش اُٹھایا رازوں

اوہ مچھی بریاں[2] نظری آئی روغن سر تھیں جاری
سرہانے نمک تے سرکہ دم دل ناہ چھلکا کنڈیاری

تے گرداگرد اُسدے ترکاری رکھی ہر انواعوں
تے روٹیاں پنج آیاں ہک اوپر سی زیتون عطاؤں

دوجی اوپر شہد تیجی تے گوشت بریاں پائیا
چوتھی اوپر مکھن پنجویں اوپر پنیر ٹکایا

تا عرض کیتی شمعون اوسویلے پیش عیسیٰ متوالے
ایہ دنیا طعام یا عقبیٰ کہیا جواب مسیح کمالے

نہ دنیا والا طعام نہ عقبےٰ بلکہ پاک الٰہی
قدرت اپنی نال ایہ کھانا پیدا کیتا بھائی

لوکاں کہیا عیسیٰ نوں پہلے شروع کرو تسیں کھانا
عیسیٰ ناہ کیتی سب بھکھیاں کھوائی مرد ربانا

اوہ تیرہ سو بندی رج کھادا مچھی اونویں آہی
جس بیمار کھادا اوس صحت بخشی ترت الٰہی

ہوئی فقیر غنی سب اُستھیں چالی روز اں تائیں
اوہ ہکدن لہندا ہکدن ناغہ وچہ خلاصی پائیں

جو کھا کے ودھی چڑھی آسمانی نظروں غائب ہوندا
پھر لوکاں شک کیتا کسی ٹھٹھا نظر بندی کوئی کہندا

بعضیاں چوری کیتی اُسوچہ آیا قہر قہاری
سور بنے ہکدن وچ تن سو تن دن وچہ کل ماری

پس چاہئی مومن سمجھ کرامت حاجت چاہی ناہیں
جو شکر گذاری اوسدی مشکل وچہ رؤفی پائیں

مثنوی شریف

باز چوں عیسیٰ شفاعت کرد حق
آں فرستادہ غنیمت پُر طبق

مائدہ از آسماں شد آمدہ
چوں کہ گفت اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَہ

باز گستاخاں ادب بگذاشتند
چوں گدایاں زُلّہا برداشتند

بدگمانی کردن و حرص آوری
کفر باشد پیش خوان مہتری

ہر کہ گستاخی کند اندر طریق
گردد اندر وادیٔ حسرت غریق

آں گدارویان نہ دیدہ ز آز
آں در نعمت بر ایشاں شد فراز

منّ و سلویٰ ز آسماں شد منقطع
بعد زاں آں خوان نہ شد کس منتفع

[1] بعض نے کہا کہ یہ مچھلی تھی اور بعض نے کہا کہ وہ بہشت کے میوے تھے ۱۲ [2] رؤفی میں ہے کہ کہا شمعون نے اے رفع اللہ اگر اس پر اور معجزہ بھی دکھاؤ تو ہمارا ایمان اس پر اور زیادہ بڑھ جاوے تو حضرت نے اس مچھلی بریاں شدہ کو فرمایا زندہ ہو جا تو فوراً وہ مچھلی حرکت کرنے لگی پھر فرمایا ویسی کی ویسی ہو جا تو پھر بھنی ہوئی ہو گئی۔ پس حواری ڈر گئے اور انہوں نے اوسکو نہ کہایا تو آپ نے درویشوں ۱۲

ہر کہ بے ادبی کند در راہ دوست	راہزن مردان شد و نامرد اوست
از ادب پُر نور گشت است این فلک	وز ادب معصوم پاک آمد ملک
بدر گستاخی کسوف آفتاب	شد عزازیل ز جرأت رو بآب
از خدا خواہیم توفیق ادب	بے ادب محروم ماند از لطف رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد	بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد
ہر چہ بر تو آید از ظلمات و غم	آں ز بے باکی و گستاخیست ہم

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ
اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ
لِيْ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ
مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَا
اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا
مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنْتَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ
فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

اور جب کہیگا اللہ اے عیسیٰ بیٹے مریم کے کیا تو نے کہا تھا لوگوں کو کہ پکڑو مجھکو اور ماں میری کو دو
معبود ورے اللہ سے کہیگا پاکی ہے تجھ کو نہیں ہے واسطے میرے یہ کہ کہوں میں وہ چیز کہ نہیں واسطے میرے
حق اگر میں نے کہا ہوگا یہ اونکو پس تحقیق جانتا ہوگا تو اوسکو جانتا ہے تو جو کچھ بیچ جی میرے کے ہے۔ اور
نہیں جانتا میں جو کچھ بیچ جی تیرے کے ہے تحقیق تو ہے جاننے والا غیبوں کا نہیں کہا میں نے واسطے
اونکے مگر جو کچھ کہ حکم کیا تھا تو نے ساتھ اوسکے یہ کہ عبادت کرو اللہ پروردگار میرے کو اور پروردگار
اپنے کو اور تھا میں اوپر اون کے گواہ جب تک رہا میں بیچ اون کے پس جب قبض کیا تو نے
مجھکو تھا تو ہی نگہبان اوپر اونکے اور تو اوپر ہر چیز کے گواہ ہے۔ اگر عذاب کریگا تو اونکو پس تحقیق وہ

نہیں تیرے بس میں اور اگر بخش دے تو ان کو پس تحقیق تو غالب ہے حکمت والا

جد کہے اللہ ای عیسیٰ کیا تو آکھیا لوکاں تائیں
عیسیٰ فرماسی تدھ پاکی میں کر لائق نھیا
ناں ٹھیک ہوسی تدھ علم توں جا جو تس چھپایا
ناہیں آکھیا او نہاں کو جو توں کہنا حکم فرمایا
میں شاہد ہیا او نہاں تے جد لگ جو چھ نھا تنہاں
تے توں ہیں اوپر ہر شے حافظ کیوں عذاب ہووے نہاں
پس ٹھیک باتوں غالب پر دین عذاب تو اوہاں
سن عبداللہ بن عمروں جو چھ معلم خزانہ لیائے
امت میری امت میری رب رحمان آکھیا
تا رحمت رہدی جوش کیتا جبریل تائیں فرمایا
تے رب تیرا بوہ جانے جبرائیل جا آکھیا
ناں رب کہیا جبرائیلا آکھ محمد تائیں
ف۔ ولنرضیک ولیعطینک فترضی جو چھ حق سوہنے آکھیا
اتھ بنی کہیا جو سنیو تاکید بنی امت کروں ہاری
ہے بڑی بنی دی خاطر ہوئی ناں ہاں ہاں
ہو وڈی امید شفاعت ہاں ہاں تائیں
ہو فلما تو فیتنی جو چھ ناں تھیوں

۱ یعنی جو میرے بعد ہی میں جو چھ تو سب کچھ جانتا ہے تو ہی حقیقی جاننے والا تمام غیب دان ہے اور یہ لقب حقیقی ہی مراد ہے حقیقی رب کہلانے سے اور یہ لقب کسی اور میں نہ اطلاقی عزیز مصر کو رب کہا تھا جیسا کہ سورۂ یوسف میں ہے ارجع الی ربک فسئلہ ما بال النسوۃ الخ میرا رب بہت اچھا کیا میرا ٹکانہ ۔ پس حقیقت اور ۵ لفظ ۱۲ منہ ۶ یعنی اگر تو نے انکار اور کفر کے سبب سے عذاب کریں یا مغفرت کریں تو بسبب اس کے کہ تو نے توبہ کر لی ہے اور ۱۲ منہ ۷ ایک یہ آیت اور دوسری وہ جو سورۂ ابراہیم میں قول حضرت خلیل علیہ السلام کا ہے فمن تبعنی فانہ منی ۱۲ غادن ۵ یعنی ایسے ہی کہنا کا ہیں دل رکھنے والے ہیں جلد دوسری ۱۲ منہ مرزا شیونکی تردید خوب واضح ہو چکی ہے یعنی وہ اپنے ہی آپ کو اللہ یا ابن اللہ خود نہ کہتے پھر زندہ ہو کر آسمان کی طرف چلے گئے تفسیر حقانی صفحہ ۱۲

Marfat.com

کل اہلسنت تھیں الٹ پیا اوہ سخت اندر گمراہی
توفیتنی تھیں موت عیسیٰ دی الٹی سمجھ اس پاتی

تے نال قرآن حدیث اجماعوں ثابت اوس حیاتی
نصرانی بھی کہن آسمانی چڑھیا بعد ممات

برا عقیدہ عیسایاں تھیں مرزائیاں دا آیا
جو اوہ بھی زندہ سمجھن تے انہاں مردہ لکھ ہولایا

جواب سوال جو آیت وچہ اوہ ہوسن روز حشر دی
پھر ثابت کیویں کری جو عیسیٰ فوت چکا ہو فردی

موعود مسیح تے مہدی ہے اوہ قادیاں وچہ سدا ندا
ہن دعوی کھلا کرے نبوت رب تھیں خوف نہ کھاندا

قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ
الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ع

کہیگا اللہ یہ دن ہے کہ فائدہ دیگا سچوں کو سچ انکا واسطے انکے بہشت ہیں چلتی ہیں انکے نیچے سے نہریں ہمیشہ رہینگے بیچ انکے ہمیشہ راضی ہوا اللہ ان سی اور راضی ہوئے وہ اوس سے یہ ہی مراد پانا بڑا۔ واسطے اللہ کے ہی بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور جو کچھ بیچ اون کے ہے۔ اور وہ اوپر ہر ایک چیز کے قادر ہی

کہی اللہ اے عیسیٰ اج اوہ دن جو سچ سچیاراں
نفع کری اونہاں کارن باغ چلن جنہاں ہیٹھ انہاراں

اوہ نت رہن وچہ اسدے راضی ہووے رب اونہاں تھیں
تے اوہ رب تھیں راضی ہون ایہ وڈی مراد سبھاں تھیں

ہی ملک خدا دا زمیں افلاک تے جو وچہ اونہاں دے
تے ہر شے تے رب قادر ہے وچہ منع عطا بندیاں دے

قتادہ کہی دو شخص پڑھنگے خطبہ روز حشر دے
ہک حضرت عیسیٰ ذکر جدہا وچہ آیتاں پچھلیاں پڑھدے

دوجا شیطاں ویری ربدا سچا دس روز الاوے
اوہ جھوٹھا بہی سچ اوسدا اوسدن ناہ تس نفع پوچاوے

۱ یعنی اگر یہ واقعہ دنیا کے متعلق ہوتا تو وفات آپکی بیچ زمانہ ماضی کے صادق آتی ہے تو پھر جب یہ واقع متعلق قیامت کے ہے پھر بعد نازل ہونے کے آسمان سے کلمہ توفیتنی کا صادق آتا ہے۔ اور یہ قول ہے سدی کا اور جمہور مفسرین اسی پر ہیں۔ کہ یہ واقع قیامت کا ہے نہ دنیا کا۔ جیسا کہ سیاق کلام ماقبل اور مابعد سے پایا جاتا ہے اور حرف اذ اس جگہ ساتھ معنی اذا کے ہے واسطے زمانہ آیندہ کے۔ جیسا کہ فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے ولو تری اذ فزعوا یعنی اگر دیکھے تو جسوقت ڈر کر لوگ گھبرائینگے بیچ دن قیامت کے اور ساتھ دلیل آیات اگلی اور پچھلی کے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جواب اور سوال قیامت کو ہونگے اور کہا سدی نے جسوقت خدا تعالیٰ نے آپکو آسمان پر پہونچایا جس وقت کا واقع ہے ۱۲ معالم ۲ یعنی خدا تعالیٰ کی خوشنودی جب حاصل ہو اور خدا تعالیٰ بندوں سی راضی ہو جاوی تو یہ بڑی مراد اور کامیابی ہی اور سب سے یہ بڑی ضرورت مومنوں کے لئے ہی اور حقیقت یہ تمام مرادوں بڑی مراد ہی خوش ہونا مولیٰ کریم کا ۱۲ ۳ مراد صادقین سی پیغمبر ہیں بقول بعض عالم ۱۲ ۴ وقال الشیطان لما قضی الامر تمام آیت تک۔

Marfat.com

مسیح وچہ دنیا سچا آہے پس وچہ روز جزا دے
نفع دیسی سچ اوسدا اوسنوں خلاصی دن وچہ فادے

ہی موافق قول اسدی دی تے جمہور الاون
صادق مین نبی اتے مومن اہل توحید جو آون

جو کفار انہوں سچ کہن تھیں نفع نہ اُسدن کائی
اوہناں دنیا وچہ کجھہ نفع دیسی اللہ جانہی بھائی

کہہ جنت دوزخ دی تائیں کارن اہل ایماناں
ہی اگے ارشاد خدا جویں ویکھہ موحد شاناں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع شانام اللہ دے جو بخشش کرنیوالا مہربان ہے۔

سورہ مائدہ ختم ہوئی اتے شروع انعام ایہا ئی
کہے بیہقی ابن عباسوں مکے رات ہکی وچہ آئی

پر چھاتیاں اس نی کسو بیٹھہ آیتاں سب آیاں
ایہہ کوئی کہن تی بصری شامیاں تے چھپیا بایاں

تے جاں ایہ سورت اتری ستر ہزار ملک سنگ نازل
کنارے فلک آہی اوہناں کیتے تسبیحاں وچہ شاغل

تے شاہ رسل تسبیحاں پڑھیاں سر سجدہ بوچہ پایا
نبی کہیا اس ہا جھہ نہ جی کو لے سورت رکھی لیایا

نہ کسی سورت وی آیاں جمع ہوئے شیطان اجیہے
جواس سورت دے آیاں [illegible]

جو پڑھے انعام اوہ ستر ہزار ملک تس پڑھن درود اں
وجہ اُسدن رات [illegible]

ہی وچہ تورت اس نانو مرضیہ حضرت علی کہیا ئی
وچہ زاہدی کاتب سد نبی ایہ سورت سی لکھوائی

کہے ویلمی بن مسعودن حضرت شاہ رسل فرمایا
ہے سنگ جماعت پڑھے فجر مصلے تی جیہنوں لایا

پھر اول انعاموں تن آیتاں کری تلاوت بھائی
رب ستر ملک مقرر کیتے پڑھن تسبیح الٰہی

تے بخشش منگن قاری دی حق روز قیامت تائیں
وجہ اک روایت [illegible]

تے ربط سد اسنگ مائدہ انج جو آخر مائدہ آیا
لہ ملک السموٰت [illegible]

یعنی جو وچہ زمین آسماناں ہی مخلوق تمامی
اوہ بیاری سب مخلوق [illegible]

ایہ مجمل فرمایا وچہ مائدہ تے تفصیل اوہناندی
وجہ انعام ہوئی [illegible]

پہلے زمین آسمان پیدائش وچہ انعام لیاندے
پھر لوراندے ثم کیتے رب وچہ انعام جو پاندے

سلہ قول صدی کے موافق اسو سے ہی جو یہ گفتگو متعلق دنیا کے ہے یعنی صدق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قیامت کے دن نفع دیگا مسیح علیہ السلام کو مگر یہ روایت خلاف جمہور مفسرین کے ہے ۱۲ طوائی انی المدینہ سلہ ۱۵ ابی بن کعب سے مرفوع روایت بھی آئی ہے ۱۲ روح المعانی سلہ وما قدروا اللہ حق قدرہ سے تین آیتیں اور آخر تک وقل تعالوا تک ۱۲ روح المعانی سلہ اہل حجاز والوں کے نزدیک ایک سو ستر ہیں ۱۲ روح المعانی سلہ انہوں نے آسمان کی [illegible] کنارے بھرے تھے اور سبحان اللہ والحمد للہ کی آوازیں بلند ہوئیں سلہ اگر جو کچھ رکھا ہے اسمیں اندازہ نہ کریں مگر حق تیار کرنا تعالیٰ نے ہمراہ جبریل کے پچاہ ہزار فرشتے بھیجے تاکہ اس سورہ مبارکہ کو حفاظت کے ساتھ لاوے یہاں تک کہ تیرے سینہ میں جمع کردے واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم ۱۲ تمام ہوا اسکی برکت سے شام ۱۲ ذات بخشی ہے کہ [illegible] کے بعد پھر ذلت نہ ہوگی ۱۲ منہ

Marfat.com

ہی ایظلمات اتی نور ذکر متضمن مافیہن دے
پھر قل لمن مافی السموات ہے آخر تیک گرامی
ولہ من سکن فی اللیل والنہار بعد اسدی فرمایا
پھر حیوان[1] چرند پرند اتے نیندر موت تمامی
خلق الاصباح تی خلق الحب والنوی دا ذکر سنایا
ایہ سب چیزاں تفصیل مافیہن دیاں ہین پیارے

پھر ذکر خلق انسان اتے ذکر [illegible]
اوس ملک سبھی مظروفاں ظرف مکان [illegible]
مظروفات جو ظرف زمان ملک اسد اسد آیا
پھر سورج چن ستاریاں ذکر اثناء سورت وچ تمامی
پھر پانی پہنچن ثمر انگوریاں کٹن ذکر بتایا
بھی ہور[2] وجہ وچ روح المعانی لکھی جہت نتاری

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ

ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ

سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور پیدا کیا اندھیرا اور اوجالا۔ پھر وہ لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ پروردگار اپنی کے برابر کرتے ہیں

سب تعریف اللہ نوں جسنی زمین آسمان اوپائے
انہاں دلیلاں ہوندیاں سندیاں پھر بھی اہل کفر دے
ہی اسوچ رد مجوس جو آکھن چانن رب اوپایا
جو دوہاں نوں رب خلقیا اُس بن خالق ہور نکائی
ظلمات جمع اس جہت جو بہتی ایہن راہ گمراہی
ظلماتوں رات مراد نے نوروں دن روشن فرمایا
یا کفر اندھیرا تے چانن ایماں یا ظلمات معاصی
یا دوزخ ہے ظلمات اندھیرا جنت نور اُجالا
تے نوروں پہل اندھیرے جنت ناروں پھل بنایا

اتے اندھیرے چانن خالق قدرت نال بنائے
رب اپنی دی نال برابر دستاں کرن انڈر دے
تے شیطان اندھیری خلقی تاہیں رب فرمایا
تے مشرک بت برابر کردے آہے نال الٰہی
تے چانن نور ہکو جو راہ توحید اسلام اک بھائی
یا چانن علم تے جہل اندھیرا خازن وچ لیایا
تے چانن ہے فرمانبرداری ویکھ رؤفی خاصی
تے پہلے زمیاں تھیں آسمان بنائے رب تعالےٰ
ایہ قول قتادہ دا وچہ خازن محی السنت لیایا

[1] اور میووں کے اقسام اور بہشتوں کا پیدا کرنا معروشات اور غیر معروشات اور اور بھی اسی طرح کئی چیزیں جو تفصیل ہیں وَمَا فِیْهِنَّ کی ۱۲ تفسیر روح المعانی [2] اور خازن میں لکھا ہے الحمد للہ تعلیم ہے واسطے بندوں کے۔ یعنی کسی طرح تعریف کریں بندے حق جل شانہ کی تو فرمایا کہو سب تعریف واسطے اللہ تبارک و تعالیٰ کے ہے ۱۲ [3] الحمد للہ کا لفظ خبر ہے اور معنی اوسکا امر ہے یعنی حمد کرو اللہ تعالیٰ کی۔ خازن۔ جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمینوں کو اور خاص کیا انکو اسجگہ بیچ ذکر کے جو بہت بڑے ہیں مخلوقات سے جو دیکھتے ہیں بندے کھڑا ہوا ہوا بجز ستونوں کے اور بیچ اسکے عبرت ہے اور نفعے ہیں اور زمین بچھائی ہوئی ہے اور پیدا کی بعد اوسکے اور بیچ اسکے عبرت اور فائدے ہیں ۱۲ خازن۔

Marfat.com

تے وچہ حدیث شاہد ہیں خود مخلوقات رب دا پائی
اوس راہ ہدایت پایا جس جانن اوہ گوایا
تھیل برابر کرن کسی شئے نوں سنگ کے پیارے
جو تھر وٹے پوجن جان کریسن اللہ سائیں
جو بدی سمجھ برابر غیراں کرن سجود عبادت
پر خالق سنگ خلقت اہل اسلام نہ کرن برابر
تے نال تے مثل نہیاں ولیاں کرن دعا حاجاں
وچہ منزل اول جلد وحی دے ہی تفصیل اس پوری
وچہ بحر حقائق رب آسمان اوپایا ہے دل تائیں
تے جانن دلوں لایا خالق سنگ ملکی اوصافاں
جنہاں صفتاں ملکی تے روحانی غالب آون
تن رب رسول اتے زیور پہن خاص شرع دے
تے اوپر جنہاں بشریت دی غالب ہون اندھیرے
ہو ولی جنہاں شیطان کڈھی اوتھاں باہر نوروں جانی
افرأیت من اتخذ الٰہہ ھواہ ہے خالق خود فرمایا
جو نفس ہوا نوں پوجن اوتھاں دو جا رب ٹھہرایا

پھر اپنا نور خلق تے ڈالیا جس پائی روشنائی
سو ہویا گمراہ خود مسند دل بغوی نقل لیایا
جو کافر نال خدا دے بت برابر کرن تیارے
خالق دھرت آسماں احمق سمجھ کریندی نا ہیں
ایہ بیشک شرک اتے سجدۂ عظمت جان حرام تفاوت
وچہ صفت کسیدے استقلالوں[1] باہجہ کفار سراسر
ایہ نبیاں ولیاں دائم آہا ویکھ عزیزی باتاں
جو بدعت شرک الاون نجدی گل اوتھاں ایہ کوڑی
زمین نفس[2] اتے صفتاں نفس ایہن ظلمات بنائیں
روحانی اخلاق اوصافوں دل پُر نور التافاں
اوہ طرف عبادت خود دی جھکدی نیہاں حکم منادن
سب[3] نفسانی اوصافوں کڈھ دتا ہندی راہ فنا نے
اوہ[4] تابع ہوئی شیطان ہوا دی جھکی شہوانی[5]
جو روحانی اوتھ طرف ظلمات صفاں
توں ڈٹھا نہیں جنہاں خدا نفسانی نوں
اللہ نال برابر ایہو شرک وڈا سب آیا

---

[1] یعنی سوائے خدا تعالیٰ کے خود بخود وہ صفت اپنی پیدا کی ہوئی جانے مثل ازلی ابدی خدا تعالیٰ کے ۱۲ [2] صفات بہیمیہ حیوانی [3] اخلاق سبعیہ شیطانی ۱۲ تفسیر رؤفی [4] یعنی نفس کے برے صفات دور کر کے اوسکو صفات ملکی اور روحانی کے ساتھ [5] جیسا کہ فرمایا اللہ ولی الذین اٰمنوا یخرجھم من الظلمات الی النور یعنی اللہ تعالیٰ مومنوں کا دوست ہے نکالتا ہے انکو اندھیروں سے نور کی طرف ۱۲ [6] اور شہوات دنیا کی ایسی لذات جیسا کہ فرمایا اللہ تبارک تعالیٰ نے والذین کفروا اولیاءھم الطاغوت یخرجونھم من النور الی الظلمات پس یعنے ہے ثم الذین کفروا بربھم یعدلون کا جو بعد پیدائش آدم علیہ السلام کے جو دل ہے اوندین کے جو نفس ہے اور بنائے ہوئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے نفسانیت کے اندھیرے دونوں ہیں اور روحانی نورسی۔ پس جھک گئے کافروں کے ساتھ غالب ہونے اپنی نفسانی صفتوں کے طرف طاغوت نفسانی خواہش کے پس عبادت کی انہوں نے نفسانی خواہش کی اور کیا انہوں نے اس ہوائے نفسانی کو برابر ساتھ حق تبارک وتعالیٰ اپنے کے روح البیان صفحہ ۱۵ ج ۲ [7] حکایت ہے کہ ایک جماعت فقہا کی آئی طرف شیخ عارف باللہ ابی الغیث قدس سرہ العزیز کے تاکہ آزمائیں آپکو کسی چیز میں جب آپکے نزدیک آئے تو آپ نے انکو فرمایا مرحبا بعبد عبدی یعنی مرحبا میرے بندے کے بندگان کو بھیجا ہے اس بات کہ پس پھر ملاقات کی انہوں نے شیخ اسمٰعیل بن محمد حفری قدس سرہ العزیز کی تا سنائی انہوں نے بات شیخ مذکور کی انکو پس آپ ہنسے اور فرمایا شیخ ابو الغیث نے سچ فرمایا ہے جو تم بندے ہوئے نفسانی کے اور ہوئے نفسانی بندہ اوسکا ہے یعنی غلام شہوت آتم کذا فی جمع الکبود وھو یتعلق بہ یزداد ہست (روح البیان ۱۲ منہ) کہا کسب احیاء نے ساتھ اسی آیت کے نورانیت شروع ہوتی ہے

Marfat.com

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ

ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ

وہی ہی جس نے پیدا کیا تمکو مٹی سی پھر مقرر کی اجل اور ایک اجل مقرر کی گئی ہی نزدیک اوسکی یعنی قیامت پھر تم شک کرتے ہو

ہی اوہ جس خاکوں تساں اوپایا مہلت پھیر ٹھہرائی
تے مدت مقرر ہی نزدیک اُس پھر تساں شک ہویائی

پہلی مہلت[1] موت بندی لگ دوجی برزخ مہلت
جے موتوں پچھے حشر تائیں تس علم اللہ ہر حالت

ابن عباس کہی ہر بندے دو دو اجلاں ثابت
ہک موت اجل ہک حشر تدی وچہ خازن کرن کتابت

جو نیک پیوندی رحم کری تس دنیا عمر دوہاندی
جو قاطع رحم ہووے بد اوس دی دنیا عمر گھٹاندی

خَلَقَكُمْ مِّنْ طِیْنٍ خاکوں خلقیا آدم تائیں
خطاب جمع اولاد جو آدم خاکوں اصل بنائیں

ہی نام اجل ہک[2] وقت مقدر واپس اجل ہر بندے
ہی اوسدے پاس نہ ودھی گھٹے ہر عمروں کجھ پسندے

تے دوجی اجل قیامت اوسدا بھی سب علم خدانوں
ایہ قول ضعیف خازن وچہ لیایا فیل نال بتاون

[illegible] پہلی ہے نیندر دوجی اجل مرن فرمایا
ایہ وچہ مدارک عمر النسفی سوہنا قول لیایا

وَهُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَفِی الْاَرْضِ یَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَیَعْلَمُ

مَا تَكْسِبُوْنَ ۝ وَمَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا

[1] جس وقت دنیا والی عمر گھٹائی گئی تو پھر عمر اوسکی برزخ والی زیادہ ہوتی ہے (خازن) اور روح البیان میں ہے کہ یہ آتیں اللہ تبارک تعالیٰ نے خلقت کے لئے ٹھہرائی ہوئی ہیں ۱۲ [2] جیسا کہ فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے وما یعمر من معمر ولا ینقص من عمرہ الا فی کتاب یعنی عمر نہیں دئے جاتے ہیں عمر سے اور نہیں کم کیا جاتا اوسکی عمر سے مگر جو ہے کتاب میں مگر کہا مجاہد اور سعید ابن جبیر نے پہلی اجل دنیا دی ہے اور دوسری اجل آخرت کی اور لکھا ہے روح المعانی نے پہلی مدت معلوم کرا دی ملائک کے لئے تاکہ جان لیں اور لکھ لیں جیسا کہ ہر دو صحیحوں میں روایت ہی جسمیں ذکر ہی کہ چالیس دن ماں کے پیٹ میں نطفہ ہوتا ہی اور چالیس دن خون بستہ اور ۴۰ دن مضغہ پھر اوسکی طرف فرشتہ بھیجا جاتا ہے پس پھونکتا ہے اوسمیں روح اور حکم کیا جاتا ہے چار چیزوں کے لکھنے کا یعنی رزق اسکا اور عمر اور عمل اوسکے اور اوسکا نیک یا بد ہونا اور تفسیر سراج المنیر میں لکھا ہی سدی سے کہ بھیجا اللہ تعالیٰ نے جبرائیل ع کو زمین کی طرف تاکہ اس سے مٹی لے آوے پس کہا زمین نے میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ پناہ پکڑتی ہوں تجھ سے یہ کہ کم کرے تو مجھ سے پس واپس ہو گیا جبریل ع اور نہ لی اوس نے مٹی اور کہا اوسنے کہ یا الٰہی پناہ پکڑتی ہے زمین تیرے نام کے ساتھ پھر بھیجا اللہ تعالیٰ نے حضرت میکائیل ع کو پھر اسی طرح پناہ پکڑی زمین نے اور واپس ہو گیا۔ پھر بھیجا حق تبارک وتعالیٰ نے ملک الموت ع کو پس پناہ پکڑی زمین نے۔ اسی طرح کہا فرشتے نے میں بھی پناہ پکڑتا ہوں ساتھ اللہ تعالیٰ کے یہہ جو مخالفت کروں میں اوسکے حکم کی پس اٹھالی اوسنے مٹی زمین کی پس ملائی اوسنے سرخ مٹی اور سفید مٹی اور سیاہ یہی سبب ہے کہ مختلف رنگ ہیں آدمیوں کے پھر گوندھا اوسنے اس مٹی کو ساتھ پانی میٹھے اور نمکین اور تلخ کے اسی واسطے مختلف ہوئی خلقت آدمیوں کی پس کہا اللہ تبارک وتعالیٰ نے ملک الموت ع کو جو رحم کیا تھا جبریل اور میکائیل علیہما السلام اوپر زمین کے اور تو نے رحم نہیں کیا میں ضرور نکالونگا اپنی خلقت کے ارواح تیرے ہاتھ کے ساتھ ف

مُعْرِضِيْنَ ۝ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۭ فَسَوْفَ

يَأْتِيْهِمْ اَنْۢبٰۗؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ

اور وہی ہے اللہ بیچ آسمانوں کے اور بیچ زمین کے جانتا ہے پوشیدہ بولنا تمہارا اور پکار کر بولنا تمہارا اور جانتا ہے جو کچھ کماتے ہو تم اور نہیں آئی اونکے پاس کوئی نشانی نشانیوں پروردگار اون کے سے مگر ہوتے ہیں اُنسے مُنہ پھیرنے والے پس تحقیق جھٹلایا انہوں نے حق کو جب آیا اُن کے پاس پس البتہ آویں گی اُنکے پاس خبریں اوس چیز کی کہ تھے وہ ساتھ اُسکے ٹھٹھا کرتے

تے اوہ معبود ہکا آسماناں وچہ بہی زمیناں آیا
جانے خفیہ تے اشکارا جو تساں عمل کمایا

ناہ آوی تساں معجزہ کوئی اتے قدرت رب نشانی
مگراں ہین ایہہ کافر اوستھیں کردے روگردانی

پس ٹھیک جھوٹایا حق اونہاں جد طرف تنہاں دی آیا
جھب آوسن تنہاں اوہ جس چیزوں اونہاں سالایا

ایہہ ہر ہر شہر گرائیں کئی بُت معبود بناون
یارب آسماناں ہور زمیں دا ہور معبود الاون

جانی رب جے وچہ دلاندی ہو تسیں خفیہ دھر دے
بھی جانے جو سنگ جوارح عمل آشکارا کردے

تی جانی اونہاں عملاں پاروں جو کجھ لیکھ تمہارے
ہون عذاب ثواب تساں ہن علم خدا نوں سارے

سن[1] آیتاں قرآنی کافر ہاسے ٹھٹھے کردے
بدلہ اس اونہاں دنیا وچہ اسیں دیئے روز بد دی

ہور جنگ احزاب حنین فتوحاں مکے ول تمامی
بھی بعد نبی اصحاباں وقت جو ہون فتوح گرامی

جانن جھب کفار جدی سنگ ٹھٹھے کردے آہے
دنیا وچہ[2] عذاب جاں پاون یا دن حشر کلاہے

جو معجزیوں ہور کنوں الہا کرامت منہ بھنوایا
جو انا دنیا شہوت نال اوہ مثل حیواناں آیا

بلکہ حیواناں تھیں اوہ احمق سخت اندر گمراہی
جو اونہاں ناہووے عذاب حشر نوں تے اُس [illegible]

ویعلمون ما تکسبون جانے رب جو تساں کسب کمائے
ہی کاسب ہون خاصہ انساناں روح البیان گواہی

جو سری جہری استعداد ملے اُس پاک الہوں
وچہ امر نہی بد نیک ہر پاسے[3] نظر کری اصلاحوں

[1] مدارک میں لکھا ہے کہ ٹھٹھا کرتے قرآن یا معجزے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھ کر آپ کو مخول کرتے ۱۲ [2] یا وقت ظہور اسلام اور اُسکے غلبے کے ۱۲ [3] اور نقد النصوص میں لکھا ہے کہ انسان دو منہ والا شیشہ ہے اُسکے ایک منہ میں ربوبیت کے خصائص ہیں اور دوسرے میں عبودیت کی قباحتیں جب خصائل ربوبیت کے دیکھے تو پھر تو ساری مخلوقات سے افضل ہے اور جب تو عبودیت کی قباحتوں کی طرف دیکھے یعنی انکو عمل میں لاوے تو پھر تو بُرا ہے تمام مخلوقات سے۔ شعر وان دم کہ فتد بحال خویشم نظرے ۔ در ہر دو جہاں نباشد از من برے ۔ حیف باشد کہ عمر انسانی ۔ چوں بہانم بخواب خود گذرد ۔ آدمی تواند از کوشش کہ مقامی فرشتہ درگذرد ۔ [illegible] روح البیان اور تصرف رکھتا ہے ان دونوں خصلتوں میں اور انسان کے لئے کسب کرنا ہے ساتھ صفات اللہ جل جلالہ کے ساتھ تقرب حاصل کرنے کے طرف اوسکی ذات کی ساتھ ادا کرنے اس چیز کے جو فرض ہو اوپر اوسکے اور ساتھ

[illegible] انتہا ۱۲

جاں دنہاں ولیاں نال کفاراں نے ٹھٹھے لائے
امام الحرمین آہی وچہ مسجد کردے درس املاحوں
کسے دعوت سی اوہناں کیتی دلوچہ خیال امام دوڑایا
دعوت تھیں جد فارغ ہو کے مڑے فقر تمامی
ہے حکم کیا اوسدے حق جس نے پڑھی نماز صباحوں
بھی مسجد وچہ لوکاندی اوہ ظاہر غیبت کردا
جو نیر بد اوہ اول انویں نیک اعتقاد بناوے
پھر پہنچے اوہناں مقاماتوں اوہ طے منازل کرکے
ہی اوہ رب جسدی مثل نہیں کوئی وچہ تمام صفاتاں
تے ثم قضیٰ اجلا پھر اوس تے وقت مقرر کیتا
تے وچہ خدا دے فانی ہووے سالک مرد الٰہی
پھر وچہ تصرف ربدے بعد علم تسیں شکیں پیندے
وچہ عالم علوی سفلی اوس الوہیت ہک جیہی
حرکات تے سکنات علوم تساں سبھ اللہ جانے
اوہ نگراں اوہناں پاسوں آہی کردے روگردانی

تنہاں اوہناں دا صدر سبکو نے ناحق بیٹھ گیا
نکدن بعد صبح کجھ صوفیاں گذر ہویا اوس راہوں
ہی اوہناں فقراں دا کم سخن ٹپتن کھاون آیا
تاں اوہناں دے شیخ فقیہ نوں کہیا سخن گراہی
حالت جنب اندر وچ مسجد کردا درس بناوں
کہیا امام اوہ غسل کرے اتے نیک اعتقاد فقر دا
پھر تابعداری مرشد سندی لازم اوسنوں آوے
ایہ روح البیانوں اگے روح معانیوں ویکھن مڑکے
تے لوہ رب جس تساں ساکوں خلقیا قدرت نال اثباتاں
جو سب تھیں اسنوں وچہ وقت مقرر پہونچے بیتا
واجل مسمی عندہ باقی ہوون بعد فناہی
اوہ وچہ نساں جیویں چاہی کری تصرف ہر ہر بندے
عالم غیب شہادت ہووے اس لئے علم بدیہی
جو انفس تے آفاق نشانیاں ہون اوہناں اپر عیانے
کنوں انوار مشاہدے ریدیوں اتے ہوئے زبانی

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ
نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ

لہ اس سے معلوم ہوا کہ نیک بندوں کے ساتھ ہنسی اور تمسخر کرنے والوں کو حق تبارک و تعالیٰ سیدھا راستہ نہیں دکھاتا بلکہ ان کے معتقد ہونے سے طریقہ انکا حاصل ہوتا ہے پس جسقدر بدفرقے پیدا ہوئے ہیں یہ سب ہی بزرگوں پر بدظنی اور برائی و بے ادبی کرنے سے نکلے ہیں ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ لہ کہا امام الحرمین نے شائد غسل کرنا اوسکو اوسدن بھول گیا ہو اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ سبب بنادیا ہو فقر کے حق میں نیک اعتقاد رکھنے کا پس منکر لوگ جو نکلے ہیں اس زمانہ میں اوسکے انکار کی کچھ وجہ نہیں ہے صوفیائے کرام کے حق میں پس اُن گمراہوں سے بجز کنارہ کشی کے اور کوئی بھی علاج نہیں ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ لہ کیا گیا واسطے جنید بغدادی قدس سرہ العزیز کے کہ کسی شخص نے نہیں فائدہ اٹھایا ہے ان عالموں کا فرمایا بیٹھنے سے پاس اللہ تبارک و تعالیٰ کے تیس سال نیچے اس درجے کے اور اشارہ کیا اسنے اس درجے کی طرف یعنی جو بیچ گھر اس طریقے کے کہ نہیں کھلے اسرار اسکے اور نہیں چمکتے نور اوسکے مگر پیچھے جہد کرنے کامل اور زبردست سلوک کے ۱۲ روح البیان صفحہ ۱۹ جلد اول لہ وہ مادہ ہیولانی ہے تفسیر روح البیان صفحہ ۲۱ مطبوعہ عثمانیہ ۱۲

Marfat.com

مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ

کیا نہ دیکھا انہوں نے کتنے ہلاک کئے ہیں ہم نے پہلے ان سے قرنوں سے مقدور دیا تھا ہم نے ان کو بیچ زمین کے جو کچھ کہ نہ مقدور دیا تمکو اور بھیجا تھا ہم نے آسمان سے اوپر انکے برسنے والا اور کیں ہم نے نہریں چلتی ہیں نیچے اونکے سے پس ہلاک کیا ہم نے اون کو ساتھ گناہوں انکے کے اور پیدا کئی ہم نے پیچھے انکے قرن اور

کیاڈٹھا نہیں اونہاں پچھلیاں کئی ہین گروہ کھپائے
تے آسمانوں اساں اُپر تنہاں دے فصلوں مینہہ وسائے
محلاں ہیٹھ کھال تلے تنہاں دے ساں نہراں کیتیاں جاری
نہ فائدہ دتا اونہاں نوں کجھ قوت مال تنہاں دے
ہے قرن ہک نام زمانے دا جو سو یا اسی سالاں
مجاز آجان اوہ قوم مراد جو ہوون ہک زمانے
تمکین بمعنی جا ہک دیون قابو قدرت نالے
اگلے قرن مراد شکل شداد ہور عاد جو آہے
ہلاکت کنوں مراد عذاب جو ریکارنگ اونہاں پائے
ہُن بند ہوئی مینہہ حجت دی دسی نادر جاوا ں
قحط وبال طاعون عذاب بیماریاں ہور کمالاں
صاحب مال زکوٰۃ نہ دیون جیوں اس حق ادائی
زنا لواطت پھیلے جگ وچہ ہور گناہ ہزاراں

مثنوی	ابر نابد از پئے منع زکوٰۃ — وز زنا افتد وبا اندر جہاں

کال پیا نیکیاں نداڈاہڈا بدیاں ہون چوفیرے
ویعفوا عن کثیر اجے رب بہت معاف کردیا
ہے افسوس نہ عبرت آوی لوکاں ویکھ عذاباں
خشک ہوئے دریاواں پانی تنگی بارش ہوئی

جہناں مال ہیت تے عمراں قوت جنہاں تنہاں نیائیں
جو وقت ضرورت ابر تنہاں تے وسدا جھڑی لگائیں
پھر کیتیا اساں ہلاک تنہاں نوں کارن بدکرداری
پھر دوم گروہ اساں پیدا کیتا بعد ہلاک تنہاں دے
یا سٹھ ورہے یا چالیہ یا نریہہ سالاں کرن کمالاں
اتھ اہل زمانہ والے لوگ مراد ایہن دسیانے
مراد فلک مینہہ ابر جو وسدے ہے مدرار کمالے
نمرود تے فرعون تے قوماں صالح ہود سرائے
جان نافرمان خدا دی ہوکے اونہاں گناہ کمائے
جاں تھوڑا ہتا فصل پچھے تاں وسی کجھ کماواں
ہُن کثرت مال جگت وچ ہویوں شامت بداعمالاں
تاہیں مینہہ نہ وسن فلکوں پاروں بخل لمائی
تدی ویا طاعون پیو جگ ہوون شہر اجاڑاں

کال پیا نیکیاں نداڈاہڈا بدیاں ہون چوفیرے
ویعفوا عن کثیر اجے رب بہت معاف کردیا
ہے افسوس نہ عبرت آوی لوکاں ویکھ عذاباں
خشک ہوئے دریاواں پانی تنگی بارش ہوئی

جو ہر ہر بدی عوض رب پکڑی ہون عذاب گھنیرے
نہیں ہتے۔ ہور تی نہیں سب اللہ اہل گناہ وبخشیا
تائب ہوکے مول نہ لگدی جانب راہ صواباں
کھوہاندی گھٹ پانی نالے برکت رزق گیوتی

لہ قرن جیسا کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم الحدیث یعنی بہتر زمانوں کا ہے زمانہ ہے پھر زمانہ ان لوگوں کا جو ملا ہے انکو پھر ان لوگوں کو جو ملیں انکو یعنی زمانہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کا ہے۔ تفسیر ربع البیان ص۱۰۶ مطبوعہ مجتبائی ۱۲ ۔۔۔ کسی سال اتفاق بارش بہتر وقت پر ہوا ہے تو کوئی ۔۔۔ غرض عذاب تو بھی ہوتا ہے ۱۲

إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ فَدَاقَرَاوے
جے سدھی لوگ ہو دن تا رب نوں نفع نہ کجھ عذابوں
رہا بخش وہ ایت ساریاں اہل ایماناں تائیں
وَأَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ تکی وچہ روح دیا لیایا
ہی ایویں عادت بدی جاری مڈھ قدیموں آوی
تے لوکی نیک ہن جگ اندر نت ہر عصر زمانے
بک نیک اللہ دی بندی ہن جہاں نا نوابدال الاون
ہور پاروں صد سلامت بھی منگ رحمت مسلماناں
اوہ چالی مرد بھی ول تنہاں مثل خلیل سوہائے

مثنوی	شکر نعمت نعمتت افزوں کند
	کفر نعمت از کفت بیروں کند
	ورنہ آدمی زادہ بر محل
	کہ باشد چو انعام بل ہم اضل

نہ گالہاں دین نہ لعنت کران نہ مومناں کھ پوچا ندے
نہ نیویاں کران حقارت بھی ناہ اچیاں حسد کمانے
جاں نضر حارث دی بیٹی نوفل ابن خویلد نالے
تے ابن امیہ ول سب کہندے آن رسول کمانے
نہ تینوں نیئے جد لگ سب تھیں ناہ کتاب لیاویں
جہت اساں اتی چار ملک اوس اُتے گواہ بناویں
اوہ کہن کتاب خدا دی ہے ایہ تو نئے گھلیا اوسدا
جواب اسدا تن طور اگی تدرب نبی نوں وسدا

وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ لَقَالَ الَّذِينَ
كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ۝

اور اگر اوتارتے ہم اوپر تیرے کتاب یعنی لکھا ہوا بیچ کاغذوں کے پس چھوتے اوسکو ساتھ ہاتھوں اپنے کے البتہ
کہتے وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہیں نہیں یہہ مگر جادو ظاہر

تے جے اسیں تیں پر کھلا کر کے وچہ کاغذ تحریراں
آنہتھا ناں اوس کھولن کافر جادو کہن نظیراں

سلہ اہل الریا اور سمعت کو نابود کرتا ہے اور اہل صدق اور الہام کو ثابت رکھتا ہے ۱۲ روح البیان سلہ جو ملائکہ ہیں
عالم غیب سے اور داخل ہیں تو منون بالغیب میں اگر آنکھوں دکھائی دیتے تو موقعہ ایمان بالغیب کا نہ رہتا تو پھر دنیا نہ رہتی
بلکہ قیامت برپا ہو جاتی اسلئے کہ مراد قضی الامر سے قیامت ہی خلاصہ یہ حدیث تفسیر روح البیان صفحہ ۶۱۹ میں موجود ہے
اور مشکوٰۃ شریف میں بھی ہے اور بعضوں کے پیر و مرشد مولوی اسمٰعیل نے اپنے رسالہ امامت خلافت میں بھی لکھی ہے ۱۲ سلہ
یعنی اگر ہم آپ پر کاغذ میں لکھی ہوئی کتاب بھی نازل کرتے تو پھر بھی ہاتھوں کے ساتھ کھول کر کہتے کہ یہ تو جادو ظاہر
اور نظر بندی ہے ۱۲

نہ جنہاں نصیب ہدایت اونہاں شبہے نہ جان کدائیں
سخت حماقت کفاراں تصدیق اسدے وچہ آئی
نا اکھیں اونہاں جو حق سیانن ناہ سُندی حق تائیں
ابن ابی شیبہ بن منذر ابن جریر گرامی
جی مس کرن تس ویکھن اسول تا بھی ناہ سجاون
جاں قوم اپنی نوں طرف ۱ بد بولایا ختم رسالت
جی ملک ہووی سنگ تیری وچھئے دیوے تدہ گواہی

اوہ اکھیں ویکھ تے تھیں ٹوہ پھر جان کفر دی راہیں
جو معجزے طلب اندر بھی اونہاں حیلہ گری دسائی
نہ عقل اونہاں جو سمجھن انہے ڈوری ہیں بلائیں
فلمسوہ بایدیہم وچہ کنوں مجاہد کہن تمامی
وچہ در منثور جلال سیوطی نقل حدیث لیاون
تاں زمعہ بن اسود ہور نضر ایہ کہن لگے اسحالت
تاں اسیں مندے ردا اونہاں وچہ اگلی آیت آئی

وَقَالُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ وَلَوْ أَنْزَلْنَا مَلَكًا لَقُضِيَ الْأَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُونَ ۝

اور کہا انہوں نے کیوں نہ اتارا گیا اوپر اسکے فرشتہ اور اگر اوتارتے ہم فرشتہ البتہ فیصل کیا جاتا کام پھر نہیں ڈھیل دئے جاتے۔

تے کہن اوسپر کیوں ملک نہ آوی جیہڑا اوس سچاوے
فرشتہ جے اسیں گھلدے پورا ہوندا کم تداہیں
ایویں عادت جاری ربدی مڈھ قدیموں آئی
دوجا دہشت کنوں فرشتیاں مردے ویکھ نہ سکدے
جو ویکھن بعض فرشتیاں ثابت مثل ہاروت ماروتے
ابن حمید اتے ابن جریر اتے بن منذر سارے
وچہ صورت انسان کہیا رب جے اسیں ملک اتاراں

تے دلاں اساڈیا نتھیں شک دہوکی تال یقین رجاوے
تال انکار عذاب ہوندا جھب مہلت ملدی ناہیں
جو معجزہ وڈا ویکھ نہ مندے پاندے جلد تباہی
بہی سنگ غیب ایمان نہ رہندا ویکھ اکھیں سنگ لکھدے
سو اصلی شکل اوپر ناہ دسے اکثر ایس ثبوتے
کرن روایت کہیا کفار نہ کیوں رب ملک اوتاری
تاں قائم ہووے قیامت اندر در منثور اظہاراں

وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَجَعَلْنَاهُ رَجُلًا وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَا يَلْبِسُونَ

اور اگر کرتی ہم اسکو فرشتہ البتہ کرتے ہم اوسکو بصورت مرد کے اور البتہ شبہ ڈالتی ہم اوپر انکے جو شبہ کرتے ہیں

جی اسیں ایسا کردی کہہ کوئی ملک پیغمبر گھلائے
تے جس کم وچہ انہاں شبہ تردد ہی اسوقت پیارے

اوہ تاں بھی مرد کسی دی صورت ہوندا نال فضل دی
تا بہی شبہ کریندی کہندی نہیں ایہ ملک جبارے

۱ جو ملائکہ بھی عالم غیب سے ہیں اور یومنون بالغیب میں داخل ہیں جب آنکھوں سے دیکھ لیتے تو ایمان بالغیب کا موقعہ نہ رہتا اور نہ دنیا رہتی بلکہ قیامت قائم ہو جاتی جو مراد قضی الامر سے قیامت ہو ۱۲ خلاصہ
۲ جیسا کہ طرف مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حضرت جبریل کا انسان کی شکل میں متمثل ہو کر جانا ثابت ہو سورۂ مریم میں اور طرف حضرت صلعم کی دحیہ کلبی کی شکل میں آنا جبریل علیہ السلام کا اور دیکھنا آپکا اسکو اصلی شکل میں سو یہ خاصہ تھا آپ کا ۱۲ حلوائی۔ ۳ تو پھر اگلی آیت نازل فرمائی حق تبارک و تعالیٰ نے ۱۲

Marfat.com

جاں تعل عجب تیں وہنڑے جوں سوڑا پیا کھاندا
ولیہ ڈیہہ تے بوجھی جاں شاہ رسل وی تائیں

ہاسہ کرن لگے لاکل تہاڈے ہاسے

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُم مَّا كَانُوا

ع ۱۰ بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ

اور البتہ تحقیق ٹھٹھا کیا گیا ساتھ پیغمبروں کے پہلے تجھ سے پس گھیر لیا اُن لوگوں کو کہ تھے
تھے اُن میں سے اوسچیز نے کہ تھے ساتھ اوسکے ٹھٹھے کرتے کہہ کہ سیر کرو روئے زمین کے پھر دیکھو کیسا
ہوا آخر کام جھٹلانے والوں کا

تے بیشک اینہیں پہلے جو گذرے ہین رسول حقانی
پر اوڑک اے نہاں ٹھٹھا کرناں پیش تہانڈے آیا
کہہ ذرا گھر تہیں نکل پھرن ملک وچہ کرن نظارے
جنہاں نوح رسول جھٹایا کیونکر ہوئی غرق طوفانوں
ہور صالح اتے شعیب پیغمبر قوماں حال نہارو
ون ہتھی عدھنی جنہاں مچھلیاں کھاویاں پھڑ کے
بن ہیلاں یک شیعہ ست اصحاباں کم نس آیا
ایہ بہتیاں لوکاں واقع ڈٹھا مشہور وچہ زمانے
ٹھٹھے ہاسے طعن کرن دی بدلے اینویں ملدے
نفل کچیون اہل فسق دا برکت والی جاؤں
بنی کہیا جو اُمت میریوں لوطیاں عمل کماندی
خبیث اشرار جوین جا پاکوں کڈ ہے جاہن تمامی

رہی کافر ناں تنہاندی ٹھٹھے ہاسے کردی زیانی
تے ہوئی ہلاک عذابوں نیکاں ہتھ ہلا پایا
کویں ہوئی اخیر چھاون والیاں ڈاہڈی قہر نہارے
فرعون اتے نمرود شداد ہوئی کویں اہل زیانوں
یہود اندی الزام عیسیٰ حق پاکے جویں چتارو
باندر سور ہوئے کویں ربدی نافرمانی کر کے
اوہ تلے دیوار آیا تے مویا وچہ بقیع دفنایا
تے اس قصے نوں مڈھ اکابر نقل کریندی سیانے
افضیا ندے واقعے کئی جلد دوجی تھیں ملدے
ہی ثابت نال حدیث بنی دی در منثور بناؤں
لوطیا نوح رب نقل کری تنہاں اوتھ سنگ تنہاندی
تویں مندی جاؤں نیک خدا کڈہ کہڑی نرگ مقامی

لہ حاصل کلام کا یہہ ہے کہ اگر فرشتہ پیغمبر بنایا جاتا تو دو حال سے خالی نہ ہوتا تو پھر تم اوسکو دیکھ نہ سکتے جو فرشتہ عالم ملکوت اور عالم غیب سے ہے اور ہمارا دیکھتا عالم ناسوت اور شہود سے ہے اگر دوسری کی شکل ہوتا تو پھر آدمی کی صورت ہوتی یا کسی حیوان کی پس حیوان کی صورت رسالت کے لائق نہیں ہے اور نہ قابل اعتبار اور صورت آدمی کی بیچ دھوکا کے پاتی ہے جو اصلی واقعہ کس طرح ہے پس جواب اٹھا اور اسمیں اشارہ ہے کہ عورتوں سے زیادہ حسن دار ہیں اور کیوں نہو جو محسن حضرت یوسف علیہ السلام کا معجزہ اور خاصہ ہے ہمارے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا اور عورت پیغمبر نہیں ہوتی نہیں تو اس جگہ خصوصیت مرد کی نہ ہوتی ۱۲

مثنوی	نے نظر کردن بعبرت پیش و پس پس چہ باشد مردِ یاران پیش
ہُن وچہ ایس ربائے تھوڑی چنگے لوک وساون مر گئے اُٹھ رہ گئے خفتی مرواں ویس کیتا نے	جو ظاہر باطن متوجہ دل، مثلے نذاری آون رل بیٹھے وچ مرداں او دیا جوج ہویا نے

قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلْ لِّلّٰهِ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ

کہہ واسطے کس کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور زمین کے ہے کہہ واسطے اللہ کے ہے لکھی ہے اوسنے اوپر ذات اپنی کے مہربانی البتہ اکٹھا کریگا تم کو طرف دن قیامت کی نہیں شک بیچ اوسکے جنہوں نے ٹوٹا دیا جانوں اپنی کو پس وہ نہیں ایمان لاتے

پچھ اوہناں محبوبا جو ٹھے وچہ زمین آسماناں جس نے لکھی ذات اپنی تے رحمت جہت لوکائی نہ شک شبہ کجہ ہرگز ہیکا اندر جس دے آون ہے اس آیت وچہ غبن کاران سبھ گوڈاں بھاری	اوہ کسدا ملک ایہی کہہ ملک اوہ کاران رب جہاں دا تے بیشک تساں اکٹھا کرسی اندر روز جزائی جنہاں گھاٹی وچہ خود جانواں ایہناں اوہ ایمان نہ لیاون جو رہے ایں رجوع کران سبھ دوویں جہت اسدی

سلہ بروایت ابن جریر امنہ پارہ چوتھا سورہ نساء کے دیکھو لشکر معتد و پاکباز ملت ہے ایک قوم منتخب عاد کی قوم سے جنہوں نے نافرمانی کی تھی اپنے رسول کی پس مسخ کردی اللہ تبارک و تعالیٰ نے فتاس کے اور ایک ہاتھ ہے اور ایک پاؤں ہے اور آدمی کی شکل اوسکی [illegible]

سلہ جب جواب نہ دیں تو آپ بھی فرمادیں کہ وہ ملک [illegible] اللہ تعالیٰ کا مالک ہے رحیم ہونے کے ساتھ ایمان نہ لانا بیشک سخت نقصان ہے یہ [illegible] منکرین کو الزام دیا جاوے اور وہ ذلیل ہوں اور سمجھیں اور اس جگہ وہم نہ ہو کہ کتب علی نفسہ اللہ تعالیٰ کے واسطے کیونکر ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ پر کوئی شے واجب نہیں اہل سنت کے اتفاق کے ساتھ جواب واجب دو قسم پر ہے ایک اصطلاحی ہے جس میں دوسرا محض مقدار ثابت ہو اور ساتھ اسکے آپ یا کسی دوسرے ذریعے کے اسکو مجبور کرتے ہیں یہ عمل کرنے اوس کے دکسی کے حق ثابت ہو نہ کوئی سختی کرے پس وجوب اول باسطے ذات باری کے منع ہے اور دوسری صورت میں بھی اسطرح ہے کہ اگر خلاف اسکے کیا جاوے تو بھی اوپر الزام نہ آوے بلکہ اسکے [illegible] میں اور اسکے علم قدیم [illegible] ہمکو خود ایسا ہی جو ہم ایسا نہ کرینگے خلاصہ اور [illegible] ہے جو [illegible] محض [illegible] کرنی واجب کی ہے ۱۲

Marfat.com

رحم ایہی جو خود بندیاں تے جلدی پھڑی عذابوں
جو توبہ کرے آیوں مڑ آوے دل ایس جناب دے
ابوہریریوں وچہ بخاری مسلم نبی کہیا ئی
اوہ عرشوں اوپر پاس اپنے کجہ اسوچ آئیا
ان دی حق سبقت غضبی ہے وچہ دوم روایت
وچہ دوہاں صحیحاں ابوہریریوں شاہ رسلؐ فرمایا
جو ہک گھٹ سو حصہ رحمت اوہ کیتا بند اپنی
جے کافر جانن پاس خدا سبھ کرن امید جناناں
ہے ابوہریریوں مسلم دیوچہ حضرت نے فرمایا
جن انسان حیوان طیور تے کیڑے سارے
اس ہکو رحمت نال کرن ایہ الفت پیار تمامی
مسلمانوں وچہ مسلم انیویں ہور روایت آئی
جو پاس ہی ہک مور شقیدی آئی تے گھبرائی
ترکے نوں جھٹ ڈٹھوس پھڑ سنگ چھاتی اوسنوں لایا
جو توسو ایہ رحمن چاہی اگوچہ ڈالیا بچے تائیں
تانبی کہیا رب رحمت بندیاں استھیں وافر آئی
رب جیہت اس کو رحمت ذات اپنی تو واجب کیتی رحمت
جاں پہلیاں امتاں رب سبھو ٹھائی سوئی عذابوں
اطلاق نفس ذات خدا تے ثابت ہویا اینھائیں
نہ نعمت مطلق ذاتی ہے جو ہر ہر تے ملنا پائی

دیکھ گناہ کرے نت ٹالا ہور نہ ٹل ہتھاں
اوس توبہ کری قبول فضل تھیں رحمت ایڈ وڈے
جاں خالق خلق اوپائی وت ہک لکھی کتاب اپنی
جو غضب میرے اوپر میری رحمت غلبہ پایا
جو رحمت میری غضب میرے تیں غالب ودھ ہمیشہ
جو سو حصے رب رحمت کیتی دنیا ہکو آیا
ہکو حصہ کل خلقت تے دنیا وچہ ورتاہی
تے مومن کنوں عذاب اسدے ناہ ہون بخوف عیاناں
جو اسدی سو رحمت اوتھیں ہک حصہ ایہ آیا
پیار محبت الفت کرن جو سب آپسو چہ پایا ہے
تے ہک گھٹ سو رحمت رب رکھی کارن ہفت کرامی
تے وچہ بخاری مسلم عمروںؓ شاہ رسلؐ فرمائی
شیروں وہندے تھن اسدے تے دودی واہو واہی
تے نال محبت شیر پلایوس دیکھ نبیؐ فرمایا
یارا اے عرض کیتی وس لگدے کدی نہ ڈالی بھائیں
ایہ خازن وچہ حدیثاں سبھو لکھیاں مرد صفائی
جو انگلیاں وانگوں اوہناں گناہ موں ملے عذاب نہ رحمت
تے اس امت روز حشر تک مہلت ملی وہاوں
جو ناجائز آکھے اوسدا ہے ایہ روسنائیں
جو بن منگے بن حاجت باجھوں استحقاق ایہائی

۱؎ لکھوی صاحب نے اس جگہ اپنے اصول سے موافق معنے کیا ہے نہ اہل سنت کے مذہب کے موافق ۱۲ حلوائی
۲؎ حتی ترفع الدابۃ خافوفہا عن قتلہا خشیۃ ان یصیبہ ۱۲ ۳؎ یعنی فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیدا کی رحمت پہلے پیدا کرنے آسمانوں اور زمینوں سے پس کی وہ رحمت زمین میں۔ پس اسی رحمت کے ساتھ پیار کرتی ہے ماں اپنے بچے کو اور حیوان اور طیور آپس میں پس قیامت کے دن حق تبارک وتعالیٰ بہت کامل کریگا اس رحمت کو خازن ۱۲
۴؎ یعنی بغیر اسکے حق واجب ہونے کے عنایت کی ہے اسی طرح مولانا رحمت اللہ علیہ نے مثنوی شریف میں فرمایا دیکھو مثنوی میں ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ

Marfat.com

مثنوی	در عدم ما مستحقاں کے بُدیم ما نبودیم و تقاضا ما نبود	کہ بریں جاں بریں دانش زدیم لطفِ تو ناگفتہ ما مے شنود
جاں ہک رحمت دنیا والی ایڈ فراخ دساوے		جو ظاہر باطن والی نعمت اوس کو تھیں آوے
مثنوی	آتش از قہرِ خدا خود ذرّہ ایست با چنیں قہرے کہ زفت و فائقیست رحمتِ بیچوں چنیں داں اے پسر	بہر تہدیدِ لئیماں درّہ ایست بروئے لطفش ہیں بروئے سابقست زائدِ اندر وہم از وے جز اثر
کہیا قریش بنی نوں جے ندھ حرص ایہی اموالاں تا دولتمند ہوسیں توں بھارا اندر قوم ہماری تا آیت اگلی وچہ خدا نے ردّ اونہاں فرمایا		تا کنوں قریش تینوں کر کٹھا دیئے مال سجالاں پر شرط ایہی اس اینویں مڑ رل نال اساں اظہاری ہے ملک اوسدا جو کجھ ہے ہک سدا سب جگ کجھ رات دنا نوح ساکن آیا

وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ

اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۗ قُلْ

اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ ۖ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

اور واسطے اُسکے ہے جو کچھ بستا ہے بیچ رات کی اور دن کے اور وہ ہے سُننے والا جاننے والا۔ کہیا میں خدا نعم
کے پکڑونگا میں دوست وہ جو پیدا کرنیوالا آسمانوں اور زمین کا ہے اور وہ ہی کھلاتا ہے اور نہ کھلایا جاتا۔ کہہ
تحقیق میں حکم کیا گیا ہوں یہہ کہ ہونمیں اول وہ شخص جو مسلمان ہوا ہے اور مت ہو تو شریک لانیوالوں سے

ہے ملک اوسدا جو کجھ بھرے اندر رات دیہاندے کہہ پھیراں خدا بن یار اتے جس زمین آسمان بنائے کہہ منیوں حکم ایہو جو ہووے اں مُہری مسلماناں ولی معنی رب اتے معبود ہور یار اتے ناصر جاں کہیا کفار اسیں مولت دسی اول ایں اساندے	تے اوہ سبھے جو کہن بتے جانہار دیہاندے اوہ روزی خلق کھوائی تے اوہ آپ کھوایا جائے تے اہل شرک تھیویں تاں ہر دیہاڑے شاناں وچہ عالم خازن لکھے کہ کے خوب ادا کر تا اگلی آیت رب کہیا کہہ منیوں خوف نہ راہے

سلہ ہم اشراف قبایل سے مال جمع کرتے ہیں ۱۲
سلہ اور تفسیر عباسی میں ہے جو ہم آپکی بزرگ کو عزت کرینگے اور عوتیں بھی نکلی ہیں ٹیکے اور رفاصکر آپکو اپنا بادشاہ
بنالیں گے ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ سلہ پس معلوم ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اولیاء اللہ میں امداد دینے کی طاقت
رکھی ہوئی ہے۔ اور عبادت تخصیص اور تذلل حالانکہ ان ہے ۱۲

Marfat.com

قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ مَّنْ
یُّصْرَفْ عَنْهُ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِیْنُ

کہہ تحقیق میں ڈرتا ہوں اگر نافرمانی کروں پروردگار اپنے کی عذاب دن بڑے کے جو شخص کہ پھیرا جاوے اوس سے (عذاب) اُسدن دور کر دیا جاویگا پس تحقیق مہربانی کی اوسپر اور یہ ہے مراد پانا ظاہر.....

کہہ میں ڈراں کراں جیکر کجہ ربدی نافرمانی
مت اوسدن جو سب تھیں ڈاملے عذاب ربانی
جس تھیں اوسدن دور عذاب اُس رحمت ربدی پائی
تے ایہہ بچن عذابوں اوسدن کامیابی بوہنہ آئی

وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ یَّمْسَسْكَ
بِخَیْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ

اور اگر لگا دیوی تجکو اللہ ضرر پس نہیں کھولنے والا اوسکو مگر وہی اور اگر لگا دیوی تجکو بھلائی پس وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے اور وہ ہے غالب اوپر بندوں اپنے کے اور وہ ہی حکمت والا خبردار

تے جی تینوں رب ضرر دیوے کوئی اُس بن کھولے ناہیں
تے جی اوہ بھلا کری پس قدرت ہر شی تے رب سائیں
تے ہی اوہ غالب خود بندیانتی کری جویں اُس بھاناں
تے اوہ ہی حکمت والا سب اُس خبر نفعے نقصاناں
ہی فوق بمعنی غلبہ قدرت رب دا اوپر عباداں
جویں فوق عرش جو عرشوں فوق ایہی رحمان ارشاداں
سن ابن عباسوں رض وچہ سراج منیر حدیث لیایا
جو شاہ فارس دی خچر ہدیہ پیش نبی ؐ پہونچایا
پس نبی ؐ سوار ہوئے اس اوپر تے مینوں مگر بہاندی
جاں کوہ دا قدر ٹری تا کر التفات مینوں فرماندے
میں کلمے کجہ سکھاواں تینوں یاد رکھیں رب تائیں
اوہ یاد رکھی تدھ اگے اپنے پاوینگا رب سائیں
جاں منگیں منگ اللہ تھیں چاہیں نصرت خاص الہوں
جگ سارا جی کٹھ کرے وچہ نفع تیری اصلاحوں
نہ نفع دیون کجہ تینوں پر جو لیکھ تیری رب کیتا
جی اکٹھ کری کل امت جو تدھ ضرر دیوی کجہ میتا
نہ دکھ دیون کجہ تینوں پر جو لکھیا ہوس خدا نے
ہن قلم اوٹھائی گئی نہ مڑوی لکھے لیکھ قضا دے
ایہ ترمذی وچہ حدیث اتی کجہ لفظ زرین ودھائے
توں نرمی وچہ پچھان خدا اوہ سختی وچہ بچائے
کر عمل یقین رضاؤں جی تدہ قوت ہووے پیارے
جے عمل نہ طاقت صبر کریں ہی بہتر صبر سہارے

۱ منزل اول جلد ثانی میں یہ بحث موجود ہی ۱۲ ۲ یعنی فرمایا مجکو ای مینے کہا بیشک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو فرمایا آپ جیسا کہ بیچ مدن کے ہے ۱۲ ۳ یعنی جو تیرے مقدور میں ہے وہی تجکو ملیگا ۱۲ سراج ۴ [illegible] صفحے ۱۲ سراج ۵ مکروہات پر جو بیچ اوسکے بہت ہی بہتری ہے ۱۲

Marfat.com

ہوئیں ٹھیک سمجھے سنگ سختی خوشی ایہائی
جاں اوہ کہ سکھیون باجھ خدا کجھ نہیں دس تیا لے
وچہ ظاہر خطاب نبیؐ نوں مگر اں عام مراد ایہائی
غیر خدا نوں پوجنہ نالائق جانن کفر ودیرا
قتے نال رسول نبیاں ولیاں استجاب دعائیں
جو جانے رب حقیقی ناصر ولی مجازاً آئے
حقیقی نصرت باجھ خدا دی کوئی کر سکدا نا ہیں
نہ روح وجود مؤثر کوئی باجھ خدا دے آیا

حافظ اگر رنج پیشت آید وگر راحت ای حکیم — نسبت مکن بغیر کہ اینہا خدا کنند

جاں کہیا کفار نبیؐ نوں ایسا شخص ملدا سانوں
اساں پوچھیا کنوں ہے ونصار سبہناں آکھ سنایا
توں کوئی شاہد لیا جو آساں دیوے صاف گواہی
رسالت تیری دی جو آن کرے تصدیق عیانوں
جو ذکر کلام نہ پاس اوہدی کجھ باجھ دلیلوں آیا
تاں اگلی آیت رب اتاری ویکھ روفی بھائی

جواں مع العسر یسرا وچہ قرآن ارشاد الٰہی
تاں رب توں چھوڑ کدوں بت پکڑاں بھی معبود نہ بھاندے
وچہ سراج آتی روح المعانی نقل کر سنیدے بھائی
بھی استقلالوں ناصر مددگار خدا بن کیہڑا
جے دیوے خالق ظاہر مدلین روا صلحا بیں
دلائل اوسدے لکھاں چھپاہاں طالب نظر دوڑائے
جو بنیاں ولیاں نصرت ثابت اوہ توسل پائیں
ایہ اہل توحید عقیدہ چاہیئے بھایاں عمل کمایا

سلہ اگرچہ اوکھت سوکھت بس غالب ہو خازن ۱۲ سلہ یہاں کوئی نہ سمجھے کہ مدد نبیوں اور ولیوں کی نہیں ہوتی بلکہ مدد انکی بھی خدا تعالیٰ کی مدد ہوتی ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی یعنی آپ نے سنگریزوں کی مٹھی جس وقت چلائی ولیکن وہ تمنے نہیں بھی چلائی بلکہ وہ تو خدا تعالیٰ نے چلائی تھی سورہ توبہ میں جو نبی ولی سے مدد ہونا گویا خدا تعالیٰ ہی سے مدد ہونا اور [illegible] خدا تعالیٰ کے کوئی کام نہیں کرتے جو فنا فی اللہ ہوئے ہوتے ہیں سلہ جو گواہی دے تیری رسالت اور قرآن کے حق ہونے کی سلہ فی حکایت کرتے ہیں شیخ عبدالواحد بن زید زہد میں حسن بصری سے فرمایا اوس بزرگ نے [illegible] درمیان کسی جزیرے کے میں نے وہاں ایک شخص کو دیکھا جو ایک [illegible] اسے کہ تم کس کو پوجتے ہو تو اس [illegible] خود اپنے ہاتھوں بنایا اور ہمارے نزدیک [illegible] اسکی تو کہا اسنے تم کس کی عبادت کرتے ہو تو [illegible] اور پکڑا اوسکی ہے زمین میں اور قضا اوسکی ہے زمینوں [illegible] اور کہا اوسنے یہ تمہیں کس نے سکھایا ہے کہا اسنے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہماری طرف ایکدن تشریف [illegible] پس ہم آپ نے اس اللہ لاشریک خدا کی جو وہی کہا اسنے کیا کیا جانتا ہے وہ رسول کہ علیہ السلام ہیچ تمہارے ہیں نے کہا عیب رسالت ہو سنجا دیتا ہے تو قبض کرتا ہے اوسکو خدا تبارک وتعالیٰ اور بلند کرتا ہے واسطے اوسکے نزدیک اوسکے ہے اسنے کہا کیا وہ کوئی شاہد چھوڑ گیا ہے تم میں کہا ہاں جھوٹ کہا ہے جو ہمارے کتاب بادشاہ کی کہا اوسنے دکھا مجکو وہ کتاب بادشاہ جل جلالہ کی اور لائق ہے کہ بادشاہوں کی کتابیں خدا بصورت ہوتی ہیں اس لئے اوسکو قرآن مجید دیا کہا اسنے میں اسکو نہیں پہچانتا ہیں نے پڑھی ہے اوپر اوسکے قرآن مجید کی ستر جگہ تک ختم نہ ہوئی وہ خلاصہ تمام کا اور کہدیا اسنے لائق نہیں کہ تا فرمانی کی جائے اسکی کہ جس کی یہ کلام پاک ہے جو لیکر آیا اور اسلام

Marfat.com

قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِیْدٌۢ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ ۫ وَاُوْحِیَ
اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ اَىِٕنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ
اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰی ؕ قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ
اِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝

کہہ کون چیز ہے بڑی گواہی میں کہہ اللہ ہے گواہ درمیان میرے اور درمیان تمہارے اور وحی کیا گیا ہے طرف میری یہہ قرآن تو کہ ڈراؤں میں تمکو ساتھ اوسکے اور جس کو پہونچے کیا تم گواہی دیتے ہو یہہ کہ ساتھ اللہ کے معبود اور ہیں کہہ میں نہیں گواہی دیتا۔ کہہ سوائے اوسکے نہیں کہ وہ معبود اکیلا ہے اور تحقیق میں بیزار ہوں اوسچیز سے کہ تم شریک لاتے ہو

کہہ ای محبوب شہادت ربدیوں کہڑی وڈی گواہی
تے وحی کیتی میرے ول رب نے ایہہ قرآن گرامی
کہیا تسیں گواہی بھرو جو ربدے نال خدا ہور آئے
کہہ اس بن ہور نہ کل جو اللہ ہی معبود اک سائیں
ومن بلغ تے جنہاں اچھیاں ایہ قرآن بنائیں
بھی باہجہ اینہاں ہر امت جس ایہ پہنچیا سنیا نالے
پہونچیا جس قرآن گویا اوس ڈٹھا حضرت تائیں
تے جاں ایہ آیت اتری لکھی نبی طرف بادشاہاں
وچہ بخاری عبداللہ بن عمروں کران روایت
تے بنی اسرائیلاں تھیں بھی کرو بیان اجو چہ ڑنا ہیں
اوہ جاہگ اپنی دوزخ اندر ٹھیک تیار کراوی
تازہ خوش اس رب کری جس سنی منیہوں شے کائی
تے بہت مبلغ سامع جہت اوس بہت حفاظت کردے

کہہ وچہ اساڈی ہو تسانڈے ہویا گواہ الٰہی
تایں تساں ڈراواں نال اوس بھی پہونچیا جو نامی
توں آکھ نہ میں ایہ ویاں شہادت تسیں شیطان بھولے
میں ٹھیک نبڑا اونہاں تھیں جو تسیں کرو شریک بلائیں
بعد میرے وچہ عرب عجم جو ہون قیامت تائیں
پس ہوئے ڈراونوالے اوسدے پاک نبی ہر حالے
اتے کلام کیتی سنگ حضرت اوس خازن وچہ پائیں
جنہاں طرف توحید بولاندی آہی حضرت جہت اصلاحاں
جو نبی کہیا پہنچاؤ میں تہیں بھاویں ہکو آیت
تے جو جان پچھاں میرے سر جوڑی کوڑ بنائیں
تے بن مسعود کہی میں سنیاں شاہ رسل فرماوے
اوس پھر جویں حدیث سنی تویں لوکاں گاں پہنچائے
یعنی اونہاں تھیں بوہ سننی وال فقاہت دھرے

۱ یعنی بطور وحی قرآن تیر طرف بھیجا گیا ہے تاکہ تو اوسکے ساتھ لوگو کو خلاصہ ۲ روایت کی محمد بن امیہ کعب کرزی نے خازن ۱۲ بہت جبار بادشاہ جنکے قیصر اور کسریٰ خطاب تھی تو پھر طرف انکی لکھی آپنے یہ آیت ۱۲ یعنی بہت لوگ خط حدیث بیان کرنیوالے اور جو سننے والے انسے بہت حفاظت کرتے ہیں اسکی الحدیث یعنی اجتہاد کرتے ہیں اور اس سے مسئلے

ایویں زید کہی میں سُنیاں خود سرور فرماندے
پھر بادر کہی سُن اگاں پوچائی غیراں اپنیاں تائیں
تے کرن بیان حدیث اگے جس سمجھ رکھیا وہ بھاری
ایس حدیثوں ثابت ہویا فقط محدث جہڑے
الحدیث مضلۃ الا الفقہاء خود کہی اُستاد بخاری
چار امام جو مجتہد ناں کوئی ہو یا مثل انہاندے
جو شخصی تقلیدوں نکلیا چوڑ گیا ہو سوئی
ملک لامذہباں تھیں بنیاں فرقہ اہل قرآن کہاندے
آکھن باجھ قرآن نہ ثابت کوئی حدیث رسولوں
اوہناں وکھری نویں نماز بنائی چھوڑ نماز پرانی
اوہ عبداللہ چکڑالی ہے جس بدعت کفر کھنڈائی
فقہ حدیث اتے تفسیراں پر جو عمل کماون
اہل قرآن واسطے بن قرآن نہ کجھ سنائی
ترجمے اگلے غلط کہی سب ایہ فرقہ شیطانی
ہے شامت اعمالاں تھیں لوک جو جیہو گندے
مرزائیاں وکھ کفر کھنڈائی گرکچی وچہ بہاندے
رات دنے شیطاں اینہاں نوں چیلے مکر سکھاوے
ایہ لامذہبی تھیں کل بلامہں نکلیاں اپنیاں

تازہ خوشخبر شخص کری جس سنی حدیث اسانوں
تے کئی حدیث بیان کرن اتی سمجھ نہ ہووی تنہاں
اس حدیثوں مسئلے کئی کڈھے اوہ اظہاری
فقہاواں دے ویچے اکثر اوہناں کتوں اُچیرے
جو باجھ تفقہ فقط حدیثاں عمل کری خود باری
ہن پڑھ اُردو ترجمہ حدیثاں مجتہد آپ کہاندے
کوئی نچری مرزائی نجدی تے لامذہب کوئی
اوہ عقل موافق معنی آکن تفسیر حدیثاں دے
تفسیر سب کوڑ لوکاں دا ایہ ہوئے تھیں
کل جدید لذیذ تابع ہوئے شہ شیطانی
باجھوں چند مریداں اپنیاں مشرک سبھ بنائے
نال تنہاں دے ویراں ہاں دا سومن جا آزماون
سوادہ بھی اپنی عقل موافق معنے آکن بناں
اوس پڑھیوں سدی اللہ خود اوں ترجمہ کتب جانی
ہور اوہناں خلاف اوں کجھ آکن خود بخود ہی
تھیں ہوون تنہاں مقابل ہوئے مشاہدان
پیدا اوس مرزائی نجدی پیدے
لکھوی

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ اَلَّذِیْنَ
خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی ع
اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ وَیَوْمَ نَحْشُرُهُمْ
جَمِیْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ اَشْرَكُوْٓا اَیْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِیْنَ كُنْتُمْ

لہ یعنی وہ آیتوں سے یہ تحریف وغیرہ کرتے ہیں اور اس آیت کے پیچھے تین اور آیتوں میں اسی
حدیث نقل کی ہے جس میں فقہا کی فضیلت ہے ۱۲

تَزْعُمُوْنَ ۝ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا

مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ۝

وہ لوگ جو دی ہے ہمنے اُنکو کتاب پہچانتے ہیں اُسکو جیسا کہ پہچانتے ہیں بیٹوں اپنوں کو۔ جنہوں نے ٹوٹا دیا جانوں اپنی کو۔ پس وہ نہیں ایمان لاتے۔ اور کون ہے بہت ظالم اُس شخص سے کہ باندھ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹھ یا جھٹلاوے نشانیوں اوسکی کو تحقیق نہیں چھٹکارا پاتے ظالم اور جس دن کہ اکٹھا کرینگے ہم اونکو سب کو پھر کہیں گے ہم واسطے اُن لوگوں کے جو شریک لاتے تھے کہاں ہیں شریک تمہارے جنکو تھے تم دعوی کرتے پھر نہیں ہوگا بہانہ اونکا مگر یہ کہ کہیں گے قسم ہے اللہ پروردگار ہمارے کی نہ تھے ہم شریک لانیوالوں سے

اہل کتاب رسول سا ڈیدی انج پچھان کرنیدی
بیٹیاں اپنیاں دی جویں ہزاوہ خوب پچھان رکھیندی

جنہاں گھلیٹوچ خود جاناں پایاں مشرک اہل کتاباں
اوہ شاہ رسل دی نال ایمان نہ لیاون ہون خراباں

جو کہن فرشتے بیٹیاں ربدیاں شافع بت الاون
بھی قرآن جھوٹھاون ربدا جادو شعر بتاون

تے ہے ایہہ جو کافر کدی خلاصی پاوی ناہیں
تے جسدن کٹھی کر سب مشرک آکھی اسیں تنہائیں

اج کتھے بت شریک تساں جنہاں آس شفاعت دھردے
پھر کجہ نہوسی عذر اونہاندا مگر کہن سب فردی

ہے تیری قسم خدایا ناہ اسیں آہے شرک کنندے
عبد اللہ ابن سلاموں پوچھیا حضرت عمر سوہندے

جو بیٹیاں ہار پچھان بنی دی ہی تساں کیونکر آئی
تا کہیا رسالت وچ نبی اساں بہت یقین صفائی

صحت نسب اولادوں جو اسوچہ رہی شک بہائی
جو خبر نہیں کیا زناں کمایا تے ایہہ نبی الٰہی

خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جو دو گھر ہر ہر بندے کارن
ہکوچہ دوزخ ہکوچہ جنت خازن وچہ شمارن

جو کافر اندی گھر جنت اندر پاون ایمان والے
تے مومناندے گھر ملن کفاراں جو وچہ دوزخ ڈالے

خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ایہ گھاٹا پیا تنہاندیاں جاناں
تے فتنے کنوں[1] مراد عذر یا حب بتاں شیطاناں

تے غیر شرع جو پیر نکارے نٹھی چال رسولوں
تابعدار اونہاندا ہوون ایہ بھی نامقبولوں

جو اہل طریقت پیر شرع تے ثابت قدم ٹکاندے
اونہاں محبت حب الٰہی لامذہب گونہہ کھاندے

ولیا ننال عداوت رکھن بغض خدا سنگ آیا
تے پیر حقانی ولی خدا دی لکھوی ناہ سُر پایا

[1] فتنے سے مراد عذر ہے یا بتوں کی محبت کرنی کہ جس وقت مشرک اس جھوٹھ کے ذریعہ اپنی خلاصی کا ارادہ کرینگے یہی تو سبب ہے کہ اوسکو فتنہ فرمایا اور بتوں کی انتہا یہ ہوگی جو اُنکے مخالف ہو کر قسمیں کھائینگے کفار قیامت کے دن ۱۲ خلاصہ حلوائی عفی اللہ عنہ ۱۲

Marfat.com

جو مطلق پیر تمامی اوسنے بتاں سنگ رلائے | رحمانی شیطانی پیراں وچہ نہ فرق بتائے

اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ

دیکھ کیونکر جھوٹھ بولا انہوں نے اوپر جانوں اپنی کے اور کھویا گیا اون سے جو تھے باندھ لیتے

دیکھ اونہاں کیویں جھوٹھ الایا اُپر اپنیاں جاناں
جھوٹھ جو آکھیو نے اساں شرک نہ کیتا قسم الٰہی
ابو سفیاں ابو جہل ولید نضر اتے عتبہ سارے
پچھن نضر کی کہی محمد کی شئے سنی اساہاں
پر میں جویں کہانیاں اگلیاں لوکاں تساں سناواں
میں جاتا کجہ کجہ سچیاں گلاں سن ابو جہل الایا
تا اگلی آیت رب اوتاری دیکھیں در منثوروں

تے ہویا گم اونہاں تھیں سی جو بدھا جھوٹھ شیطاناں
تے ہوون گم اونہاں تھیں بت جو رہی پوجیندی واہی
خدمت وچہ نبی دی اوہ کجہ سنن قرآن سدھاری
اوس نے کہیا نہ سمجھ آئی کجہ ہلدے ہونٹھ تداہاں
اولویں ایہ کہانیاں کہے وت ابو سفیان اوتھا وال
اسدے منن تھیں مر جاون سانوں بھلا وسایا
جو بعض سنن کن ویکے پر تنہاں پردے دلیں غروروں

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ

وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْكَ

يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

اور بعض انمیں سے وہ ہیں کہ کان دھرتے ہیں طرف تیری اور کئے ہیں ہمنے اوپر دلوں انکے کے پردے اس سے کہ نہ سمجھ
اوسکو اور بیچ کانوں انکے کے بوجھ ہے اور اگر دیکھیں سب نشانیاں نہ ایمان لاویں ساتھ ان کے [illegible]
جب آویں تیرے پاس جھگڑتے تجھ سے کہتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہوئے نہیں مگر کہانیاں پہلوں کی

تے بعض اونہاں اتھ کن دھرن اساں پردے دلیں لگائے
جے سب نشانیاں ویکھن تا بہی ناہ ایمان لیاون
تے آکھن کافر لوکی یعنی نضر کہے اشراری
سی ابو سفیان ایمان لیائیا فتح مکہ جد ہویا

جو تیرا کہیا نہ سمجھن بھی تنہاں کنیں بوجھ ٹکائے
تا وچہ حضور تیرے جد آون جھگڑا بحث لگاون
جو ہے قرآن کہانیاں اگلیاں لوکاں وال اظہاری
جو سخناں[1] بعض نبی دیاں تائیں آہا اوس سچایا

[1] شاید اوسکا وہ اقرار جو اسنے کیا تھا بعد آپکے کلمات کے سچا ماننے کے پس یہ اوسکا سچ جاننا ہدایت کا مقدمہ ہوا اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ جب کفار نے قرآن کو سنکر بھی نہ مانا یہی نہ سننے کی مثل ہوا تو پھر اسی واسطے کافروں کو ایمان نہ لانے کے سبب سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے مردوں کے ساتھ تشبیہ دی ہے کہ کفار مردوں کی طرح نہیں سنتے۔ پس کفار کا نہ سننا یہی ہے کہ سنکے نہ ماننا م

من یسلم الیہ اور کئی آیتیں اسی طرح کی اور بھی موجود ہیں ۱۲ علوی عفی اللہ عنہ

تے نضر حارث دا قصہ کہانیاں اکثر اگلیاں لوکاں
تا سن قرآن الائیوس ایہ بھی قصے کہانیاں آیاں
جو دشمن نبی ایذائیں چاہندی ابوطالب اونہاں تاڑے

بھی بادشاہاں پہلوانان سندیاں یاد رکھیندا ہوکاں
وچہ معالم خازن ایہ سب سچ گواہیاں پایاں
تے آپوں خالی رہی ایمانوں آیت رب اوتارے

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ وَإِنْ يُهْلِكُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ

اور وہ منع بھی کرتے ہیں اوس سے اور دور بھی رہتے ہیں اس سے اور نہیں ہلاک کرتے مگر جانوں اپنی کو اور نہیں سمجھتے

تے اُستھیں منع کرن ایہ لوکاں آپوں رہن دور اڈے
سدی ضحاک کہن حق اہل شرک ایہ آیت آئی
جویں پہلی آیت دی وچہ انہاں قصہ گذر سدھایا
تے ابن عباس مقاتل آکھن ابوطالب حق آئی
مویاں بعد ابوطالب دا کسے خوابوں حال پوچھایا
بھی آکھیوس اس انگل نوں چوپیاں آوی ٹھنڈا پانی
سبحان اللہ جب نبی دیوں کافر لوے رہائی
وچہ ترجمۃ القلوب رسالی ذکر ولادت سارا

نکرن ہلاک مگر خود جاناں سمجھن نہیں افادے
جویں ابوجہل اتی ساتھی اوسدے دیکھ معالم بھائی
یا کنوں قرآن محمد ہٹکن قول قتادہ آیا
جو شر کفار ہٹاندا نبیوں آپوں منے نا ہی
دسیوس پیر دہاڑی میں کجہ امن عذابوں آیا
تال اشارت جس تس لونڈی کرے آزاد پچھانی
پھر مومن کویں نہ خوشی ولادت پاروں لوی صفائی
بھی ابی طالب دا حال اتھ عاجز کیتا ہی آشکارا

وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَى النَّارِ فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَا كَانُوا يُخْفُونَ مِنْ قَبْلُ وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ

اور کاش کے دیکھی تو جس وقت کہ کھڑے کئے جاویں گے اوپر آگ کے پس کہیں گے ای کاش کے ہم پھیرے جاویں اور نہ جھٹلاویں نشانیوں رب اپنی کی اور ہوویں ہم ایمان والوں سے بلکہ ظاہر ہو گیا واسطے اونکے جو کچھ کہ تھے چھپاتے پہلے اس سے اور اگر پھیرے جاویں البتہ پھر جاویں طرف اوس چیز کے کہ منع کئے گئے ہیں اوس سے اور تحقیق وہ البتہ جھوٹے ہیں

جاں ویکھن جدوں ٹھہرائی جاسن کافر نار کنارے
تے اوہ آیتاں رب اپنی دیاں کدی جھٹلائے ناہیں

ناں کہن کدی مڑ دینا جائی بنئے مومن سارے
تے اہل ایماناں تھیں ہو جائی من کتب رب ساٹیں

۱ اور لوگوں کو سناتا تھا ۱۲ ۲ یعنی اس ہلاکت کی اون کو خبر نہیں ہے ۱۲ ۳ یا پھر آپکی پیروی سے جو ابوجہل لوگوں کو روکتا تھا اور آپ تصدیق کرنے سے دور رہتا تھا ۱۲

Marfat.com

بلکہ ہویا اونہاں ظاہر جو کجھ آہے پہل چھپائندے
تے اوہو کافر ہن البتہ کرن بُلارے کوڑوں
جو گوراں وچوں کے کہن نہ اُٹھاں واری ثانی

جو موڑی جاہن تاکرن اوہو کم جنہاں تھیں وکے جاندے
جاں ایہ آیتاں نازل کافر منکر بعث نشوروں
تاں اگلی آیت رب اوتاری دیکھ رُونی جانی

وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ
وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۭ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا
الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ ۭ ع ۳
حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰي مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ
وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰي ظُهُوْرِهِمْ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝

اور کہا انہوں نے نہیں ہے مگر زندگانی دنیا کی اور نہیں ہم اُٹھائے جاویں گے اور کاش تو دیکھے جب کھڑے کئے جاویں گے اوپر پروردگار اپنے کے کہیگا کیا نہیں یہ حق کہیں گے البتہ ہی قسم ہے پروردگار ہمارے کی کہیگا پس چکھو عذاب بدلے اوسکے جو تھے تم کفر کرتے تحقیق ٹوٹا پایا اُن لوگوں نے کہ جھٹلایا ملاقات اللہ کی کو یہاں تلک کہ جب آویگی اُنکے پاس قیامت ناگہان کہیں گے اے افسوس ہمکو اوپر اوسکے کہ تقصیر کیا ہمنے بیچ اوسکے اور وہ اُٹھاویں گے بوجھ اپنے اوپر پیٹھوں اپنی کے خبردار ہو برا ہی جو کچھ بوجھ اوٹھاتے ہیں

تے کہن نہیں پئے جیون مگر ایہ دنیا دی زندگانی
ہُن اے مجبوب کیدی جو ویکھیں اوس تماشے تائیں
تے جہنت حساب کتاب دے شتے روکن اہ کفرنوں
کہن اسانوں تم اللہ دی ایہ تاں حق ایہا ئی
تھیکے اے نہاں جہت زیان ہویا جہناں رب دا ملن تھیونا

تے نہیں پئے اُٹھائے جاون والے دار ی ثانی
جاں ایہ منکر ہوئیں آپنیاں اعمال دے
تاں منکر اوہناں پچھ آکھی کیا ایہ
رب کہو عذاب چکھو ہن پاروں کرنے کفر کمائی
تا بد وقت قیامت اچن چیت اوہ ہتھوں آیا

[1] روح البیان میں لکھا ہے کہ قیامت کے دن عملوں کی صورتیں ظاہر ہونگی اگرچہ بظاہر سب گناہ ایک کی کریہ الشکل اور ڈراؤنی صورت کے ہیں لیکن دل کا گناہ سب سے بدتر ہے کیونکہ [illegible] سب گناہوں سے وہ ایسا بوجھ ہے کہ روک دیتا ہے سالک کو سلوک کی منازل سے پس سالک کو لازم ہے کہ دل کو گناہوں سے پاک اور صاف رکھنے کی ہر وقت کوشش میں پورا ساعی ہونا۔ فرمایا حافظ علیہ الرحمۃ نے۔ [illegible] نیست ۱۲ [2] یعنی کہ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے یوم نحشر المتقین الی الرحمٰن وفدا [illegible] دن اٹھائیں گے ہم پرہیزگار لوگوں کو طرف رحمان کی سوار کرکے ۔

Marfat.com

آکھن ای افسوس کمی اساں کیتی وچہ اطاعت
خبردار ہی چیز بڑے جو کافر بھار اُٹھاندے
جاں مومن گوروں نکلی ملن اگوں ہک شکل نورانی
ای شخصاتوں جانے مینوں مومن آکھے ناہیں
میں تیرے اوپر دنیا اندر کیتی بہت سواری
تے کافر اگے شکل بُری ہک بدبودار ڈرانی
آکھی میں بُرائی تیری توں وچہ نت دنیا دے
ایہہ ہم یحملون اوزارھم وا معنے خازن لیایا
گناہوون نفسوں جیوں خالق فرماوے

اشارات

تے اِن انفسہم دی نفسوں نی نکلیا جاوی بھائی
سُن شیخ محمدؒ ابو عبداللہ ترمذی نے فرمایا
جاں دل ذکروں خالی اوسوچ نفس حرارت آوی
بھی کنوں اطاعت رہدی روکن جاں کجہ مدد ہووے
بھی سکے رکھ دا بن بالن دے ہور علاج نہ کائی
ایہہ رکھ وجود تیرا اجی بھائی تھوڑا جیہا باقی
پس ذکر خدا توحید اطاعت اصل اصول ترائے
جاں اہل النار نعیم جنت دی ویکھن حسرت کھاون

پر نکلن نفسون نال اللہ دی ممکن ہووے بھائی
جو ذکر الٰہوں قلب ہووے ترنالے نرم الایا
تے اگ شہوت دی بھڑکے کسوت غفلت جان دل پاوے
پھر ڈگی موندھ جیوں رکھ سکا اُکھڑ جڑھوں تھیں آوے
نہ پانی دتہاں سبز ہووے جد جڑھاں گیاں سُک بھائی
آب ندامت توبہ دیویں مت بن بیٹھیں عاقی
تے علی بن موفق کنوں حکایت حاشیہ وچ دساوے
جویں اگلی آیت وچ اوہناندی حالوں تے دساون

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ

لہ کہا علی نے کہ ایک سال حج کیا میں نے محمل میں بیٹھکر بحالت سواری پس دیکھے میں نے کئی آدمی چلتے پا پیادہ تو میرے بھی پا پیادہ چلنے کو پسند کیا اُنکے ساتھ پس میں محمل سے اُتر کھڑا ہوا اور دوسرے ساتھی کو سوار کر دیا پھر میں اُنکے ساتھ چلنے لگا تاکہ پہونچے ہم ایک جنگل میں اور تھک کر چلنے سے رہ گئے پس ہم تکان کے آکر سو گئے تاکہ وہاں مجھے خواب میں دکھائی دیا کہ میرے سہاؤں کے پاس سونے کے تھال اور چاندی کے آبخورے ہیں اور دھوتے ہیں پاؤں چلنے والوں کے۔ اور باقی میں ہی رہ گیا تا اُن میں سے ایک نے کہا اپنے دوستوں کو کیا یہ شخص اُن میں کا نہیں انہوں نے جواب دیا کہ یہ محمل والا یعنی سوار ہے اُس نے کہا نہیں بلکہ یہ پیادہ چلنے والوں میں سے ہے اسواسطے کہ یہ پا پیادہ چلنے کو دوست رکھتا ہے ساتھ اولیاؤں کے پس اُنہوں نے میرے پاؤں بھی دھوئے اور مجھ سے تخفیف سفر کی سب دور ہو گئی۔ پس جس شخص کا یہ حال ہو جو کہ کچھ مدت صحبت اولیا میں چلا ہو۔ تو پھر اُس شخص کا کیا حال ہو سکتا ہے جو صحیح اعتقاد کے ساتھ ہی صلے اللہ علیہ وسلم کے قدم بقدم چلے تا اوضح البیان

Marfat.com

يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

اور نہیں زندگانی دنیا کی مگر کھیل اور مشغولہ اور البتہ گھر آخرت کا بہتر ہے واسطے اُن لوگوں کے کہ پرہیزگاری کرتے ہیں پس کیا نہیں سمجھتے ہو تم

تے نہیں دُنیا زندگانی جس تے کافر ہین ہنکارے
تے گھر آخرت دا بہتر کارن متقیاں دے آئیا
ہے دُنیا[1] کنوں دنو جو آخرت تھیں نزدیک ایہا ئی
اخنس ملیا ابوجہل نوں کہے کوئی سُندا نا ہیں
ابوجہل کہیا میں قسم اللہ دی سچ محمدؐ نامی
جاں[2] ہر شے دی سردار لمی تے شرف اُسنوں ہو جائے
حقیقت وچ ہے دنیا اوہ جو رب تھیں روک ہٹاوے
حکم الٰہی ہکول ہکول شغل کوئی نفسانی

مگراں لڑکیاں کھیڈا تے دیوانیاں شغل پسارے
جو اوہ نت ہمیش اتے دنیا اندک واسا پایا
تے آخرت نام اسجہت جو پچھے پیدا رب فرمائی
محمدؐ سچا ہے یا جھوٹھا دسیں ٹھیک اسائیں
بھی کدی کوڑ نہ بولیا اُس نے پر ایہہ گل گرامی
تا ہور قریشیاں کارن باقی شرف کیا رہجائے
محبت اوسدی حب الٰہوں دلوچ ودھ سماوے
جے چھوڑ نفس دل ربدی جھکیا تا ایہہ خاص حقانی

مثنوی

چیست دُنیا از خدا غافل بُدن
اہل دنیا چہ کہین و چہ مہین

نے قماش و نقرہ و فرزند و زن
لعنۃ اللہ علیہم اجمعین

دُنیا بڈھی زن مکاراں بن خوش خوب ساوے
جے اصل حقیقت دنیا والی نظر آوی تدہ پیارے
نبی کہیا تسیں رکھو بھکھیاں نفساں اپنیاں تائیں
الدنیا سجن المؤمنین[3] جو ایہی دسیا ختم رسالت

تس تن طلاق دتی اولیا واں ہر ہک اُس دُر کاوی
تا دنیا تے کل دنیا والے جانیں سخت نکارے
فردوس بہشت ولیمے کارن ملی جو رزق اتھائیں
دنیا قیدی خانہ مومن عیش کفار اس حالت

[1] اور اللہ جل جلالہ نے آخرت کو غائب فرمایا ہے آنکھوں سے کہ اگر نظر آتی تو قیامت کا کوئی انکار نہ کرتا اور سب تکالیف [illegible] کوئی بھی سختی نہ رہتی جو کچھ کہ دنیا میں ہے وہ صرف آزمایش کے واسطے کیا ہے [illegible] بھی انکے واسطے ہے ہمارے ہاتھ کیا رہیگا باقی اور جھنڈا بنو قصی جو قصی [illegible] باپ تھا عبد المناف کا اور پانی پلانا حجاج کو جو ہمنے مانا تو سرداری اور شرافت انکی ہاتھ میں ہوگی اور اخنس منافق تھا یہود میں کا بہت شریف ۱۲ خازن ۵۳ الدنیا الخ کسی یہودی نے ایک فاضل بغدادی سے اس حدیث کا مطلب پوچھا کہ میں بہت محتاج ہوں دنیا میں اور تم بڑی دولت اور حشمت والے حالانکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الدنیا سجن المؤمنین [illegible] واسطے مومنوں کے اور راحت ہے واسطے کافروں کے پس جب میں محتاج ہوں اور غنی تو پھر حدیث مذکور کے برعکس معاملہ ہوا پس یہ بات سنکر اس بزرگ عالم نے جواب دیا کہ کیا تو نے نہیں دیکھا ہے کہ زینت اور دنیا کا مال و اسباب میرے واسطے مفید ہے بہ نسبت جنت کی نعمتوں کے جنکا وعدہ کیا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ نے ساتھ میرے بہشت میں اور یہ کل تکلیف محتاجی کی تیرے واسطے جنت ہے بیچ دنیا کے نسبت ان عذابوں کی جو وعدہ ہے ساتھ تیرے انکا دوزخ میں مثال اسکی دو عورتوں والے کی ہے کہ اگر ایک راضی ہوگی تو دوسری غصے ہوگی اور کہا ایک عابد نے کہ مت افسوس کر اوپر گھر آخرت کے اور گناہوں کے بلکہ غم کھا اوپر اس رات کے جو تم نے سوتے گذار دی اور سدن

نہ دنیا باقی رہسی عقبیٰ باقی رہے چنگیری
ہی جعفر ابن سلیمان کنوں حکایت نقل بھلیری

کہی بن دینار مالک سنگ ہویا بصرے گذرا ساڈا
اساں پھر دیاں ڈٹھا ہک جوان محل بنوائے ڈاہڈا

حکم کری مزدوراں کرو تیار محل شتابی
سلام کہیا اساں دتا پرت جواب جوان صوابی

تس مالک کہیا دس توں گھر تے کتنا مال لگاناں
کہندا درہم ہزار ایہی اس گھر تے خرچ کراناں

فرمایا ایہ مال جو مینوں دیویں کل جواناں
ناحق اوس مال رکھن دی جاہگ رکھاں ویکھ ٹکاناں

تے میں دیاں ضمانت تینوں اُپر خدا دے مردا
جو جنت وچہ تدھ بہتر استھیں ملے محل مہردا

لڑکے خادم جمن جسو چہ تے نت رہنے والا
سرخ یاقوتوں قبے تینو جڑے جواہر اعلیٰ

گھاہ زعفران گھٹا کستوری ناہ کسے تھہ لگائے
تو رب دی کن کہن تھیں اوہ گہر پیدا جھب ہو جائے

مالک دی ایہ پند جوان دی لوں لوں وچہ سمائی
تے رکھ اوہ مال طبق وچہ حاضر خدمت کیتی بھائی

تے کاغذ قلم دوات منگاوت لکھیا نام رحمانے
پھر لکھیا مالک بن دینار ہے ضامن شخص فلانے

میں تیری کارن ضامن ہویا اوپر ذات الٰہی
جو بدلے اس گھر جنت وچ تدھ ملے عجب گھر بھائی

جس گھر دی میں صفت سنائی رب تے وعدہ آیا
خریدیا میں اس مالوں قصر جنت تدہ جہت الایا

جو کھلا بہت اس گھر تیری تھیں اندر ظل ظلیلے
اوہ گہر عالی جنت دا وچہ عزت قرب خلیلے

پس لکھ ضمانت بند کر کاغذ دتا ہتھ جوانے
تے مال جو استھیں لیتا دتا ونڈ فقیراں دانے

پھر موہرے چالی راتاں کنوں موت جوانے آئی
تے کہیوس کفن میرے وچہ رکھنا اس کاغذ نوں بھائی

رات وفات مالک نوں لکھیا کاغذ ہک دسایا
وچہ محراب اپنے دی جلدی مالک اوس اٹھایا

جاں کہولیا اُسنوں لکھیا سی وچہ باہجہ سیاہی ظاہرے
عزیز حکیم اللہ تھیں ملی جوان خلاصی پیارے

جس گھر جہت ضمانت مالک دتی اوس جوانے
اوہ اساں پوری کیتی ستر حصے ودھ دتانے

مثنوی

ہر کہ پایاں بیش تر مسعود تر
بد تر او کارے کہ افزوں دید و بر

زانکہ دانہ زیں جہان کاشتن
ہست بہر محشر برداشتن

آخرت قطار اشتر را بملک
در تیغ دیتاش ہمچوں پشم پشک

پشم بگزیں شتر نبود مر ترا
ور بود اشتر چہ قیمت پشم را

عقبیٰ سمجہہ قطار اوٹہاندی دنیا پشم اتے لیڈے
جدا اوٹھاں جوڑ لوں جت لیڈے کون جاہل اینہاں جیڈے

اٹہہ عقبیٰ جس پاس نہ قدر اُس دنیا لیڈیاں کائی
صوف تے جت تائیں کیا کرسی جس اوہ دولت پائی

ایویں سن وچہ ہوری جاہگ مولوی روم الایا
ایہ واہ واہ باغ تصوف جس وچہ گل ہر قسم دسایا

Marfat.com

باز گوشہ[1] اے اسیرانِ جہان — از خود گردید اسیرانِ جہاں

ای تو بندی ایں جہانِ محبوس جاں — چند گوئی خویش اے خواجہ جہاں

تختہ بند است آنکہ تختش خواندہ — صد پنداری و ہر در ماندہ

پادشاہے نیست بر ریشِ خود — پادشاہی چوں کنی بر نیک و بد

بے مرادِ تو شود ریشت سفید — شرم دارد از ریش خواری کز امید

افتخار از رنگ و بوئے از مکان — ہست شادی و فریبِ کودکاں

ای ز خوئی بہار آں لب گزاں — بنگر آں سردی و زردی اختراں

روز دیدی طلعتِ خورشید خوب — مرگ او را یاد کن وقتِ غروب

ہد ہد ایدی برایں خوش چار طاق — حسرتش را ہم بہ بیں تو ئی محاق

کودکے از محسن شد مولائے خلق — بعد فردا شد خزف رسوائے خلق

ای بدیدہ لوہائے چرب چیز — فضلۂ آں را بہ بیں در آبریز

مرغبث را گو کہ آں خوبیت کو — بر طبقِ آں نوق و آں مغزی و بو

پس انامل رشک استادان شدہ — در صناعت عاقبت لرزاں شدہ

نرگسِ چشمِ خمارِ ہمچو جاں — آخر اعمش بیں و آب از وی چکاں

حیدرِ کا در صفِ شیراں رود — آخر او مغلوب موشے میشود

زلف و جعد مشکبارِ تغل بہ — آخرش آں ریشہ چوں نبِ رشت تر

بھی ابوجہل نے ملکے آکھیا حضرت آنوں کہواری — اسا آں جوڑ ہیں کری سنیاتہ تیں ہیچ گا

---

[1] ترجمہ یعنی ای اسیرانِ دنیا اور ای اسیرانِ جہاں اور ای گرویدہ شدہ اپنی جان کے [illegible] میں قید کیا ہی تو کب تک خود پرستی کریگا ای فانی جہان کے خواجہ تو تختہ بند ہوتا جب کہ [illegible] تو جانتا ہے جب تجھے اوپر زخم یعنی رنج اپنے کے بادشاہی سے [illegible] ڈاہڑی سفید ہو گئی سو امقصود اور مراد پانے کے کچھ شرم کر ساتھ امید کے [illegible] مکانوں اور لذتوں اور خوشبو وغیرہ کے مگر یہ سب کھیل ہے لڑکوں کی وہ لب بام [illegible] اور بہار ہو جاتی ہیں آفتاب کا منہ تو دیکھتا ہے نہایت عمدہ لیکن اوسکی صورت غروب کے وقت تو دیکھو۔ چاند [illegible] دیکھتا ہے کہ کس حال کو وہ پہونچا پھر وقت گرہن کے دیکھ اوسکی عاجزی اور کمی [illegible] دیکھ کر وہ کس طرح مرہ خلق ہو گیا پھر کل کو اوسکی شکل بری ٹھیکری کی طرح کیا ہو گئی۔ دیکھ کبھی عمدہ غذا کیسے چرب اور خوشرنگ ہوتی ہے آخر [illegible] بدبودار اور گندہ ہو جاتا ہے پھر اس پلیدی کو کہو کہ وہ تیری خوبصورتی کہاں گئی آداب بیان تو کر کس استاد صنعت دلکی انگلیاں والے آخر کار وہ کانپنے والی ہو گئیں سو الکھ شرگس مثل بیان کی [illegible] مگر آخر کار [illegible] کو دیکھ [illegible] بڑے بڑے پہلوان جنگل اور قافلہ خیبر [illegible] بہادروں کی صف میں جاتے ہیں مگر وہ بھی آخر کار ایک چوہے [illegible]

Marfat.com

پر وچہ نبوت دعوی ہاں تدھ جھوٹھا ہیں منیسی	نا اگلی آیت رب اتاری نہ ہتھ دیسے

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ
الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ
فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ
اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ

تحقیق جانتے ہیں ہم البتہ غمگین کرتا ہے تجھ کو کہ جو کچھ کہ کہتے ہیں وہ پس تحقیق وہ البتہ نہیں جھٹلاتے تجھکو
ولیکن ظالم ساتھ نشانیوں اللہ کے انکار کرتے ہیں اور البتہ تحقیق جھٹلائے گئے پیغمبر پہلے تجھ سے پس صبر کیا
انہوں نے اوپر اوسکے کہ جھٹلائے گئے اور ایذا دیئے گئے یہاں تلک کہ آئی انکے پاس مدد ہماری
اور نہیں کوئی بدلنے والا باتوں اللہ کی اور تحقیق آئی ہیں تیرے پاس بعضی خبریں پیغمبروں کی۔

اسیں تینوں چنگی طرح جانئے تیڈھے کفاراں دے بول ناں	اوہ تینوں ناہ جھٹلان پیا ریا خیال نہ کریدھ ذرا ناں
اسیں ظالم آپاں ربیاں سنگ انکار کماندے	بلکہ جھٹلائے گئے پیغمبر جیہڑے پہلیں تساندے
پس صبر کیتا اونہاں جھٹلائے تے دکھ پاون نالے	تاجو آئی اونہاں تائیں مدد اساں اسحالے
نہیں کوئی بدلن والا وعدے نے احکام خدا دے	تے پاس تیرے کجھ قصے رسولاں آئے سمجھ افادے
پاس تساڈے پیغمبراں دیاں خبراں کئی آیاں	ذات اپنی نوں اوہناں نے کروفیاس انھایاں
اللہ لکھوی کہیا نہ ہی اختیار نبیاں تے نی سلھائیں	جو معجزہ انکی کرامت آپوں ظاہر کرن کدائیں
میڈ نسوس نہ لکھوی اوقف ہو یا اجے قرآنوں	تخت بلقیس جو آصف آندا دعوی نال عیانوں
قال الذی عندہ علم من الکتاب انا اتیک بہ پڑھ پیا ہے	قبل ان یرتد الیک طرفک اندر سوت نمل سوہاے
انا اتیک بہ خود دعویں ولی کہیا پیغمبر تائیں	میں اکھ جھپکن تیری سوہنڑ لیاواں تخت اتھائیں

لہ یعنی یہ جھٹلانا کافروں کا فقط آپکی ذات بابرکات کے واسطے ہی منحصر نہیں بلکہ آپ سے پہلے بہت رسول جھٹلائے گئے ۱۲ حلوائی سہ یعنی مومنوں کی قوت اور زور یا عذاب آسمانی نے اُن منکروں کو نیست اور نابود کردیا۔ اور اہل اللہ فتحیاب ہوئے ۱۲ سہ پس جس طرح وہ منصور ہوئے اور دشمن معذوب ہوئے اسی طرح آپ بھی مظفر اور فتحمند ہونگے اور دشمن مقہور جو فرمایا انا لننصر رسلنا یعنی تحقیق ہمنے البتہ مدد کی رسولوں کی۔ جیسا کہ فرمایا کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی یعنی لازم کیا اللہ تعالے نے کہ البتہ غالب ہونگا میں اور میرے رسول آخر سورہ مجادلہ ۱۲ خازن

سہ ناصحانہ عتاب کے ساتھ اور مشفقانہ طریق کے ساتھ ۱۲

پیو دی معجزات تھیون وچہ لخ تخت لیایا
یہہ تاں اختیار کرامت ہے یا بن اختیار ایہا ئی
رسولاں چوکھر چیاں خاک جاں بخشے جان جیاتی
شاہ رسل نوں خیال آ ہا یہہ ہر ویلے ہر ساعت
تا چھٹ عذاب بلاؤں پاون عالی درجیاں تائیں
جو اینویں ظاہر ہووے مت ایہہ قول ایمان لیاوے
حبیب اپنے دی دل مضطر نوں وچے طور ٹھہرایا
ہے بے احتیاج میری سرکار نہ کجھہ پرواہ ہدایت
بھاویں لکھ کروڑاں لوکی پین جہنم راہیں
ہاں جے آپ انہاندا دوزخ وچ نہ جنا چاہو
تاں وچہ زمین کوئی سرنگ لگا یا پوڑی رکھ آسمانی
حضرت دی بو نہہ خواہش سی جو مومن ہوون سارے

جاں جھبکی اکھر سیمبر تخت اسدا خود اگے پایا
لکھوی نے کر حیلے خلقت وچہ گمراہی پائی
تا آپ سدا ہو یا کس دے جے پاد لاندہا جھائی
جوکے سبھوں ایہہ پیمبر دا کافر کرن ساعت
اوہ جاں کوئی معجزہ طلب کیے بندی جاہندے جو عطائیں
تا رب نال کمال محبت حضرت نوں سمجھاوے
جو ہا اپنی حکمت جہت ہدایت خلق حریص سو ہا یا
بھاویں منگن لچر جیہا جاؤ منکر ہون نہایت
بھاویں کئی کروڑاں جنت ہووے مفت عطائیں
پو ہا نہر تے جھوٹھ ساوی نے دیکھو انہاں گھیرا ہو
اکھیں کھول دیکھیں ایہہ سیاہ دل وچہ خلا سی آنی
تا اگلی آیت رب اپنا سی دیکھ رؤفی پیارے

۱؎ جب یہ موضع کے لکھا ہی جو کافر چاہتے تھے کہ آپکے ساتھ کوئی ایسا معجزہ ہی جو لوگ دیکھیں اور خود بخود یقین کریں اور آپکو برحق نبی مان لیں پھر شاید حضورؐ کے دل میں بھی یہ خیال آگیا ہو تو پھر اسی سبب سے حق تبارک و تعالیٰ اس آیت میں اس خیال سے روک دیا ہو ۱۲ اف اور قرآن مجید کو جھٹلائے اور سحر اور کہانیاں اور انکار کیا پس باوجود کفار کے اس انکار کے حضورؐ دین کے لئے حریص شدید تھے کہ شاید کافر ایمان لے آئیں اور چاہتے تھے کہ جس قسم کا یہ معجزہ طلب کریں ویسا ہی دکھا دیا جاوے۔ پس حق تبارک و تعالیٰ جل جلالہ نے اس خیال سے روک دیا کہ جب یہ کفار قرآن مجید جیسے عالی معجزے کو جادو کہتے ہیں پھر وہ اس سے بڑھ چڑھ کر کون معجزہ ہے جسکو دیکھکر ایمان لائینگے۔ جیسا کہ فرمایا حق تبارک و تعالیٰ نے **فبای حدیث بعدہ یؤمنون** اور سورۂ شعرا میں فرمایا **لعلک باخع نفسک الا یکونوا مؤمنین** پھر کیا تو اپنے نفس کو ہلاک کرنے والا ہے اور جان کھو دیگا اسواسطے کہ کئی لوگ قرآن مجید کو نہیں جانتے۔ یعنی جس جگہ حق تبارک و تعالیٰ نے آپ کفار کے ایمان سے مٹائی یعنی کہ آپ اُن ازلی مردودوں کو کیا کیا دکھائیں گے کہ اُن کو زبردستی مومن بنا دیں۔ ہیں تو پھر زمین میں سرنگ لگا کر یا آسمان پر زینہ لگا کر جو کچھ معجزہ طلب کریں دکھا دو۔ اس کام کی آپ میں قدرت اور طاقت رکھ سکتے ہیں **کذا فی التفاسیر** اور فرمایا **ولو انا نزلنا الیہم الخ بعدہ یعلمون انا ورسلی** سے صاف عام ہوا کہ رسولوں کے واسطے بڑی قدرت اور اختیار ہوتا ہے بلکہ اُنکے لعاب دہن سے پانی کی خاک بھی حیاتی بخشتی ہے جیسا کہ سامری نے حضرت جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کے قدم سے خاک اٹھا کر اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے بچھڑے کے پیٹ میں ڈالی جس سے وہ بولتا تھا اور جس جگہ وہ گھوڑا قدم رکھتا تھا وہاں سبزہ اور گھاس اُگ آتا تھا جیسا کہ اوسکی شہادت قرآن شریف میں موجود ہے **فقبضۃ قبضۃ من اثر الرسول**۔ پس جب فرشتے کی سواری کے پاؤں کی خاک کو یہ قوت ہی تو پھر رسولوں کے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخر الانبیا کی کیا شان سمجھی جاوے۔ لاذہب لوگ دھوکا دیتے ہیں کہ ہمیں تو ہماری حاجت پس یہ قرآن مجید سے صاف انکار ہے ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ اور اسی واسطے حق تبارک و تعالیٰ نے ایسے معجزات دکھانے سے آپکو روک دیا جو آپ صلعم رحمۃ للعالمین نے اور معجزے مطلوبہ دیکھکر اگر کفار مومن ہوئی کچھ یہ جانتے تھے کی آپکو معلوم ہوئی جو اوسکی خواہش ۱۲

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا
فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ
عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ

اور اگر گراں ہوا ہے اوپر تیرے منہ پھیرنا اونکا پس اگر سکے تو یہ کہ ڈھونڈے سرنگ بیچ زمین کے یا سیڑھی بیچ آسمان کے پس آوے انکے پاس کوئی نشانی اور اگر چاہتا اللہ البتہ اکٹھا کرتا اونکو اوپر ہدایت کے پس ہرگز مت ہو جاہلوں سے

تے جے بھارا دسے تینوں منہ موڑن کفاراں
جے ہو سکی تا وچ زمین لگا کوئی سرنگ اظہاراں
یا پوڑھی وچہ زمین دھریں وت معجزہ کوئی لیائیں
تے سدھے راہ تے جمع کری سب جے چاہی رب سائیں
تے ناہ ہو ہرگز کنوں نادانا کہیا ہو یا عتاب پیارا
جو محبوباں نوں نال رمز دے کردے یار اشارا
وچ روح البیان اس آیت وچہ رب ادب نبی سکھلایا
جویں نبی کہیا رب ادب دتا میں سوہنا ادب جو آیا
تا جو وہ ہی نہ شفقت اندر حضرت ختم رسالت
جو حقدار نہ رحمت کرے نہ رحم اونہاں کسے حالت
دوا ہر غم دا بحر کرم دا شافع اوگنہاراں
چاہے رحمت عامہ تامہ ہر اک طرف کھلاراں
مگر تقاضا حکمت ناہا ہر اک مومن تھیوے
جو نوری ظلمانی دو قسم ہوئی مخلوق دسیوی
تا فرمایا ایمان قبولن اوہا لوک پیارے
فہم تدبر والا سننا جنہاں نصیب سوہارے
جویں اگلی آیت وچہ رب کہیا اوہا مومن تھیندے
جو سن ہدایت پند قبولن روح البیان لکھیندے

اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ۘ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝

سوائے اسکی نہیں کہ قبول کرتے ہیں وہ لوگ جو سنتے ہیں اور مردے جلا دیگا انکو اللہ پھر طرف اوسکی پھیرے جاوینگے

ٹھیک قبولن اوہا لوکی پیار یا سخن جو تیرے
جو سمع تدبر فہموں سندے یعنے مومن جیہڑے

لہ حق تبارک و تعالیٰ نے حضرت صلعم کو رحمت کا وجود پیدا فرمایا اسی واسطے حضورؐ کے دل میں یہ چاہت لگی رہتی تھی کہ کسی طرح کوئی بھی کافر دنیا میں نہ رہے مگر حکمت الٰہی کا یہی تقاضا تھا روز ازل سے کہ فریق فی الجنۃ و فریق فی السعیر یعنی ایک فرقہ جنتی ہوگا اور ایک جہنمی ۱۲ حلوائی ۱۲

سہ ڈالا گیا ہے جنکی طرف سننا اور فہم یعنی سمجھنے اور فکر کرنیکا سوائے موتے کے جو کفار ہیں جیسا کہ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے لا تسمع الموتیٰ اور موتیٰ کافر ہیں جیسا کہ روایت کیا اسکو حسن اور بہتیرے لوگوں نے روح المعانی۔ اور اسی طرح سراج المنیر اور کبیر اور معالم اور خازن وغیرہم میں بھی آیا ہے اور جس قدر اس قسم کی آیات ہیں انسے کافر ہی مراد ہیں اور مردوں کے ساتھ تشبیہ دینا اسی واسطے ہے کہ مردے سنکے جواب نہیں دیا کرتے پس جو سنکر جواب نہ دیوے اور کلام بھی نہ کرے اوسکو بھی عرف میں مردہ ہی کہتے ہیں کہ سنتا نہیں حضورؐ عمر رضؓ کو نہ فرماتے کہ یہ کافر مردے تجھ سے اچھا سنتے ہیں یہ حدیث بخاری میں ہے اور زیادہ اس مسئلہ کی تفصیل منزل اول جلد دوم زیر آیت ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ الخ ۱۲

Marfat.com

تفصیل یعنی کافر تن زندی جہناں دے دل مُردے
پھر سب کجھ تن جو تھے سمجھے ایمان سماعت پاون
مردیاں سنن کلاماں پر جد دین جواب نے اگوں
جویں کافر سُنن مگر جد سن ایمان قبولن ناہیں
تے باہجہ جواب لاون مردیاں سُننا ثابت پیاری
لاتسمعوا لھذا القرآن نہیں تے کافر کہندے ناہیں
باہجہ سماع قبول جے سُنیاں جاندا ناہ کفاراں
تے ابوسفیان واقصہ گذریا جس کجھہ سُن قرآنوں
باہجہ رسالت بھی ابوجہل سچا یا نبیؐ سوہارے
جاں کفاراں سردار قریشاں کہیا سرور تائیں

جاں کفاراں نوں گوراں تھیں کڈھی روز حشر دے
پرسن من تدنفع نہ کرسی رب صاحب فرماون
اس کہن عرف وچہ سُندا ناہیں بھاویں سُندا گلوں
تاناہ سُننا اس رب فرمایا وچہ قرآن بنائیں
جیویں سنگ مردیاں صالح اتے شعیب خطاب پکاریا
جو سنو قرآن نہ یارو اسوچہ گھٹو شور کہائیں
تاوالغوا فیہ لعلکم تغلبون ہوندا کیوں سخن اظہاراں
جو دوجیاں تاں تائیں کہندا سنیوم سچہ عیانوں
ومنہم من یستمع الیک تلے خود لکھوی کریں تاریے
جو کیوں اس کوئی نشان نہ آوی تاکہیا رب سائیں

وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۚ قُلْ إِنَّ اللَّهَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَن يُنَزِّلَ آيَةً وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

سلہ یا جس طرح مُردوں کا قبروں سے قیامت سے پہلے زندہ ہونا محال ہے اسی طرح ان کفار کا بھی دنیا میں ایمان لانا ممکن نہیں ۱۲ خلاصہ سلہ قصہ صالح علیہ السلام کی قوم کے ہلاک ہونے کا اور آپ کا اُن مردوں کو اُنکے ہلاک ہونے کے بعد پکارنے کا آٹھویں پارہ کے آخر میں صاف موجود ہے اور اسی شعیب علیہ السلام کی قوم کا نویں پارہ کے شروع میں اور فقیر نے ردّ نجدیہ کے رسالہ میں مفصل بیان کیا ہے ۱۲ حلوائی عفی عنہ سلہ تفسیر روح البیان میں لکھا ہے کہ آدمی چار قسم کے دنیا میں ہیں ایک سعید بالنفس والروح یعنی نیک بخت ساتھ روح اور نفس کے نیک بختی کے لباس میں ہوتے ہیں اور وہ بخشے ہوئے اور صاحب عبادت کے۔ اور دوسرے بدبخت ساتھ نفس کے بدبختی کے لباس میں اور وہ کافر والے کبیرہ گناہوں پر۔ اور تیسرے بدبخت ہیں ساتھ نفس کے لباس سعادت میں مثل بلعم باعور اور [illegible] اور چوتھے نیک بخت ساتھ نفس کے بدبختی کے لباس میں مثل بلال اور صہیب رومی اور سلمان [illegible] پھر یہ لایا گیا لباس انکا ساتھ تقوٰی اور ہدایت کے اور کیا حکمت تھی نیکوں اور بدبختوں کے پیدا کرنیں حالانکہ فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے کہ اگر چاہتا اللہ تعالیٰ تو سبکو جمع کر دیتا ہدایت پر اور اللہ ہدایت کرے تم سبکو کہ فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اللہ تعالیٰ کو روز ازل سے معلوم تھا کہ فلان آدمی میری خلقت میں سے کونسا کام کریگا بسبب نہ سبقت پانے اُسکی استعداد کے اسی واسطے سعادت کے راستہ سے محروم رہتے ہیں پس کر دیا اوسکو شقی یعنی بدبخت واسطے سبقت کرنے قضا کے اوپر اوسکے اور یہی حال ہے سعادت کا جب بندہ فرمانبردار ہوتا ہے تو اوسکو سعید یعنی نیک بخت کر دیتا ہے اوسکی استعداد کے چاہنے کے لئے سعادت ازلی کو اور قابلیت اثابت کی گئی ہے [illegible] بلی کہنے پس اُن کا یہ قبول کرنا دن میثاق کے دلالت کرتا ہے اور یہ استعداد کا [illegible] روح البیان سے حلاوت کی عبارت جو عوام لوگوں کو مفید نہ تھی متروک ہے ۱۲ حلوائی عفی عنہ ۱۲

اور کہا انہوں نے کیوں نہیں اتاری جاتی اوپر اوسکے نشانی سب اوسکے [illegible]
کہہ اتاری نشانی ولیکن اکثر انکے نہیں جانتے

تے کافر کہن نہ کیوں اسپر کوئی رب تھیں لہی نشانی
جواسیں معجزہ کہندی کیوں اوہ اسدے پاس نہ آوے
یا جویں ناقہ اتے عصا ہور مائدہ جیوں آسمانوں
جویں چلن پہاڑ جوڈالی اوسدی کہیا کفا بلائیں
جے معجزہ اوہو چاوسی فرمیں نہ اہل ایمانوں
پچھلی آیت وچہ ذکر سی قدرت رب جہانے

کہہ آیت بھیجن تحقیق قادر پر ہر ہتھ ان دی
ہو سکے زمیں فراخ ہووے وچہ ندیاں خوب چلاوے
یا جو طرف ایمان سانوں مضطر کرے عیانوں
تا فرمایا کہہ قادر ہے رب پر ایہ فتنہ سائیں
تا ترت ہلاک ہوون جویں اگلیاں مہلت ملے نہ جانوں
تا کجھ نمونہ قدرت اگلی آیت کرے نثارے

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَٰٓئِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّآ أُمَمٌ

أَمْثَالُكُم مَّا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَٰبِ مِن شَيْءٍ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ

اور نہیں کوئی چلنے والا بیچ زمین کے اور نہ کوئی پرندہ کہ اڑے ساتھ دو بازوں اپنے کے۔ مگر
اُمتیں ہیں مانند تمہاری نہیں کم کیا ہم نے بیچ کتاب کے کچھ چیز پھر طرف پروردگار اپنے کی اکٹھے کئے جاوینگے

نہ کوئی چرند پرند جناور وچہ زمیں دے آیا
لوح محفوظ اندر اساں لکھوں چھوٹی چیز نکائی
وچہ دابہ اتے طیر آلے سب حیوان زمیندے
اولم یروا الی الطیر فوقھم صفت قدرت رب نشانی
مثل تساں نوع جیون مران یا وچہ پیدا ایش سارے
وان من شیء الا یسبح بحمدہ جویں وچہ قرآن دساوے
بہی اوہ اتے تسبیح حساب جہت سب کجھ ہوسی سارے
جو ہر حق والا روز قیامت حق اپنا بھر پاوے
تا سنگ والیوں گھوٹی کیری بدلہ اپنے لیوے

گمراں اوہ بھی اک امت ہن مثل تساں فرمایا
پھر ایہ جمع کچیون ساریں طرفے پاک الٰہی
بن مخلوق آسمانی بعض مفسر نقل کریدے
جو صف بنھ اڈون جناور سر تے ملک سے رچ جانی
یا وچہ تسبیح کرن دی ایہن اوہ تساں مثل شمارے
نہیں کوئی چیز مگر اوہ پاکی بدی صفات الاوے
جو ابو ہریرہ مسلم دیوچہ وسیا بنی سوہاوے
جس گھوٹی بکری نوں سنگ والی بکری مار یا آوے
تا سنگ والیوں گھوٹی کیری بدلہ اپنے لیوے
پر بعد حساب ہوون اوہ مٹی خازن وچہ لہیوے

سلہ سمجھو کہ یہ سب جانور بھی مثل تمہاری ایک مخلوق ہے۔ پھر تم ہوا میں ایک سیکنڈ بھی نہیں ٹھہر سکتے اور تم اڑنے والے جانور دیکھتے ہو کہ کتنی دیر ہوا میں کھڑے رہتے ہیں اور جس جگہ چاہتے ہیں منازل طے کرتے ہیں پس آدمی کو اپنے نزدیک یہ ایک عجیب چیز سمجھتے اور دیگر جانور کس طرح تیرتے ہیں اور پانی میں رہائش کرتے ہیں یہ بھی قدرت الٰہی کا نمونہ ہی عجیب نشان ہے ۱۲

Marfat.com

تے ملک الموت کڈھی جند ہردی جن انسان حیواناں
کتاب مراد ہی لوح محفوظ یا ہے قرآن عیاناں

شافعی ہکدن بیٹھے آہے مسجد وچہ حرم دے
کہیا جو چاہے پچھے میں تھیں مسئلے کسے کم دے

مگر جواب قرآنوں سن ہر اک دادیاں ایتھائیں
کسے کیا سوال جو وچ حرم دے قتل زنبور جے آئیں

فرمایا کجھ جرم نہ استے کہندا دس قرآنوں
ما آتکم الرسول فخذوہ آیت شافعی پڑھی عیانوں

پھر اسدی سند رسول اللہ تک توڑ امام چڑھائی
علیکم سنتی و سنۃ خلفاء الراشدین من بعدی خبر سنائی

یعنی سنت میری پھڑو تے میریاں راشد یاراں
جو پچھے میرے اہل ہدایت اہل رشد اظہاراں

پھر اسناد حدیث امام عمر تک توڑ چڑھائی
انہ قال للمحرم من قتل الزنبور جو روح البیان کہیائی

ہن اہل قرآن ہک فرقہ نکلیا کوڑی دعوے کردے
بلکہ مخالف ہین قرآن جو معنے الٹے کردے

تے کوئی حدیث رسول تھیں آکھن ثابت ناہیں
تفسیر اصول فقہ سب علماں جانن کوڑ بنائیں

اینہاں اپنی وکھ نماز بنائی چھوڑ نماز الٰہی
کجھ احمق جاہل تابع اسدی کافر ہوئے واہی

بانی اس فرقے دا کافر پک اجماعوں آیا
پس جو کوئی اسدا تابع ہووے اوہ بھی کافر پایا

تے بخدی کہن اسیں شاہ رسولاں سنگ مماثل آئے
جو قل انا بشر مثلکم رب صاحب وچ قرآن بنائے

بھی انا اخاکم نبی کہیا میں تساں برادر آئیا
ایہہ جہت تواضع محض نبی نے آہا سخن الایا

نہیں تے زن بھائی دی رواتے روانہ نبی نسائیں
تے بول پاخانہ پاک آہا تس نوری جسم سائیں

لاندہیا ننوں شرم نہ آوی بنے برادر جھوٹھے
جو کتیاں خنزیراں تھیں مندے ظاہر باطن کھوٹے

جے اس آیت تے عمل کرن کیوں موقعہ ایہ بھولاندی
سوراں کتیاں سنگ نہ کیوں ایہ اپنی مثل بناندے

یومنون ببعض الکتاب و یکفرون ببعض الکتاب ایہ عمل شریراں
کجھ قرآن منن اتے کفر کرن سنگ بعض کثیراں

نشانیاں قدرت بدیاں ہین ہر قسماں جانوراں تھیں
پر کیا جانن اہنے گونگے نازل جیوں [illegible]

وچ روح البیان سوا انساناں ہور امتاں بھی آیاں
جویں وچہ حدیث شریف اس بابت حضرت کنوں کہیاں

جو کتے جے ناہ امت ہوندی تا انہاں قتل کراندا
پس کر ہو قتل اینہاں تھیں کالا جو حیوان دساندا

تے ایہ کالا کتا ٹھیک شیطان ہوندا بدراہی
اوہ وڈا خبیث اتے وڈا لڑاکا کتیاں کنوں ایہائی

بھی مالک نوں بونہہ تھوڑا فائدہ سیاہ سگوں ہے آیا
جو بہت سویں اوہ تاہیں نال اوس روا شکار نہ پایا

بھی نفس اتے ہور صفات نفسدے سبھے امتاں دسدے
ایویں جو سنگ پراں شریعت ہور طریقت اڈدے

---

[1] یہ ساتھ قول ابن عباسؓ کے خازن میں لکھا ہے ۱۲

[2] یعنی اگر عمل کرتے آیت قل انا بشر مثلکم الآیہ پر اور پھر چاہئے عمل کرنا اس پر بھی یعنی علانیہ کہیں ہم مثل سوروں اور بندروں اور کتوں اور بچھوں وغیرہم کے ہیں ۱۲ فقیر حلوائی عفی اللہ عنہ

Marfat.com

جویں دل اتے روح اتی صفتاں جیہو ایہناں نوں کمالوں
بہی کنوں سوال احوال ہر کہ دیوں جیوں خالق فرمایا
تے عام اکھیہ ہوسی اوس دن جیویں ابوہریریوں لیائی
پس کل بکھیڑا تے چوپائی ہر شے رب اٹھاوے
کہیا ابن الملک دلیل اسدیو جہ اوپر حشر وحوشاں
پھر ہوسی حکم طیور وحوش بہائم خاک ہو جاہو
جاں مٹی ہوندیاں جانوراں نوں ویکھن کافر خاسر
مہر کیتی رب جہانداں اوہ اصلی گونگے ڈوے

ع

ہر کہ گنگ اصلی کر بود
ناطق آنکس شد کہ از مادر شود
چوں سلیماں کو مرغانِ سبا
یک صفیرے کرد بست آں جملہ را
خرد مرغے کہ بودے بال و پر
یا چو ماہی گنگ بد از اصل کر
نے غلط گفتم کہ گر گر سر نہد
پیش وحی کبریا سمعش رہد

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ
وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ
عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ بَلْ
اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ۝

اور جنہوں نے جھٹلایا نشانیوں ہماری کو بہرے ہیں اور گونگے ہیں بیچ اندھیروں کے جس کو چاہتا ہے اللہ گمراہ کرتا ہے اوسکو اور جس کو چاہتا ہے کرتا ہے اوسکو اوپر راہ سیدھے کے کہہ کیا دیکھا ہے تمنے اپنے تئیں اگر آوے تمہارے پاس عذاب اللہ کا یا آوے تمکو قیامت کیا غیر خدا کے کو پکاروگے اگر ہو تم سچے بلکہ اُسی ہی کو

سلہ جیسا کہ سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسئولا یعنی تحقیق کان اور آنکھیں اور دل سب کے سب وہ پوچھے جاوینگے اُس سے ۱۲ روح البیان سلہ مگر بدلہ انکار کے دوسرے ازروئے مقابلہ کے ہوگا نہ ازروئے تکلیف عذاب وثواب کے ۱۲ روح البیان سلہ ویقول الکافر یالیتنی کنت ترابا اور کہے گا کافر ای افسوس ہوجاتا میں مٹی اور فرمایا خدا نے یہ جانوروں کا مٹی ہونا زندہ ہونے کے بعد ہوگا اسلئے کہ حشر اجساد کے وقت اُن کے واسطے کوئی درد اور تکلیف نہیں ۱۲ روح البیان سلہ خاصکر دوراگونگا بھی ہو۔ روح البیان ۱۲

پکارو گے پس کھول دے جو کچھ کہ بلاتے ہو طرف اوسکی اگر چاہے اور بھول جاؤ گے جو کچھ شریک مقرر کرتے ہو

تے جو جھلاون آیتاں ربدیاں ہین اوہ گونگے وڈورے
اوہ اگرن کیویں سچ گواہی سُنن نہین جو کوڑے

جو وچہ اندھیریاں جہل کفر اونہاں راہ کوین وسیا وے
جس چاہے رب گمراہ کرے جس چاہے راہ وکھاوے

اونہاں آکھ پیار یا وسوچے تساں سبو ے عذاب اتھائیں
مثل کفاراں اگلیاں تاتساں قیامت ملن سزائیں

کیا باجھ خدا پھر سدے گے تسیں تنہاں اپنیاں تائیں
جیکر ہو تسیں سچے کہو جو بُت خدا اساں آہیں

بلکہ جناب اللہ دی وچہ سب کرسو عجز دعائیں
پس دور عذاب کرے جو چاہے دنیا وچہ تسائیں

یعنی جس ولکھ کھولن کاسن سدو بت معبود واں
تے جا ہو ٹھل خدا اپنا جو کر ہو شرک خرو واں

جاں دکھ مصیبت کفاراں کوئی آوندی وچ دنیا وے
تاں چھوڑ بتاں سنگ عجز دعاؤں جھکدے طرف خدا وے

جاں اونہاں اکھیو سختی ویلے آؤ طرف الٰہی
عبدات تے اطاعت رب وچ سکھاں کردے ناہی

تا رب فرمایا خاص خدا دی طاعت نیت سہیوے
جیس ویلے وقت پکارو نرمی وقت بھی اوہ نہیوے

جاں کفاراں تکلیفاں دنیاں حضرت نوں سن ہاراں
تا جہت تسلی اگلی آیت رب کیتی اظہاراں

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَخَذْنَاهُم بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ

لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُونَ فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُم بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا وَلَٰكِن قَسَتْ

قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

اور البتہ تحقیق بھیجا ہمنے طرف اُمتوں کی پہلے تجھ سے پھر پکڑا ہمنے اونکو ساتھ فقر کے اور مرض کے
تو کہ وہ عاجزی کریں پس کیوں نکر جس وقت آیا اون کے پاس عذاب ہمارا عاجزی کی ولیکن
دل اونکے اور زینت دی واسطے اون کے شیطان نے جو کچھ تھے کرتے

اساں ٹھیک سول گھلے اُمتاں ہی تیں تیں پیاں سی
اوہ کافر ہو کر رسولاں نوں جھٹلایا آخر کار سے

پھر محتاجی بیماریاں رنگ اساں پکڑیا اونہاں تائیں
[illegible] کہ ان تھے عذر الٰہی رب سنائیں

سلہ یعنی جسکو ہدایت کی توفیق نہ ہوئی اسکو ہمیشہ [illegible]

سکہ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وہ [illegible] تو سختی پہونچتی ہے تو چیزہ دیکھا تا ہے ہمیں پہلے کہ ہل یا نعوذ باللہ قیامت ہیں

سکلہ یعنی پکڑا ہم نے اللہ تعالیٰ کو اسلئے کہ عذاب کے پس آکر جناب اللہ تعالیٰ کی بلالیوے کریں اس عذاب کو دنیا میں [illegible]
کہ جیسا کہ سختی کے وقت میں تمہارا ساتھ اللہ تعالیٰ کی عادت ہے مگر اللہ تعالیٰ نے نہیں بنایا ہو دو کریں اس عذاب کو قیامت کے دن
اسواسطے کہ نہیں بدلنا خدا کا قول کسی سے ایک ذرہ کچھ کر سکتا ہے جیسا کہ چاہتا ہے [illegible]

پھر کیوں نہ زاری کیتی جدوں عذاب سا ڈا تنہاں آیا
تارو ندی عجز کرینے جدنہوں پاندی رحمت سایہ

پر ہوئے دل سخت اوہناندے چھوڑیا عجز بکاراں
ولدی سختیوں عجز نہ ہوئے پھرے مغرور بلاؤں

تے زینت اوہناں دتی شیطاں جو آہی عمل کماندے
یعنی لگے کرن تکبر اوپر خود علاندے

قطعہ

مرد مجب صاحبِ دیں کب ہوا
رافتا خود بیں خدا بیں کب ہوا

خود پرستی بُت پرستی ایک ہے
غفلتِ حق اور مستی ایک ہے

بیہقی ابو حازم تھیں ہے وچہ شعب الایمان لیایا
کہیا جان ویکھن رب نیڑے نعمت منہ وسایا

تے نوں نافرمان ہوویں پس اوہ آسمین نت بھائی
توں جس نعمت تھیں ڈرنے پاویں اوہ بلا تدہ آئی

تے بن مسند جعفر تھیں کر انقل روایت عالی
جو وجی کیتی واؤ وے رب ڈرینھوں ہر حالے

تے خوف کریں جاں نعمت بہری تیں پر تھیوے ظاہر
وچہ ڈر منشور ایہ نقل صدیقاں عمل کریں ہو طاہر

فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا
بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ فَقُطِعَ دَابِرُ
الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

پس جب بھول گئے جو کچھ کہ نصیحت کئے گئے تھے ساتھ اوسکے کھول دئے ہمنے اوپر اونکے دروازے
ہر چیز کے یہاں تک کہ جب خوش ہوئے ساتھ اوسچیز کے کہ دئے گئے تھے پکڑا ہمنے اونکو یکبارگی پس ناگہان
وہ ناامید تھے پس کاٹی گئی جڑ اوس قوم کی کہ جو ظلم کرتے تھے اور سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جو پروردگار عالموں کا ہے

پھر جد بھل گئے اوہ ساڈی پند نصیحت سارے
تا دولت رزق خوشی در کھلے اوہناں اُپر ہمارے

ہر ہر قسم جو لذت دنیا عیش آرام اوہناں پائے
تا جو نعمتاں نال ہوئے بو نہہ خوشی اُتے دل لائے

پھر بھی شکر نہ کیتا اوہناں پا کے ایڈ نعیماں
نعمت وچ مشغول خدا تھیں غافل رہے عیماں

ہور ہر طرح دیاں ہوئیاں اتے بھل گئے اوہ سانوں
تا اچانک چیت اساں پکڑ لیا اوہناں سکتے وارعیانوں

آ ویکھ عذاب اساڈا اُمید ہوئے پچھتائے
کجھ کھوج نہ رہیا وت پھر جنہاں ظلم کمائے

تے سب تعریف اہی دس جہت جو پالنہار جہاناں
ہے مدد رسولاں جہت ہلاکت اہل کفر عصیاناں

چھلے قصور دی پکڑ کرے رب اہل گناہاں تائیں
جو زاری کر تائب ہووے بچیا کنوں بلائیں

لے ظالموں کی ہلاکت سے ہی خلاصی ملتی ہے زمین کے رہنے والوں کو۔ اُن ظالموں کے بُرے عقائد اور بُرے اعمال سے
پس تحقیق ہر نعمت ہے جو حمد کیا جاتا ہے اُسپر ۱۲ سلیم منیر

Marfat.com

جو اتنا پکڑ خدا دیوں غافل ہووے خیال نہ لیاوے
تا اچانچیت پھڑی رب تے ایہہ لازم ہویا بھائی
نہ ڈھیل کری اوسوقت جو اوتھیں ہیت عذاب جاں آوی
بنی کہیا جد ویکھن دنیا وچہ کسے ملن نعیماں
پھیر پڑھی ایہ آیت حضرت آخر تیک پیاری

مثنوی
نفسِ ماہا کمتر از فرعون نیست
لیک اورا عون ما را عون نیست

نہ فرعون گھٹ سادا نفس جے کل مراداں پاوے
جیویں اوسدے پاس نہ آہا گنج نعمت ہر مقصد نبھ آوے
جہاں جو چاہیا سو پایا آخر سوئی قہر لتاڑے
ہے شہوت سنگ لپٹیا ویکھیں جنت پیارے

مثنوی
حفت الجنۃ بمکروھاتنا
حفت النیران من شھواتنا

دنیا قدرے ہوندا رب نوں پرچھ دے برحقا
تا دنیا وچہ کسے کافر نوں گھٹ آب نہ ملدا متا
جے جنگی چیز ہوندی کچھ دنیا ملدی شاہ رسل نوں
پر بنی نہ قدم ہا یا اس اندر دنیا دا کالا

مثنوی
چیست دنیا از خدا غافل بدن
من قمار و نقرہ و فرزند و زن

جو شے یاد الٰہوں روکے دنیا ناں سداوے
جتنا شان زیادہ اتنے دکھ ملن صلحاواں
بلائیں نعمت شکل بنا کے دسن دنیا داراں
تے نعمت والیاں نعمت باطن استدراج بنیوے
لوری شکلاں ظاہر دسن بھیت کھلن ہر اردل
ہو شل ایہناں کئی چیزاں حاصل ہون جو سالک تائیں
تک سالک متوسط جاں انہاں ہون قریب آ فتاں
تے کرن ملول نفس نوں جہد ریاضت محنت کر کے
تے نفس اوہناں دا کہی بن نور سلوک پرھے ندھ سارے
پھیر نکل مراد ی پیچھوں اوہ نفس یرانے
پھر غرق عادت کتی ویکھن جانن تمر طاعت ملدی

ف ۲ یعنی فرمایا جب دیکھیں کسی شخص کو جسکو نعمتیں ملتی ہیں دنیا میں اور گناہوں پر چلتا ہے اور ثابت قدم رہتا ہے پس یہ استدراج ہے پھر پڑھی یہ آیت ۱۲ منہ البیان ۲ اور ازروئے سونپنے تصرفات اپنے کے یعنی کوئی ایک اپنے تصرف اوسکو سپرد کر دیتا ہے تاکہ معزز ہو جاوے سالک ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ۔

Marfat.com

بعضے سیر کرن وچہ جنگل پیاس جاں غالب آئی
تاعرض کیتی اوہناں بیشک ہیں توں قادر اسنی سایاں
جے جنگلی لوک مسلط کر کجہ بار اساں کروایں

کمھ ودی طرف گئی کنڈیاں تک آب آپ ہتھ پانی
پراسیں معمول نہ طاقت کمھ دی استی اج مدعا یاں
اس پانی شربت پلوانے تھیں ہتھ سی اس تھانویں

نظم: مرد متعجب زاہلِ دیں نبود — ہیچ خود بینِ خدا بینِ نبود
بے ریا از جہان و مست یکی است — خوشتن بین و بت پرست یکی ست

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ
غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۝

کہہ کیا دیکھیو اگر لیوے اللہ شنوائی تمہاری اور بینائی تمہاری اور مہر کردے اوپر دلوں تمہارے کے کون معبود ہے سوائے خدا کے کہ لاوے تمکو وہ دیکھ کیونکر طرح طرح کے بیان کرتے ہیں ہم نشانیاں پھر وہ پھر رہتے ہیں

مکے والیاں کہہ محبوبا خبر دیہو میں تائیں
تے مہر غضب دی کری دلیں تساں ہی نہ سمجھ تساہیں
جے دیوی موڑ تساں ایہ چیزاں دیکھ حبیب اساندی
وعدہ کریں وعید کریں کدی خوف امید کدائیں
کدی امر نہی احکام کدی رب کرے بیان مثالاں
یصدفون دا معنی یعرضون جو روگردانی

جے انہیاں ڈوریاں رب کری تساں کھوئی بصر سماعیں
پھر کس محبوب قساوے قدرت ہے بن اللہ سائیں
اسیں خود آتاں اوہناں کیویں سنانڈی تا بھی وے پھر جاندے
ترغیب کدی ترہیب کدی کدی غصہ وال بنائیں
کدیں آیات بیان کری جو فہموں مودکمالاں
دیکھ دلائل کھلے کافر پھر بھی وچہ حیرانی

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

کہہ کیا دیکھا تمنے اگر آوے تمکو عذاب اللہ کا یکبارگی یا آشکارا نہیں ہلاک کئی جاویگی مگر قوم ظالموں کی۔

کہہ ای کفار عذاب جے ربدا تساں اچانک آوی
یا آوی تساں عذاب آشکارا ظاہر ہووے نشانی
وچہ کبیر جے عام عذاب اندر بدنیک بھی شامل

جو بھل عذابوں کوئی کشائی ظاہر ناہ وسیاوے
تاہوں ہلاک مگر اوہو جو ظالم لوک ہووانی
ایہہ دنیا وچ اوہناں شرکت آوی وچہ مصیبت کال

سلہ یعنی بیجا وی عقل تمہاری اور سمجھ تمہاری پس نہ پہچانو تم کسی شے کو ۱۲ سراج منیر سلہ یعنی بسبب اُن کے فسق کے جو ہمیشہ اصرار کرتے تھے اُسپر ساتھ نکلنے کے تصدیق سے ۱۲ روح البیان سلہ یعنی خبر دو مجکو اسبات کی سلہ یعنی جس کی نشانیاں اول سے ہی ظاہر ہوں یا بغتۃً وہ عذاب جو رات کے وقت آوے ۱۲ روحی

Marfat.com

تے نال اعتبار قیامت اہبہ اہناں خوف ہلاکت نہیں
بغتۃً اوہ عذاب جو راتیں چہرہ جوون دیویں
نہ ہون ہلاک عذابوں مگراں شرک ہناں سر جائی
جو اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ جویں خالق فرمایا
تے پچھے لگن خواہش نفساں جانی شرک پیارے
سلف خلف دا چھوڑ طریقہ نویں طریق بناون
خلیل تائیں رب کہیا کیتو کیوں خوف شدید پیاری
جاں آدم باپ میرا جیں آہے تیرا قرب الاہے
اتے کل ملائک آخر کر کے اوسدے پیش جھکائے
پس وحی کیتی رب طرف خلیل ایہ ابراہیم سوہے
ہک ہنگل وچ مجنوں نوں ویکھیا مالک ابن دیہاری
حال اپنا کیا دساں شام فجر نوں پیش تمہارے
تے حاکم عادل خالق دی ہے پیش ہوناں جا آخر
ہے کس شے تدھ رویا یاد سیا مجنوں تسلیم الٰہی
مگر اوسدن نوں رونداہاں جو گذریا عمر میری تھیں

تے سندیا ندے سنگ چنگے مرد ول اہن کدی کدائیں
ایہ ابن عباس تے حسن اللہ ون ویکھ مبارک سہیویں
جو نال شرک ہناں خود جاناں منع وڈے ظلم کمائے
جو ٹھیک شرک ہے ظلم وڈیرا اوپر لقمان دسایا
اقربت من اتخذ الہہ ہوی جو ہے قرآن سنایا
ہر شے سب نفس اپنا جانے شرک کدے نہ پاون
عرض کیتی کیویں ہوا نے تیں تھیں ول خالق جیارے
سنو تھوں کر پیدا ڈالیا روح خوشی انہاں
پھر اک گناہوں کھوا جنھوں اس تیری جہا اٹھائی
قول جان جو نافرمانی وچ ہے ہمیشہ پہیلے
پچھیا حال کیا ہے تیرا تینی عرض چیارے
سر تے بوجھ نہ توشہ پلے سفر دراز سوہارے
ایہہ گل آکھ ناں پھیر ڈاہڈا مالک پچھیا ظاہر
نہ گھا ہر موتوں رویاہاں ناہ دنیا جو دن کائی
تے اوسدان وچ کوئی نیک عمل ہے یا مول نہ تھیں

نظم　کاری کنیم ورنہ خجالت برآورد　روزی کہ رفت جاں بجہاں دگر کنیم

ہے سفر لماں نہیں توشہ پلے گھائی طرف حشر دی
پھر خبر نہیں جا دوزخ ہی یا ہوون جنت جائیں
جوای مجنوں سن لوک جہاندے مجنوں کہن تمامی
مگراں دل میریو جہ یار میریدی عشق سمائی

رباعی　در رہ لیلی کہ خطرہا ست در رو　کاروان رفت تو در خواب بیابان ماندہ

عقل الی نوں چاہئے توبہ استغفار کرے

سلہ یعنی تحقیق شرک بڑا بھاری ظلم ہے جیسا کہ لقمان اور مشرک بالغ ہونے کی حالت میں ہو جیسا کہ فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے افرایت من اتخذ الہہ ھوٰی یعنی کیا تو نے دیکھا تو نے اس شخص کو جس نے خواہش نفسانی کو اپنا معبود پکڑا۔ ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ

Marfat.com

جویں رب کہیا جو مومن[1] ہویا صالح عمل کمائے
نہ اُسنوں خوف نہ غم کھاسی اوہ روح البیان الائے

جاں لے بریایاں ملک کہنا ندیاں چڑہدے طرف آسماندے
جاں لوح سنگ مقابل کرن اتھ نیکیاں لکھیاں پاندے

یعنی جگہہ گناہاں ویکھن نیکیاں لکھیاں ہویاں
تاں منہ پرنے ڈگن پٹھا ہاں آکھن یارب سایاں

توں جانن ہار الکھیا اوہ اساں جو اس عمل کمائے
تے اس جا نیکیاں عوض برایاں بھیت کیا تدہ آئے

فرمایا تسیں سچے بیشک بندے برا کمایا
مگر میرا اوہ بندہ کر بریائی بونہہ پچھتایا

گناہ اپنے نوں ویکھ ہویا شرمندہ لوچہ بھارا
تے آنسو جاری کرکے کہیوس بخش گناہ غفارا

بس بخشیا اوس گناہ کرم تھیں اکرم کل کریماں
پس بعد گناہ ندامت توبہ ہی اصلاح جریماں

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ
فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ
الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ

اور نہیں بھیجتے ہیں ہم پیغمبروں کو مگر بشارت دینے والے اور ڈرانیوالے پس جو کوئی ایمان لاوے اور اصلاح کرے پس نہیں ڈر اوپر اونکے اور نہ وہ غم کھاویں گے اور جن لوگوں نے جھٹلایا نشانیوں ہماری کو لگے گا اُن کو عذاب بسبب اسکے کہ تھے فسق کرتے

تے گھلئے اسیں رسول اس جہت جو کارن تابعداراں
جنت دی خوشخبری دیں اتی باغیاں نوں ڈر ناراں

پھر جو ایمان لیایا نالے کیتیاں نیک کمایاں
نہ خوف اُنہاں کوئی ہووے تے ناہ غمگین ہون کدائیاں

تے جنہاں جھٹایاں آیتاں ساڈیاں ہووے عذاب تنہاں نوں
نافرمانی جہت تے نکلن طاعت رب رحمانوں

قریش[2] کفار نبی نوں سن جد اُلٹے سخن سنائے
تا وچہ جواب اُنہاں دے اگلی آیت رب فرماوے

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ

[1] ایمان اور اسلام ممکن ہے کہ بسبب مجاز کے حقیقت میں ایک ہی ہوں پس جس میں دل کی تصدیق ہو اسکا نام ایمان ہے اصل وجود ہونے کے لئے جو ایمان ہے بیچ اسکے کما لا یخفی ۱۲ روح البیان [2] وہی کفار جنکا ذکر پہلے ہو چکا ہے یعنی ابوجہل اور اوسکے یار جو کبھی تو کہتے کہ سونے کے پہاڑ ہو جائیں کبھی کہتے کہ مکہ کی زمین کشادہ ہو جاوے کبھی کہتے ندیاں جاری ہو جائیں اور کبھی کہتے ہمیں فراخی زیادہ کر دو کبھی کہتے کہ سابق میں گذری ہوئی باتیں جو ہیں وہ ہمارے سامنے بیان کرو پس اُنکے جواب میں فرمایا قل لا اقول الآیہ سراج و نیشاپوری و خازن و روح البیان و روح المعانی وغیرہا اور اسکا ذکر بعد میں گذر چکا ہے ۱۲

Marfat.com

لَكُمْ اِنِّیْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤی اِلَیَّ ؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰی

وَالْبَصِیْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۝

کہہ نہیں کہتا میں تمکو کہ نزدیک میرے خزانے خدا کے ہیں اور نہ میں جانتا ہوں غیب کو اور نہ کہتا ہوں
تمسے کہ میں فرشتہ ہوں نہیں پیروی کرتا میں مگر اُسکی کہ وحی کیا گیا ہو طرف میری کہہ کیا برابر ہوتا ہے
اندھا اور آنکھوں والا پس کیا نہیں فکر کرتے

توں آکھ پیارا میں کہاں جو ربدے کول خزانے
بھی میں غیب نہ جاناں جو تینوں کچھ توں ساڈا
بھی جو ہم کرو تسیں ایہہ ہیچ مدان مثل ساڈے ہاں
کہہ میں کدی نہ کہیا جو میں ہاں فرشتہ جیہا
پھر پچھو پیا دیوں الزام کیوں ایہو جیہے
او اہل بصارت موسا ندھ ہنگ دون کویں برابر
تے وچہ تفسیر جمل دے لکھیا آیت سورت جنوں
نفی علم دی اتھ جو حضرت کارن آکھ سنائی
جویں استقلالی علم خدا نوں یعنی اپنی ذاتوں
تے شک تعلیم الٰہی حضرت نفی علم تیرے
جو ال تعلیم الٰہی حاصل اُسو چہ شرک ناہیں
فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضا من رسول او کچھ پیارو
یا جہت اقرار عبودیت اظہار تواضع پیارو
تا جو مثل نصاریٰ نا توں ایہ اعتقاد جما وے
یا فرمایا میں یا جو رسالت دعوی کران منکاں
ایہہ جہت تواضع ہی کہیا میں پاس خزانے نا میرے
میں تمہیں خرچ کرو جیویں چاہو گو نا میں کہہ بھیجو

سلہ اسواسطے کہ جانتا نہیں کوئی ساتھ استقلال کے اسکے سوا جسکو اللہ نے پسند کیا ہو کہ کچھ غیب کا
علم اُسکو دیدیا ہو اسنے ... اہل ... سے کہ پیغمبروں کے
یا میں اسکے پیغمبری کو ...

Marfat.com

کتاب الجنائز وچہ بخاری باب صلوۃ شہیدوں
قسم خدا میں دیکھاں جو کجھ ہونا روز قیامت
وَاُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ نالے فرمایا
قے اِلَّا اَنْ اَنْعَمَهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ہووچہ قرآن پیارے
وچہ روح البیان خدا فرمایا اٹھ نبی دے تائیں
میں اپنے آپ غیب داناں ہر حضرت بحر علم دے
وچہ واقع شب معراج ہوئے تحقیق نبی فرمایا
جو ہو چکا اتے جو کجھ ہوسی استقبال زمانے
پس جو کوئی آکھے غیب نہ جانے او محبوب خدا دا
روح البیان عبارت دا ایہ ترجمہ لکھیا پیارے
مطبع استنبول اندر تفسیر مذکور ایہ لکھیا ہے
مفاتیح الغیب جو میاں فخر رازی ہور سجانے

عقبہ بن عامر [illegible]
اوہ ہُن میں حوض اپنے وچہ دیکھاں میں سبھ کرامت
میں کنجیاں ملیاں زمیں خزانیاں عمل بخاری آیا
مگراں ایہ جو سختی کیتا اُنہاں رب رسول ہوہاری
سخن کفاراں نال موافق سمجھ کفار الائیں
تعلیم آلہوں اگلے پچھلے پتے ویندے ہر کم دے
وچہ خلق میرے اک قطرہ چکیا جس تھیں سبھ کجھ پایا
سب دا علم ہویا میں تائیں کہیا رسول ربانے
اوہ وچہ گراہی سدے راہوں لاہنے پیا دور اڈایا
چھ سو پنجتی صفحیوں جلد اول وچہ ہوئے نتارے
پاس فقیر ایہی موجود دیکھے جس شک پیائی
مراد اس دے تعلیم خدا کوئی آپوں نہیں سنجانے

ملے اور دوسری جگہ فرمایا آتم لکھ وزہ و من فضلہ پس سوال اللہ علم کے دینے کو اپنا دینا فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ آپکے افعال خدا تعالیٰ جل جلالہ اپنی طرف منسوب فرماتا ہے جیسا کہ دوسری جگہ میں آپکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ فرمایا اور دوسری جگہ آپکے مٹھی کنیکر کے چلانے کو اپنا چلانا فرمایا اور آپکی اطاعت کو اپنی اطاعت فرمایا اور آپکے لئے کرائی جانا اللہ تعالیٰ کے بخشے ہوئے علم حاصل ہیں نہ اپنے ذاتی یا کسی انسان یا فرشتے کی تعلیم سے پس آپنے فرمایا بجز اپنے سمجھ کسی کا علم میرے پاس نہیں اور نہ کسی غیر سے علم پڑھا ہوا بھی آتا ہے۔ یہاں تو سب خدا کی تعلیم ہے جیسا کہ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی الخ میں فرمایا کہ آسمانی وحی کی یعنی جو کچھ میرے حقیقی استاد کا ارشاد ہوتا ہے اوسکی تابعداری کیجاتی ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی یعنی آپ نفسانی خواہش سے نہیں بولتے مگر جو وحی کی جاوے یعنی اپنے آپ حضور ۲ کچھ نہیں کہتے پس جیسا کہ ارشاد ہوا اسی طرح آپنے کفار کو جواب دیا نہیں تو ساتھ قرآن اور حدیثوں کے آپکو اکثر علم غیب کا ہونا ثابت ہے اس مسئلہ کی تفصیل منزل اول جلد دوسری صفحہ ۲۲۶ لغایت ۲۲۶ لکھی گئی ہے اور اسی طرح علمائے دین نے لکھی ہیں فقیر نے رسالہ تجلیہ میں بہت واضح طور پر لکھا ہے رسالہ تجلیہ کے پاس ہو دیکھ لیوے امام ابو نصور ماتریدی نے اپنی تفسیر تاویلات ابو منصور میں زیر آیت اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ کی قیامت کا علم خدا کے پاس ہے بعض حدیثوں میں آیا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ پانچ چیزوں کو کوئی نہیں جانتا بجز خدا تعالیٰ کے یہ آیت پڑھی اگر یہ حدیثیں ثابت ہیں تو مراد انکی یہ ہے کہ ان چیزوں کی حقیقت پر آپنے کسی کو اطلاع نہیں دی جیسا کہ بعض حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے معلوم کرانے سے بعض خبریں معلوم ہوتی ہیں کیا تم نہیں جانتے کہ حضرت ابراہیم ۴ کو جو ستارے دیکھ کر اپنی بیماری کی خبر دی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھکو الہام ہوا ہے جو خارجہ کے پیٹ سے لڑکی ہی پیدا ہوئی تھی۔ اور یہ بات اللہ تعالیٰ نے آپکو بتائی تھی اور حضرت صلعم کو بھی اسکا علم تھا۔ مگر قیامت کہ جس کی آمد کی کسی کو بھی خبر نہیں ہے مگر اس طرح کہا جاتا ہے کہ آنحضرت صلعم کو اسکے متعلق کلام کرنے کا اذن نہ تھا اور نہ کوئی بات جاننے کا مگر جو وحی کی جاوے یعنی آسمانی کے ساتھ یہ ترجمہ ہے امام ابو منصور رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر کی عبارت کا جو مطبوعہ کتب خانہ میں قلمی موجود ہے اور خصائص کبریٰ میں لکھا ہے امام جلال الدین سیوطی نے جو حضور صلعم کو قیامت کا علم نہ تھا مگر آپ کو اسکے پتہ رکھنے پر امور بھی تھے اگر معلوم نہ ہوتا تو قیامت کے نشان نہ فرماتے۔ نشان وہی بتا سکتا ہے جو کہ حقیقت شے کی معلوم ہو۔ حلوائی عفی عنہ یہ آیت سورہ لقمان میں ہے کہ (بقیہ حاشیہ بر صفحہ ۲۰۱ ہے

Marfat.com

کافر کہن آلہ اساڈے وسن غیب اخباراں
پس توں بھی نفع اتے ضرر اساڈی ظاہر آکھ تمامی
جیہڑے غیب آہی کفاراں اندر ذہن سمائے
جویں جاں کوئی منکر بہت شتاوے کسی بزرگ سیانی
نہ انہاں چیز اندا علم اسانوں آخر کہنا پوندا
کہیا جو غیب وہنیں ہیں اوہ غیب نہ جانناں
جو وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّیْ مَلَكٌ تے اسدا عطف صریحاں
تے وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ صاف عبارت نص گواہی
تے سجدہ کرن فرشتیاں کارن آدم معلم آیا
رب کیتا حکم کرو کل حضرت نال انہاں کفاراں
پس کیہا نہ کہان جو یہ پاس خزانے ربدے آئے
پرناہ کہان تسانوں تے اوہ علم اشیا حقائق

جو دکھ سکھ استقبال زمانی جہت اساں کل یاں راں
تاکارن رد کفار جواب ایہہ دتا نبی گرامی
اتھ نفی اونہاں غیباں دیکارن رد کفار ہویا ہے
جوالیاں پلیٹیاں چیزاں منگن تاں کہن ربانے
اوہ بھاویں اعلم خلقوں ہووی پر ایہہ کہیا جاندا
جو منبوں خبر اوہ چیزاں غیباں خبر نہیں نادانا
تے ہر کوئی جانی کنوں ملائک افضل خلق نبیاں
جو ٹھیک بزرگی نبی آدم نوں بخشی پاک الٰہی
بھی لاعلمی دے قائل لاکھے آدم دا شان ودھایا
موافق عقل اوہناں جویں اوہ میرے پاس ہویا ہے
باوجود اس بات جو یہں اوہ میرے پاس ہویا ہے
بھی ماہیت ایہناں چیزاں ندی اوہ اعلم خلائق

(حاشیہ متعلق فقرہ ۲) خدا کے یہ پانچوں علم یعنی قیامت کب ہے اور مینہ کب برسیگا اور آدمی کل کیا کریگا اور کہاں مریگا اور مل کی حقیقت
پس اسکے بعد فرمایا ان اللہ علیم خبیر پس ملا علی قاری نے شرح مرکات مشکوٰۃ زیر آیت حدیث اسماء حسنیٰ والی کے لکھا ہے ترجمہ حقیقت
اور تفسیر احمدی میں بھی ہے خبیر بمعنی مخبر ہے یعنی خبر دینے والا جس طرح سمیع بمعنی سننے والا بروزن فعیل پس اسی سے امنا
نے آنران پانچ چیزوں کی خبر دی ہے اور یہ مضمون مطابق ہے آیت سورہ جن کے جو فرمایا اللہ تعالیٰ نے مطلع نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کسی کو
خاص غیب پر مگر برگزیدہ رسول کو اور تفسیر فتح العزیز میں لکھا ہے کہ اولیا کا معلوم کرنا ساتھ کرامت کے ثابت ہے جیسا کہ یہ
سورج کے نور سے اور تفسیر حسینی میں لکھا ہے کہ برگزیدہ رسول سے مراد حضور علیہ السلام ہی ہے پس پانچ چیزوں کا
اسجگہ بھی وہی علم مراد ہے کہ جس کی نفی سے مستثنیٰ ہوئی رسول اکرم ﷺ اور اللہ کے اولیا اور اگر ان کے سوا کوئی دوسرا علم
وضاحت سے ملنی چاہئے کیا یہ مجہول لوگ نہیں دیکھتے کہ حضرت خضر نے کشتی توڑی اور کہا کہ یہ لوگ اسکے ساتھ
اور فائدہ اٹھائینگے پس یہ ان پانچ چیزوں سے ہے یا نہیں اور ایک لڑکے کو مارنا اور کہنا اسکے کہ اس کا
خزانہ معلوم کرکے ان یتیموں کی دیوار بنا دینی اور کہنا یہ بڑے ہوکر اپنا مال حاصل کرلیں گے دیکھو حضرت
ہیں یا نہیں اور حال یہ ہے کہ جب کشتی پر سوار ہوئے تو ایک چڑیا نے کشتی کے کنارہ پر بیٹھکر اپنی چونچ دریا میں ڈبو کر
خضر نے موسیٰ کو کہا آپکا علم اور میرا علم اور تمام مخلوقات کا علم خدا تعالیٰ کے علم سے اتنا ہے جتنا کہ اس چڑیا کی چونچ میں پانی آیا ہے
پس پھر معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کا کسقدر علم ہوا جو کہ وہ بھی مستثنیٰ ہیں جو نفی علم غیب میں اور مثل اسکے
جن میں وَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ الآیہ اور آیہ ہاذا فی سلہ یہ سخن آپنے خود بخود نہیں فرمایا بلکہ یہ الہی ارشاد
فرمایا گویا حق تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صلعم سے کفار کو یہ کہلے نفی کے کہلا دیا اگر یہ مطلب نہ ہوتا تو یہ آیت اور اس
قسم کی آیات جنکے ساتھ ثابت ہوتا ہے علم غیب کا مخلوق کے اور بسبب علم کے مثل تمانہ کے بیعائد جاتی ہیں
ہے اہل سنت کا اور خلاف اسکے گمراہی ہے ۱۲ منہ ائی سلہ یعنی فرمایا نہ میرے پاس خزانے ہیں اللہ کے غیب جانتا ہوں اور نہ میں
پس ان تینوں باتوں کی نفی فرمائی ہیں اگر آپکا شان وشوکت زیادہ ہی تو دوسری دونوں چیزوں کی نفی کس لئے ہے کہ مطلب

تے اَرِنَا الْاَشْیَآءَ کَمَا ھِیَ شَیْطَانِ حقیقت ہیں دکھلائیں
اور تثبیت بدا مع الکلم نالے خود حضرتؐ فرمایا
جو اکلیاں سچلیاں خبراں اکثر وسیاں بحر عنایت
صدیث معراج المدرسہ کہ قطرہ علق میرے وچہ آیا
پس جو آکھے غیب جانے پاک رسول خدا دا
وما ھو علی الغیب بضنین ملک عالم حضرت ختم رسالتؐ
جدا ہویا جبرائیل نبی نے فرمایا پچھل اگے

سعدی
شبے برنشست از فلک بر گذشت
چناں گرم در تبہ قربت براند
بتمکین و جاہ از ملک در گذشت
کہ در سدرہ جبریل زو باز ماند

لا اتبع الا ما اوحی الی تساں اسدی خبر بتاواں
ہور انبیاں نے اسراراں نہیں تے بس ویکھاں ظاہر
وانذر بہ الذین یخافون خبراں وس جو ڈرن الہوں
تے جبریل رہیا سدرہ نہیں اگے بنی سدھائے
پھر اس آیت دے تلے الہی وچہ روح المعانی لیایا
تے اہل بیان فرشتہ جون جسم فقط روح نہیوں
وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی ایہ خاص مقام نبی دا
ہتھ اللہ دا اوہ اس میدان نہیں اوڈسکدا
کرے فرق خود عقل موافق کر کرن کفاراں
دل نہیں کہ عقل مکروا علم نبی وچہ پیارے
بعد نماز دی افضل حضرتؐ کل مخلوقوں آئے

یا باجوں ہین صدیث صحیح تے
ولا اعلم الغیب و غیب نخاناں تے
سنگ تعلیم الٰہی جویں معراج حدیث روایت
علم اول آخر دا سارا ایں جسدی سنگ پایا
اوہ راہ خطا دے اوپر ٹریا چھڈ کے راہ صفا دا
برزخ کنوں مقام فرشتے جان جہت اس حالت
عرض کیتی جو ہو وال اگاہاں اگ مینوں تد لگے

بتمکین و جاہ از ملک در گذشت
کہ در سدرہ جبریل زو باز ماند

تے انہیانتوں ہیں کیا اوہناں اسرار اندی
ھل یستوی الاعمی والبصیر اتھے کہیاں وال برابر
حقائق ہو معانی دس تنہاں اسرار ہداؤں
بھی نبی وجے اس جا جتھ ملک مقرب گذر نہ پائے
نہ کہان تسانوں جویں پاس خزانہ ربدا آیا
یا حاجت پوی نہ کھاون پین میں تابع وحی نبیواں
وان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ خاصہ شان ولی دا
حقیقت شاہ رسلؐ دی تھیں کوئی ہرگز پتہ نہ رکھدا
وچ علم رسول اللہ دی منکر ہو کے رلن کفاراں
سب خلقت دا علم اس اگے قطرہ بحروں سارے
شاہ عبد العزیز اندر تفسیر اپنی دی لکھ سدھائے

(حاشیہ متعلق صفحہ ۱) ۵۴ یعنی ہیں نہیں ہیں تمام ۱۲ ۵۵ وقد کان عندہ فی اراۃ کما قال اللہ تعالی سنریہم ایاتنا فی الآفاق وفی انفسہم حتی یتبین لہم انہ الحق کیا آپکو بیچ دیکھنے کے جو فرمایا دکھائینگے ہم انکو اپنی آیتیں شہروں میں اور نفسوں میں ۱۲ روح البیان ۱۲

۵۶ اور نہیں حکم کیا آپکو حق تبارک و تعالی نے مگر یہ کہ کبھی خدا تعالی کے خزانے میرے نزدیک نہیں رکھے ہیں فرمایا شیخ اکبر قدس سرہ العزیز نے ولا یتہ الا سرار یعنی اللہ تعالی کے بھیدوں کا اسرار نہ کر جو حقایق اشیا کے ہیں وہ حقایق روح اور دل کی غذا ہیں مثل گندم کی جو کہ جسم کی غذا ہے ۱۲ روح البیان یعنی بیچ ان اشیاء کے اور تعداد ان کا فرد نکی جو خلق کو نہیں دیکھتے تمام چیزوں میں جس طرح شرح کی مولانا جامی علیہ الرحمۃ نے پس حکم کے قال المعلم الاول ریئ است باسفلہ گفت از علوم مد کہ ضایع نشود تخم در شورہ بوم ۱۲ روح البیان۔

۵۷ اور ہم اسی طرح پھیرتے ہیں آیتیں واسطے ترا اے محمد ذکرک ۱۲ علوائی عفی اللہ عنہ ۱۲

وجہ سراج خطیب کہیا یہ نفی رسول آلہیؐ
تا حق نبیدی لوگ اعتقاد نہ کرن اُلوہیت دا
نہیں تے حضرت افضل اکرمؐ کل رسولاں آہے
اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰی وچوں ایہن ثابت کر دے
ہک فرقہ بے دین کہے نہیں کجہ وجود حدیثاں
تفسیر حدیث اصول فقہ سب لوکاں ڈلوں بنائے
ہی وجہ قرآن ثبوت حدیثاں جبول خالق فرمایا
یعنی تساں رسول ولی جد پکڑ لہو اُستائیں
اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم ساریدی کر اطاعت
جی تابعداری نبیؐ انتے فقہا و اہل روا نہوندی
اطیعوا اللہ تے عطف ہویا جد نبیؐ انتے اہل امرا
وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ بھی خالق فرمایے
جے بن قرآن علم سب کوڑی تا ایہہ دسن سالوں
تعداد رکعات نماز کتھے انتے حرمت حکم حماراں
قل ھل یستوی الاعمٰی والبصیر پیا پڑاکھ اوہنار دیتا ہیں
نابینا گمراہ سوجا کھا ہے جس رستہ پایا
یا جو تابع وحی ہویا سو اہل بصارت کہیا
جو دعوٰی کری رسالت کیونکر اوہ ننگ غیر رسولاں
ہُن ایت زمانے لا مذہب سنگ نبیؐ برابر بندے

تواضع پاروں بھی اقرار عبودیت نہیں سانہی
جویں نصاریٰ حق عیسیٰ اعتقاد اُلوہیت دا
ایویں کنوں تواضع غیبوں نفی نہ مرطباں سانہی
وجہ امر نہی دین وحی نہ اجتہاد نی کجہ کرنے سے
جو کوئی حدیثہ نبیؐ الا کوئی جوڑیا کوئی بیساں
بن قرآن ایہن سبھ کوڑی ایہہ ہر قول الا سنے
ما اٰتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا آیا
تے جس تحسین نہ کیتے اس کلموں ہووے بند انتہائیں
بھتی تابعداری شاہ رسلؐ ہوے مجتہدین صدر اسنے
تا فقط اطیعوا اللہ رب آہے اوہیا نی نہ تعمیل
تا ہویا معلوم فقہ حدیثہ اطاعت نی مرتبا
اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ
زکوٰۃ چالیہ والی مسئلہ کتھے وچ قرآن طیاں
ہور کاطبیہ کتھے چاہسن اظہاراں
جواہنا تے سوجا کوئی ہا ہوں کہ
یا نابینا ہے کہ اہل بصارت

سلہ اس فرقے کا بانی عبداللہ چکڑالوی ہے جو اول میں اہلحدیث کہلاتا تھا اور نبی صلعم کی حدیث کا منکر ہو گیا اور اپنے کو اہل قرآن کہتا تھا۔ نبی صلعم نے فرمادی تھی جو ایک ایسا آدمی اخیر زمانہ میں ہوگا اور اپنا پیرو بنائے گا۔ دیکھو مشکوٰۃ جلد اول کتاب الاعتصام بالسنہ باب کتاب العلم۔ تو کہہ کہ محمد رسول اللہ صلعم کیوں نہیں بلاتا اس طریق کی کیا وجہ ہے۔ کونسی آیت سے ثابت ہے اگرچہ ذکر اور امر کی آیات ہیں پر تو وہ خدا کے ذکر کے متعلق آیا ہے۔ یہ چکڑالوی کسی ایسی آیت سے ثابت کرے جس میں لکھا ہو کہ رسول کا کہا ماننا چاہیے اور اس کی تفسیر یا حدیث سے نہ لینا چاہیے تو کارخانہ کے منکر ہو کر ثبوت علم حدیث اور اجماع امت اور قیاس مجتہدین کا دوسری جلد زیر آیت اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم کے دیکھو

جاں کہیا قریش ابو طالب نوں آکھ بھتیجے تائیں　　غلام ساڈے خود اصحاباں تھیں دیوے کڈھ سائیں
تا شاید اسیں سچائی اُس بنئے اوسدے ہردے　　تا ابو طالب تھیں سُن ایہ حضرت نال صلاح عمر دے
چاہیا ایہ کم تا جو دیکھن من دے ہُن تا ناہیں　　تا اگلی آیت نازل ہوئی چا اونہاں تبلائیں

وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ

اور ڈرا ساتھ اُسکے اُن لوگوں کو کہ ڈرتے ہیں اس سے کہ اکٹھے کئے جاوینگے طرف پروردگار اپنے کی نہیں واسطے اون کے سوائے اُسکے کوئی دوست اور نہ شفاعت کرنیوالا تو کہ وہ بچیں

تے نال قرآن[1] ڈراویں پیاریا اونہاں لوکا نتائیں　　جو رب اپنے دے اگے پیش ہوون تھیں ڈرن ایتھائیں
نہ ولی شفیع کوئی انہاں کارن ایہی باجھ خدا دے　　ہی اُمید ڈراون تیریوں بچن گناہوں (سادے)
ابن عباس کہیا اوہ مومن جنہاں خوف حشر دے　　یا اہل کتاب[2] اتی مسلم لوگ جو قائل بعث نشر دے
لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ دی نہیں کوئی جہت انہاندی　　ولی قریبی جیہڑا کم سوارے خوب تنہاندے
اتی نہیں کوئی بن رب ایہناں جہت جو کری سفارش کائی　　جی ہین مراد کفار تا کجہہ اتھ اعتراض نہ بھائی
جو وَمَا لَهٗ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ تو رب صاحب فرمایا　　جو نہ کوئی کفار اندا حامی نہ شفیع کوئی آیا
جی مومن ہین مراد تا اتھ اعتراض گنجائش تھیوے　　جو نبی شفاعت اہل گناہاں نقل صحیحوں دیوے
بھی بنیاں ہور فرشتیاں دی اتے اہل ایماناں نالے　　نال قرآن اجماع حدیث ایہہ ہون شفیع ہر حالے
بعد خدا دی اذن شفاعت انہاں قرآنوں پائی　　مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ پارہ تریجا بھائی
جاں[3] جہت شفاعت بدکاری اذن الٰہوں پاون　　تا ولی شفیع ایماناں والیاں کارن سب سداون
تے شاہ رسل نون اذن شفاعت دنیا وچہ تھ آیا　　جویں وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى وچ قرآن دسایا

[1] یعنی اُن پلیدوں کی طرف خیال آپ مت کرو بلکہ اُنکو قرآن شریف سناؤ اور ڈراؤ جو اپنے رب کے آگے ہونے سے ڈرتے ہیں یعنی مومن اگرچہ ڈرانا آپکا عام ہے مگر فائدہ اُس سے مومنوں کو ہی ہوتا ہے نہ کفار کو چنانچہ کئی جگہ فرمایا جو کافر ہیں نہیں سنتے یعنی ہدایت قبول نہیں کرتے جو کافر ازلی ہیں ۱۲ حلوائی [2] اور کہا گیا ہے معنے یخافون کا یعلمون ہے یعنی جو لوگ جاننے والے ہیں سو وہ لوگ مومن اور کتابی ہیں جو قیامت اور حشر نشر کو جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے خاص کیا ہے اُنکو ساتھ ذکر کے سو وہ چھپاتے ہیں اگرچہ آپکا ڈرانا تمام خلقت کے لئے ہے جو محبت اُنپر بہت موکد ہے اُنکے غیر سے جو یہ مانتے ہیں حشر اور نشر کو یا مراد اس سے کافر ہیں یعنی ڈرا کفار کو ساتھ قرآن کے کہ وہ حشر اور نشر کے معتقد نہیں اسی واسطے فرمایا یخافون ان یحشروا الی ربہم یا مراد تمام خلقت ہے ۱۲ خازن [3] یعنی اعتراض تھا جو مومنوں کے سوا خدا تعالیٰ کے ولی اور شفیع کوئی بن نہیں سکتا مگر اذن اللہ تعالیٰ سے وہ ولی اور شفیع بن سکتے ہیں تو پھر وہ اعتراض باقی تھا نہ رہا معنی یہ ہوئے کہ سوا اذن اللہ جل جلالہ کے کوئی ولی اور شفیع کسی مومن کا نہیں ساتھ اذن کے پس شفاعت اُن گروہوں کی ثابت ہو گئی ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ ۱۲

تے وچہ تفسیر اس آیت کردی نقل حدیث رسولوں
مقام محمود شفاعت وعدہ کڈھ قرآن دکھائیں
زیر اس آیت عبدالقادر موضح وچہ کہیا ئی
بلال صہیب عمار خباب اتے سلمان تمامی
پچھوں مقرع ہور عینہ غنی قریش سدھائے
جو انہاں دوالی اُن دے جُبّے بیٹھے نال نبی دے
تا کہن نبی نوں جے خود پاسوں ناقص لوک اُٹھاویں
جو انہاں دوالی جُبّے اُن دی سانوں بدبو آوے
میں کڈھاں ناہیں مومناں اپنی مجلس کنوں پراہاں
جو جد اسیں آئی خدمت وچ تد ایہ اُٹھائے جاون
اوہ انہاں فقیراں مسکیناں سنگ بیٹھیاں دیکھ اسانوں
ہدایت اُپر حریص آہے بونہہ سرور جن انساناں
کہن قریش دیہو لکھ حضرت سدیا علی گرامی
تے اودہر یار غریب گوشے لگ بیٹھے نموں جھونے

جاں ہک اُمتی بھی گیا جہنم ناہ میں راضی مولوں
تے لا یخزی اللہ النبی والذین امنوا معہ بھی فرمایا سائیں
جس کرسن حق شفاعت حضرت کری قبول الٰہی
ایہہ یار قریب آہی وچہ خدمت بیٹھے نبی گرامی
تا بیٹھیاں دیکھ نبی سنگ فقراواں نوں ایہ گھبرائے
تے سنگ انہاں رل بیٹھن سمجھے عار کفار نہ دیدے
تا پاس تیری اسیں بیٹھئے شاید ہووی اثر ایتھاویں
انہاں پاسوں چک اسیں تد بہئے سن حضرت فرماوی
پہر کہیا اونہاں کرو کھری مجلس خاص ہک جہت اساہاں
جو کئی گروہ اطراف عرب دے خدمت وچ تد آون
کیا کہن وچہ ساڈی تے انہاں کیجے فرق عیانوں
پس ایہ گل منی الویں دتی رائے عمر ذی شاناں
تے کاغذ آیا عہد لکھن تے ہوئے تیار تمامی
نظر حیرت سنگ تکن دیکھئے بھاہ ساڈے کیا ہونے

لہ یعنی فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے نبی صلعم کو اور مومنوں کو جو آپکے ساتھ ہیں پس جب ایسی مجمع عام میں بادشاہ کا کوئی وزیر کسی کی حمایت کرے اور بادشاہ قبول نہ کرے تو پھر اس مجمع میں اس وزیر کی کسقدر ہتک ہوتی ہے اور حال یہ ہے جو وعدہ فرمایا ہے اللہ جل جلالہ نے درمیان اس آیت کے کہ قیامت کے دن میں نہ رسوا کریگا اللہ آپکو اور آپکے ساتھیوں کو یعنی مومنین صالحین پس انکی عزت بہت منظور ہے کہ آپکے حق میں شفاعت کریں منظور ہوگی جس طرح تفسیر موضح القرآن وغیرہ میں موجود ہے اور عبارت موضح کی یہ ہے کہ اسدن شرف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی جسکو بخشا دینگے اگر وہ کیسا ہی گنہگار ہو خدا تعالیٰ انکی خاطر سے مقرر بخشیگا [illegible] نہونگے جو ایمان لائے ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منزل ہفتم سورہ تحریم مطبع خادم الاسلام دہلی ۱۲ لہ جیسے اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصین اور غزاری اور اور بھی کئی مشرک سوا انکے مولفۃ القلوب ہیں یعنی جنہوں نے الفت سے دین کی خاطر داری کرنی حضرت صلعم کو منظور تھی بسبب امید اسلام کے کہ شاید یہ اسلام قبول کریں اور بہت لوگ اس قسم کے مسلمان ہونگے ۱۲ حلوائی عفی عنہ سہ کہا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ آپ اس طرح بھی کر دیکھو شاید یہ ہدایت یاب ہو جائیں ۱۲ خازن سہ کہا صاحب خازن نے کہ اسکے شان نزول میں بڑا خدشہ ہے اسلئے کہ مسلمان کا اسلام لانا ثابت ہے مدینہ منورہ میں اور اسلام مولفۃ القلوب کا پیچھے سورہ فتح کے بعد اور سورہ انعام مکہ معظمہ میں نازل ہوئی ہے پس اسکا شان نزول کس طرح صحیح ہوا بلکہ صحیح وہ ہے کہ روایت کیا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اور کلبی اور عکرمہ نے کہا ابن مسعود رضہ نے کہ گذری ایک جماعت قریش کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اور نزدیک آپکے صہیب اور عمار اور بلال اور خباب اور مثل انکی غریب مسلمان تھے تو کہا انہوں نے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا راضی ہیں آپ ساتھ انکی بسبب اپنی قوم سے بدلہ لینے کے کیا یہ وہ لوگ ہیں جنپر اللہ تعالیٰ نے احسان کیا ہے ہمارے درمیان سے یا کیا ہوئے ہم تابع ان لوگوں کی پس نکال دے انکو تو شاید اطاعت کریں ہم تیری تو پھر نازل ہوئی یہ آیت ۱۲

Marfat.com

تا اچاچیت خطاب عتابوں رب نازل فرمایا

وچہ اگلی آیت ناہ انہاں مسکیناں کمزوراں آیا

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا
مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ
بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْ بَيْنِنَا ۭ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ۝

اور مت ہانک وی اُن لوگونکو کہ پکارتے ہیں پروردگار اپنی کو صبح اور شام چاہتے ہیں مُنہ اوسکا نہیں
اوپر تیرے حساب اُنکے سے کچھ اور نہ حساب تیرے سے اوپر اونکے کچھ پس ہانک وی اُنکو پس ہو جاویگا
تو ظالموں سے اور اسیطرح فتنہ میں ڈالا ہی ہمنی بعضے اُنکو یعنی آزمایا ہی ساتھ بعض کے تو کہیں کیا ہی یہ ہیں کہ احسان کیا ہی اللہ نے ہمارا
اوپر اُنکے ہمنی میں اُنکا ہی کیا نہیں اللہ ساتھ جاننے والا شکر کرنے والوں کو

نہ دُور مٹایا اُنہاں لوکاں جہڑے کرن عبادتاں سائیں
نہ اعمال اُنہاں دیا ندا کجھ لیکھا اوپر تساندے
پس ناہ اِنہاں تیرا ہیسی اپنی مجلس کنوں کڈیں
بالغدا تے والعشی پڑھن نماز صبح عصر دی
ہر دم یاد الٰہی ربط قلب دل مالک پیارے
یا مجلس کنوں ہا ایت کڈہن یار غریب نتانے
اس تھیں عصمت حضرت ثابت تاں ہے صوابوں
یعنی کفار اندا ناہ کہ خیال اے اسقدر جیہا
اس حکم تاریخی آوندیاں اوہ تخصیص تحریر گوائے
تے پس صلاح دیون تھیں چاہی عمر معافی ساہی
تا سد بانی اسانوں آکھیا سلام اسانوں
جداسیں چاہندی جانڑ ہووے حضور نبی رحمانی
پھر گویہہ بندگ بندی حضرت وچ اساڈے
پھر کہندی حمد اللہ جس نے حکم منیوں ہے کیتا
ایہ اللہ والی لوک جنہاندی خاطر داری آہی

فجر نماشیں یاد اوہ دُھونڈن رب رضائیں
نہ عملاں تیرا ندا کجھ لیکھا ہونا اُپر اُنہاندے
ہووجاویں مت اہل ظلم تھیں کڈھن کنوں اُنہائیں
اتے نماشاں استھیں چاہن رضا اللہ برتر دی
تے کوئی شے غیر ٹکانے رکھن ہوندا ظلم سوہاوے
تے مغرور اں اس جگہ بٹھاون آہ غیر ٹکانے
ضمیر جمع مذکر غائب کفاراں طرف جنابوں
تے ناہ ایمان لیاون تھیں توں کجھ غم نہ کریں قریبا
اوہ کاغذ دور کیتا جھٹ پیارے یار غریب سدائے
ایہ وچ حکم تیرے اگے کنوں معالم دیکھ گواہی
رب ذات اپنی تے رحمت لکھی ہووے خوشی تساناں
پر جہت ضرورت لیجاندے تشریف اساں تھیں جانی
اساں کوڈیاں سنگ بنی دی گودی لگدی ورتاوی
میں صبر کراں سنگ تساں بھی جیون من اکٹھا لیتا
جنہاں پاروں شاہ رسل نوں ہوئے عتاب الٰہی

سلہ اُنکے کفر کا نہ آپکو اسقدر کوئی رنج ہے نہ آپکی کوئی حاجت اُنکے متعلق ہے ۱۲ خلاصۃ التفسیر سلہ اکٹھا یعنی ساتھ تمہارے ہوا ہے ۱۲ حلوائی سلہ سورہ کہف میں فرمایا کہ مجھکو یاد کرنے والے ہیں ۱۲

کسے مجلس وعظ یا مسجد وسوں جہت لحاظ امیراں
تے اہل علم نوں کھڑا کرن وچہ قرب امام سوہائے
تعظیم انی تخصیص کسے عالم دی منع نہ آئے
جو مسجد یا اشنا مسجد پر مُہرے قابض تھیوے
شیوخ انے علماواناں بھی استحباب ایہائی
اپنی پاس بٹھاون تنہاں نظر عنایت پاون
ہی پچھلی آیت شک تعلق اگلی آیت سندا
ولاتطرد الذین یدعون ربہم ناہ کڈھو دور حضوروں پیارے
جو اوہناں سا لکاندا کجھ تیرے اوپر لیکھا ناہیں
تخصیص ولائت اس آیت وچہ ہے خالق فرمائی
جویں نبیاں انے رسولاں بوہتو دوست رب رکھیندا
جویں نال رسالت شاہ رسولاں رب شان ودھایا
فتنا بعضہم لبعض اسیں کہناں شک کہناں آزمایندے
پس چاہئے فاضل شکر کرے مفضول صبوری آئی
جے صابر مفضول اس کوشش فضل پاون وچہ کردا
جویں سلیماں شاکر شک ایوب صابر ہک جیہی
تے ہو فاضل نوں فتنہ وچہ فضل اپنے دے تائیں
تے حق مفضول فضل اپنی تھیں ولن نال عزوراں

مسکیناں فقراواں پچھاں ہٹاون منع کیتراں
خدا پرست ہو خائف مجلس وعظ نہ دور ہٹائے
بوہتو آثار شواہد اسو چہ شک نہ کرناں بھائی
ایہہ بوہتو حقدار مجالس وچہ تویں ہو ہر جگہ کچیوے
مرید شاگرد جو لائق شفقت سنگ رکھی کس بھائی
لحاظ عوام یا کسے امیراں ناہ تنہاں دور ہٹاون
ایتھاں اوتھاں گروہاں پہلیاں ناہ اٹھاں بہاون منع ایہا
اہل سلوک تائیں جو نیڑا محبب نہ سہن پیارے
جو مجلس اتنیوں دور کریں تنہاں فلالم ہوسن تدا ہیں
بعد ثبوت انے رسالت وچھوہنا ایس بھائی
اوہ ہن ہو صفیاں ولیاں دوست رب کر بندا
تویں نال ولایت یا نبی دیاں اے وچہ پایا
فاضل سنگ مفضول اتی مفضول فاضل سنگ اندی
جو فاضل کرے شکر زوال ہووے وچہ فضل سبھائی
مفضول اسے سنگ فاضل شاکر ہن برابر فردا
جو وچہ دونواں ایسے [illegible]
مفضول [illegible]

---

۱ حال کہ اس غریب کا حق تلف نہ ہو اور از روئے انصاف کے اسکی دل شکنی نہ ہو تو پھر اختیار ہے کسی شخص کو [illegible] ضرورت شرعی کے ساتھ عزت اور بزرگی دینا اور کسی [illegible] تعالیٰ کا بندوں سے جیسے نبوت اور رسالت محض برگزیدگی ہے اسی طرح ولایت [illegible] سبب کے سبقت سے عرش سے تا تحت الثریٰ یعنی یہ مرتبہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہوتے ہیں [illegible] ۲ بغیر سبب اصحابہ وجمیع الخلائق والجن والانس والملک یعنی سوا صحابہ اور انبیاء کے [illegible] انسان [illegible] ۳ وکذالک فتنا بعضہم ببعض اور ہم اسی طرح آزماتے ہیں بعض کو بعض کے ساتھ [illegible] کسی چیز میں فضیلت رکھتا ہو اور مفضول وہ ہے جس کسی کو فضیلت دی گئی ہو [illegible] ۴ حضرت سلیمان علیہ السلام سبب کثرت [illegible] اپنے عجز کے صورت اعمال عبودیت میں سے برابر ہے نعیم العبد ہونے میں جیسا کہ حق تعالیٰ نے دونوں کو فرمایا نعم العبد ہونے کے یعنی اچھا بندہ ہمارا۔ مع البیان ۱۲ [illegible]

Marfat.com

پس عاقل اوپر لازم ہی اختیار کرن اس شئی نوں
جو حق اس رب اختیار کیتی [illegible]

مگر جو رب ارادہ کیتا اوہ تدھ کافی پیارے
کاشفی جیونکر وچہ حسینی لکھیا ویکھ سوہارے

ارادت ہی تن قسم ارادت ہی ہک دنیا والی
تریدون عرض الدنیا ہے جویں دسیا رب کمالی

تس دو نشان ہک دنیا واہدیوں سنگ دینی نقصانوں
راضی ہوون دوجا درویشان تھیں منہ بھوناں

ہی دوجی محض ارادت عقبیٰ جیوں مولے فرمایا
ومن اراد الاخرۃ وسعیٰ لہا سعیہا دسیایا

بھی تس دو نشان سلامتی ہک وچہ دین خدا دی
سنگ دنیا نقصان رضا خوش دنیا نال اتقا دے

تے درویشاں سنگ کرن محبت دوم علامت آئی
ہی تریجی محض عبادت خالق جیوں اللہ فرمائی

یریدون وجہ خاص اوہ ذات خدا دی چاہندی
نشان اوس اوپر دوہاں جہاناں رکھ قدم سنگ جاندی

ذات اپنی دی خلقت کولوں ہون آزاد تمامی
تے خالق خلق جو کرن برابر اوہ مشرک بدنامی

مارا خواہی خط دو عالم درکش
در بحر فنا غرق شو درکش

فضیلت مسکیناں فقراواں بونھ غنیاں تے آئی
اوہ غنی جو اموالوں حق ربدے دیندے پھائی

وچہ روح البیان سعید خدری تھیں نقل روایت آئی
اوہ کہی میں سنگ گروہ فقراواں بیٹھا آہا بھائی

اوہ لوگ مہاجر یار نبیدی آہے انور تارے
تے آہی ہکدوجی تھیں چھپ دے پاروں ننگ سوہارے

تے خازن اوپر اساڈی پڑہدا سی قرآن سچا وال
تا اچا چیت آ اوپر اساڈے کھڑا رسول سہاوال

تے اسیں سارے سندی آہے اوہ کتاب حقانی
تا نبیؐ کہیا حمد اوسنوں جس امت میں گردانی

بس امت میریوں کمینا اوہ جس پاروں ایہ نازل حکم اساہاں
ایہ جو صبر کراں خود ذاتوں ہو تنہاں سنگ گمراہاں

کہیا سعید خدری وت بیٹھے حضرت وچ اساڈے
تا وچ ساڈے رلے برابر پاک حبیبؐ خدا دے

پھر ہتھ نال کہیا انج حضرتؐ حلقہ کر ہو سارے
تے منہ اوہناں جہت خدا اختیار کیتی سن پیاری

راوی کہے نہ اوہناں تھیں کوئی نبیؐ پچھان کریندا
بن میرے پھر خوشی کرو تنہاں شاہ رسلؐ فرمیندا

ای ٹول مہاجر روز حشر تساں پوریاں ملن مراداں
تسیں پنجسو سال اگے غنیاں تھیں جنت ہو سو شاداں

غنی حساباں دیوچہ ہوسن گوناگون بلائیں
تے مسکین فقیر چلن خوش طرف بہشت عطائیں

حافظ
توانگرا دل درویش خود بدست آور
کہ مخزن زر و گنج درم نخواہد ماند

تے نبیؐ کہیا ہر شئے دیکارن کنجی ٹھیک ایہائی
تے کنجی جنت حب فقیراں مسکیناں فرمائی

ہے صبر کنوں تنہاں بیٹھن رب سنگ روز قیامت والے
وچہ روح البیان حدیثاں لکھیاں طالب اوہناں بھالے

سلہ یعنی جس شخص نے آخرت کا ارادہ کیا اُسنے واسطے اُسکے کوشش کی اپنی ۱۲ روح البیان

عطار فریدالدین	حب درویشاں کلید جنت است
	دشمن ایشاں سزائے لعنت است
رب غنی کفار مسلماناں مسکیناں سنگ آزمایا	اونہاں سنگ ایمان انہاں دی حسد اونہاں غنیاں رشک بتایا
گروہ ہک اہل ایماناں خدمت حضرتؐ عرض سنائی	جو ہاں اسیں وڈی گناہیں بخشش اساں کنوں الٰہی
تنہاں کجھ جواب نہ دتا حضرتؐ نا امید جاں چلے	تا رب[۲] فرمایا جو ہین مندی حکم اساڈی گھلے
اوہ جاں آون وچہ خدمت تیری آکھ سلام تنہاہاں	جویں اگلی آیت حق اونہاں آئی وچہ رؤفی پاہاں

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ ع ۶

اور جب آویں تیرے پاس وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں ساتھ نشانیوں ہماری کے پس کہہ سلامتی ہے اوپر تمہاری لکھی ہے پروردگار تمہارے نے اوپر ذات اپنی کے مہربانی یہ کہ جو کوئی عمل کرے تم میں سے برائیاں ساتھ نادانی کے پھر توبہ کرے پیچھے اسکے اور نیکیاں کرے پس تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہے اور اسی طرح جدا جدا بیان کرتے ہیں ہم نشانیاں اور تو کہ ظاہر ہو جاوے راہ گناہگاروں کی۔

جاں اوہ لوک آون تدہ پاس جو ساڈی حکم مناندے	کہہ اپنے تے رب رحمت لکھی جو چلے راہ بداندے
نال جہالت کنوں تساڈی تے بد عمل کمائے	بعد اوسدے پھر کرے نکوئی توبہ دے ور آئے
تا رب معاف کری جو ہے اوہ رحمت بخشش والا	تے اینویں ہاں اسیں آیتاں کردی کھول [illegible]
تا جو راہ گناہگاراں دا ظاہر تھیوے سارا	جاں اتری ایہ آیت بعد اس پاک حبیب دے ہارا
جو آوندا یار نبیؐ دی خدمت فرماندے استائیں	السلام علیکم کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ آیت بھاری
معالم خازن وچہ ایہ آیت حق عمر دے آئی	صلاح[۳] جو دتی آیوس استھیں نادم ہویا بھائی

[۱] خازن میں ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اغنیا کو فقرا کے ساتھ اور فقرا کو اغنیا کے ساتھ آزماتا ہے ایک دوسرے کی ضد سے پس آزمانا اغنیاء شریف کفار کا یہ تھا جو حسد کیا انہوں نے بسبب سبقت لیجانے فقراء صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اوپر کفار کے ساتھ ایمان لاتے اور آزمانا غربا کا ساتھ غنی کفار کے یہ تھا جو دیکھتے غریب اصحاب فراخی رزق اور انکے مال کی اور زیادتی عیش و عشرت کی پس یہ مومنوں کے لئے فتنہ تھا ۱۲ [۲] یعنی جو لوگ مجکو واحد اور پاک جانتے ہیں اور تجھے پیغمبر برحق اور قرآن کو سچی کلام اللہ تعالیٰ کی یہ ہے مراد یافتوں سے ۱۲ رؤفی [۳] یعنی جو صلاح و مشورہ حضرت عمرؓ نے حضورؐ کو دیا تھا کہ آپ یہ کام بھی کر دیکھیں شاید ایمان لے آئیں پھر جب آپکو یہ عتاب دلبرانہ ہوا تو حضرت عمرؓ ڈر گئے اور عذر خواہی کی ۱۲ فقیر حلوائی عفی اللہ عنہ ۱۲

مُہرے کہن سلام آتی مومناں نوں خوشخبر سُناون — ایہہ استعابوں ہتھ منڈیں سدق دل دا ہائی

اشارات

گناہاندی بیماریاں جہت اس آیت وچ شفائیں — پر شرط ایہی پہ ہنیر ہور توبہ استغفار وعائیں

دردمنداں گناہ را روز و شب — شربتے بہتر ز استغفار نیست
آرزومنداں وصالِ یار را — چارہ غیر از نالہ ہا و زار نیست

راہ خلاصی والے چاہن تُرنا عاقل تائیں — صالح لوگ لڑے جس پاسے اُتول واگ بھوائیں
طریقہ پہلا اوس راہ توبہ استغفار ایہائی — گناہاندی بُریائی ویکھے ہور عذاب اُس بھائی
ضعف اپنا وت یاد کرے جو گرمی دُھپ نہ جھلے — پھر اگ دوزخ دی کیونکر جھلسی نظر کرے اُتوتے
پس[1] چاہیدی کنوں گناہاں نکلن کوشش کرکے سارے — ہُن جتنے قسم گناہ سب دلوں تائب ہوون بھارے
قریش جاں دین بتاں دل سدیا شاہ رسُل وتیائیں — تاں اگلی آیت رب اوتاری موضح ویکھ منائیں

قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ
لَّاۤ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ

کہہ تحقیق میں منع کیا گیا ہوں یہ کہ عبادت کروں اُن لوگونکی کہ پکارتے ہیں سوا خدا کے۔ کہہ نہیں پیروی کرتا میں خواہشوں تمہاری کی تحقیق گمراہ ہوجاؤنمیں اسوقت اور نہ ہوں میں راہ پانے والوں سے

کہہ میں منع ہویا جو پوجا کراں بتاں مُرداراں — جہاندی تسیں ہتھ خدا دی پوجا کرو خواراں
کہہ میں کراں نہ پیروی جو تساں خواہشاں نفس رضائیں — تاں ٹھیک میں ہووال گمراہ تاں جد پووال ہائیت راہیں
جاں کہیا کفار کتھوں تک کنوں عذاب ڈراویں سانوں — عذاب اسدا ہی جو لیاویں تارب کہیا عیانوں

[1] گناہونکی تین قسم ہیں ایک وہ گناہ ہیں جو درمیان تمہارے اور خدا تعالیٰ کے ہیں جیسے شراب زنا مزامیر وغیرہم علاج اُنکا شرمسار ہونا گذری ہوئے گناہوں سے اور پختہ کرنا اپنے آپکو اُن گناہونکی ترک پر اور ایک قسم کے گناہ درمیان تیرے اور بندوں کے ہوتے ہیں جیسے حلال کرنا اُن کا بغیر حق کے یا اور ایذا دینا خون کرنا اور بھی جو اسی قسم کے ہیں کفارہ اُنکا واپس کردینا سے مال اُنکا یا ظلموں کا بخشش دینا جو اُنپر کئے گئے تھے اور اگر وہ مرگئے ہوں تو پھر نیک دعا اور صدقہ کرنا اُن کے حق میں اور ایک اور قسم کے گناہ ہیں واجبات کا ترک کرنا جیسے نماز روزہ وغیرہ پس کفارہ اُنکا ادا کرنا اُنکا ہے جہاں تک طاقت رکھتا ہو۔ پھر جب اُسنے اپنے دل کو کل گناہوں سے پاک کرڈالا تو ساتھ ان طریقوں کے لایق ہے جو رجوع کرے ساتھ بہتر خوشی اور عاجزی کے پس یہ بات اللہ تعالےٰ کے فضل سے پوری ہوگی پھر جا اور غسل کر اور اپنے کپڑوں کو دھو اور نماز دوگانہ ادا کر جیسے حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کوئی بندہ کہ جس وقت گناہ کرے گناہ کرنا پھر سوہنی طرح سے وضو کرے پھر کھڑے ہوکر دو رکعت ادا کرے پھر اللہ جل جلالہ سے بخشش مانگے۔ مگر یہ جو بخشش کیجاتی ہے واسطے اوسکے ۱۲ روح البیان ص ۶۳۸ +

Marfat.com

قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ
بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ یَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَیْرُ الْفَاصِلِیْنَ ۝ قُلْ لَّوْ
اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ
اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ ۝ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَیَعْلَمُ
مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ
فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝

کہہ تحقیق میں اوپر دلیل روشن کے ہوں پروردگار اپنی کیطرف سے اور جھٹلایا تمنے اسکو نہیں میرے پاس وہ جو جلدی کرتی ہو تم ساتھ اوسکے نہیں حکم مگر واسطے اللہ کے بیان کرتا ہی حق کو اور وہ اچھا فیصل کرنیوالا ہی کہہ اگر میرے پاس ہوتی وہ چیز کہ شتاب مانگتی ہو اوسکو البتہ فیصل کیا جاتا کام درمیان میرے اور درمیان تمہاری اور اللہ خوب جانتا ہی ظالمونکو اور نزدیک اوسکے ہیں کنجیاں غیب کی نہیں جانتا اونکو مگر وہ جانتا ہی جو کچھ بیچ جنگل کے ہے اور دریا کے ہے اور نہیں گرتا کوئی پات مگر جانتا ہے اسکو اور نہیں گرتا کوئی دانہ بیچ اندھیروں زمین کے اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک مگر بیچ کتاب بیان کرنیوالی کے۔

کہہ میں اُپر قرآن اتے وحی ربدی عمل کماندا
سو تساں جھٹلایا ہی اوستائیں پھڑیا راہ شیطاندا

اوہ میری پاس نہیں تسیں جسدی نال شتابی کردے
ناہ ڈھل جلدی ہووے وچہ عذاب اللہ [illegible]

رب سچ بیان کری اتے بہتر فیصلے اوہ کریندا
کہہ جسدی نال کرو تسیں جلدی [illegible] ہوندا

تا جھگڑا[1] اساں تساندا مکدا رہندی ناہ خرابی
تے اللہ[2] جانے اہل ظلم دے ناہیں نال صوابے

تے اُسدی[3] پاس غیباندی کنجی بن رب ہور نجانے
تے جو شے ہے وچہ جنگل دریا سبدا علم اوس دانے

[1] یعنی جو کافر کہتے ہیں فامطر علینا حجارۃ من السماء یعنی ہم پر آسمان سے پتھر برسے تب فرمایا آپنے نزدیک الٰہی جل جلالہ کے کہ جب یہ پتھر برساوے میرے قابو میں ہوتے تو فیصلہ ہو جاتا یعنی تم ہلاک ہو جاتے بسبب جلدی کرنے کے واسطے عذاب کے مادہ نزدیک اللہ جل شانہ کے ہے ۱۲ سراج المنیر [2] جس عذاب کے تم لوگ حقدار بنے ہو اسکی آمدن کا وہی وقت ہی جسکے وہ حقدار ہیں ۱۲ سراج منیر [3] یعنی عذاب کے نازل ہونیکا وقت جو غیب میں ہی یہ تو اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ تمکو کب وہ عذاب ہوتا ہی اور یہ غیب بھی وہی جانتا ہی کہ جلدی کرنے اور ڈھیل کرنے میں اوسکی کیا حکمت ہی پس ظاہر کرتا ہی عذاب کو بموجب چاہنے حکمت اپنی کے متعلق اوسکی حکمت کے ہے چاہو تو پھر اللہ تعالیٰ کا اور دلیل اسمیں کہ اللہ کو علم تھا ہر چیز کا پہلے اُسکے واقع ہونے سے ۱۲ سراج منیر

Marfat.com

تے ناہ کوئی جھڑی درختوں پتر مگر اوسنوں رب جانے
مگر اوہ وچہ کتاب روشن دی لکھیا ہویا سائیں
مفاتیح الغیب ایہن پنج چیزاں جویں اللہ فرمایا
کہیا ضحاک مقاتل ہی اوہ علم اوقات عذاباں
جو لکھوی کنوں معالم بن مسعود دوں قول لیایا
وچہ سورہ جن نہ خاص غیباں تے رب کسی خبراں کردا
کہیا بیضاوی غیبی علم اوہ خاص جو اللہ جانے
تے ولیاں علم اتباع رسولوں جو غیبی گلزاراں
ہی احمدی وچہ مراد اس غیبوں اوہ سچ غیب مراداں
جلال سیوطی وچہ خصایص حضرت شاہ صفیاںؐ
جو جگہ فلانی بارش بہت ہوئی ہی ایس دہاڑے
تا خبر آئی جو جگہ فلانی اندر روز فلانے
تا زادکم ایمان اونہاں نوں شاہ رسلؐ فرمایا
تے اہل عباسوں ابو نعیم روایت کیتی بھائی
اور اوسنوں فرمایا تک حضرتؐ خوشی ہووے میں تائیں
فرمایا جد جنے پسر توں پاس اساڈے لیاویں

نہ دانہ وچ زمین اندھاریاں جو تر خشک ہویا نے
ہی لوح محفوظ کتاب روشن اتھ صاف مراد منائیں
اتے اینویں وچہ بخاری حضرت شاہ رسلؐ فرمایا
جو کدوں عذاب ہونا اتی ایویں سیاق کلام صواباں
اسدی سمجھ نہ آئی لکھوی ناحق رولا پایا
مگر رسول پسندیدہ تھیں رب نہ کردا پردہ
رسول پسندیدہ نوں بعض اوس کردا رب عیانے
جیوں نور سورج دیوں چن دیتائیں نور ملے اظہاراں
جو آخر لقمان سورت دی کیتا رب ارشاداں
نقل حدیث لیایا ہکدن کہیا ختم نبیاںؐ
کجھ اہل نفاقاں سنیا کہن مناں کویں سچ بولاری
بارش خوب ہوئی سن منے منکر اوس زمانے
ایہ خبر ایمان کری تساں پوری کمبختو تبلایا
عباس دی بیوی ابو الفضل ہکروز نبیؐ دل آئی
جو رحم تیرے وچہ پوتر ہیگا خلقیا اللہ سائیں
جاں زن جنیا لڑکا لیگئی وچہ حضور مناویں

۱ مفاتیح جمع مفتاح کی یہ استعارہ ہی کہ جس کے ساتھ غیبوں کو پالیا جاوے ۱۲ سراج المنیر للخطیب ۲ اس آیت کی تفسیر گذر چکی ہے زیر آیت قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب الآیہ کے جو قریب اسکے گذری ہے ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ ۳ خزانے بارش یا عذاب یا نیک بخت یا بدبخت کرنے کے یا عمر کی مدت کے خازن وغیرہ ۱۲ ۴ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سوا ان پانچ چیزوں کے سب چیزوں کا علم ہے پس اگر یہ صحیح نکلے تو مطلب اوسکا یہ ہوگا کہ یہ پانچ علم اللہ تعالی کی تعلیم کے سوا اپنے آپ حاصل کر لئے ہیں پھر حضرت صلعم بلکہ اولیاء اللہ نے اکثر ان پانچ چیزوں سے اول میں ہی خبریں دیں تھیں پھر ان پانچ چیزوں کا علم خاص علم خدا تعالی کا ہی ہے اور بیچ آیت سورہ جن یعنی ولا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول یعنی اللہ تعالی نہیں خبردار کرتا کسیکو اوپر اپنے خاص غیب کے مگر پسندیدہ رسول کو اور تفسیر حسینی میں لکھا ہی کہ اس سے مراد حضور صلعم بھی ہیں پس جب خدا تعالی کے خاص غیبوں پر رسول پسندیدہ کا مطلع ہونا ساتھ صریح آیات قرآن مجید کے ثابت ہوتا ہی اور وہ خاص غیب یہ پانچ چیزیں ہیں پھر حضورؐ کے علم غیب سے منکر ہونا سخت بیدینی اور جہالت ہی خدا تعالی ہدایت دے۔ اگر کچھ پلے ہے تو کوئی ایک دلیل لائیں کہ یہ پانچ چیزیں سورہ جن والی غیب کی آیات سے خارج ہیں ۱۲ حلوائی ۵ فرمایا اللہ تبارک وتعالی نے سورہ لقمان کے اخیر میں ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر یعنی تحقیق اللہ نزدیک اسکے ہے قیامت کا جاننا اور بھیجتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ رحموں میں ہے اور نہیں جانتا کوئی کہ کل کیا کریگا اور نہیں جانتا کوئی کہ کس جگہ مریگا اور کس وقت مریگا تحقیق اللہ تبارک وتعالی جاننے والا خبر دینے والا ہے ف خبیر کا معنی مخبر ہے یعنی خبر دینے والا جسکو

تاں کن سچے بانگ الائی کھبے کن اقامت
لعاب مبارک شیریں منہ تس ڈالیا بحر کرامت

نام عبداللہ رکھ فرمایا خوشخبری تدھ تائیں
ابوالخلفاء[1] ایہ لڑکا ام الفضل شکر اسائیں

بیہقی تے بن شیبہ دونویں کرن روایت بہائی
یزید اصم دے بیٹے تیک اسناد اسدی پہونچائی

جو میمونہ ماں مومناندی نوں شاہ رسلؐ فرمایا
جو جگہ[2] فلانی وچہ تدھ مرنا اونویں واقع پایا

اتی ٹھیک قیامت تیک جو آہا ہو ونہار تمامی
ہک خطبے دیو چہ آہا اوہ سب دسیا نبی گرامی

تے قصے خضر موسیٰ دیوں دسیں جے منکر جھکھ مارے
نفع جو سی وچہ کشتی توڑن جاتا خضر سوہارے

تے جو لڑکے قتل کرن وچہ آہا غیب چھپایا
تے دیوار اسارن وچ بھی آہا بھیت رکھایا

وتری ابراہیم ملکوت السموٰت والارض بھی خالق دسیائی
بادشاہی اساں زمیں آسماناں ابراہیم دکھائی

عرشوں فرش تائیں ہر شے نوں حضرت آہا جاتا
تے سجدہ کرن یحییٰ دا عیسیٰ نے اندر شکم سنجاتا

بہت دلایل وچ اس باب قرآن حدیثوں پاندے
کیا شان[3] رسول جنہاندے مرکب خاکوں مردے زندے

وچہ شرح عقائد غیب اوہ چیز جویں رب کوئی نہ جانی
مگر اں سنگ تعلیم یا سنگ الہام اوہ ہووے عیانے

جو نال ذریعے ہور قرینے[4] کر معلوم بتاوے
اسیچ خوف نہیں جے مدعی غیب تا کافر آوے

جے ہالہ چن دا ویکھ الاوی بارش ہوسی بھائی
جے دعویٰ غیب کرے تا کافر نہیں تاں کفر نہ کائی

ہے عرش تلے ہک رکھ جس تے خلق برابر آئے
جسدی عمر گھٹے پت ڈگے روح نکالی جائے

وما تسقط من ورقۃ تھیں ایہ مراد بتائی
وچہ تاریخ خطیب ہر پتر اوپر بسملہ آئی

---

[1] اذھبی ام الفضل یعنی اے ام الفضل اسکو لیجا یہ خلفاء کا باپ ہے ۱۲ [2] اس حدیث کی پوری تفسیر رسالہ رد نجدی صفحہ ۶۰ میں موجود ہے اور وہ رسالہ فقیر کی تالیفات سے ہے ۱۲ [3] یہ حدیثیں رسالہ مذکور میں اور جلد دوم تفسیر نبوی میں موجود ہیں اور کتاب احوال الآخرت میں لکھوی نے بھی لکھا ہے [illegible] علوم کا ہونا [illegible] والسلام میں ثابت ہوتا ہے اور لکھوی نے یہہ اپنی تفسیر میں بھی لکھا ہے [illegible] خبر اس ایک خطبہ میں فرمادی تھی اور وہ حدیث اوس نے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی پس لکھوی کا کہنا اس قول کے مخالف ہے جو وہ ابن مسعود رضہ سے نقل کرتا ہے۔ اسجگہ جو قیامت [illegible] علم کو شامل ہے کہ فلاں اس جگہ مریگا اور عیسیٰ کی اتنی عمر ہوگی اور مہدی ہونگے اور قیامت کے [illegible] کہ نبیوں اور رسولوں کو الٰہی تعلیم سے یہ علم ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ قصہ بھی قرآن مجید میں مذکور ہے ۱۲ [4] [illegible] سلام کی سواری کے قدموں کی خاک کو سالہ کے درمیان ڈالی اور وہ زندہ ہوگیا اور آواز نکالتا تھا [illegible] یبصروا بہ فقبضت قبضۃ من اثر الرسول فنبذتہا وکذلک سولت لی نفسی یعنی [illegible] دیکھا کہ جسکو لوگوں نے کبھی نہیں دیکھا یعنی جبریل کو اور اٹھائی میں نے ایک مٹھی [illegible] پاس پس جب یہ بچھڑا بنکر تیار ہوگیا پس ڈالا میں نے اس مٹی کو بچھڑے کے درمیان میں [illegible] بھلایا۔ یہ خلاصہ ہے ترجمہ موضح القرآن کا ۱۲ [5] روح المعانی میں لکھا ہے کہ غیب الغیب اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات پاک ہے [illegible] کوئی بھی معلوم نہیں کرسکتا اور منجم جو بذریعہ اپنے حساب اور [illegible] کے معلوم کرکے بیان [illegible]

وت لکھیا ایہہ حجت فلاں پُت ایہ فلانے آیا
ہر پیڑ دے نال فرشتے سبز خشک جو پیاے
لوح محفوظ مسافت وچ صد سالاں راہ بناون
وچہ ہک روایت لوح تائیں رب نوروں پیدا کیتا
رب رحمت نظر کری تن سو ٹھ وار اُس اوپر وائم
جو ہو چکیا یا ہونا اگے سب لکھیا وچہ اسدے
جو چاہی محو کرے رب اوستھیں جو چاہی لکھ پائے
تے اسرافیل وسیلیوں جبرائیل احکام اُس پاوی
تے لوح دا علم نبی دی علموں قطرہ ہک دریاؤں
قل اتی علی بیّنۃ مّن رّبّی کہہ اے محبوب ہمارے
دلائل عقلی وڈے ہور بلندی نور ازل دی
جس وچہ جہان ڈٹھی دل راہوں اوہ دلائل عالی
من رانی فقد رای الحق جس ویکھیا میرے تائیں
بیّنات اللہ دے اوپر ہین پیغمبر سارے
تے بیّنات نبیاں سدے وحی یقینی آہی
جویں اتقوا من فراسۃ المؤمن کہیا نبی سواہب لکھی
تس راز دلائے نظری آون نور الہوں سارے
راہ وچ شخص ہک نظر بری سنگ نامحرم دل تکیا
جاں وچہ خدمت عثمان سدھایا ویکھا اوسنوں فرماون
قسم خدا دی ایہ لوکو تسیں کرو پرہیز کمالی

کوئی چھپوا پت نہ ہجر دا ہیں تے نگر اک سک کیا
سب دی حالت عرض ملائک کردی پیش خدائے
ہک طرف یاقوت سُرخ دی دوجی سبز زمرد لیاون
ہک طرف یاقوت زبرجد دوجی ہرون اسچ میتا
حیات ممات رزق جویں چاہی حکم کرینداقائم
اجے پیدا خلق نہ ہوئی آہی لیکھ لکھی وچہ تسدے
تے وہ ہزار ورھی اُس وچہ تسبیح تقدیس لنگھائی
تے جبرائیل وسیلیوں دوجیاں ملکاں تائیں بھاوی
تے ولی مطالع لوح دا کردی ویکھ عزیزی داؤں
میں ٹھیک یقین مشاہدہ دستن غیب خدا تائے
اوہ سب ذات میری تھیں اہو جانوں بات اصلی
اوس خاص ڈٹھا حق تائیں کہیا جویں رسول کمالی
پس ٹھیک ڈٹھا حق اوسدے وچہ عرائس لکھیا پائیں
بھی کل ولی طفیل نبیاں اوپر دلائل پیاے
تے بیّنات اولیاواں والی پیچ فراست بھائی
فراست کنوں مومن دی ڈرو اوہ نور خدا دیوں ویکھے
وچہ کتب حدیث روایت ہی ایہ شان مومن دے بھاری
تے بن عفان عثمانؓ خلیفہ سی اوسو یلے لکھیا
کیا ہو گیا جو زانی اکھیاں پاس اساڈے آون
نہیں تے میں اوہناں ڈرّی ماراں ویکھ مواہب عالی

---

۱ اور عالم ملکوت کی سلطنت حضرت ابراہیمؑ نے عرش سے فرش تک دیکھی تھی چنانچہ اسکا ذکر آویگا انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ ۲ اور مولوی اسمٰعیل نے لکھا ہے اسی طرح کتاب صراط مستقیم میں جسکی عبارت ہمارے رسالہ ردبجدی میں موجود ہے ۱۲ ۳ اس حدیث میں اشارہ ہے جو کہ صوفیائے کرام بیان کرتے ہیں یعنی جسنے اپنے آپکو دیکھا اُسی نے حق کو دیکھا اور محدثین کے نزدیک یہ حدیث حضرت صلعم کو خواب میں دیکھنے کے بارے میں محمول کیا ہے پس فرمایا آپنے جسنے مجکو خواب میں دیکھا پس تحقیق اُسنے حق کو دیکھا اور پوری حدیث اس طرح ہے فان الشیطان لا یتمثل بی یعنی تحقیق شیطان میری صورت نہیں بن سکتا کذا فی الروایات الصحاح اور جس نے حضرت صلعم کو آپکے اصلی حلیہ شریف پر خواب کی حالت میں دیکھا خواہ وہ شخص صحابی کے حکم میں نہیں لیکن وہ جنتی اور اعلیٰ مرتبے والا آدمی ہے۔ مواہب اللدنی ۱۲۔
۴ فرمایا یہ ابو عثمان مغربی رحمۃ اللہ علیہ نے۔ عرائس البیان ۱۲ ۵ حضرت عثمان ذو النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس شخص ۱۲

تے ساریہ تائیں خطبہ پڑھدیاں حضرت عمر الایا
سی لشکر غازیاں سندا افسر ساریہ کر کھلوایا

وچ شہر نہاوند کفاراں سنگ آہا جنگ کریندا
تے عمر مدینے آہی ساریہ عمر آواز سنیندا

جو ہوجا ساریہ طرف جبلدی طرف جبل ہوجاویں
وچہ کتب حدیث موجود ایہی بھی وچہ مواہب پاویں

سن[1] ایہ گل وچہ خطبے عمروں یار تعجب کردے
وت ایہ بھید گیا کھل سارا لا مذہب سڑ مردے

وکذبتم بہ تسیں اسنوں جھوٹھا جانن ہارے
لا مذہب نجدی وچہ ایس وعید سخت جڑھ مارے

جو بینات خدا تے نبیاں ولیاں ایہہ نہ مندے
وکذبتم بہ اونہاں صادق طرف انکار جو تندے

اصحاب نبیؐ دے آہے بینات اوپر رحمانی
رافضی خارجی نجدی تنہاں کنوں روگردانی

جو کنوں اماماں مجتہداں ایہ رٹھے قہر لتاڑے
اوہ بھی ایس وعید اندر ہو سکدے شامل سارے

رب[2] چنگا جانے ظالماں نوں اتھ مہلت ملی تنہاں ہاں
نا ہو مغرور اوہ ظلم کرن ہے ڈاہڈی پکڑ انہاں ہاں

مشرکاں ڈھل ملے یا ناہ تنہاں ہون عذاب ہر حالے
نہ چھٹن کدی عذابوں اوویں دنیا پوجن والے

تے نفس ہوا شیطاں تناں نوں جنہاں رب بنایا
ایہ سارے نار فراقوں دوزخ وچ سڑن فرمایا

پس عاقل تائیں لازم ہے ناہ پوجے حرص ہوا نوں
قل[3] لا اتبع اھواءکم جویں کہیا رب منا نوں

ہک شیخ تائیں کسے ڈٹھا بیٹھا ہویا وچہ ہوا دے
بعد سلام پوچھیا کیویں ہوئے ہوا وچہ بہن[4] تساڈے

تا کہیا شیخ مخالف جد میں ہویا نفس ہوا دا
تا وچ ہوا دے ٹھہریا ہاں میں روح البیان افادا

ہک گروہ فقیہاں جانب شیخ ابی غیث سدھایا
چیز کسے وچ اوس ولی نوں چاہندے جا آزمایا

جاں نیڑے ڈھکے اوس ولی دے کہیا ولی ربانے
جم جم آئے عبد میریدے بندے ایس مکانے

ایہ گل شیخ سندی اونہاں خود وچ وڈی بزرگ پچھانے
پھر ہٹ[5] اوستوں حضرمی شیخ ولی اوہ گئی سیانے

خبر کیتی اونہاں سخن ولی دیوں حضرمی پیش پیارے
جو آؤ عبد میرے دیو بندیو کیتے شیخ بولا

سندیاں شیخ کہیا ہس سچہ الایا ولی خدا دا
جو بندے تسیں ہوا دی اتے ہوا تس عبد زیادہ

تے تقویٰ باہجہ خلاص نہووی بندہ کنوں ہوا دے
مثنوی وچہ جویں مولوی رومی دی سخن صفا دے

مثنوی

چونکہ تقویٰ بست دو دست ہوا
حق کشاید ہر دو دست عقل را

پس حواس پسرہ محکوم تو شد
چوں خرد سالار مخدوم تو شد

[1] یہ واقعہ حدیث صحیح سے ثابت ہوا ہے مواہب الرحمن ص ۱۳۵ پارہ ۷ مطبوعہ لکھنؤ ۱۲ [2] اسی واسطے نہیں سونپا گیا طرف میری کام پس پورا نہیں کیا گیا ساتھ جلدی کرنے عذاب کے ۱۲ روح البیان [3] کہدیا رسولؐ لوگوں سے نہیں تابعداری کرتا میں تمہاری خواہشات کی ۱۲ [4] یعنی تعجب سے کہا کہ ہوا میں انسان کا بیٹھنا ممکن نہیں تم کس طرح بیٹھ سکے ۱۲ حلوائی [5] شیخ الفریقین العالم العارف الذبیح اسمٰعیل بن محمد الحضرمی قدس سرہ العزیز کی خدمت میں گئے اور شیخ کی بات گوش گذار کرنے لگے کہ ہمیں شیخ مذکور نے کہا ہے مرحبا بعبید عبدی یعنی جی آئے بندے میرے کے بندے ۱۲ روح بیان

Marfat.com

ہوا ہی نفس صفاتوں آئیت تس اصلاح بتاوے
جو اپر دلائل رب اپنے دے اوہ نوری بجاوے

اوس نوروں تس سینہ کھلے ہوس ہدایت تاماں
نہ رہندا اپر ہوا دے مگر تس ہین نشان حرماں

ہک یہودی سنگ کسی جھگڑیا وچ تقوی اظہاری
بہت جواب سوال ہوئی ناہ منیا اوہ اشراری

اوڑک کہیا یہودی تائیں اوس بزرگ حقانی
میں تو لاہ جامے اگ پائی دیکھے خلق ربانی

جس رہن سلامت جامے ناروں اوسدا صدق ہویدا
تے جسدے جامیا ننوں اگ ساڑے اوہ مردود سدیدا

جاں دوہاں جامے سٹے شیخ نہ آتش جامے ساڑی
اوہ بلکہ سفید ہوئے کل میلوں ستھرے صاف پیارے

جائی اوس یہودی سندی آتش ترت جلائی
ایہ دیکھ کرامت شیخ یہودی جھب اسلام منائے

پس ظالم اوتے اہل ہوا نوں نفع نہ کرن دعائیں
اوہ وچہ عذاب خواری ناہ انہاں ملن انعام عطائیں

جاں جامی متقی بچن آتش تھیں تن تس کویں جلائے
تقوے دے کیا نیک نتیجے اہل ظلم دکھ پائے

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ خزانے غیبی پاس خدا دے
نہ بن تعلیم الٰہی کوئی جانے غیب افادے

اوہ غیب اللہ دی ذات قدیمی بھیداں وال خزانہ
تے کنجیاں اوسدیاں صفتاں ربدیاں ویکھ عرائس شاناں

حقیقت ذات صفات اللہ دی کوئی بن رب نہ جانے
ظاہر ہون غیر اں تے ذات صفاتوں نفی ہویا نے

خزانہ مفتاح چیز ہکو تویں ذات صفات الٰہی
ذاتوں ویکھ نہ صفتاں ناہ تس عین الاون بھائی

خزانہ غیبی ذات خدا دی سمجھہ یقین صفاتوں
كُنْتُ كَنْزًا مَّخْفِيًّا قدسی جویں حدیث بیانوں

يَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ جو جنگل وچہ دریا واں
بخشش دے سپ موتی معارف سلف خلف صلحا واں

تے جانے جو وچہ نفساں جنگلاں بھی صفتاں نفساں دے
شہوات رذائل صفتاں گندیاں نفس جنگل جو پاندے

وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ نہیں پتا ڈگدا کائی
کنوں غیوب درختاں وچہ میدان دلاندے بھائی

کنوں بلندی صرصر قہر اتی لطف ہواؤں پیارے
ازلی ابدی حکمت علموں ویکھ عرائس تارے

یا برگ جلال جمال نہ ڈگدا اوپر دلاں محبوباں
مشتاقاں اتے اہل عرفاناں مگر اوس علم عیاناں

وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ نہ دانہ کوئی محبت والا
وچہ غیباں دلاں محباں مگر اوس جانے پاک تعالے

پانی لطف ہوا گرم انہار مشاہدیاں پاروں
تا وچہ زمین قلب دی جڑ تس محکم تھیوی یاروں

اوہ پھل دیوی اتی شاخاں اوسدیاں اپر نفس اسمانے
اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ جویں دسیا رب رحمانے

[illegible]

۱ جیسا کہ فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے ومن کان علی بینۃ من ربہ جو گذرا ہے ذکر اوسکا ۱۲ حلوائی ۲ ازلی ابدی عرائس البیان۔
۳ کہ فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے حدیث قدسی میں کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف یعنی تھا میں خزانہ پوشیدہ پس میں نے چاہا کہ میری پہچان ہو فیفتح بلطفہ شبک الانوار الازلیۃ پھر کھولا حق تبارک وتعالیٰ نے اپنی مہربانی اور لطف سے جنکا نام ازلی انوار رکھا ہے مفاتیح ص ۳۰ عرائس البیان ۱۲ ۴ وہ لطف جو وہ حکمت ہے علوم ازلی اور ابدی اللہ جل جلالہ کی حکمتوں سے ۱۲ ۵ اللہ تبارک وتعالیٰ انکی ۴

Marfat.com

لَا یَعْزُبُ عَنْہُ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ ذرہ رب تھیں چھپیا نا ہیں
وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ پتر کوئی تر خشک نہ آیا
نہیں کوئی شخص مگر اوسکا رن پتر سبز ایہا ئی
جاں خشک ہووے پت جہڑا اوہ اگی ملک الموت آجاوے
تا جانی ملک الموت حکم اوس روح قبضن دا آئیا
یا رطب مومن اتے یابس کافر اوہ عالم اوہ جاہل
یا رطب جو اہل محبت یابس سلوت وال الائے
یا رطب جو باقی باللہ یابس اہل ہوا نفسانی

جو گذری وچہ دلاں فرشوں لگ عرش اوس علم تنہائیں
اِلَّا فِیْ کِتَابٍ مُّبِیْنٍ اوہ مگر کتاب روشن وچ پایا
تلے عرش دے لٹکیا ہویا قدرت نال الٰہی
نام اُسدا سُن باپ جو اوسپر لکھیا صاف دساوے
پس روح اوسدا کڈھ لیوے جویں رسول اللہ فرمایا
یا رطب عابد اتی یابس زاہد روح معانیوں حاصل
یا رطب جو اہل شہود اتے یابس اہل وجود ٹھہرائے
اوہ سب وچ کتاب روشن دے لکھے ہین عیانی

وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّیْلِ وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ یَبْعَثُكُمْ
فِیْهِ لِیُقْضٰۤى اَجَلٌ مُّسَمًّى ثُمَّ اِلَیْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ یُنَبِّئُكُمْ بِمَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَیُرْسِلُ عَلَیْكُمْ
حَفَظَةً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا
یُفَرِّطُوْنَ ۝ ثُمَّ رُدُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ
اَسْرَعُ الْحَاسِبِیْنَ

اور وہی ہی جو قبض کرتا ہی تمکو بیچ رات کے اور جانتا ہے جو کماتے ہو تم بیچ دن کے پھر [illegible]
تو کہ پورا کیا جاوے وقت مقرر کیا ہوا پھر طرف اوسکی پھر جانا ہی تمہارا پھر خبر دیگا تمکو [illegible]
کرتے اور وہ ہی غالب اوپر بندوں اپنوں کے اور بھیجتا ہے اوپر تمہارے نگہبان یہانتک کہ [illegible]
تم میں سے موت قبض کرتے ہیں اوسکو بھیجے ہوئے ہمارے اور وہ نہیں کمی کرتے پھر پھیرے جاتے ہیں طرف اللہ کی جو
کارساز انکا ہی حق خبردار ہو واسطے اوسکے ہی حکم اور وہ جلد حساب لینے والا ہی

تے اللہ اوہ جو وقت سون دے قبضے روح تساوے
پھر روز قیامت دی تساں زندہ کرکے پاک تعالیٰ

جانے اللہ جو کجھ ہو تسیں دن دیوچہ کماندے
تا میعاد مقرر ساری پوری ہووے کمالا

[1] یہ حدیث عرائس البیان میں موجود ہی ۱۲ [2] یعنی سلامت رکھتا ہے اور اس جگہ توفی استعارہ ہی مرگ سی اسلئے کہ نیند موت کی بہن ہوتی ہی ۱۲ روفی [3] فیہ سی قیامت مراد ہی اور اجل مسمی کی بحث گذر چکی ہے اور اسمیں تنبیہ ہی کہ جیسے سو کر اٹھ بیٹھتے ہو قیامت کو بھی اسی طرح

پھر ہووے تساڈا جاون سبھنان جانب اللہ سائیں
تے اللہ غالب اوپر بندیاں اپنیاں دی (اظہارے)
اتھوں تیک جو موت آوی جد ہک تساڈیتائیں
پھر موڑی جاسن ربدی طرف جو مولا سچ اونہاندا
توفّی اتی وفات مراد نہ موت حقیقی بھائی
اللہ یتوفی الانفس حین موتہا پڑھ آخر آیت تائیں
جے کنوں توفّی موت حقیقی ہووے مراد اتھائیں
تا موتاں باہجہ شمار ہوون بھی زندگیاں باہجہ شماراں
جویں انی متوفیک ورافعک وچہ آل عمران سدھایا
تے نیند وقت نہ روا مرے کوئی موت حقیقی پاروں
تے کسے مفسر نے وچ اسدے نہیں خلاف کمالا
ہک آکھن دو روح تن وچہ ہک جو نکلے وقت مرن دے
جو نیند وقت ونجی وچہ عالم سیر کرنی جتھ پاہے
وچہ بعض حدیثاں آیا چاہیئے سوناں سنگ وضو دے
تے وچہ خواب جو ویکھن اوہ سب پک برابر ناہیں
تے ہکناں خواب درست ہوون سو دو قسمان اوہ سارے
اجیہی خواب رکھن تاویل ہک بن تاویلوں آئے
ہک آکھن ہر ہک حس دیکارن ہک ہک روح ایہائی
وقت بیداری موڑی جاون روح حساں ول سارے

پھر دیسی خبر تساننوں ہوتسیں کردی عمل بنائیں
تے اوپر تساں محافظ رکھی کرن حفاظت سارے
تا ملک ساڈی اس مارن تے اوہ کمی کرن کجہ ناہیں
ہی اوسدا حکم تے جھب اوہ کرسی لیکھا گل بندیاندا
ایہ بلکہ اجیہی کلام جویں اس شاہد قول الٰہی
جو نیند روقت وفات حقیقی موت ہووے اوہ ناہیں
تا راتیں نت مرن وت دینہ نوں زندہ ہون بتائیں
بلکہ ایہ موت اصغر جویں آئی عیسےٰ نوں اظہاراں
یعنی نیند دیکے تینوں چاہاں اوپر فلک اٹھایا
یتوفکم باللیل مراد تدے ہے خواب شماروں
تے لوکاں مرزائیاں گمراہاں اسوچہ پایا رولا
اوس روح حیات کہن اتے دوجا روح تمیزی گندے
تے دیکھے خواب خیال بیداری وقت مڑی خود راہی
جو سجدہ روح کرے سنگ ملکاں سونے بعد رجوع دے
بعض خیال آون پریشانی خواب شیطانی راہیں
جویں یوسف نی چن تارے سجدہ کردی ڈٹھے پیارے
قربانی دا حکم خلیل جویں وچہ خواب ہو یائی
جاں نیند آوی ارواح حساندی قبض کچیون بھائی
مگر اوہ روح سنگ جسدے ستیاں آوی ساہ پیارے

۱ وہ حکم ماننے میں کمی نہیں کرتے یعنی جیسے حکم ہوتا ہی اوسی طرح عمل کرتے ہیں ایک بال کے سری جتنا بھی خلاف نہیں کرتے ایک جگہ فرمایا یتوفی الانفس حین موتہا یعنی اللہ تعالیٰ جانداروں کو انکی موت کیوقت فوت کرتا ہے اور اسجگہ فرمایا ملائک جانیں قبض کرتے ہیں پس جیسے خدا تعالیٰ کا مارنا حقیقی اور فرشتوں کا مارنا مجازاً ہے اسی طرح ہی اللہ تعالیٰ کا مدد کرنا حقیقی ہی اور انبیاء اور اولیاء عظام کا مجازاً ثابت ہی چنانچہ کتنی جگہ یہ بحث گذر چکی ہی ۱۲
۲ اللہ یتوفی الانفس حین موتہا والتی لم تمت فی منامہا یعنی اللہ تعالیٰ قبض کرتا ہی انکی موت کیوقت انکی جانوں کو اور حالانکہ وہ جانیں ابھی مرتی نہیں نیند میں نکالتا ہی انکو نیند کے وقت ف پھر رکھ چھوڑتا ہی ان جانوں کو جنپر موت مقرر ہو چکی ہے اور پھر موڑتا ہی ان جانوں کو جو ابھی مری نہیں ایک وقت مقرر تک یعنی موت کے آنے تک البتہ ان باتوں میں خدا کی قدرت کے نشان ہیں غور کرنے والوں کے لئے ۱۲ موضح القرآن سورۂ زمر صفحہ ۴۵ منزل ۶ ۳ یہ تفسیر مواہب الرحمان میں ہی اور روح المعانی میں فرمایا زیر آیت مذکورہ انی متوفیک کے جو نیند ڈالکر اٹھانا آپکا یہ قول نصاریٰ کا ہی بلکہ آپکو بحالت بیداری خدا تعالیٰ آسمان کی طرف اٹھا لیا تھا ۱۲ حلوائی ۴ انکے حق میں بھی حدیث صحیح میں وارد ہوا ہی کہ ہوشیار رہو کہ شیطان تمہارے ساتھ تمسخر نکرے مواہب ۱۲ ۵ ایک بد فرقہ اسی سے منکر ہے۔ مواہب ۱۲ ۶ ارواح سے مراد معانی اور قوتیں ہیں جنسے آدمی کے حواس قائم ہیں

اوہ مردیاں تیک رہی ہمراہی مرنے باہجہ نہ ویندا
کیوں نیندر کارن رات اتی دن کارن کسب الایا
ایہ کثرت جہت ہوئی شب خاص اتے دن جہت کمائی
ثم یبعثکم فیہ پھر تساں ویہنہ نوں رب اٹھاوے
اوہ قاہر وڈی قدرت والا وڈے غلبے والا
ویرسل علیکم حفظۃ ملک حفاظت کرنے والے
کراماً کاتبین یعلمون ما تفعلون جو رب فرمایا
معقبات من بین یدیہ ومن خلفہ قرآن جویں فرماوے
ساہاں تے اعمال اُپر ایہہ قدرت حفظ رکھیندے
کرن حفاظت رزق عمر دی بھی عملاندی نالے
موافق پہلے قول لکھن اوہ نیکی بدی تمامی
ما لہذا الکتاب لا یغادر صغیرۃ ولا کبیرۃ الا احصاھا فرمایا
وما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید بہی وچہ قرآن صوابے
تے سچے موہدے والا منشی لکھدا نیک اعمالاں
جاں بدی کرے کوئی کاتب نیکیاں کہی منشی بریایاں
جو بہت درود پڑھی تس مہلت تن دن رات ودہائی
یعلمون ما تفعلون اونہاں خبراں سب اعمالوں

جو زائل ہون قوی حسانے اُنہاں توفی کہندا
جو دن نوں بھی کئی سوندے راتیں کردی کسب دسایا
الاکثر حکم الکل قاعدہ ویکھ اُصولوں بھائی
تا تساں عمر مقرر جہڑے اُس لگ توڑ جھڑہاوے
ایہ اہل تاویل کہن اتے سلف نہ کردے کجہ مقالا
کراماً کاتبیں جو نیکیاں بدیاں لکھن والے
چوکیدار جو اگے پچھے بندیاں رہن الایا
یا دونویں صنف مراد جویں وچہ روح معانی لیاوے
ہور عام حفاظت رکھن روح معانی وچہ فرمیندے
ایہہ قول قتادہ تے ہور بہت مفسر آکھن والے
ہر چیز چھوٹیری ہے جویں ظاہر ربدا قول گرامی
ایہہ بھی کتاب جدیو چہ لکا موٹا لکھیا پایا
نہ بات کہی کوئی موہوں پر تس منشی لکھن شتابی
تے کھبے والا بدیاں لکھے رہن وصل ہر حالاں
اجی بدی نہ لکھ جو شاید ہووے تائب جہت اسیاں
جے اتنی مدت وچہ نہ تائب لکھدے وت برائی
مگر ایمان اخلاص نفاق نہ خبر قلوب احوالوں

لہ بعثت اصل میں موت کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کو کہتے ہیں جیسا کہ بیضاوی نے کہا ہے پس اسجگہ توفی بطور ترشح کے فرمایا یعنی [illegible] نیند موت اصغر تھی تو پھر اسی اسطے یبعثکم اٹھانا بعد نیند کے اصغر ہوا پھر یعلم ما جرحتم بالنہار جب ذکر ہو چکا پھر بعد اسکے ثم کے لیا یعنی جواب یعلم ما جرحتم بالنہار جملہ معترضہ ہے یا درمیان اسکے تقدیم تاخیر ہے یعنی ھو الذی یتوفکم بالنہار ویعلم ما جرحتم فیہ اور بعض نے کہا فیہ کی ضمیر قبور کی طرف پھرتی ہے یعنی پھر اٹھاویگا تمہیں قبروں سے۔ مواہب الرحمن مگر یہ قول بعض کا ہے ۱۲ ۲ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اپنی قدرت سے بلند ہے کہ جسکا قہر کسی شے پر پڑنے لگتا ہے پس غالب ہوتا ہے وہ اُسپر قدرت اور قہر سے پس جس طرح کہ ایک کہاوت ہے کہ فلاں کے حکم کو فلاں پر فوق ہے یعنی بڑی قدرت اور غلبے والا۔ یہ مذہب اہل تاویل کا ہے اور مذہب سلف کا یہ ہے کہ وہ چھوڑ دیتے ہیں متشابہات کو جیسے نازل کیا اللہ تعالیٰ نے سوا کیف اور تاویل اور حجت کے خازن ف لکھوی پر افسوس ہے جو باوجود عناد رکھنے کے ساتھ اہل تاویل کے خود تاویلی معنی لکھ دیتا ہے بلکہ اسکو تو یہ لائق تھا جو بموجب اپنی تحریر کے سلف کے مذہب کی تابعداری کرتا پس بموجب مذہب سلف کے کلمہ متشابہ کو بجنسہ پڑھنا چاہیے سوا کسی معنی کے یعنی لکھا ہوا وہ قاہر ہے اپنے بندوں پر پس قاہر کا معنی غالب کرنا تاویل ہے پھر اہل تاویل کا تابع ہو کر اسپر اعتراض جمانا یہ شیوہ غیر مقلدی کا ہے نہ اہل سنت کا فقیر حلوائی ۱۲ ۳ یعنی دوسرا گروہ فرشتوں کا جو کراماً کاتبین کو حفظہ کہتے ہیں وہ بعض کا قول ہے ۱۲ معانی ۴ یہ حساب کا کاغذ کیسا ہے جو نہیں چھوڑتا صغیرہ اور کبیرہ کو مگر گن لیا ہے اسنے ۱۲ ۵ یہ کیسی حساب دانی ہے جو گناہ صغیرہ و کبیرہ کو نہیں چھوڑتی مگر گن لیا ہے اسنے سب کا سب اور پائینگے جو کچھ کمایا ہے دنیا میں [illegible] ظلم ۱۲

[illegible]

اخلاص نفاق اتے وجے ایمان شاہ رسولاں جانے
اٹھاٹھ فرشتی ہر بندے سنگ ہور ایہن رکھوالے
جو بونہہ موذی شیطان کھڑی اس گرد نہ قابو پاندے
پر دشمن کیا کری ہووی جد دوست رحمت والا
اذا جاء احدکم الموت توفتہ رسلنا جاں موت کسے تساں آوے
وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ وچہ پہلی آیت بھائی
تے ہور سن جاول ملک الموت ایہ نسبت نظری آئی
ہے وچہ حقیقت فوت کنندہ آپے حق تعالیٰ
ملک الموت تائیں جو اوسدا قبضے روح تمامی
جو روح اوسدا سب کھچن تا جو حلق تائیں آجاوے
یا کنوں توفتہ رسلنا ایہی ملک الموت ہکلا
کہیا مجاہد دھرتی ساری اگے اوس فرشتے
سنگ اوس مددگار فرشتے کڈھن روحاں تائیں
تے کوئی وال یا ڈھیم کسے گھر وچہ جو ہووے مردا
ایہ خازن وچہ فرشتے ملک الموتوں حال سنایا
بھی[2] دووار امت سب ہر دینہ اندر فجر نماشیں
جو اخلاص نفاق دلاندے نیکی بدی تمامی
جو حکم[3] اونہاننوں ہویا اوستھیں کردے ناہ کوتاہی
نہ بعض حساب کرن تھیں رکدا بعض حسابوں سائیں
کل حساب کنندیاں تھیں رب جلد حساب کریسی
نہ ہک کم کم دوجے تھیں روکے ہرگز خالق تائیں

جویں[1] وچہ تفسیر عزیزی ہور مواہب لکھن جانے
جی رکھوالے نہ ہوندے دشمن کردی پکڑن والے
نہ قدرت ہی انسان جو ویکھی سب منہ پایا چاہندے
ہک ہور ملک جو ناہ کسے ویلی کرے جدائی شالا
تا مارن اوس فرشتے ساڈی جاں گھٹ عمر اوس جائی
اوتھ نسبت فوت کرندی ربول اتھ ٹکانول آئی
جویں قل یتوفکم ملک الموت ہے وچہ قرآن گواہی
جاں پوری عمر ہووے کسے کردا اللہ حکم کمالا
سنگ ملک الموت فرشتے اوہ تنہاں کردا حکم گرامی
تا پچھے ہٹن ملک سب عزرائیل لوے روح ٹھاوے
ہی لفظ جمع تعظیماً کہیا اللہ پاک تعالیٰ
ہے ہک تھال برابر جتھوں چاہی پھڑی سرشتے
پکڑے پھیر اونہاننوں آپوں ملک الموت اٹھائیں
مگراں ملک الموت ہر دن دووار گرد اوس پھردا
تے پیش نبی کل زمیں جویں کفدست ایہی سمجھایا
پیش نبی دے ہووے ہر ول حضرت ہوندی ناظر
چہریاں ولوں ویکھ پچھانن پاک رسول گرامی
ثم ردوھا وت[4] روحاں کھڑدی طرف الٰہی
جو ہن ہک حساب خلق نوں روکی دوجی کنوں کدا ہیر
سب افعال اقوال اندر کوئی ضایع عمل نہ ویسی
ایہ صفت خلق دی خالق نوں اس وصفوں پاک منائیں

[1] یہ بحث منزل اول جلد دوسری میں گذر چکی ہے ۱۲ [2] یہ حدیث تفسیر مظہری سے دوسری جلد میں مذکور ہو چکی ہے ۱۲ [3] یعنی زندگی کی حفاظت کرنے میں کمی نہیں کرتے جو مقررہ وقت سے پہلے ماریں یا حفظ اعمال میں جو نیکی کسی کی ضایع نہیں کرتے اور بدی بھی زیادہ نہیں لکھتے اس معنے کے بموجب تفرطون ساتھ تخفیف فا کے پڑھا جاویگا یا کمی نہیں کرتے متوفی کی روح کے قبض کرنے میں یعنی نیک روح تو علیین میں داخل کرتے ہیں اور بری سجین میں اور فرمایا حضرت ص نے کہ موت کے وقت فرشتے آتے ہیں ۱۲ [4] مولاھم الحق اس جگہ کوئی یہ وہم نہ کرے کہ کفار کا کوئی مولا نہیں جیسے کئی جگہ گذرا ہی پس معنے مولا کے اس جگہ مہیمن اور مددگار کے ہیں اور یہاں معنی مالک کے ہیں اور ضمیر ثم ردوا کی فرشتوں کی طرف پھرتی ہی یا طرف بندوں کی ساتھ موت کی ۱۲

ہک بکری چوون جتی چر وچ ہووے حساب خلقدا
وچہ بعض حدیثاں دینہ ادھی وچہ ہوگ حساب ہر ہکدا

اہل ایماناں دا رب کرسی آپ حساب حشر نوں
تے کفار اندا ملک حساب کریسن ویکھ خبر نوں

وھوالذی یتوفٰکم باللیل راتیں قبض کرن وچہ جاناں
حکمت ہی تاں روح اُڈ پونچن وچہ ملکوت میداناں

تے وچ جبروت انواراں جا کے سیر کرن خوشحالاں
تاں شوق تنہاں دل اصل وطن دے زائد ہون کمالاں

تے سنگ اجسام جوارح دینہ نوں چنگے عمل کما کے
جنہاں پاروں جا آرام اتی راحت پاون خوب سہا کے

وچہ مارن ہور جو اون ویکھیں قدرت رب جہانی[1]
تا ہو منقطع حادث مخالفان محض ویکھن رحمانی

ثم یبعثکم فیہ لیقضی اجل مسمی آیت ایہ مضمون بتاوی
ثم ردوا الی اللہ مولٰہم الحق پھر استھیں شرف ملن ایہہ ٹھاوے

جو دنیا دے قید خانی تھیں کڈھ تے دنیا آفاتوں
باہر کڈھ لیا خود بندے کارن امن نجاتوں[2]

پھر بعد اسدے فرمایا آکھ پیاریا اہل کفر نوں
وقت شدائد سختیاں کہڑا مدد کرے ہر ہر نوں

مثنوی متعلق آیت وَہُوَ الْقَاہِرُ فَوْقَ عِبَادِہٖ

دست بر بالائے دست این تا کجا
تا بہ یزداں کہ الیہ المنتہی

کاں یکے دریاست بے غور و گراں
جملہ دریاہا چو سیلی پیش آں

حیلہ ہا و چارہ ہا گر اژدہا است
پیش الا اللہ آنہا جملہ لا است

[1] آنکھوں سے دیکھی ہوئی باتیں معلوم کریں تو پھر اُنپر وہ وقت آجائے جو حادث اور مخلوق سے منقطع ہو کر ذات حق کی طرف منقطع ہو جائیں (عرائس) اور روح البیان میں ہے کہ جو حکمت اعمال لکھوانیمیں کراماً کاتبین سے ہے وہ یہ ہے کہ تحقیق جب بندہ نے جان لیا کہ عمل میرے لکھے جاتے ہیں اور علی رؤس الاشہاد قیامت کو خلقت کے روبرو پیش کئے جائینگے نہایت زجر یعنی گناہوں کی جھڑک سے اور تحقیق جب پختہ ہوتا ہے آدمی اپنے مولیٰ اور سردار کی مہربانی کے ساتھ اور بھروسہ کرتا ہے اوپر عفو یعنی معافی اور پردہ پانے کے گناہوں پر تو پھر اسکا شرم کرنا کراماً کاتبین سے نہیں رہتا جو کہ [illegible] ہیں اُسپر تفسیر حسینی میں کہا گیا ہے نظم نہ اندیشی ازاں روزیکہ جگرہا خون و دلہائے ریش بینی دہندت نامۂ اعمال گویندت بخواں تا [illegible] مکن در میکنی بارے در آں کوش کہ اندر نامہ نیکی پیش بینی حدیث میں آیا ہے کہ ہر ایک آدمی کے لئے دو فرشتے ہیں دو رات کے [illegible] نیکیاں لکھتا ہے دوسرا برائیاں اور دائیں جانب والا بائیں جانب والے پر سردار ہے پس جب بندہ عمل کرتا ہے نیک عمل تو لکھتا ہے دائیں طرف والا دس حصے اور جب برا عمل کرتا ہے تو بائیں جانب والا چاہتا ہے کہ وہ برائی لکھے تو دائیں والا اوسکو روکتا ہے پس رک جاتا ہے وہ فرشتہ چھ گھڑی یا سات گھڑی۔ پھر جب بخشش مانگے وہ بندہ اس گناہ اور بدکاری سے تو فرشتہ اسپر گناہ نہیں لکھتا اگر بخشش نہ مانگے تو پھر وہ فرشتہ ایک ہی برائی لکھتا ہے الی قولہ اور جب بندہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اوسکی خوشبو فرشتے کو آتی ہے پس لکھ لیتا ہے وہ نیکی اور کہا بعض نے دوسرے دن بھی وہی مشی آتے ہیں اور کہا بعض نے کہ اسکے مرنے تک ہر روز نئے مشی بدلتے رہتے ہیں اور فرمایا حضرت صلعم نے تم لوگ اپنے مونہوں کو پاک رکھو اسلئے کہ وہ کراماً کاتبین کی جگہ ہیں ۱۲ روح البیان [2] یعنی اپنے بندے کو دنیا کے قید خانے اور اوسکی بلاؤں میں نہ چھوڑیں اور ملائک جو اعمال کی حفاظت کرنیوالے ہیں اُنکے ہاتھ میں اعمال کی حفاظت ہے اور اپنے مومن بندہ پر اللہ تعالیٰ کو غیرت ہے اس لحاظ کہ کوئی غیر اُسکے اعمال پر مطلع نہ ہو جائے اور اس آیت میں گنہگاروں کو امید ہے اور یہ بندوں پر مہربانی ظاہر فرمائی کیونکہ فرمایا اللہ تبارک تعالیٰ نے لہم الحق جو دوست ہے اُنکا اللہ تعالیٰ اور اگر فقط ردوا الی اللہ ہی ہوتا تو عظمت اور قہر اور بڑائی مولا کریم سے بندے نیست اور نابود ہو جاتے مگر ساتھ مہربانی کے بندوں کا مولا ہونا اپنی ذات اقدس کو فرما دیا۔ پہلے ردوا الی اللہ سے بیچ مقام ہیبت کے لاکر پھر ساتھ مولٰہم الحق کی طرف مقام قرب اور لطف کے نکال م

قُلْ مَنْ يُّنَجِّيكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً لَئِنْ
اَنْجٰنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيكُمْ مِّنْهَا
وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ
عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا
وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ
لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ۝ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ۭ قُلْ لَّسْتُ
عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۝ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۡ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝

کہہ کون شخص نجات دیتا ہے تمکو اندھیروں جنگل کے سے اور دریا کے سے پکارتے ہو تم اوسکو عاجزی سے
اور چھپا کر اگر نجات دیگا ہمکو اس آفت سے البتہ ہونگے ہم شکر کرنیوالوں سے۔ کہہ اللہ نجات دیتا ہے
تمکو اس سے اور ہر سختی سے پھر تم شرک کرتے ہو کہہ وہ قادر ہے اوپر اسکے کہ بھیجے تمپر عذاب اوپر تمہاری سے
یا نیچے پاؤں تمہارے کے سے یا ملا دیوے تمکو گروہیں مختلف کر کر اور چکھاوے بعضے تمہارے کو لڑائی بعض کی
دیکھ کیونکر طرح طرح سے بیان کرتے ہیں ہم نشانیاں تو کہ وہ سمجھیں اور جھٹلایا اوسکو قوم تیری نے اور
وہ سچ ہے کہہ میں نہیں اوپر تمہارے داروغہ واسطے ہر خبر کے وقت ہے قرار پکڑیگا اور البتہ جانوگے تم

پھر کیہڑا انسان بچاوے سختیاں کنوں جنگل دریا واں
پوکار وچنوں زاری کر کے ہولی سنے بچاواں
تے وعدہ کرو جو اس سختی تھیں ہووے امن اساہاں
تاہوئی وچوں شکر گذاراں نعمت حق بجاہاں
کہہ اللہ تساں چھوڑاوے اُستھیں بھی ہر سخت بلاؤں
پھر تسیں شرک کرو سنگ خالق آکھ انہاں اصلاحوں
ہے قدرت رب نوں اوپر جے تساں سخت عذاب لیاوے
اُپروں یعنی اسمانوں یا تلیوں زمیوں آوے
یا کری اکٹھی فوجاں فوجاں کر کے تساں تماماں
تے آپسو چہ چھاوے جنگ مدال انساں کل خاماں

ف۱ ظلمت حقیقی ہے جو رات اندھیری اور بادل کی سیاہی اور ہوائیں ان سب کے ساتھ سخت خوف اور دہشت ہوتی ہے
سبب نہ پانے راہ صواب کے خوف ہلاکت کا ہے پس مقصود یہ ہے کہ جب یہ سب اسباب جمع ہو جائیں تو پھر انسان رجوع نہیں کرتا
اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف جو وہ سخت مصائب کے کھولنے پر قادر ہے پس اللہ تعالیٰ کے قول کی یہی مراد ہے تدعونہ
تضرعا وخفیۃ پوکارتے ہو خالص اللہ تبارک وتعالیٰ کو جب سختی پیش آتی ہے عذر خواہی اور زاری کے ساتھ اونچی آواز
سے اور آہستہ ۱۲ خازن ف۲ یعنی قابل وہی لوگ ہوتے ہیں جو آج اس سختی اور مصائب سے بچ گئے تو پھر شکر
کرینگے ہم تیرے لئے کیونکہ اس نعمت کا بیچا نا شکر ہے اور حق ادا کرنا منعم حقیقی یعنی اللہ کا ۱۲

Marfat.com

دیکھ کویں اسیں قسماں قسم آیات بیان کراہاں
تا سمجھن کفر شرک تکذیبوں مُرن طرف اصلاحاں

جھوٹھایا او سنوں قوم تیری اتے ہے قرآن سچا واں
کہہ میں نہیں نگہبان تساں پر دیا جھ خدا کسی تھاواں

ہر ہر خبر دا وقت مقرر جو ہین وچہ قرانے
تے تسیں جانو گے جھب جدا وہ ہوسن سبہ عیانے

جی بھلّو راہ جنگل وچہ رستے ہون اندھیر تسانوں
یا کشتیا نوچ بھلن تساں رستی دسے کون عیانوں (ظاہر)

یا وچہ زمین دھسو جے یا جے ڈُبّو وچہ دریا واں
یا رات اندھیری بدل سیاہی ظلمت ہور ہوا واں

پھر وعدہ کرو ہٹے جد سختی کریئے شکر (عبادت) خدا دا
جاں سختی[1] دور ہووی پھر بتاں کرو شریک زیادہ

کہہ یا حضرت قوم اپنی نوں قدرت رنبوں بھاوے
جو بجلی گڑا طوفان[2] آسمانوں تساں عذاب لیاوی

تے خسف نگھیر بھونچال زمینوں تساں عذاب چکھاوے
جویں قوم شعیب قارون نگھیری خازنو چہ فرماوے

یا اُپّر ولوں عذاب مسلّط کریئے حاکم ظالم
تے تلئوں ہون عذاب غلام تے خادم مندے (کالم)

یا اُپّر تھیں بند بارش تلئوں ناہ انگوریان ہوون
ایہ وچہ مدارک عمر النسفی سچے دُرّ پروون

عذاب[3] آسمان زمین دیاں پاروں نبی اعوذ پوکاری
جاں[4] باہم سنی نزاع اس اُپر حضرت خبر شماری

دیکھ پیار یا کویں بیاں اسیں کردی خود آیاتاں
اتے دلائل واضح کارن اہل کفر بد ذاتاں

تا جو سمجھن عبرت پکڑن باز کفر تھیں آون
ہور قرآن عذاب الٰہی سُنکے ناہ جھٹلاون

تے قوم تیری قرآن جھوٹا یا کہن نہ رب اُتاریا
تا اوہ عذاب جھوٹھاون کارن پاؤنا اونہاں پیاریا

یا آیات بیان کرن نوں کافر ہین جھوٹھاندے
تے اوہ برحق الٰہوں خازن دیوچ ہین بتاندے

کہہ میں نہیں وکیل تساں پر کفار و کذّابو
تا تکذیب تساڈی دا تساں بدلہ دیاں خرابو

تے حق تھیں سو گردان ہوون دیاں دیواں تساں جزائیں
بلکہ میں ہاں منذر پکڑن ہار ایہی رب سائیں

تے جو تساں خبر دیوی رب جہت اُس وقت مکان مقرر
اوہ بن تاخیر خلاف وقوع وچہ آہی [illegible]

اوہ وعدہ آہا عذاب سندا وچہ دنیا نال کفاراں
سو روز بدر دے پایا اونہاں خازن وچہ گلزاراں

تے جانو گی جب دنیا دیوچ یا وچہ روز حشر دے
سچ ہونا اسدا جد واقعہ پیش ہووی ہر ہر دے

قل من ینجیکم من ظلمات البر کہہ تساں کون خلاصی دیوی
اندھیریاں پردیاں نفس اماریوں کون جو تساں بچاوی

---

[1] بت اور پتھر جو ہیں وہ نہ نفع دے سکتے ہیں اور نہ ضرر ۱۲ [2] مثل عاد اور ثمود اور لوط کی قوموں کے عذاب ہی ۱۲ تفسیر خازن
[3] بخاری میں روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو پھر فرمایا اعوذ بوجہک الکریم یعنی میں پناہ پکڑتا ہوں تیری ذات کریم کے ساتھ یعنی عذاب کی برائی سے ۱۲ [4] یعنی جب پڑھا او یلبسکم شیعا و یذیق بعضکم باس بعض تو پھر آپ نے فرمایا یہ آسان تر ہے مواہب الرحمان اور خازن میں ہے کہ آپ نے تین دعائیں کیں تھیں ایک یہ جو میری امت اگلے گنہگاروں کے عذاب کے ساتھ ہلاک نہ ہو دوم میری امت پر دوسری قوم دشمن کے لوگ [illegible] دونوں دعائیں قبول ہوئیں تیسری دعا آپ نے یہ مانگی کہ نہ چکھے بعض انکا یعنی آپس میں انکے جنگ نہ ہوں سو آپ اس بات سے روکے گئے ۱۲ رواہ الترمذی

Marfat.com

والبحر حجاب صفات قلب دے پیسن جو اُپر دلاندے
تدعونہ تضرعاً رب نوں تسیں عجزوں کرو پکاراں
جاں[1] اوہناں حجاباں پردیاں تھیں اساں ملے نجات کدا ہیں
قل اللہ ینجیکم منہا کہہ اوستھیں تساں رب بچاوی
ومن کل کرب کل خواہشاں نفسانیوں تساں چھوڑا کے
پھر ہو تسیں شرک کنندی سنگ رب نفساں اپنیاں پاروں
قل ھو القادر[3] علی ان یبعث کہہ رب قدرت رکھدا کامل
جو پردی کر چھڈی وچہ اپنی تے اوسدیو چہ سارے
ہو تلیوں تساں عذاب کری جو سہل نہ تساں وساوی
یا حجب طبیعت والی ہوون غالب اُپر تساہاں
جو ہر ہر فرقہ مختلف اُپر قوت کنوں قوای دے
یا مختلف کرے عقائد وچہ تساڈیاں نفساں تائیں
یذیق بعضکم باس بعض چکھاوی بعض تساڈیتائیں
ہی ہر یک کارن جائے قرار اتی جگہ وقوع دی پیارے
جاں پردی کھلے سب تساڈیاں جیاں کنوں جو آئے

کون جو اوہناں اندھیریاں تھیں تساں کڈھے طرف نوں
اوہناں پردیاں کھلن کارن اپنیاں جاناں وچہ اظہاراں
تا اسیں وچوں شکر کنندیاں ہاں کارن رب سائیں
نال انوار تجلیاں اپنیاں ٹھنڈ دلاں وچہ پاوی
فنا کیتا سنگ صفتاں اپنیاں کھنب توحید چڑھا کی
سبحانی[2] ما اعظم شانی ہور انا الحق کہو پوکاروں
روح البیان ۱۲
ایہہ جو اُپر تساڈیوں کری عذاب تساں کوئی نازل
ناہ جلوہ بار نہ نظری آوی سڑے ہجر دی نارے
جو باب[4] ربوبیت تی خدمت قیام نہ کیتا جاوے
یا کئی فرقے کری تسانوں جو وچہ گمراہی راہاں
مقابلے دیو چہ دوجی فرقیاں (جہڑے اہل صفا دی)
جو چال دجال اُپر ہر فرقے وال اصول بنائیں
تنازعی[5] جنگ جدال جو چاہن اختلاف ادائیں
وسوف تعلمون تے جانوگے جھب جد یکباری
پھر موافق اعتقاد بری ہر ایک سزائیں پائے

[illegible] ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ ۱۲

مثنوی صائب

ہر چہ بر تو آید از ظلمات غم
آں ز بے شرمی و گستاخی است ہم
چرا ز غیر شکایت کنم کہ ہمچو حباب
ہمیشہ خانہ خراب ہوائے خویشتنم

کفار مکہ جاں سن قرآن مخول جہیڈاں کردے
تا اگلی آیت نازل ہوئی حکم خدا فرمایا
تا اہل ایمان اوہناں سنگ بیٹھن کنوں تنفر کردے
ناہ کرو[6] اتفاق اتحاد اوہناں سنگ جنہاں قرآن جھوٹھایا

وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰی

[1] نعمت یعنی نجات پانا استقامت اور تمکین کے ساتھ ۱۲ روح المعانی [2] سبحانی ما اعظم شانی حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ العزیز نے کہا تھا یعنی میں پاک ہوں اور میری بہت بڑی شان ہے اور کلمہ انا الحق منصور حلاج علیہ الرحمۃ نے سکر کی حالت میں کہا تھا یعنی میں خدا ہوں۔ ایسی حالت میں اہل سکر کو معافی ہوتی ہے نہ اُسکے غیر کو اور نہ کسی کو کہنا جائز ہے جیسے محدث دہلوی قدس سرہ العزیز نے رسالہ مرج البحرین میں لکھا ہے اور اُس رسالہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ فقہا کے دو گروہ ہیں ایک گروہ معتقد ہے صوفیا کرام کا سو وہ اہل صفا سے ہیں اور دوسرا فقہا کا گروہ منکر ہے صوفیاء کرام کا پس یہ زندیقوں کا گروہ ہے ۱۲ [3] قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم ۱۲ [4] یعنی ربوبیت کی دروازے پر قایم رہنا ساتھ خدمت کے ۱۲ [5] از روئے جسم کے جھگڑے اور فساد لڑائیوں کا ایک دوسرے کو چکھاوے ۱۲ حلوائی [6] اس سے معلوم ہوا کہ جن جن انجمنوں میں اہل نیچر کے ساتھ کہ جو صریح قرآن مجید کے خلاف چلتے ہیں اتفاق اور اتحاد کر رکھے ہیں اور نام اُسکا صلح کل رکھا ہے ۱۲

Marfat.com

يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۚ وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا
تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

اور جب دیکھے تو اُن لوگونکو کہ جھگڑتے ہیں بیچ نشانیوں ہماری کے پس منہ پھیر لے اونسے یہانتک کہ بحث کریں بیچ بات کے سوائے اوسکے اور اگر بھلاوی تجھکو شیطان پس مت بیٹھ پیچھے کو آنے کے ساتھ قوم ظالموں کے۔

جاں ویکھن اوہ لوگ جو جھگڑن وچہ آیات قرآنی
کرن انکار احکام اسلاموں ہاسے کرن شیطانی

اُسویلے منہ پھیر اونہاں تھیں نا بوہ سنگ اونہاندی
جد لگ[1] ہورس گل وچہ ہون نہ قیل مقال اونہاندی

تے جے شیطان بھلاوی سہواً بیٹھن سنگ تناہاں
پس جد یاد آوی اوسجاؤں اوٹھیں چھڈ بدخواہاں

ظاہر وچہ خطاب نبی نوں مگر مراد اتھ اُمت
وچہ روح المعانی لکھیا ہی جویں فاضل حنفی ملت

پس ناہ بیٹھ پیاریا سنگ اوس ظالم قوم جو آئی
خوض بمعنی کم کسے وچہ شاغل ہوون بھائی

پر اتھ نال اتفاق مفسراں معنی خوض تمسخر
یعنے ہاسا کرن احکام الٰہی نوں سُن ہسکر

تفقہ[2] استنباط تدبر لازم وچہ قرآنے
ایہ کنوں اصحاباں ہوا ماماں ہے ماثور عیانے

تے گمراہاں دے وانگوں جھگڑن وچہ قرآن مناہی
وچہ دوہاندے فرق وڈیرا سمجھن نال صفائی

جہت لہو ولعب خوش طبعی نالے ہون تمسخر ہاسے
یا بے ادبی دین مسائل بہن اتھ منع خلاصے

جے سہواً[3] بھل گیا پر جد اوس آوے یاد کدا ہیں
یا کوئی مسئلہ دسے لازم اُٹھن اوس تدا ہیں

نسن تے پرہیز اونہاں تھیں واجب ہی ہر حالے
مجالس لہو فسق[4] ہور اوپر ایس قیاس کمالے

وچہ در منثور عمر وبن عبد العزیز اوس بندی تائیں
جو روزی نال بے روزیاندے سنگ بیٹھا رل ہکجائیں

تس ماریا تے فرمایا ناہ بوہ اینہاں نال کدائیں
امام مالک خود مجلس وچوں کڈھ گئے

گمراہاں نت کنوں مجالس رہی بزرگ ترا ہندے
تے ہن وچہ انجمناں دے گمراہاں نوں نال رلاندے

رافضی نیچری تے لامذہب ہور وہابی نالے
مرزائی چکڑالیاں دے وچہ رہی تیز نہ حالے

گمراہاں دیاں چنگیاندے سنگ ہوں پیاں تعظیماں
تے تعظیماں گمراہاں کرنیاں ہین حرام قدیماں

سلف خلف دے گمراہاں خود پاسوں مار کڈھاندے
تا گمراہی تنہاں اثر نہ پاوے وچہ عوام لوکاندے

[1] یعنی جب گفتگو کی ترک کریں اور علاوہ دوسری باتیں کریں تو اُنکے ساتھ بیٹھنا اختیاری امر ہے ۱۲ خلاصہ [2] ہاں وہ تاویل جو کہ جاہل اور فاسق سے ہو یا ظاہر اور محکمات کے خلاف اور مختار مجمع علیہ کے مخالف یا قول کی نفی ہو یا واسطے لغو اور لہو کے کرے تو یہ سب منع اور نامشروع ہے۔ پس اوس سے دور رہنا لازم ہے ۱۲
[3] یا اُنپر شاعرانہ قیاس کیا جاوے ۱۲ [4] جب جوہر معصیت توہین اور انکار شریعت اس امر سے الزاماً ہو الزاماً [illegible] دوسری مجالس مذکورۃ المتن اسی قیاس پر ہیں ۱۲ خلاصہ

Marfat.com

ہُن گراہاں سیدیاں خود سنگ عزت نال بٹھاون
اوہ مقدس دین دے عالم سنگ ذلت نال بٹھایا

وعظ تے خطبے وا ہک ظالماں لکھ نام سکایا
نے وعظاں دیوچہ تازیاں مار سخت سزا مبلایا

ظاہر نام اسلام سُنا کے لُٹن خلقت تائیں
پر وچوں دشمن دین نبی دے ایہہ سخت بلائیں

تے بھلن سہو نبی دا روانہ وچ رسالت آیا
ایویں ہور بنیاں روانہ وچہ احکام ادایا

جاں کہیا اصحاباں کافر مسجد کعبے دیوچ ہسدے
نماز طواف کوئیں اسیں کریئے اگلی آیت دسدے

وَمَا عَلَى الَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْ حِسَابِهِم مِّن شَيْءٍ وَلَٰكِن ذِكْرَىٰ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ

اور نہیں اوپر اُن لوگوں کے کہ پرہیزگاری کرتے ہیں حساب اون کے سے کچھ ولیکن نصیحت کرنا ہے تو کہ وہ بچیں

جوڈرن مخالفت تھیں اوہناں ذمہ نہیں حساب کفاراں
نہ کجھ عذاب مگر اسقدر ضرور ایہی ابراراں

جو اوہناں کرن نصیحت شاید اوہ بھی ڈرن آلہوں
ہی وچہ نسا جے مٹھو سنگ اوہناں ہو سونال تاہوں

تے اِتھ اجازت اُسدی وچہ خلاصے دجیوں بھائی
اوہ سورۃ پچھے اُتری ہے منسوخ اجازت آئی

گناہیں بدعتیاں نوں ہر چند کرن نصیحت آئی
نہیں تے دونویں نکھل لڑی وچہ جاہن پرتے بھائی

جو دیکھ بُرائی طاقت ہوندیاں روکن لازم آیا
نال ہتھاں یا موہوں تے جس زور نہ ہتکن آیا

اوہ مندا دلوں پچھانی ڈاہڈا اوس بُرائی تائیں
ہے ادنے درجہ ایہ ایمانوں وچہ مشکوٰۃ سنائیں

ہُن نیچریاں تے رافضیاں ہو لامذہباں بیدیناں
ندوے وال آتے ہو اجیہاں عزت کرن لعیناں

اُصول اُنہاں دا صلح کلی سنگ ہر بدمذہب آئی
بونھ واہڑی منّی شکل مشابہ کفار اندی بھائی

لہ مگر اس نسخ کی کچھ ضرورت نہیں اسواسطے کہ وہ حکم مطلق ہے اور یہ مقید یعنی ضرورت کیوقت اگر اُٹھ نہ سکو یا اُنکے دل میں جا نکلتا ساتھ نفرت اور اجتناب کے ہو نہ کھلم کھلا جہاں گناہ اور ثواب دونو جمع ہوجائیں وہاں اوپر اعلیٰ اور احتیاط کے نظر رکھنی چاہئے جیسے کہ مسجد میں لوگ دنیاوی باتیں کر رہے ہیں یا خرید و فروخت میں مشغول ہیں یا گرد عیدگاہ کے میلہ کا ہجوم ہے ارباب ملاہی اور معاصی کی دھوم ہے یا امام غیر محتاط ہے اور وہ سنتوں اور مستحبات کو نہیں جانتا مگر اُسکے ساتھ جماعت کثیر ہوتی ہے اور شوکت اسلام کا نمونہ ہے اور موقوف کا اتفاق ہے پس احتیاط اس امر میں ہے کہ ایسی مسجد کی جماعت کی ترک نہ کی جائے یا کسی وعظ کی مجلس میں جب ساماں صدا سرف سے نہ گذرے ہوں یا بعض امور اسکے ممنوع اور مکروہ ہوں مگر واعظ نہایت احتیاط کنندہ خدا پرست اور خوش اعتقاد ہو اُس واعظ سے فیض اٹھانا چاہئے اسی طرح اگر کسی میلے وغیرہ یا مجمع میں تجارت کے منافع کی اُمید ہو اور ہماری شمولیت سے اوس مجلس کی کافی رونق اور امداد معتبر نہیں اور ہم اُس مجلس کے تمام ممنوعات سے بچکر بیع مسرور سے فایدہ اٹھا سکتے ہیں تو پھر اوس جگہ جانا کچھ مضائقہ نہیں رکھتا۔ مگر جب اوسکا اثر بغایت موثر ہو کر متعدی ہوجائے یعنی دوسروں پر بھی وہ اثر جا پڑے یا اسلام کی اہانت کا باعث ہو جیسے ناچ اور راگ کی مجلس ہو تو یا احکام الٰہی اور ائمہ دین کے متعلق تمسخر اور تحقیر اُدرج ہو یا مسجد کا امام سنتوں کا تارک اور دین کی ضروریات سے ناواقف ہو یا بداعتقاد یا مطعون آدمی ہے پھر ایسی صورت میں ایسی مجالس کا ترک کرنا بہتر بلکہ واجب ہے۔ اور اگر یہ شخص ایسے لوگوں میں سے ہے جنکا قول اور فعل دلیل بن جاتا ہے تو پھر زیادہ احتیاط کرے ۱۲ اخلاصۃ التفاسیر صفحہ ۶۲۷ جلد اول ۱۲ منہ عالمونکی انجمنیں ہیں پس یہ برائے نام مسلمان ہیں ۱۲

Marfat.com

کرن امداد انہاندی ایہی دین اہانت پیارے | جد لگ طور اسلام نہ ورتن چھوڑ تشابہ سارے

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ
اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ

اور چھوڑ دے اُن لوگونکو کہ پکڑتے ہیں دین اپنے کو کھیل اور تماشا اور فریب دیا ہے اونکو زندگانی دنیا کی نے اور نصیحت کر ساتھ اوسکے سے کہ ہلاک میں سونپا جاوے ہر ایک جی بسبب اوس چیز کے کہ کمایا ہے نہیں واسطے اوسکے سوا اللہ کے دوست اور نہ شفاعت کرنیوالا

تے چھوڑ اونہاں جنہاں دین اپنے نوں کھیڈ تماشا پھڑیا | تے زندگی دنیا والی نے تنہاں سنگ فریباں کڑیا
تے دیہہ توں پند اسنال جو وچہ ہلاکت اوہ پکڑیوے | عملاں عوض تا بن رب اوس نہ ولی شفیع کوئی تھیوے
ہر فرقے رب عید بنائی مومن بھی کفاراں | ہر ہر قوم تماشے کھیڈاں عیداں کرن بہاراں
عید فطر اتے عید اضحیٰ جو وچہ اسلام دساون | یا عید جمعہ جیوں وچہ حدیث ایہہ سبھے رنبوں بھاون
نال قرآن نصیحت کرنا مومن ہوون لوکی | بدیاں پاروں بیخبری تھیں مت پکڑیون لوکی
تبسل معنی سونپیا جاوی کارن مرگ ہلاکت | کیتا جائی ہلاک یا قیدی لکھدے اہل نزاکت
جو کافر پاروں کفر اپنے دے دوزخ بالن بنیاں | ناہ مددگار اوسدا کوئی ناہ شفیع اوسدا کوئی گنیاں
تے اہل ایماناں کارن شافع سرور دوہاں جہاناں | متواتر اخباروں ثابت منکر ٹول شیطاناں

ہول محشر سخت ہو جب کوئی ناہ ہووے شفیع | ہونگے اُمت کے لئے تب شافع اُمت شفیع
کیوں نہ روز حشر کے دھڑکوں سے ہوں بیخوف ہم | ہو شفیع المذنبیں جب آپ سا ناصر شفیع
مغفرت آدم کی توبہ سے نہ ہوتی تا قیام | فخر عالم کو نہ گر لاتے کبھی اپنا شفیع
کشتئے نوح کو نہ طوفاں سی کبھی ملتی نجات | گر نہ ہوتی مدد حضرت کی نہ وہ ہوتے شفیع
آتش نمرود سے بچتے خلیل اللہ کہاں | جب سہارا آپکا اور آپ ناہ بنتے شفیع
چاہ سی یوسف کو کب ملتی رہائی اور نجات | جب نہ ہوتے فخر عالم رہنما ناصر شفیع

سلہ تفسیر کبیر میں ہے کہ مراد لہو و لعب سے ہنسی اور ٹھٹھا بازی کرنا ہے یا بت پرستی یا فقط اپنے قیاس اور خوشی سے حرام کو حلال بنانا یا کھیلنا کودنا جیسے کہ اکثر اقوام نے اپنی اپنی عیدیں ٹھہرالی ہیں جیسے نوروز ہولی اور دیوالی و دسہرہ وغیرہ ہم یا علم اور حسن عمل کو وسیلہ بنانا واسطے حاصل کرنے مرتبے اور عزت اور منصب اور رجوع خلقت کے اور بڑوں کی رسوم اور اپنی خوشی کے کام کو عین دین سمجھنا یا مثل انکے جاننے یہ بھی دین میں لہو و لعب ہے ۱۲ خلاصہ جو رخصتیں دین میں شارع علیہ السلام اور یا آئمہ عظام سے وارد ہیں سوا انکے اپنی طرف سے کوئی نئی بات ایجاد کرنا جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔ حلوائی عفی اللہ عنہ۔

سلہ اسکا تعلق پہلی آیت کے ساتھ ہے ۱۲

Marfat.com

ہم وہ تھے سیاہ کار ہوتے موردِ قہر الٰہ
گر نہ ہوتے رحمۃ للعالمین حامی شفیع

بار عصیاں ہے جو حلوائی کے سر پر یا نبی ؐ
اپنا حلوائی چھڑانا حشر میں ہو کر شفیع

گفت پیغمبر بروزِ رست خیز
کے گذارم عاصیاں را اشک ریز

من شفیعِ عاصیاں باشم بجاں
کے فراموشم دراں جا مجرماں

کمر بستہ آں شفیع المذنبین
از جہنم مے رہد اہلِ حزین

وَاِنْ تَعْدِلْ[1] كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝ ع

اور اگر بدلا دیوی ساری بدلے نہ لیا جاویگا اُس سے یہی لوگ ہیں کہ سونپے گئے ہیں ہلاک میں بسبب اسکے جو کمایا ہی اُنہوں نے واسطے اون کے پینا ہے گرم پانی سے اور عذاب ہے درد دینی والا بسبب اسکے کہ تھی کفر کرتے

جی بدلہ بھری اوہ ہر بدلہ تا اوستھیں لیا نہ جائے
ایہ لوک اوہا جو عملاں بدلی وچہ ہلاکت آئے

اونہا نکارن پانی گرم پیون نوں سخت عذاب دکھاندے
پاروں کفر جو دنیا دیوچہ آہے کفر کماندے

واذا رایت الذین جاں ویکھیں اونہاں لوکاں تائیں
یخوضون فی اٰیٰتنا جو جھگڑن آیتاں وچہ اسائیں

سنگ ظاہر کرن صفات رزائل نفساں اپنیاں سندے
ہور قدرت علم کرن تس ثابت پس جو جیہے گندی

فاعرض عنہم پس منہ پھیر اجیہاں لوکاں پاسوں
جو پئی حجاب اونہانتے ہن اوہ مشرک لوک خناسوں

وما علی الذین یتقون من حسابہم من شیء قول تلے فرمایا
سہل ہوراں جو مومن ولیاں سنگ رب عہد پکایا

جو بندیاں کرن نصیحت جیوں ایہہ واجب سی انبیاواں
پونہچاون احکام الٰہی وچہ عرائس پاواں

پھر اولیاء رحمانی بھی سب امر نہی فرماون
کر وعظ نصیحت بندیاں ربدیاں راہ سدھے دل لیاون

جے ایہ عمل نہ کرسن تا ایہہ ہوسن اہل قصوروں
ایہ کنوں عرائس موتی سچے گندی ہن پر نوروں

طالب صادق نوں ہے لازم بھی ناہ پاس تنہاندے
جو کھوتر کھوتر پھولن کڈھن ہر دم عیب لوکاندی

جو ہک طبع طبیعت دوجیوں چوری کرے خصالاں
تے بری طبع دا پرتوہ نیک طبع تے پوی کمالاں

نفس ہم از ہم نفس بگیرد خوئے
پر حذر باشی از لقائے خبیث

باد چوں بر فضائے بد گزرد
بوئے بد گیرد از ہوائے خبیث

پس صحبت صلحاواں پکڑ جو پند کرن تذکیراں
کہی عبداللہ میں شہروں نکلیا جنگل طرف بخیراں

[1] اسکا تعلق پچھلی آیت کے ساتھ ہی ۱۲ [2] عدل کسی شے کا فدیہ یا بدلہ دینا ابسلوا ابسال کا معنی ذلت میں ڈالنا اور گرو کرنا اور ہلاکت کی طرف سونپنا اور حرام کرنا ۱۲ کذا فی التفاسیر حمیم گرم پانی جو جلا دیوی ۱۲ [3] جو لوگونکے احوال میں خوض کریں اور انکا ملاحظہ کریں ۱۲ روح البیان

رودیاں دی زیارت کارن رب تُس رحمت پاوے
ای عبداللہ کیا تینوں میں نیکی راہ بتاواں
لازم پھڑ توں شہر صورتوں[1] جو وچہ اوس شہر دے
جاوہنہانوں نظر کریں ہک رنگیا جا سیں بھائی
میں گیا اُنہانوں آہا مینوں بھکھ پیاس ستایا
جان ڈٹھا میں وہاں بزرگاں منہ قبلے ول کیتا
پھر میں اوہناں وہاں اوتے قسم خدا دی پائی
تاکر اُچا سر شیخ الایا اے احنف دے جائے
پھر گوڈی نیویں کر کے آئم وہاں پیش کھلوتا
اوہ بھکھ پیاس میری جو ساری چاندی نظر نہ آئی
کہیا جوان جو آپ اسیں ہاں دکھ مصیبت والے
میں صحبت وچ اوہناں وقت رہیا تن حال راتہ ہرایہ
یعنے دل وچہ آیا کراں ضرور سوال انا ہاں
تاسر چک جوان الایا لازم پکڑ ان بھائی
جدی نظر اولاں[2] تینہیں دکھیہوسے رحمانی
پھر التفات کیتا اوس میں تھیں وت اوہ نظر نہ آئے

شدوا المطایا قبیل العیس وارتحلوا

ہے سوکھی کرن نصیحت مشکل کرن قبول ابھائی
اُسنوں کجہ عنایت ازلی ناصح طرف لیاوے
نور نصیحت دا اول اوسدے جوسب کرے روشنائی
پستی نفس ہواؤں چھڈا او جیں مار او ڈاری
جاگ[3] ابوبکر تُوں بت پوجن دی بیٹے رغبت دتی

پس عیسیٰ بن یونس مصری ویکھ مینوں فرماوے
عرض کیتم ہاں تامینوں فرماندا شیخ سچاواں
مرا[1] وے وچہ دو ولی الٰہی ہن اُتھ نال مہر دی
عمر ساری لگے پھر تدھ پیا یار ہے پرواہ نکائی
ناہ اُتہ میری سی کوئی چیز جو کرے وُھپوں کجہ سایا
سلام کلام کیتم سنگ اوہناں کے جواب نہ دتا
جو کرو کلام میرے سنگ حضرت کارن نام الٰہی
ہی شغل[2] تیرے بوہنہ اندر تاجو آیا ہیں اجہائے
تاجو ظہر عصر سنگ اوہناں پڑھی آہی میں بیٹا
پھر کہیم جوان تاہیں کر نیہ جو لف کرے بوہنہ بھائی
نہ رہی زبان اساتوں سنگ جیں کر ہو وعظ نصائے
ناہ اساں[3] کھادا ناہ کجہ پیتا دا وچہ ہویا دیدار
جو شے باقی عمر میری نوں نافع ہووے کدا ہاں
صحبت اوسدی جیہڑا وی نیہاں آوے یا نہ آوے
تے وعظ کرے تدھ حال اوہناں دا جہ منقال ہا نی
ست حال زبانوں شعر نصیحت اوہ بزرگ الا ئے

وخلقونی علی الاحوال ایکہا

جس رب ہدایت چاہی چنگے ہو[1] الہام کیتا
اوہ ناصح ظاہر باطن وچہ سب راہ ہدایت لاوے
راہاں طرف وصال خدا دیاں نردا نال دکھائی
وچہ روح البیان تحقیق مصنف لکھے حقیقت ساری
تا اگلی آیت حق بولے کر ہو خدا نے نازل کیتی

---

[1] کنارے شام کے یہ شہر ہے ۱۲ [2] یعنی ایک جوان اور ایک بوڑھا دونوں مراد ہیں کہتے ہیں کہ ان دونوں کا نام روح البیان ہے [3] یعنی تمہاری شغل اور ہمارا شغل مساوی ہے سلوک کے شغل ہیں ۱۲ صاحبی عنی اللہ عنہ شد تین دن تک بدون کسی طعام کے رہے تو پھر ان کے دل میں آیا ۱۲ روح البیان [1] بہت التفات کیا پھر انکو نہیں دیکھا ۱۲ روح البیان [2] وہ آنحضرت صلعم کی برادری کی طرف سے ہو خدا اور اطمینان کے لئے عالی شان ہے ۱۲ روح البیان [3] رسباح المنیر میں ہے کہ کفار نے آنحضرت صلعم سے بلایا تھا تاکہ اپنے باپوں کے دین کو تو چھوڑ دیں تب یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا
بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ
حَيْرَانَ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ
هُوَ الْهُدٰى ؕ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
وَاتَّقُوْهُ ؕ وَهُوَ الَّذِىْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ؕ قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَلَهُ
الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ
الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝

کہہ کیا پکاریں ہم سوا اللہ کے اوس چیز کو کہ نہ نفع دی ہمکو اور نہ ضرر دی ہمکو اور کیا پھیرے جاویں ہم اوپر ایڑیوں اپنی کے پیچھے اوس وقت کی کہ ہدایت کی ہمکو اللہ نے مانند اوس شخص کے کہ ڈال دیا ہی اوسکو شیطانوں نے بیچ زمین کے سراسیمہ واسطے اوسکے یار ہیں۔ کہ پکارتے ہیں اوسکو طرف ہدایت کی کہ چلا آ ہماری پاس کہہ تحقیق ہدایت اللہ کی وہ ہی ہدایت اور حکم کئے گئے ہیں ہم کہ مطیع ہوویں واسطے پروردگار عالموں کے اور یہ کہ قائم رکھو نماز کو اور ڈرو اوس سی اور وہ وہی ہے کہ طرف اوسکی اکٹھے کئے جاؤ گے اور وہ وہی ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو ساتھ حق کے اور جس دن کہتا ہے کہ ہو پس ہو جاتا ہے بات اوسکی سچ ہے اور واسطے اوسکے بادشاہی ہے جس دن کہ پھونکا جاویگا بیچ صور کے جاننے والا غیب کا اور ظاہر کا اور وہ ہے حکمت والا خبردار

کہہ بن رب اسیں پوجا ہاں جس دس نفع زیان نکائی
تے بعد ہدائت کیوں اسیں مڑیئے طرف کفر رسوائی ۔
ایہ مثل اوس شخص جو ڈالیا جنہوں وچہ زمین شیطاناں
کر حیران سدن تس یارا اتول ہے اساں جاناں ۔
کہہ دین اسلام اللہ دا اوہو دین سچا ذی شاناں
تے حکم اساں جو تابع ہوئے کارن رب جہاناں
تے حکم ہویا جو پڑھو نمازاں ڈرو کنوں جبارے
ہی اللہ اوہ جو طرف اوسدے تسیں کٹھے ہو سو سارے
ہی اللہ اوہ جس حق دینال زمین آسمان اوپائے
تے اوہ دن یاد کریں جو جسدا خود خالق فرمائے
مردیاں نوں جو زندی ہو دو زندی ہون اوہ سارے
ہے بات خدا دی سچی اسوچہ خلق نہیں دم مارے

Marfat.com

ہو بادشاہی رنبوں جد پھو کیا جاسی وچہ کرنائیں
کیا بتاں نوں اسیں پوجئے بعد اسلام ہدایت چالے
تا ہوئیے مثل اوس شخص جو جسنوں راہ رسدیوں شیطانے
اوہ ڈگ گڑھے وچہ ایدہر اودھر پھر دا نال حیرانی
آجا طرف اساڈی ہی ایہ چال نبیؐ سرور دی
جے کہیا شیطان مناسی ڈلسی حشر ہووے رسوائی
استہوت[1] معنی گمراہ کیتا بہکایا سٹ پایا
ولہ الملک کہیا جو اُسدن ملک مجازی سارے
تے صور[2] ایہی جویں سنگ جو اسوچہ پہوک فرشتہ مارے
اہل سنت اجماعوں صور اوہ سنگ ایہی فرمایا
پہلا نفخہ خلق مریسی دوجے نفخے جیوے
سوفسطائی کہن عالم ہک امر اعتقادی آئیا
نام گمراہ فرقہ کا
بھی رد اونہاندے جیہڑے منکر ہوئے حساب حشر دی
ہے اسوچہ رد اونہاں جو منکر کنوں قیامت آئے
بھی فلسفیاں رُوہی جو کہن قدیم ہیولے تائیں
جو کُن تھیں[3] پیدا کر سکے اوس مادی لوڑ کیا ئی
جواب اسدا بھلا دسن مادہ کتھے سی آسماناں
نہ مثل نمونہ[4] سی کسی پہلے بن مادے سب ظاہر
بھی اہل شرک دارد جو ربدے نال شریک ٹھیراون
جو جیہاں صفتاں ربدیاں ایویں ہورس دیوچہ آئیاں
کہن جویں یزدان کریندا پیدا نیکیاں تائیں

جانن ہار اغیب اتے حاضر حکمت خبراں سائیں
بھلا ہو جائیے مرتد ہور مشرک چھڈ اسلام نرالے
وچہ ٹولے گمراہی والے سٹیا پکڑ دھگانے
تا یار اتے غمخوار اوسدے اوس ستن کہن زبانی
اتے شیطوں کھچے طرف اپنی تا جان تردد پھڑ دی
تے جے مومناندے آکھے لگا ملے نجات رہائی
یا غلبہ کیتا زاہدی اور عباسی وچہ فرمایا
جا سن ٹٹ اتے ملک حقیقی رہے فقط جبارے
عمرو بن العاصؓ کنوں وچہ خازن نقل حدیث پیاری
اسرافیل پھو کیسی جسوچہ دو نفخے جویں آئیا
ہک نفخہ صعق ہک بعثت نفخہ جہت حساب دسیوے
نہ وچہ حقیقت عالم ہی اتھ رد تنہاں فرمایا
تے کُن تھیں خلق دوبارہ ہووے جو جو فانی پڑھدے
تے مر کے زندی ہون کنوں بھی جہڑے منکر پائے
تے مادی باجھ خلق دا ہون دوبارہ مندے ناہیں
جو قادر ہووے کر معدوم خلق مر خلقے بھائی
یا مادہ زمیں اتے انساناں ہور طیور حیواناں
بن مادی خلقن قدرت کویں نہ [illegible]
وچہ ذات صفات اوسدی سنگ یعنی پتی دار مناون
بالاستقلال یعنی خود ذاتوں صفتاں غیراں پایاں
تے اہرمن[5] بدیاں خلقی ہے ایہہ شرک بلا سمجھائیں

[1] یہ مثال ہے اوسکی جسکو غولوں (پنجابی بڈاوے) نے جنگل میں گمراہ کیا ہو یعنی اگر ہم اسلام سے روگردان ہو کر کفر اختیار کریں تو ہم بھی اوسکی مانند ہیں جیسے کہ اونکی مثال بیان ہوئی ۱۲ حلوائی [2] کہا مجاہد نے شکل صور کی بوق (نرسنگا) کی طرح ہے اور کہا ابو عبیدہ نے صورت جمع صورت کی ہے یہ قول ہے حسن بصری کا اور قول ماننے والا بہت صحیح ہے ۱۲ خازن [3] مادہ یعنے اصل خلقت کا ۱۲ [4] اگر کوئی شبہ کرے کہ یہ چیزیں تو بنائی گئیں مگر اونکو مٹا نہیں سکے گا جواب کُن کے حرف سے بوضاحت معلوم ہوتا ہے کہ کُن یعنی ہو جا بجا اوس شے کو بولتے ہیں جو اول میں فنا ہو اور جواب ہی اونکا جو کہدیں کہ ایک دفعہ اتفاقاً آسمان وغیرہ بن گئے اب دوبارہ نہیں بن سکتے پس قول الحق سے انکا جواب واضح ہوتا ہی ۱۲ [5] یہ عقیدہ آتش پرستوں کا ہی ۱۲ خلاصہ

عالم الغیب والشہادۃ اسوچہ فلسفیاں رد پیارے
حکم خبیر[1] اندر رد اوہناں جو عالم فرضی کہندے
بنی کہیا جد زمیں فلک رب خلق فراغت پائی
اوس منہ لایا ہویا سنگ اوسدے نظر عرش ول رکھدا
ابوہریرہ کہے میں پوچھیا سرور جن انسانوں
عرض کتیم اوہ کہیا فرمایا اوہ ہی ایڈ وڈیری
عرض کتیم اوہ کہیا قرن تا دسیا وڈا بھارا
ہی دائرہ وڈا وچہ اوسدے جویں عرض زمین آسماناں
تے نفخے تن ہوسن پس پہلا نفخہ فزع ایہائی
تے دوجے نفخے خلق تمامی ہوش حواس ونجاوے
کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ جیوں رب وچہ قرآن بتایا
تریجے نفخے قبراں تھیں سب خلق جواوے سائیں
خلق ساری جد فانی روح رکھیون وچہ کرناء دے
مگر ہک ہڈی پاس کمر جو عجب الذنب سداوی
وت نال اوسی دے روز قیامت خلقت رب جواوے
جو پیٹاں وچ درندیاں آیا یا آبی حیوانا ں
یا ڈُبّ موئی وچہ پانی لگا سورج ناہ تنہاں نوں
ایہ بعد اوسدے جاں تلی عرش دیوں زندگی مینہ وسیوے
پھر حکم کرے رب بندیاں اگن پس اوہ اگن سارے
جاں کٹھی کر سب اجزاواں رب کامل بدن بناوے
وت عرش اٹھاون والیاں ملکاں زندہ رب فرماوی

جو کہن[1] [illegible]
ایہہ وچہ تفسیر خلاصے فتح محمد ہوریں لکھیا
پھر کرناؤ کر پیدا دتی اسرافیل الٰہی
جو حکم ہووے کد پھوکن دا وچہ اوس کرناؤ دی تکدا
ہی کیا صورتا فرمایونے اوہ ہک سنگ پچھانوں
گھیرے مثل[3] زمین آسماناں اوسدا پھیر چوپھیری
قسم اوسدی میں قبضے جسدے جان میری ہی پارا
تے گنتی روحاں[4] جتنی اسوچ ہین سوراخ نشاناں
جاں خلق سنے ایہہ[5] نفخہ جانن موت یقینوں بھائی
تا فانی ہووے خلقت ساری ذات ہکو رہجاوے
ہر شے ہووے ہلاک مگر اوہ ہکو ذات بقایا
سنہ دوہاں نفخیاں چالی سالاں مدت ہوگ منائیں
گوشت پوست ہڈ ہر ہر دی بھگے ہون زیاوے
اوہ رہی سلامت اذن الٰہوں مٹی اوس نہ کھاوے
کُل کھنڈی پئے جسم انساناں رب جمع فرماوے
ہور وچہ زمین ملے یا سڑکے ہوئے گم نشاناں
یا سواہ ہو کے اڈن تنہاں ہون جمع سب جانوں
اوہ چالی[6] سال وسے پانی گز باراں تھیں چڑھ جاوی
زمینوں جویں انگوریاں اگن روح البیان نتاری
سوا روحاں کجھ چیز نہ باقی خلقت تھیں رہ جاوے
پھر جبرائیل اتی میکائیل اتے اسرافیل اوٹھاوے

[1] اسواسطے جو ہر معلوم یا غائب ہی یا حاضر پس جزئیات غائب اور حاضر سے خارج نہیں نہ معلومات الٰہی سے باہر ہیں جواب غائب خلقت کی نسبت فرمایا جو کوئی چیز خدا تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں جیسے ذات صفات الٰہیہ جو غیب الغیب ہے، پس یہ غیب نسبت خلقت کی ہے ۱۲ حلوائی۔ [2] یعنی عالم فرضی اور اعتباری ہے اسواسطے جو حکمت واقعیات سے ہے نہ از روئے اسکے غیر کے ۱۲ [3] مثل گھیرے زمین اور آسمان کی اوسکا گھیرا بڑا ہے ۱۲ روح البیان [4] تمام خلقت کے روحوں کے لئے ۱۲ روح البیان [5] کوئی شئے دنیا کی اشیاء میں سے نہ رہیگی مگر پکڑ لے گی اونکو دہشت اور گھبراہٹ از روئے روبرو ہونے حساب کے ۱۲ روح البیان [6] یعنی بارہ گزوں سے زیادہ چڑھ جائیگا ۱۲ روح البیان

تا اسرافیل پھوکی وچہ صور اُڈن اروح تمامی
مکھیانو انگوں نکل زمیں آسمانان پھرن گرامی

سب تھیں مُہرے شاہ رسولاں قبروں ہوسن باہر
پھر کُل شاہ رسُل دی اُمت اُٹھے ظاہر باہر

تیتری سال عمر ہر ہر دی کامل خوب جوانی
بولی سریانی[1] ول ربدی ٹرن شتاب عیانی

ایہ خالص اہل ایماناں سندی حالت اوس دہاڑی
تے کافر کہن ایہہ سختی دا دن جسدی دہشت مارے

حفات عرات وچ میدان قیامت کھڑی کچیون
اوہ دینہ پنجاہ سالاں دا رب نے ویکھی تنہاں سدیون

خلقت رو دی تا جو ہنجوں اکھیں دے سُک جاون
وت خون روون تا ٹھوڑیا نتائیں ہڑ ہنجواندی آون

لگام دیوے رب اونہاں تے کری جو چاہی سنگ تنہاندے
توں لازم پکڑ اسلام حقیقی تے تسلیم جو پھاندے

تا جو ملے خلاصی تے اوہ ترک وجود ایہائی
جو اپنا آپ نہ دسے ڈھونڈی فقط رضاء الٰہی

کر تسلیم احکام خدا دی دلوں بجانوں سارے
اوہ فضلوں حاصل ہون اتے ایہن ولی وسیلہ پیارے

قُلْ اَنَدْعُوْا کہہ کیا پوجاں میں اوس باہجہ خدا دی
جو قدرت کجہ ترکھی ہرگز پاروں ضرر افادے

کیوں جو نہیں وجود حقیقی غیر خدا کسے پائیا
وجود نہیں کجہ جسدا اوہ کد پوجن لایق آیا

وَنَرُدُّ عَلٰٓی اَعْقَابِنَا تا پھری اُلٹے سنگ شرکدے
اُسدے بعد جو راہ پائے اونہاں طرف توحید مالکدے

مثل اوسدی شیطاناں جسنوں وچہ میدان نفسدے
وہم تخیل راہوں مار یا کر حیران اُس دسدے

جانے نہیں جو کتول جاواں ڈانواں ڈول پھریندی
تے یار قوی[2] نظر یہ فکر ہدایت طرف بولیندی

اوہ آکھن آ دل ساڈے ہے راہ حقدا پاس اساڈے
تے اوہ مول نہ سُندا ہوندا جاوے دور دور اڈے

قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ راہ توحید ہدایت سائیں
ہی ایہو خاص ہدایت بن اس ہی تفسیر اشیائیں

وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ تی سانوں ہویا حکم الٰہوں
جو تابع ہوئے رب جہاناں نکل نفس ہواؤں

لذاتاں شہوات فنا کر اپنیاں کل صفاتاں
بقا باللہ سنگ تابع ربدے ہوون تدوں

تے قائم کرو نماز حقیقی نال حضور دلاندے
پر باہجوں[3] ملیاں مرشد کامل قلب حضور پاندے

جد لگ قلب نہ ذاکر تھیوی نہیں حضور کدا ہیں
اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ توں فرمایا سدیو پائیں

قائم کرن نماز سندا سن وچہ عرائس لیاوے
ظہور[4] ربوبیت دا وچہ عبودیت ہو جاوے

[1] یہ سریانی بولی شاید اوسی وقت کے ساتھ مخصوص ہوگی نہیں تو جنتیوں کی بولی جنت میں عربی ہوگی جیسے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ [2] یعنی نظری طاقتوں والے اور صاحب فکر کے اصحاب حقیقی راستہ کی طرف بلاتے ہیں ۱۲ [3] مگر کچھ تھوڑے لوگ ہیں جنہوں کو باطنی فیض اور علم لدنی محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے بجز وسیلے کسی بزرگ کے حاصل ہو جاتا ہے نہیں تو دل کی سختی اور سیاہی کا دور ہونا قلبی ذکر کے سوا محال ہے پس جب دل زندہ ہو گیا تو پھر نماز کی لذت حاصل ہوتی ہے اور دل کی سختی سے محض غفلت ہی غفلت ہے ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ [4] صفات الٰہی جل جلالہ پر ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ۔

Marfat.com

وچہ نماز دسے اوہ پیارا جیوں حضرت فرمائے
اعبد اللہ کانک تراہ کرن عبادت رب انج آئی

گویا ویکھ رہیا توں رب نوں صحیح حدیثوں پایا
ایویں وقت درود نبی نوں چاہئے دھن ٹکایا

نہ باہجہ خدا کجہ دسے ہرگز تقویٰ ایہ فرماندے
وایاک نعبد[1] منہ وچہ تی دل تیرا طرف لوکاندے

بعد اس رب کہیا کہہ پیاریا مکے والیاں تائیں
توحید خلیل اللہ دا قصہ کر کے ذکر سنائیں

ابراہیم[2] تارخ دا بیٹا نوح اولادوں پیارے
تے آزر چاچا سی یا دادا ابراہیم سوہارے

تے چاچے دا دے تائیں بھی پیو کہن مجازاً آئیا
جویں روح المعانی دیوچ فاضل بغدادی فرمایا

تے ابراہیم ولادت ہوئی وچہ نمرود زمانے
وچ کوئی شہر جو گرد نواح کوفے دے خازن آنے

نمرود ڈٹھا وچہ خواب ہک تارا چڑھیا جگمگ کردا
جو سورج چن سندی روشنائی پکڑ پچھاہاں دھردا

نجومیاں تھیں نمرود جو سنیا رات فلانی اندر
شکم مائی دے اندر لڑکا آوے سوہنا سندر

جس تھیں[3] بادشاہی تدھ کھسے کری ہلاک تسانوں
خدائی تیری خاک ملاوے اوہ سردار پچھانوں

تا حکم کری اس سال جو لڑکا جمے اوسنوں مارو
تے پاس زماندی مرد نہ جاون شہروں کڈھو یارو

بونہہ انتظام کیتا نمرود نہ پاس زناں کوئی جاوے
پر جو کم خدا نے کرنے کون اوہ روک ہٹاوے

نمرود ہک سخت ضرورت کارن باپ خلیل سدایا
جو اوسدا بڑا امین مصاحب سی جن پاس بولایا

پر حکم دتا جو گھریں نہ جاویں سدھا میں دل آویں
وچہ دربار آیا اتی مڑدیاں کرے خیال اوتھاویں

ذرا بال بچے نوں مل چلاں جاں گھر وچہ قدم ٹکایا
تا نظر پئی زن طرف نہ ہرگز دل قابو وچہ آیا

جاں ہمبستر زن سنگ تا نافہ کستوری دا جھڑیا
خالی ناف ہرن دی ہوئی در صدف وچ ڈریا

جاں ابراہیم خلیل اللہ وچہ شکم مادر دے آئے
وت خبر نجومیاں دتی دایاں شاہ گھریں بٹھلائی

تاں حاملہ زناں اتے لڑکیاں اوپر سخت قیامت آئی
کئی حمل گری پر جس رب رکھی اوسنوں کون دکھائی

جاں[4] مائی حضرت قرب ولادت شہروں نکلی ڈردی
ہک غار اندر ڈر لڑکا جنکر مڑ گھر ڈردی وڑدی

باہر جانت شیر چھنگاوے خبر لیاوے مائی
محافظت تی تربیت غیبوں پلدا بنی الٰہی

انگشت مبارک منہ وچہ رکھی شیر انگل تھیں جاری
ہکدن وچہ مہینے جتنا ودھے فضل رب باری

تن ماہ تے ہک سال رہیا وچہ غار خلیل ربانا
ویکھن وچہ جوان دسیوے عقلوں بہت سیانا

[1] یعنی زبان سے کہنا کہ ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور دل میں امید حور قصور وغیرہ کی رکھنی گویا یہ غیر خدا کو پوجنا ہے نہ خالص خدا تعالیٰ کو ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ [2] بعد ایک ہزار دو سو تراسیٹھ نوح علیہ السلام کے ۱۲ خلاصہ [3] اسی علاقہ کے قطعہ میں ہوگا اور اوسکے ہاتھوں تو اور تیری قوم کے لوگ ہلاک ہونگے ۱۲ [4] ایک روایت میں ہے کہ آپکے والد نے اٹھا کر ایک سرنگ کے کنارے پر آپکو رکھکر آگے پتھر دے دیا تھا ۱۲

Marfat.com

تا غار اوسے وچہ ہکدن ماں نوں آکھیا نبیؐ آلہی
جو مینوں کڈھ ایتھوں تا غار عل باہر لیاندا مائی

تا دیکھ آسمان زمین پیدایش فکروں نظر دوڑاوے
آکھیوں جس میں پیدا کیتا روزی نت پونچاوے

ہے اوہو میرا رب اوسے دی کرن عبادت آئی
جاں طرف آسمان ڈٹھا سر چک ہک تارا نظر پیائی

کہیا رب میرا ایہہ تے جاں تارا حضرت ڈٹھا لہندا
فرمایا ایہہ عاجز تے جد چڑھیا چن سو ہندا

جاں اوہ بھی ڈبدا ڈٹھا کہیا ایہ بھی رب نکائی
سبھناں تھیں دل چک حقیقی ربول واگ بھنوائی

تا فرمائیوس ہے اوہو رب جس زمین آسمان اوپائے
چن تاری اتے سورج سارے وچہ فرمان دوڑائے

تے اینویں آزر تائیں آکھیا ابراہیم سیانے
باہجہ اللہ کیا پوجیں غیراں قول جویں رب دانے

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْٓ اَرٰىكَ
وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ
قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ
بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ
مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ
اَكْبَرُ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ اِنِّيْ وَجَّهْتُ
وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

اور جب کہا ابراہیم نے واسطے باپ اپنے آزر کے کیا پکڑتا ہی تو بتوں کو معبود تحقیق میں دیکھتا ہوں تجکو اور قوم تیری کو بیچ گمراہی ظاہر کے اور اسی طرح دکھاتے تھے ہم ابراہیم کو بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور تو کہ ہو یقین لانیوالوں سے پس جب ڈھانپ لیا اوسکو رات نے دیکھا ایک تارے کو کہا یہی ہے پروردگار میرا پس جب چھپ گیا کہا نہیں دوست رکھتا میں چھپ جانے والونکو پس جب دیکھا چاند کو روشن کہا یہی ہے پروردگار میرا پس جب چھپ گیا کہا اگر نہ ہدایت کریگا مجکو پروردگار میرا البتہ ہو جاؤں گا میں قوم گمراہوں سے پس جب دیکھا سورج کو روشن کہا یہی ہے پروردگار میرا

Marfat.com

یہہ ہی سب سے بڑا پس جب چھپ گیا کہا ای قوم میری تحقیق میں بیزار ہوں اوہنیز سے کہ شریک کرتے ہو تم
تحقیق میں نے متوجہ کیا منہ اپنے کو واسطے اوسکے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو توحید کر نیوالا ہو کر
اور نہیں میں شریک لانے والوں سے

جاں[۱] پیونوں کہیا خلیل کیا توں پوجیں تباں واہی
اساں[۲] ایویں ابراہیم نوں ملک زمین آسمان دکھائے
جاں رات پئی اہک تارا ڈٹھوس کہیا میرا ایہہ سائیں
جاں چن روشن چڑھیا کہندا ایہہ میرا رب آیا
تاں ہیں ٹھیک[۳] ہدیٰ اس قوموں جنہاں راہ بھولایا
تا فرمایا رب میرا ایہہ جداوہ وچ پردے ہو یا
ہیں اسول کیتا منہ اپنا جس دھرت آسمان اوپائے
ملکوت مبالغہ صیغہ ملکوں وچہ سراج لیہا یا
ابن عباس کہیا جو خلقت وچہ زمین آسماناں
اک پتھر اپہ کھلاتاں ہویا کشف خلیل آلہی
کرسی عرش اتے جو کجھ خلقت وچہ زمین آسماناں
تے کنوں علی مرفوع روایت وچہ سراج لیا یا
اہک شخص ڈٹھا برائی دیو وچہ ابراہیم سوہارے
پھر سو ڈٹھا بدکاری کردیاں ہویا ہلاک دعاؤں
تا رب فرمایا ابراہیما تدھ قبول دعائیں
جو بندی میرے ہن تن قسم ہک تاٹ کنوں گناہاں
تاں کرن عبادت میری تے یاں روز قیامت والی

قوم سنے میں دیکھاں تینوں وچہ ظاہر گمراہی
تا ہودی کنوں یقین کمنیاں اہل الشرک[۴] دبائے
جاں اوہ چھپیا کہنا نا چاہاں چھپنے والیاں تائیں
جاں اوہ بھی ڈوبا فرمایا جے رب نہ راہ دکھایا
جاں سورج روشن چڑھیا ویکھیا ودا نظری آیا
تاں فرمایا ای قوم میں شرکوں ہاں بیزار کھلویا
میں[۵] طالب حق نہ اوہناں تھیں جنہاں شرک کمایا
اتے مبالغے کار[۶] ن جیوں رحموت اندر فرمایا
یا زمین اسمان آیات ڈٹھی سب ابراہیم عیاناں
تخت الثریٰ تھیں عرش تائیں سب نظر آئی بادشاہی
تاں جو اپنا جنت وچہ مقام ڈٹھا وی شاناں
جاں زمین آسماناں خلقت حال خلیل تائیں دسیا یا
دعا کیتی[۷] حق اوسدے اونویں ہویا ہلاک پیاری
وت ہور ڈٹھا بدکار تاں چاہیا کرے دعا بناؤں
توں بندیاں میریاں بندی حق تاں کر بری دعا کدائیں
تاں کراں معاف اتی دوجا قسم جو ہوون نیک اگاہاں
اوہن طرف میری جے چاہاں معاف کراں بدچالی

[۱] قصہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جائز ہے کہ اگر چھوٹا بڑے کو سمجھاوے اور اللہ جل جلالہ کے معاملہ میں بیجا ادب کر نیکا لحاظ نہ کرے
یعنی بڑے کو توحید کا راستہ بتانے میں کوئی ادب اور لحاظ نہ کرے ۱۲ خلاصہ [۲] یعنی جس طرح دکھائی ہمنے ابراہیم علیہ السلام
کو آزر کی گمراہی اور اوسکی قوم کی اسی طرح دکھائی ہمنے ابراہیم کو ملک زمین اور آسمانوں کی ۱۲ مواہب الرحمٰن۔ [۳]
اور آزر آپ کے چچے کا نام ہے یا آپ کے دادے کا یا نام ہے بت کا یا شہر کا پس چچے اور دادے کو بھی باپ کہتے ہیں اور
روایت کی ہے ابن منذر نے سلیمان بن صرد سے کہ آزر آپکا چچا تھا ۱۲ روح البیان [۴] ملکوت یعنی بڑی بادشاہی باسواسطے
کہ ملکوت مبالغہ کے لئے ہے جیسے رحموت اور رعنوت اور رحموت کی ہے واسطے مبالغے رحمت اور رعنت اور رحمت کے
اور کہا ابن عباس نے خلقت زمین اور آسمانوں کی ۱۲ تفسیر سراج المنیر [۵] یعنی یہ قصہ لکھوی نے بھی نقل کیا ہے پس جب حضرت ابراہیم علیہ السلام

جے چاہاں کراں عذاب اوہناں نوں ویکھ سراج منیروں
تے لیکون من الموقنین اتھ حضرت ابن عباس بتایا
پس کنوں[۲] اعمال خلائق شی کوئی رہی پوشیدہ نہ کائی
تا دیکھ گنہگاراں نوں لعنت کرے خلیل اُتھائیں
تاں موڑ لئی اوہ نعمت خالق کنوں خلیل پیارے
انک لا تستطیع معی صبراً کہیا خضر جویں موسیٰ تائیں
قال ھذا ربی اسوچہ بوہنہ تاویلاں آئیاں
یعنی پہلا کویں رب میرا ہووی جو خود ڈوب جاوے
کاہن ہور نجومی تاریاں پوجا کردے واہی
تنہاں ظاہر کفر نتارن کارن سن ایہ سخن الائے
جاں عجز اتے نقصان اوہناں دا دیکھن تنہاں پوجا رے
جمہور مفسر ہین موافق قول اسی دے بھائی
ہن ایہ تاویلاں[۶] رد کر کہیا فخر الدین جو رازی
حسینی وچہ جاں رات ہوئی اتی تارا دسیا باہر
اوہ چوہدویں رات آہی جد تارا لتھا چن دسیا ہا
ایویں سورج روشن بوہنہ جد نکلیاں لوک دسیا ہے

بھی کنوں[۱] معالم خازن نالے لکھوی دی تحریروں
جو ظاہر اتے پوشیدہ جو کچھ نظر خلیلے آئیا
تے ہر ہر چیز جو نکی موٹی سب ویکھائی سائی
تا رب[۳] فرمایا طاقت اوسدی پاس تیری ہی ناہیں
مت ویکھ برایاں لعنت کرکے دوہیں جہانی مارے
جان[۴] تنے واقع ویکھ ناہ جریا حضرت موسیٰ سائیں
اھذا ربی استفہام اسوچہ محذوف گواہیاں
یا حذف[۵] یقولون ہی اس اول کہن مفسر ٹھاوے
اتے مدبر کہندے تنہاں تدی خلیل الٰہی
تا ہستی ہور حقیقت تاریاں ظاہر چا فرماوے
تا کرن خیال عبادت لایق ناہ کوئی بن غفارے
جو اسوچ نا کوئی شبہ نہ خطرہ ناہ کوئی قصی واہی
تے اس تاویل اوپر بہوہنہ و تا اندر اس مرد نمازی
اوہ زہرہ سی یا مشتری کہناں پوجیا ارسوں ظاہر
تا ڈٹھو تے جو قمر پرستاں سجدہ چن بجایا
وڈا رب تس جان کریں سر سجدہ پوچہ پاوے

[۱] اور حضرت صلعم خبردار ہیں اُمت کے تمام اعمال پر اور اُمت کے اخلاص اور نفاق اور ایمان کے درجات پر بھی مطلع ہیں بلکہ کل [illegible] اپنی اپنی اُمت کی خبر تھی جیسے ختم المفسرین والمحدثین حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ العزیز نے اپنی تفسیر [illegible] ویکون الرسول علیکم شہیدا کے لکھا ہے دیکھو شروع پارہ دوم ۱۲ [۲] یعنی ایک کشتی کا توڑنا اور ایک لڑکے کا قتل کرنا اور دیوار کا کھڑا کر دینا دیکھو شروع پارہ سولاں ۱۲ [۳] اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا جب آپکی قوم نے دانت شہید کیا تو اسوقت بھی آپنے بددعا نہ فرمائی بلکہ فرمایا اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون یعنی اے اللہ تبارک وتعالیٰ میری قوم کو ہدایت کر اسلئے کہ یہ میری شان کو ٹھیک نہیں جانتے کیونکہ آپ کو اللہ جل جلالہ کی طرف سے تعلیم تھی اور آپ علوم الاولین والآخرین کے واقف تھے ۱۲ حلوائی عفی عنہ۔

[۴] تفسیر کبیر میں ہے کہ ایک لحظہ کے لئے بھی شرک کا کلمہ زبان پر اعتقاد کے ساتھ صادر ہونا محال ہے اور یہ بات قرآن شریف کے قراین اور مقبول دلوں کے درست نہیں ہو سکتی ہے اسواسطے کہ آپ پہلے ستاروں کے دیکھنے کے اپنے ماباپ کو عاجز کر چکے تھے جس وقت آپنے اپنی والدہ سے دریافت فرمایا تھا کہ تیرا رب کون ہے تو اسنے جواب دیا کہ خاوند میرا فرمایا اوسکا رب کون ہے جواب دیا نمرود فرمایا اوسکا رب کون ہے جواب دیا چپ رہو پس جو شخص پہلے زمین اور آسمان کے عجائبات دیکھ چکا ہو پھر وہ ملکوت کے دیکھنے میں کس طرح شبہ کر سکتا ہے ۱۲ فقیر حلوائی عفی اللہ عنہ

[۵] یعنی یہ کہتے ہیں کہ ستارے اور چاند اور سورج ہمارے رب ہیں ۱۲ فقیر حلوائی عفی اللہ عنہ

Marfat.com

تا تنیں جائیں استفہام یا زعم کفاراں پاروں
تا فرمایا بیزار ہویا میں اہل شرک دے راہوں
اوہ کیوں شک کرے رب اندر دیکھ عرفان الٰہی
تے شاہ رسل[1] نوں علم ہویا جو وچہ زمین آسماناں
وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا دعا ایہ منگدے اذن الٰہوں
پر علم نبی دے کھسن وچہ کوئی نص نہیں دسیائی
اکثر مشرک بندی رب اتے ملکاں اوسدیاں تائیں
وچہ احسن صورت جو اس جیہی صورت ہور نکائی
مگر فرشتے[2] وچہ آسماناں ایہن چھپے تمامی
دل نیت[3] جو ایہہ بت ربدے کرن قریب اسانوں
تے عرب اندر جس بت پرستی ظاہر کیتی پیارے
اوہ عمر وحی دا بیٹا کیوں جانب شام سدھائے
پوچھیا ایہ تسیں کنہاں پوجو کہندی بتاں دے تائیں
تے جد مدد اونہاں بتاں پاسوں ہاں اسیں طلب کریندے
تا وچہ زمین عرب لیجاواں میں اس ٹھاکر تائیں

فرمایا کیا ایہہ رب میرے جو ڈوب جاون ہنجاروں
جس ملکوت ڈٹھے اتے ہویا وچہ یقین اصلاحوں
اس تاویل بناں سب خامی تاویلاں ہور بھائی
بھی جہت ترقی علم دعائیں ایہن نبی عیاناں
پھر کویں قبول نہوئی ہووے جو سنگ اذن خداؤں
بلکہ عکس اسدا دسیاوے جیوں مذکور تھیائی
جلد دوسری منزل اول میں
کہن معبود اتے نالے رب دا متن جسم بلائیں
اتے ملائک بھی وچہ سوہنی صورت ایہن بھائی
پس شکل اونہاندی بت بنا کے پوجن لگے خامی
تے نالے قرب ملائک سندا سانوں ہووے عیانوں
تے دین خلیل بگاڑیا اول جس موذی ہتیارے
تے بت پوجیندی لوگ اوس وچہ زمین بلقاء دسیائے
اسیں مینہہ اونہاں تھیں ہاں جد منگدی وسی مینہہ تداہیں
تا مدد سانوں ہووی کہندا ہو مینوں ہک دیندے
جو عربی لوگ اس کرن عبادت مدد چاہن اتھائیں

[1] جس طرح فرمایا حضرت صلعم نے یعنی میرا رب میری خواب میں احسن صورت کے ساتھ آیا پس فرمایا اللہ عزوجل نے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ملائک ملاء الاعلیٰ میں کس چیز کی خاطر جھگڑتے ہیں میں نے عرض کی کہ اے میرے مولا میں نہیں جانتا پس اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی کف دست میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھی پس میں نے اپنے پستانوں میں اوسکی ٹھنڈک محسوس کی پس مجھے سب چیزوں کا علم جو آسمانوں اور زمین میں ہیں دیا گیا رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح مواہب جلد اول صفحہ ۱۶۲ و ۱۶۳۔ [2] اور امام فخر الدین رازی نے لکھا ہے کہ جب لوگوں نے عالم سفلی کے حال کا بدلنا ساتھ بدلنے احوال ستاروں کے دیکھا مربوط ہے تو گمان کیا انہوں نے سعادت اور نحوست کے ہونے کا ستارگان سے اور اونکا طوالع میں واقع ہونا پھر غالب ظن ہوا اکثر خلقت کا کہ اس عالم میں نیکی اور بدی کا ہونا ستارگان کے سبب سے بھی ہے تو پھر اونکی تعظیم بڑھ گئی ۱۲ کبیر [3] یا انہوں نے ستاروں کی عبادت کی پھر جب وہ ڈوب گئے تو پھر ہر ستارے کی جگہ انہوں نے بت بنا لیا اور لگے انکی پرستش کرنے اور اس عبادت سے انکی غرض تقرب کا حاصل کرنا ستاروں کی طرف تھا۔ اسی لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبیوں کو انمیں مبعوث فرمایا۔ روح المعانی ف مگر جس طرح بوٹیوں میں تاثیر ہے اگر اسی طرح سمجھا جائے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ستاروں میں بھی تاثیر رکھی ہوئی ہے سعادت اور نحوست کی مثال زحل اور مشتری وغیرہم کی ہے جیسے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے فی یوم نحس مستمر سورہ قمر یعنی ہم قوم عاد پر آندھی لائے جو تمام نہ ہوا اور وہ دن چہارشنبہ کا تھا اور دوسری جگہ فرمایا نحس دنوں میں اور یہ سات دن سات ستارے ثوابت ہیں سات آسمانوں میں پس مولوی اسمٰعیل دہلوی نے تقویت الایمان میں ستاروں کی تاثیر برحق جاننا شرک لکھا ہے پس وہ قرآن سے منکر ہے پس سمجھنا چاہئے جو خدا تعالیٰ نے تاثیر رکھی ہے ستاروں میں ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ [3] اُن دنوں وہاں عمالقہ کی حکومت تھی اور عمالقہ املاق کی اولاد سے تھا اور کہا گیا ہے عملیق بن لاوی بن سام بن نوح علیہ السلام ۱۲ روح المعانی

Marfat.com

تا عمرو تائیں بُت دتا اوہناں نام ہبل تس کہندے
پس مکے وچہ لیا اوس بُت نوں کردے کھڑا پوجیندے

تے لوکا نتائیں کہندا کرو عبادت اس بُت سندی
اوتھوں وچہ عربدے پھیلی مرض شرک دی گندی

اوہ شاہ رسل دی برکت پاروں اللہ مرض گوائی
تے فرمایا ہن مڑ کے اتھ ایہہ مرض نہوسی کائی

جو چال عربدی چلن والیاں مشرک بدعی کہندے
اوہ ٹولہ[1] نجدیاں ایت زمانے بنن نہ خالص بندے

مگر جو سجدہ کرے عبادت مشرک پیش کسے دے
ایہ بیشک شرک اتے تعظیمی کہن حرام سعیدی

یا قادر مختار کسے نوں جانے باجھ الٰہوں
جو باجھ خدا دے اذن ایہ آپوں دیوے ضرر اصلاحوں

یا مستقل ناصر خالق غیراں عالم غیب پچھانے
یا ہور ایویں کسے صفت اندر رب نال شریک جو جانے

جو رب جویں مختار اتے قادر ایویں قدرت غیراں
اس عقیدیوں مشرک تھیوے ذرہ ہون نہ خیراں

جے مظہر عون الٰہی جانے اولیا واں دے تائیں
ہے ایہ عرفان جو شرک کہی اس ودھ خود مشرک پائیں

غیر پوکارن معنی اصلی بتاں پوجن آئیا
تے لکھوی جیہاں اس وچہ ناحق ولیا ننال رلایا

اوہ سب تفسیراں کنوں مخالف معنے اُلٹ بنایا
کوڑیاں گلاں کر کے اکثر نجدیاں ملک پٹھایا

اشارات

حقائق ملکوتوں[2] محجوب خلیل جاں آزر پایا
تے کنوں ربوبیت خالق دیون منکر کافر پایا

تے معتقد مخلوقات ستاریاں ڈٹھا استقلالوں
تے ملکوت الٰہوں جاتا پہلا ہویا حالوں

کہیا کیا پکڑیں[3] معبود ستاریاں جنہاں قدرت ناہیں
تے مرن جیوندی اونہاں بیچاریاں آپوں طاقت ناہیں

اُنہاں جانی مثل خدا دی آپوں ہن تاثیر کریندے
میں ویکھاں تینوں قوم تیری سنگ وچ گمراہی ویندے

خلیل تائیں[4] آساں ملک زمین اتے آسمان دکھائے
ایہ علم غیباں دا مڈھ ایہی جو وچہ خلیل سوہائے

تا باہجھ[5] اللہ کجھ رہی نہ باقی سبھی غیر اوڈاوے
ایہ کنوں دلیلاں اہل توحید دلیل آہی [illegible]

جاں رات طبع جسمانی پردیاں آن اندھیرا کیتا
اوہ شروع جوانی وقت ایہی جویں صوفی گندے میتا

[1] اوسکا مفصل حال رسالہ رد نجدی میں فقیر نے بیان کر دیا ہے ۱۲ حلوائی عفی عنہ [2] یعنی ملکوت کی حقیقتوں سے پردہ میں پایا ۱۲ [3] یعنی جو ملکوت آسمان و زمین سے انوار ذات اور صفات الٰہی جل جلالہ کے ظاہر ہوتے ہیں سب کے سب ہمنے خلیل علیہ السلام کو طریقے التباس کے ساتھ دکھا دیئے اسلئے کہ خلت یعنی دوستی ثابت ہو اور خلیل علیہ السلام محبت میں مستحکم اور مستقیم تھا جو شوق جمال قدیم کا زیادہ ہو جائے ملک اور ملکوت کے وسیلہ سے یقین کے مقام میں ہمارا دیدار کرنیوالوں میں سے ہو جائے ۱۲ [4] یعنی ابراہیم علیہ السلام نے شروع معرفت کی طرف بولایا اور قوم کے ساتھ جھگڑا کیا اور مقام توحید کا خود بخود خلیل علیہ السلام پر کھل گیا تھا کیونکہ یہ مقام معرفت کا آخری درجہ ہے اور کہا بعض نے آپکو ملکوت اسواسطے دکھائے گئے تاکہ ملکوت کی طرف رغبت نہ کریں بلکہ اُنسے رجوع کر کے متوجہ ہو جائیں طرف خالق جل و علا کی اور کہا بعض نے مشغول ہوئے دلیلوں کے طلب کرنے میں تاکہ حقایق حق تبارک و تعالیٰ کے انکشاف اور مشاہدے کر لیں تو پھر جب انکشاف ہو گیا تو آپ سب سے بیزار ہو گئے اور زبان حال سے فرمایا انی وجہت وجہی للذی فطر السموٰت والارض حنیفا وما انا من المشرکین اور ترجمہ اسکا بیان ہو چکا ہے ۱۲

Marfat.com

جو غلبہ ہووے طبیعت سندا اکثر وقت جوانی
پھر ڈٹھا نفس ستارہ چمکیا یعنی روح حیوانی

جان فیض حیاتی تربیت روح دی ابراہیم دسائی
تا حال زبانوں کہیا خلیل ایہو میں رب ہویائی

جان وت نور قلب دی چمکیاں ڈٹھا نفس ستارا
تا فرمایا میں ڈٹھن ہاریاں یار نہیں آشکارا

جاں کنوں گنایاں نفس ستارا ولد الطلوع نداہیں
حقایق غیبی نظری آئی گنج معارف سائیں

پرورش فیض قلب دی راہوں تا اوسو قت الایا
جو ہی ایہو رب میرا وت جان اوس بھی گھ چھپایا

تا فرمایا جے کری نہ رب ہدائیت میرے تائیں
ذات اپنی ول تا میں گمراہاں ویو چوں آہیں

اوہ گمراہ جنہاں اللہ ولوں پئے حجاب دلاں تے
پھر جاں ویکھیا سورج روح نوں روشن ہویا جہاں تے

جاں تربیت فیض شمس دا پایا کہیدا ایہ رب میرا
پھر چکے جد انوار خدا اتے ڈٹھا شمس ودھیرا

تا فرمایا اے قوم جو پوجو میں بیزار اوہناں تھیں
نہ خالق باجہ وجود کسے میں موڑیا منہ سبھناں تھیں

ایہ حال اوسدا جس شیشے قلب صفائی کامل پائی
تے ظلمت نفس ہا شہواتوں حاصل اوس رہائی

اوہ طرف ستایاں مخلوقات نہ ہرگز نظر ٹکاوے
اوہ بن پکی محبوب کسے ول نظر نمول ولاوے

جو خلت والا شوق اوس ہر دم جلوی پیا ویکھاوے
پھر چھڈ مقصود حقیقی کیوں مل غیراں جھاتیاں پاوے

تشریح

آفتاب از امر حق طبّاخ ما است　　ابلہی باشد کہ گوید او خدا است
آفتابت گر بگیرد چوں کنی　　آں سیاہی زو تو چوں بیروں کنی
اے بدرگاہِ خدا آری صداء　　کہ سیاہی را بدرّد از شعاع
گر گشندت نیم شب خورشید گو　　تا نیابی با اماں جو ایں ازو
حادثات اغلب بشب واقع شود　　واں زماں معبود تو غائب شود
سوئے حق گر آستانہ خم شوی　　وارہی از اختراں محرم شوی

جاں آندا ابراہیم تائیں وچہ شہر لیاندا وسدے
تا نمرود دے پاس گیا لے شکل ڈٹھی بدنسدے

غلام کنیز اس سبھناں شکلاں گرد تخت آشکارا
کہیا خلیل تخت پر کھڑا کہندا رب ہمارا

تس بندی تخت دوالی سن گل ہس خلیل الایا
ایہ عجب خدا جس اپنے نالوں بندیاں حسن ودھایا

لائق آہا رب نوں ایہہ جو ہنڑ اسب تھیں سو ہناں
پھر ابراہیم بندی کرے خدمت نت سیاناں

تے بت پجاریاں نوں نت حضرت منداکہندی آہے
تا قوم اوہناں سنگ جھگڑے اگلی آیت وچ وسائے

لہ اور دکھایا تھا آپکو اللہ تبارک وتعالےٰ نے یہہ سب کچھ اسم محی کے ساتھ جو نام ہے اللہ جل شانہٗ کا ۱۲
سلہ اور اس وقت ساتھ اسم عالم اور حکیم کے تجلی فرمائی تھی اللہ تبارک وتعالےٰ نے ۱۲ روح المعانی ۱۲

Marfat.com

وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ فِی اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ؕ وَلَآ اَخَافُ
مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ رَبِّیْ شَیْـًٔا ؕ وَسِعَ رَبِّیْ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ
اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝ وَكَیْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ
بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ عَلَیْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ
الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَیْنٰهَآ اِبْرٰهِیْمَ عَلٰی ع ۹
قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ۝

اور جھگڑا کیا اس سے قوم اوسکی نے کہا کیا جھگڑتے ہو تم مجھ سے بیچ اللہ کے اور تحقیق راہ دکھائی اُس نے مجکو
اور نہیں ڈرتا میں اوس چیز سے کہ شریک لاتے ہو ساتھ اوسکے مگر یہ کہ چاہے پروردگار میرا کچھ سمالیا پروردگار
میرے نے ہر چیز کو علم میں کیا پس نہیں نصیحت پکڑتے ہو تم اور کیونکر ڈروں میں اوس چیز سے کہ شریک لاتے ہو
تم اوسے نہیں ڈرتے ہو تم کہ تحقیق شریک مقرر کرتے ہو تم ساتھ اوسکے اوس چیز کو کہ نہیں اوتاری اللہ نے ساتھ
اوسکے اوپر تمہارے دلیل پس کونسا دو فریقوں میں سے بہت لائق ہے ساتھ امن کے اگر ہو تم جانتے وہ لوگ
جو ایمان لائے اور نہیں ملایا انہوں نے ایمان اپنے کو ساتھ ظلم کے یہ لوگ واسطے اُنکے امن ہے اور وہ راہ
پانیوالے ہیں اور یہ دلیل ہماری ہے دی تھی ہم نے ابراہیم کو اوپر قوم اوسکی کے بلند کرتے ہیں ہم درجوں
میں جس کو چاہتے ہیں تحقیق رب تیرا حکمت والا علم والا ہے

تے جھگڑا نال اوہدے قوم اوسدی نے لایا — کہیا جھگڑدے او مینڈے نال کیوں لئے نال عقل سجایا
تے میں کوئی نہ ڈیدا تینوں جہڑا رب نال شریک بنایا — جدوں اوہ آپ ہدایت دتی کیوں ڈراں ایہدا
مگروں ایہ جو چاہوے رب میرا اوہ تھیں نئیں کائی — جو رب میرے علم اچ ہر شے گھیر سمائی
تے میں کویں اوہ تسیں اچ تھیں نئیں نصیحت پھڑی جو تسیں شریک ٹھہرائی — تے تسیں ڈردے جنہاں نوں میں فدائے غیر شریک ٹھہرائے

سلہ اسی واسطے حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے یہ کلمہ [illegible] ذکر کیا تاثیرات مثل بتوں وغیرہم کی برحق
ہیں ساتھ اذن اللہ جل جلالہ کے تاکہ مشرکوں کو قادر اور مختار ماننا غلط ہے قابل نجاستوں کی اور نجاستوں سے
خبریں دریافت کرکے اُن پر اعتقاد کرنا بھی شرک ہے ۱۲ عفی اللہ عنہ۔

Marfat.com

جو اوسدے نال تساں پر نہیں دلیل گھلی رب کائی
پس کون گروہ بیخوفی لائق دسّو عقل جے کائی

جو ناہ سنن تے ویکھن ناہ کجہ نفع زیان پوچاندے
ہی لائق ڈرن تباں یا رب تھیں کیوں ناہیں شرماندے

جو لوک[1] ایمان لیائی تے اوس نال نہ شرک ملایا
اونہا نکارن امن بیخوفی بھی تنہاں راہ ہدایت پایا

اتے ایہ دلیل اوستے اساں ابراہیمؑ تائیں سکھلائی
اسیں[2] جسنوں چاہئی اُچّے درجے کرئی اوس عطائی

تے[3] ٹھیک حکیم علیم تیرا رب سنگ صنعت جس چاہی
تس درجے کری اوچیری اندر حکمت علم اصلاحے

جھگڑے قوم اسجہت جو جی توں چھوڑے بُتّ ہمارے
تا ایہہ ضرر پونچا سن بھی اتے دیسن دُکھ تدھ بھارے

تا ابراہیم کہیا تسیں جنہاں بُتّاں پوجن ہارے
ایہہ نفع زیان نہ کرسکن کجہ خوف نہ اونہاں مارے

ظلم معنی شرک اسجاہک معتزلے رد ہوئے
جو معنے[4] ظلم گناہ مطلق اوہ کردے ہین ہنوئی

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ شرک ہے ظلم وڈیرا
لقمانؑ ایہ پندہ بیٹے نوں کیتی معتزلے رد بھیڑا

بھی معتزلہ کہن جو ہووے بہتر حق بندیدے
اوہ رب تے واجب من نشا وچ ہوئی رد تنہاندے

رب کہیا جسدی چاہندی ہاں اسیں کردی شان اوچیری
نہ رب تے شئے کوئی واجب لازم معتزلے رد بھیڑے

جاں سُنیاں جہڑا مومن ظلم ایمان رلاوے ناہیں
ہی بیخوف تا یاراں پچھیا پاسوں بحر عطائیں

ہی کیہڑا شخص جو جس نے سنگ ایمان گناہ نہ کیتا
تا نبیؐ کہیا اتھ معنی ظلم گناہ نہ جاوے لیتا

بلکہ ظلم شرک ہی جیوں رب وچہ قرآن سنایا
انّ الشرک لظلم عظیم ہے شرک ظلم بونھ آیا

اشارات

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ جنہاں اہل ایماناں
جاتا رب نوں سنگ توحید عرفان صفات ایقاناں

جنہاں مخلوقات حوادث نہیں کر استدلال نہ جاتا
مقام مشاہدیوں وچہ عبودیت کجہ ود ہے نہ میتا

تے وچہ احکام ربوبیت وڑ حسن تجلیوں اوسدی
انانیت دادم نہ مارن بعض عارف جویں دسدے

جاں وچہ مقام مشاہدی رہن عبودیت وچہ قائم
تا وچ تمکین اتے صحوا ایہن اوہ دیکھ عرائس دائم

ایہ آخر درجہ معرفت والا ایہی اکمل بھارا
باہجوں شاہ رسلؐ دے ناہ کسے درجہ ایہ آشکارا

[1] اسجگہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مومنین اور مشرکین کے گروہ میں فیصلہ فرمادیا کہ جو مومن ایمان کے ساتھ شرک کو نہ ملائینگے وہ بیخوف ہیں ۱۲ معالم و خازن [2] اونچے درجے علم کے ساتھ یا ساتھ کمال مرتبوں کے از روئے قوت یا نبوت یا خلت کے یا یہ کہ آپکی اولاد میں نبوت عطا فرمائی جس سے قیامت تک آپکو ثواب عطا ہوتا رہیگا اور نام نیک رہیگا اور بلندی درجوں کا سبب بنے گا۔ خلاصہ اور سراج المنیر میں لکھا ہے ساتھ حکمت اور علم کے بلندی درجونکی حاصل ہوگی۔ سراج۔ [3] یعنی علیم ہے ساتھ خلقت اپنی کے پس وہ کرتا ہے جو چاہتا ہے ۱۲ سراج المنیر ۱۲ [4] جو معتزلہ کے نزدیک گناہ کبیرے کا مرتکب ہے مومن نہیں رہتا اور وہ کہتے ہیں جیسے کہ شرک اور ایمان ایک جگہ جمع نہیں ہوتے اسی طرح گناہ اور ایمان ایک جگہ اکٹھے نہیں ہوتے مواہب الرحمٰن افسوس ہے لکھوی پر جو ایسے مضامین سی کان لپیٹ کر گذر جاتا ہے ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ

Marfat.com

جو لا الٰہ الا اللہ دی توحید اندر ہو کامل
پھیر کہیا میں بندہ رہی عبودیت وچہ شامل

ایہ منزل دور دوراڈی فضل خدا بن تھہ نہ آوے
جو اس منزل وچہ ہو کے پھیر عبودیت فرماوے

جے نور ربوبیت دا دیکھ انانیت وچ آئیا
اس کہن تلوین اضطراب مقام اسنوں فرمایا

ایہ معرفت درجی تیک نہ پہونچی ہی جویں بعض الایا
انا الحق کسے سبحانی ما اعظم شانی کسے سنایا

ایہ وچہ سکر اونہاں گلاں بھاویں ہن معذور پیاری
مگر اں ظلم ایہی جو غیر ٹکانے تنہاں بولاری

پس جو وچہ مشاہدے ہو کے رہیا عبودیت پر
تس معرفت تی توحیدوں رکھی رب نگاہ سراسر

اوہ سکراتے تلوینوں موت ہلاکت رنج نہ پاوے
جیوں منصور انانیت تھیں رنج ہلاکت ٹھاوے

اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ہی حق اونہاں دے آیا
نہیں کجہ خوف اونہاں نوں تے اونہاں راہ ہدایت پایا

بھی اوہ لوک جو وقت مشاہدے کدہر دی نظر نہ پاندے
مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى جیوں حق شاہ رسل دی پاندے

جو وچہ مقام قرب دی جا کے مڑ غیر انول تاڑے
اوہ بھاویں وچہ فردوس حقیقت وچ ہی مشرک پیارے

جو صفت حدوثیت دی جد لگ قائم اسوچ آئی
تد لگ اوہ وچ امن نہیں ناہ اس[1] ہدایت پائی

نرفع درجات من نشاء ذکر پچھے سی بھائی
تفصیل اوسدی وچہ اگلی آیت خود مولا فرمائی

[1] اور وہ کس طرح بیخوف ہو سکتا ہے جو عبودیت کے رقب میں پڑا ہوا ہے پھر اپنے نفس کو پہچانتا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کو ساتھ صفت قدم اور بقا اور قہر اور جبروت کے پہچانتا ہے اور فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے وَلَا یَامَنُ مَکْرَ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُوْنَ یعنی نہیں بیخوف ہوتے اللہ جل جلالہ کے مکر سے مگر قوم زیانکار پھر جب وہ اللہ جل جلالہ کی صفتوں کے ساتھ متصف ہوا یا پہلے بیخوفی پاتا ہے اسواسطے جو بیچ صفت قدم کے خوف اور امید کا نشان نہیں رہتا اوس جگہ فقط جنت اور وصل یار کا ہی ہے اور وہ خالص بندے قہری تجلیات سے بالکل امن میں ہو جاتے ہیں اور جب تک اللہ جل جلالہ کی صفتوں کے ساتھ متصف نہیں تب تک مھتدون یعنے ہدایت پانے والے نہیں ہیں اگرچہ اللہ جل جلالہ کے مکر سے چشم پوشی کئے ہوئے ہوں۔ کہا ابن طاہر نے جو شخص دکھ اور مصیبت اور خوشی اور ناخوشی کے نظر طرف غیر اللہ جل جلالہ کے کرتا ہے وہ اللہ تبارک وتعالیٰ حکم ولم یلبسوا ایمانہم بظلم الآیہ میں [illegible] اور اون کے واسطے ہی امن ہے ہر طرح اون کی نظر اللہ تعالیٰ وتبارک کی عنایت پر ہی ہوتی [illegible] یافتہ ہیں جو ایک حال میں اوسی ذات پاک کی طرف ہی رجوع کرتے ہیں کہا اوستاد رحمۃ اللہ علیہ نے جو لوگ اللہ جل جلالہ کی طرف جھکے پھر کسی غیر کی طرف رجوع نہیں کرتے قولہ تعالیٰ نرفع درجات من نشاء پس درجے چند ہیں مقام معرفت اور محبت اور حالات اور معاملات اور کرامات یہ سب اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف راہ ہیں پس جب بندہ واصل ہو گیا اور اپنے آپ سے فنا ہو کر ساتھ صفات اللہ تبارک وتعالیٰ شانہ کے بقا ہو گیا تو پھر اوس جگہ کچھ درجات جنت وغیرہ کے نہیں بلکہ اوس جگہ معرفت کی شان کے درجات ہیں عارفوں اور موحدوں کے لئے بیچ ازل اور ابد کے سیر کرتا ہے کہ جس کا کچھ اوڑک نہیں بلکہ اوس جگہ ابتداء اور انتہاء میں کسی کو دخل ہی نہیں اور بیچ قال کے اشارہ ہے کہ مریدوں میں سے جس کے ہم چاہتے ہیں درجات بلند کرتے ہیں پھر اوسکو واصل کر دیتے ہیں اور واصل ہونے میں درجات کی بلندی سے سیر عرفان کی ہے اور بیچ درجات کے عشق اور محبت اور شوق کے [illegible] درجات میں باطن کی صفائی بھی ہے اور نیت کا صحیح ہونا اور خلق نیک پاکیزہ یا علم الٰہی کا پرتو اور حکمت کا سمجھنا اللہ تبارک وتعالیٰ شانہ کی طرف سے ہے ۱۲ عرائس البیان فی حقائق القرآن ۱۲

Marfat.com

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ
قَبْلُ ۭ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى
وَهٰرُوْنَ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۙ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَ
اِلْيَاسَ ۭ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۙ وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَ
لُوْطًا ۭ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۙ وَمِنْ اٰبَاۗىِٕهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ
وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَلَوْ اَشْرَكُوْا
لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَ
الْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَاۗءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا
لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ۙ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ
اقْتَدِهْ ۭ قُلْ لَّآ اَسْـَٔـلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ۧ ع

اور دیئے ہمنے واسطے اوسکے اسحاق اور یعقوب ہر ایک کو ہدایت کی ہمنے اور نوح کو ہدایت کی ہمنے پہلے
اس سے اور اولاد اوسکی میں سے داؤد کو اور سلیمان کو اور ایوب کو اور یوسف کو اور موسیٰ کو اور ہارون
کو اور اسی طرح جزا دیتے ہیں ہم احسان کرنیوالوں کو اور زکریا کو اور یحییٰ اور عیسیٰ کو اور الیاس کو ہر ایک کو
صالحوں سے اور اسمٰعیل اور الیسع اور یونس اور لوط کو اور ہر ایک کو بزرگی دی ہمنے اوپر عالموں کے
اور باپوں اونکے سے اور اولاد اون کی سے اور بھائیوں اونکے سے اور قبول کیا ہمنے اونکو اور
ہدایت کی ہمنے اونکو طرف راہ سیدھی کے یہ ہے ہدایت اللہ کی راہ دکھاتا ہے ساتھ اوسکے جس کو چاہے
بندوں اپنے سے اور اگر شرک کرتے البتہ کھوئے جاتے اوسنے جو کچھ تھے وہ عمل کرتے یہ لوگ ہیں
جو دی ہمنے اونکو کتاب اور حکمت اور نبوت پس اگر کفر کریں ساتھ اوسکے یہ لوگ پس تحقیق مقرر کیا ہے ہمنے
ساتھ اوسکے اور قوم کو کہ نہیں ہیں ساتھ اوسکے کفر کرنیوالے یہ لوگ ہیں جنکو ہدایت کی اللہ نے پس ساتھ ہدایت

Marfat.com

اونکی کے پیروی کرتو کہہ کہ نہیں سوال کرتا میں تمسے اوپر اوسکے بدلا نہیں یہ مگر نصیحت واسطے عالموں کے۔

تے ابراہیم تائیں اسان بخشیا پُت اسحاق نرالا
تے سب نوں اسان ہدایت کیتی نالے نوح دے تائیں
تے نوح[1] اولاد ایوب داؤد سلیمان یوسف نالے
تے زکریا[2] یحییٰ عیسیٰ بھی الیاس ہدایت آئی
الیسع[3] تے یونس لوط دتی اسان ہر اوں جگ وڈیائی
اسان چگیا اونہاں تے راہ سدھی ول بھناں[4] ویکھائی
بندیاں اپنیاں تھیں انے جی اوہ راہ شرکدے جاندے
ایہو لوک دتی جنہاں اسان کتاب تے حکم نبوت
تانہیں کجھ جے جحد اسان ٹھیک اوہ سنال جماعت جو رہتائے
اوہ ہُن انصاں مہاجر جنہاں منیاں شاہ رسل نوں
ایہ لوک جماعت نبیاں جنہاں کیتی رب ہدایت
کہہ اوہ منگاں کنوں تساں اونہاں مسلیاندی مزدوری
ذریت[5] کنوں مراد ایہی اتھ نوح اولاد پیارے
تے نوح علیہ السلام اُنہاں سا یاندی جدا علے آہی

بھی پوتر یعقوب دتا اسان کر کے فضل کمالا
ابراہیموں پہلے راہ نمائی فضل عطا میں
بھی موسیٰ[6] تے ہارون انج نیکاں دیئو اجر کمالے
ایہ ہر اک نیکاں کنوں تے اسمٰعیل ہدایت پائی
تے بعض پواں فرزنداں بھائیاں تنہاں ہدایت پائی
ہدایت ربدی اے جسں چاہی اوسنوں اس راہ پائے
تا ہو جاندے نابود اونہاں تھیں جو عمل کماندے
قریش مکہ جے منکر ہون ہن پاسوں اہل فتوت
جو نہیں انکار کنندے پاسوں حضرت تجہ صفائی
یا ملک الٰہی یا بو خلق جو منن ہا وسیلی نوں
پس اوہ ہدایت اونہاں یاں پیروی کر ہدایت
ہی ایہہ خاص رسائی اہل جہانیاں ہتھ ضروری
جو یونس لوط جو کنوں اولاد خلیل سے
ہدایت اول مجھ نبوت دوجی عام بھرائی

[1] یعنی نوح علیہ السلام کی اولاد سے حضرت داؤد اور سلیمان اور ایوب صابر اور یوسف یعنی یہ تمام انبیا مذکورہ علیہم السلام ایوب بن اعوص بن کراخ بن روم بن عیص بن اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام ۱۲ [2] موسیٰ علیہ السلام بن عمران بن یصہر بن قاہث بن لاوی بن یعقوب علیہ السلام اور ہارون موسیٰ ؑ کے بھائی تھے ۱۲ [3] زکریا بن آذن اور یحییٰ ؑ اسکے بیٹے تھے اور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اور الیاس میں اختلاف ہے کہ بعض نے الیاس کو ادریس ایک ہی ہے اور صحیح یہ ہے کہ اشخاص کے نام ہیں حضرت ادریس دادا ہی نوح ؑ کے باپ کا اور الیاس بن یاسین بن فخاص بن عیشار بن اور لوط ؑ ابراہیم ؑ کے بھتیجے تھے اور یوسف ؑ یعقوب کذا فی التفاسیر [4] ابراہیم علیہ السلام کی طرف پھیرا ہے اور بعض نے ؑ کی طرف جیسے وجعلنا فی ذریتہم النبوۃ والکتاب یعنی بھیجا ہے نوح اور ابراہیم کی اولاد میں نبوت اور کتاب پس ذریت ابراہیم ؑ کی حقیقت میں نوح ؑ کی ذریت ہے کیونکہ نوح علیہ السلام کی دعا سے اللہ نے کتاب ابراہیم اور آپکی اولاد کے لئے خاص ہوئی پس نوح علیہ السلام کی اولاد کو نبوت اور کتاب دیا ہونے سے حضرت ابراہیم کی خصیصہ نہیں ہوئی جو کہ تمام اولاد نوح کے ہے پس گزرہ کا خاص کی ہوا اور نہ اسی لئے علما نے دادا کو طرف بیچ بھیجوانے [5] ہدایت عام یعنی معرفت اور صراط مستقیم وغیرہ سکے شامل ہے خلاصہ ف اور جملہ الوہ کہنا ہمکہ رسول قرآن ہی نہ جواب اوسکا خود اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورہ فتح میں فرمادیا ہے وما محمد الا رسول یعنی نہیں ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر رسول اللہ جسکہ تعالیٰ کا ثابت ہوگیا ہو رسول سے مراد احکام نہیں بلکہ ذو العقول یعنی انسان کامل مراد ہے جیسے وہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول میں واو تفسیری ہے نہ واو عطف کی اسلئے کہ واو عطف کی چاہتی ہے مغائرت کو اور تطبیق ان تینوں بیچ کی وضاحت اور تفسیر جواب اوسکا یہ ہے کہ اگر واو تفسیری ہو م

وچ محسنین نبی سب شامل فقط خلیل نہ آیا
سب خلقت بل کنوں فرشتیاں اعلےٰ شان نبیاں
ہے ایہ مذہب اہل سنت دا اوس بن سب گمراہی
جو تابعداری آثم دی رب آپ منع فرمائی
جاں اولاد نبیاں دا رب قرب فضل سمجھایا
مسیح نواسہ نوح خلیل اولاد جاں انہاں گنیوے
اَهْلِ بَيْتِي كَسَفِينَةِ نُوحٍ ناہیں وسیا شاہ ابراراں
جو سب قرن شیخین توڑی اوہ اہل البیت کہاون
فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ تھیں شبہ پوے سامعیناں
وچہ توحید اعتقاد اصول ہر نبی اطاعت آہی
جو اعتقاد اخلاق صفات حمیدہ بنیا نوالے
تا جو کئی صفتاں دیوچ دوھ گئے شاہ رسولاں
ایہہ بلکہ نبی بنیاں دے بھی معنوی طوروں آہے
یا اونہاں اطاعت ربدی حکم دسن وچہ بن مزدوری

وفضلنا علی العالمین سب خلقوں بنیاں شان دیا
فضلنا علی العٰلمین کنوں ایہ واضح ہووے صریحاں
بہی کنوں صغائر ہور کبائر پاک رسول الٰہی
تا نبی جے آثم ہوندے پھیر مطاع ہوندے کویں بھائی
تا شاہ رسل دیاں خویشاں دا کیویں ہووے نہ قرب سوایا
پھر حسن حسین نواسی حضرت کویں اولاد نہ تھیوے
تے تابعدار نبی دا ہے وچ اہل البیت شماراں
اوہ رافضیاں دے وڈے بھائی ویر نبی سنگ چاون
جو جہت اطاعت نبیاں اگلیاں حضرت حکم یقیناں
جو بالکل توحید کدے نہ کیتی محو الٰہی
اتھ حکم نبی نوں ہر خوبی اوہ جمع کرے ہر حالے
ایہ تاہیں افضل اکرم ہوئے وچہ نبیاں مقبولاں
وچہ آل عمران اس بابت نبیاں پاسوں عہد ہویائے
جویں اگلیاں اجر نہ لیتے ایویں لیا نہ حضرت نوری

اشارات

وچہ روز ازل دی سی رب انہاں معرفت راہ وکھایا
وت بعد پیدائش طرف مشاہدی اپنی راہ ویکھایا
وچہ آداب شریعت ہور طریقت پہل انبیاواں
واصل کامل بالکل ہوئے لنگھ کے اوس مقاموں

پیدا ہون اونہاں دیوں مہری تساں قرب دیا
اولٰئک الذین ھدی اللہ فبھدیھم اقتدہ رب حضرت نوں فرمایا
جو وچہ اس منزل لوڑ وسیلیاں پھر جد نبی سچاواں
تا فرمایا رب کل وسیلے کرہن دور خراموں

۱ یعنی اہل بیت میری مثل کشتی نوح علیہ السلام کی ہے ۱۲ ۲ جیسے فرمایا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کل تقی آل محمد یعنی ہر ایک پرہیزگار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل ہے۔ دوسری جلد میں یہ مسئلہ بوضاحت بیان ہو چکا ہے پس جس طرح دوسرے رسولوں سے آپکا شان اعلےٰ ہے اسی طرح آپ کے اہل بیت یعنی تابعدارونکا بھی شان اعلےٰ ہے دوسرے رسولوں کے خویشوں اور تابعداروں سے ۱۲ فقیر حلوائی ۳ یعنی جیسے اور نبی از روئے ہم اعتقاد اور ہم اخلاق ہونے کے ایک دوسرے کے تابع قرار نہ پائے اوسی طرح پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی باوجود ان اگلے رسولونکے ہم اعتقاد توحید اور ہم اخلاق ہونے کے انکے تابعدار قرار نہیں دیئے جاتے اور یہ جو فرمایا واتبعت ملۃ ابراھیم واسحق ویعقوب یہی کہا یوسف نے ماسوا اسکے اطاعت توحید اور عقیدہ کی ثابت ہوتی جو دین کا اصول ہے نہ فروع کی اطاعت مراد ہے تو پھر چکڑالوی کوئی آیت اس مضمون کی نکالیں ۱۲ حلوائی ۴ اسواسطے جو ہر عارف کی استقامت مشاہدہ کے درے میں اسطرح ہے جو اس عارف کو خطرات اور وسواس نہ آویں اور بشریت کے تقاضے سے بیقرار نہ ہو اور فرمایا جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ہمنے اونکو اپنی خاص ذات کیلئے خالص کر لیا اور ہمنے اونکو ادب دیا واسطے اپنی درگاہ کے اور تمام جہان سے ۱۲

قُلْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰی اِلَیَّ وچہ قرآن دساوی
کہہ میں نہیں اطاعت کردا مگر جو وحی میں آوی

کیا ویکھن نہیں جو عمر تائیں تو ریتوں بند کرایا
جاں کجہ ورقے ہتھ اوس آہے تے تس پر ہدیاں پایا

تے فرمایا جے زندہ ہوندا موسیٰ اج کدا ہیں
تا باجھ اطاعت میری اوس کجہ چارہ ہوندا ناہیں

جو وچہ اطاعت شیخ اپنے دی ثابت قدم دساوے
تا تابعداری اوسدی کارن شیخ حکم فرماوے

جویں نبی کہیا تسیں پچھے میرے کر ہو تابعداری
ابوبکر تے عمر دوہاندی شان جنہاندی بھاری

متعلق فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ

وچ روح البیان اقتدا نبیاں ہی وچہ توحید ایمانے
اتے اصول[1] جو دین شریعتاں کجہ منسوخ ہویا نے

سو بعد ہوون منسوخ نہ اوسدا نام ہدایت آوے
دین اصول توحید ایمان ہدایت نام سداوی

تے اس آیت تھیں پھڑدی ہیں دلیل علما ربانی
جو احمد افضل کل نبیاں تھیں جہت[2] خصال نورانی

اتے صفات بزرگی والی متفرق سن سارے
وچ[3] بنیاندے پس داؤد سلیماں شاکر پیارے

تے حضرت ایوب دکھاں اپر اہل صبر تھیں آہا
تے یوسف وچ سن دونویں صفتاں شکر صبر اصلاحا

تے موسیٰ قاہر معجزی پائے روح البیان الائے
الیاس تے عیسیٰ زکریا یحییٰ صاحب زہد وسائے

تے حضرت اسمٰعیل پیارا صاحب صدق ہویا سی
میں[4] ہر ہک صفت اونہاندی اوپر غلبہ خوب کیتا سی

پس شاہ رسل وچہ ایہ سب صفتاں ہویاں جمع کمالے
اقتدی بنیاندی دا جو تس ہویا حکم تعالے

اقتدی بنیاندی تد جامع ہووے تنہاں خصالاں
جی خصلت ترک کوئی تا سب دی اقتدا نہیں کمالاں

ہرچہ بخوبانِ جہاں دادہ اند
قسم تو نیکوتر ازاں دادہ اند

ہرچہ بنازند بداں دلبراں
جملہ ترا ہست زیادت برآں

خود قدر موافق ہر پیغمبر پائے ہین ٹکانے
جویں نبی کہیا میں آدم ڈٹھا وچ پہلے آسمانے

تے یحییٰ عیسیٰ فلک دوجے تے یوسف تریجے آیا
چوتھی تے ادریس تے پنجویں تے ہارون دسایا

موسیٰ فلک چھیویں تے ستویں ابراہیم پیارا
پس اقتدا سب دی ہوئی جو فلک ستے لنگھ گیا سو ہارا

ایتھوں تیک جو سدرہ تائیں پہونچے ختم رسالت
کوئی ملک مقرب اوستھیں اگے ناہ گذری کسے حالت

[1] یعنی جو شریعتیں نسخ ہوں قبول کرنے والی ہیں اُن شریعتوں میں اگلے نبیوں کی تابعداری نہیں ۱۲ روح البیان
[2] یعنی از روئے کامل خصائل ہونے کے آپ کی ذات بابرکات میں ۱۲ روح البیان
[3] یعنی یہ دونوں نعمتوں پر شکر کرنے والے تھے ۱۲
[4] یعنی ہر ایک کو صفت اوسکی اوسپر غالب ہوئی یعنی نہایت کامل ہو گئی تھی ۱۲ روح البیان

Marfat.com

پھر وچہ قرب دنی فتدلی آگیا بلند مقامے
تے بونہہ نزدیک ہوئی جو قاب قوسین مراتب پایا
ناہ کوئی ملک مقرب ناہ کوئی مرسل نبی خدادا
مالک ابن صنیف جو آہا جد یہود واں بھارا
تدھ قسم خدا جس موسیٰ اُپر ہے تورت اوتاری
رب دشمن اوسنوں کھی کہندا آہو نبی یگانے
اوہ خود پرست اتی تن پرور سبھ توں نظری آویں
تاکہندا رب نے کوئی کسے تے نہیں کتاب اوتاری

تاں نفس اپنے تھیں خارج ہوئے حضور علامے
اجیہا قرب نہ پہلے شاہ رسل تھیں تہہ کسے آیا
پوہنچیا قرب رسول اللہ دنوں روح البیان افادا
اوہ حضرت پاس جاں آیا اوسنوں کہیا نبی آکھارا
توں ڈٹھا وچہ تورت جو موٹا دانشمند اک بھاری
ہیں وچہ تورت ڈٹھا ہی ایویں سن حضرت فرمانے
سُن ایہ بات یہودی غصیوں جل بل گیا اتھاویں
تاں اگلی آیت نازل ہوئی ویکھ رڑوی پیاری

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ
شَيْءٍ ۭ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَاۗءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى
لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ
مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَاۗؤُكُمْ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ
يَلْعَبُوْنَ ۝ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ
يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰي صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝

اور نہ قدر کی اللہ کی حق قدر اوسکی کا جس وقت کہا انہوں نے نہیں اوتارا اللہ نے اوپر کسی آدمی کے کچھ کہہ کس نے
اُتارا ہی کتاب کو وہ جو لایا تھا اوسکو موسیٰ روشنی اور ہدایت واسطے لوگوں کے کرتے ہو تم اوسکو ورق ورق
ظاہر کرتے ہو تم اوسکو اور چھپاتے ہو بہت اور سکھائے گئے ہو وہ جو کہ نہ جانتے تھے تم اور نہ باپ تمہارے

۱۵ پس جو شخص ایسا معاملہ کرے وہ بھی اسی وعید میں شامل ہے جو اکثر لوگ غصے کے وقت کئی مسائل کا انکار کر بیٹھتے ہیں اور یہ آیت مدنی ہے یہود کے حق میں اور بعض کے نزدیک قریش مکہ کے حق میں ہے ۱۲ ۵۲ اور مدارک میں ہے کہ یہود کی ایک جماعت نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جھگڑا کیا اور انکے درمیان مالک ابن صنیف بھی تھا اور وہ بہت موٹا تازہ تھا پس آپنے اوسکو فرمایا کیا تو نے تورت میں نہیں پڑھا کہ خدا موٹے عالم کو دشمن رکھتا ہے اوسنے کہا ہاں پڑھا ہے تو پھر فرمایا آپنے وہ تو ہی ہے تو کہا اوس نے ۱۲

کہہ اللہ نے پھر چھوڑ دیا اُن کو بیچ بحث اپنی کے کھیلتے اور یہ کتاب ہی اوتارا ہے ہمنے اوسکو برکت والی سچا کرنیوالی اوس چیز کو کہ آگے اوسکے ہے اور تو کہ ڈراوی مکہ والوں کو اور جنکو کہ گرد اوسکے ہیں اور جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ آخرت کے اور ایمان لاتے ہیں ساتھ اوسکے اور وہ اوپر نماز اپنی کے محافظت کرتے ہیں

نہ کیتی صفت یہوداں رب دی جو تس حق ادائی　جاں آکھن کسے بشر تے نہیں رب چیز اوتاری کائی
کہہ کس نے اوہ کتاب اوتاری موسیٰ جنوں لیایا　نور ہدایت لوکاں کارن اوہ لکھ بہت کھنڈایا
جو ظاہر کرو تے خفیہ اکثر ہو تسیں رب پڑھائے　جو کجھ تساں تے پواں تساڈیاں پہلے علم نہ پائے
کہہ ای محبوب خدا نے ہی بیشک توریت اوتاری　پس چھوڑ یہوداں کھیڈن وچہ خود کفر اتی باطل کاری
اساں گھلیا ایہ قرآن کتاباں اگلیاں سچہ بناوے　تا اہل مکہ بھی کرو جو اونہاں ساریاں نبی ڈراوے
تے منیاں جنہاں قیامت نوں قرآن مناون سوئی　سو پنج نمازاں ادا کر نوچ کرن قصور نہ کوئی
جاں مالک ابن حنیف توریت اُترن دا منکر ہویا　تا یاراں کہیوس بن سوچی کی تُدہ ایہ سخن الایا
کہندا مینوں سی اوسویلے غصہ نبی م چڑھایا　وچ حالت غضب میتھوں ایہ کلمہ موہوں صادر آیا
اوہ کہندی غصے وچ توں رب تے کوڑ لاویں مردودا　توں منصب علماء دے نہیں او احمق نا مقصودا
تس بے اعتبار بنا کے علماواں تھیں دور ہٹایا　تے کعب الشرف دی بیٹی نوں جا اوسدی تنہاں بہایا
وما قدروا اللہ حق قدرہ دا معنی ابن عباس الایا　ما عظموا اللہ حق عظمتہ وچہ خازن دے فرمایا
یا اونہاں رب دی صفت نکیتی حق صفت رحمانے　یا اونہاں ناہ پچھاتا رب نوں حق پچھان عرفانی
مراد یہود آہی انکار نزول قرآنوں پیارے　نہیں تے اوہ توریت اُترن دی قائل آہی سارے
تاہیں موسیٰ پر توریت اترن سنگ نبی سو ہارے　دی الزام یہودا شراری جھوٹھے کر کے مارے
قل من انزل الکتاب الذی جاء بہ موسیٰ تاہیں رب فرمایا　جو منکر ہون قرآنوں تنہاں آکھ جواب
کس موسیٰ پر توریت گھلی وچ اس الزام یہوداں　ہی جھڑک بُری اتی ثابت ہوئی جہالت نا مقصوداں
نورا وھدی للناس یعنی توریت کتاب حقانی　جو ظلمت اتے ضلالت کھوی وسی راہ عرفانی
تے حق باطل وچہ فرق بتاوی دین اونہاں نہ یوں سارا　جد لگ اونہاں نہ بدلی آہی اوہ کتاب آشکارا

لہ آپ نے اُس یہودی کو فرمایا جب تمنے توریت اُترنے کا انکار کیا تو پھر یہودیت گئی اور اگر اقرار کرو تو پھر توریت کا اللہ پر نازل ہونا ثابت ہی ہو گیا اور وہ کتاب نور اور ہدایت ہے جسکو اوراق پر لکھکر لوگوں میں ظاہر کرتے ہو اور اکثر چھپاتے ہو اور تمہیں توریت کے وسیلے سے وہ علوم حاصل ہوئے ہیں جنکو تم اور نہ تمہارے باپ دادے جانتے تھے پس یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکا جواب تم آپ ہی انسے فرماویں کہ وہ کتاب اللہ تبارک و تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر اتاری تھی پس یہ جواب انہیں دیکر انہیں اسی کو اس میں چھوڑ دو ۱۲ خلاصہ سلہ خازن میں لکھا ہے کہ جو شخص کہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے کسی بندے پر کوئی شے نازل نہیں کی اسی کے حق میں یہ وجوہات صادق آتی ہیں ۱۲ سلہ بباعث جہالت کے انکار میں سبقت کرنا اس چیز سے جسکا انکار نہیں کیا [illegible]

قراطیس جمع قرطاس ایہن قرطاس کاغذ نوں کہندے
تے اکثر چیزاں لکھیاں ہویاں ہین پوشیدہ کردے
اتی شاہ رسل دی موہوں علم اونہاں چیزاں دی تسیں پاندی
اساں پھر کے برکت خیروں تیریول قرآن اوتاریا
توریت انجیل کتاباں اگلیاں نوں قرآن سچاوے
وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی[3] توں مکے والیاں تئیں ڈرائیں
قیامت نوں جو سچیاں جانن اُٹھن بعد مرن دے
تا اوہو سچ رسول نن جو ہین قرآن مناندے
اجیہا مومن ڈری عذابوں نیکیاں بہت کماوے
نظر فکر وچ علم ضروری اوہو خوب ڈراون
تے اوہو لوکی پوری وقتیں کرن نماز ادائی
ذکر نماز ہویا اتھ خاص جو بعد ایمان نمازاں
حفاظت کرے نماز اُپر جو سو اُپر ہر طاعت

اوہ کاغذ اندیوچ لکھ کے آہے ظاہر کجہ کریندی
جویں صفت نبی اتی آیت رجم خازن وچہ خبراں پڑھدے
جو علم نہ تساں آہی اتے ناہ وچ خیال تساں دے آندی
جس[1] نفعے ہمیشہ تے بخشش خوشخبریاں سنگ دل ٹھاریا
جو[2] وچہ سبھناں توحید الٰہی تے تنزیہہ دساوے
ومن حولہا تی جو گرد مکے دے مشرق مغرب تائیں
اوہو سچ قرآن پچھانن طرفوں رب رحمن دے
وعد وعید عذاب ثواب ہر شے اعتقاد جماندے
تے جد لگ پوری غور نہ کرسی نعمت تتھ نہ آوی
تے دین نبی ہر دینوں افضل شرع اوسدے بھی پاون
جو قرآن[4] قیامت نوں منن دوجیاں بات بھولائی
کل عبادت کنوں فضل تس تاہیں ہین لحاظاں
کرسی ٹھیک حفاظت ہر دم ربدی نال اعانت

اس وعید میں شامل ہو گئے اور عرش کی بحث جلد دوم کے ابتدا میں مفصل موجود ہے ۱۲ حلوائی عفی عنہ

اشارات

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ[5] وچہ ہوس خلق دی ساری
پر معرفت فضل خدا جس تے جس معرفت حاصل ناہیں
جو خود نفس بجانے نفس حقیقت اوہ کویں پاوے
مگر اں ضد شریکوں ذات مقدس ہے رحمانی
اوہ آپ تائیں خود جانی اسجا عاجز عقل ادراکاں
وہم قیاس خیال قلوب حیرانی وچہ ہن سارے
اوہ پاک زمان مکان جہات حدود خلق اوصافوں
ذات اوس پاک منزہ علم اوس گھیریا ہر شے تائیں

کیتی چور جو کنہ قدم پہلا پاوے کون جبارے
اوہ عظمت مولا دی کیا کرسی نہیں عرفان اُستائیں
مگر اوس وقت جاں نفس خدا اوہ خود خالق بنجاوے
جس بن ہور نہ خالق قدر اپنا خود اوہو جانی
کیا طاقت مخلوق جو پاوی کنہ خدا افلاکاں
جو ذات قدیم تائیں ہو حادث پاون کویں بیچارے
نہ کسی مکان اندر اُس جگہ نہ کرے حلول اصنافوں
عرش فرش مخلوق بھلا کد چکے کوئی رب سائیں

۳ مکان کہتے ہیں انہوں نے خدا تعالیٰ کو مخلوق کا محتاج گردان لیا اور

[1] اور برائیوں سے جھڑک دیتا ہے خازن ۱۲ [2] سب محالات اور عیب اور خلقت کی صفات سے پاک ہے ذات اوسکی ۱۲ [3] اُم القریٰ مکہ معظمہ کا نام ہے اوسکی اول میں اہل کا لفظ حذف ہوا ہے ۱۲ خازن [4] یعنی بباعث ایمان لانے کے ساتھ قیامت کے ایمان لاتا ہے حضور علیہ السلام پر اور بباعث ایمان لانے کے آپ پر محافظت کرتا ہے نمازوں کی ۱۲ خازن [5] اسواسطے کہ جب اوسکی درگاہ تک پہونچنے کی یہ کیفیت ہے کہ اوس جگہ حدوث کا اثر اور نام و نشان تک نہیں رہتا پھر کبریائی کی قدر اور عظمت پر کون واقف ہے ۱۲ مواہب الرحمان [6] یہ عرش اور فرش مخلوق الٰہی ہے پس جو عرش اللہ تعالیٰ کا ہے

Marfat.com

جتھوں نیک ثنا خالق بے اوڑک کرن زباناں
اوہ اوسدی شان معلیٰ وچوں گھٹ نہیں گھٹ عیاناں

حمد ثنا تعریف اپنی خود اوہو ہے کر سکدا
مقرب رب کری جس بنیا عارف اوہ چمکدا

پھر جہڑے حال بزرگی تک اوہ عارف پونچیا بھائی
اوہ شاہی ہفت اقلیم نہ جنت دوزخ سمجھی کائی

قُلْ لِلّٰہِ ذکر زبانوں کر رب بھی لوح اوہ ہووے
جے مُنہ وچ رہے انی دلوچ غیر اوس ایہ ہک پردہ تھیوے

بھی جاں تبلیغ رسالت دُلوں ندھ فراغت پائی
تاہر غیر آلہوں ہٹ کے جھک خالق دل لھائی

تے اللہ آکھ جو غیر اللہ دی معبود نہ آہکائی
پھر کل خلقت بن خالق دی سبھا چھوڑن آئی

تا ظاہری ایہ زبان موافق باطنی سنگ نہ تھیوے
ہر پاسیوں دل چک فقط ہک رب ہی رب ہیوے

حکایت

کسی کہیا شبلی نوں توں لا الہ الا اللہ نہیں پڑھدا
نفظ کہیں توں اللہ اللہ کہیا جواب اُس تردا

ہے ضد خدا دی کہیڑی جسدی نفی کراں میں بھائی
بھی سخن پر انکار اتی نہیں چلدی ایہ زبان صفائی

تے پھر فرمایا شبلی مینوں دہشت ڈاہڈی آوے
جو ایہ انکار قیامت نوں منہ چامنوں پکڑاوے

پھر اوس شخص کہیا کیجہ ہور سخن حضرت فرماویں
تا کہیا قل اللہ ثم ذرھم سن اوہ ہویا بیہوش اوتھائیں

تے نکل گئی روح تن تھیں لذت ذوقوں اسم الٰہی
پھر دعوی خون کیتا تس اہلاں شبلی اوپر بھائی

جاں پیش خلیفہ حاضر شبلی پچھیا شبلی تائیں
توں مارا اسدے تائیں شبلی کہیا جواب تداہیں

اوہ ہی ہک جان محبت وچ سرشار سو گئی سدائی
کیا قصور میرا پھر اسو چہ سو چو نال صفائی

نفس حامیاں نوند کہیا خلیفے نال بلند آواز ے
چھوڑ دیہو تسیں اسنوں نہیں کجہ عیب قصور اس غازی

مسیلمہ اسود عنسی اوہ دو وِچ مدعی ہوئے رسالت
ایہہ سن حضرت غمناک تا اللہ فرمایا اسحالت

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلَمْ یُوْحَ
اِلَیْہِ شَیْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ وَلَوْ تَرٰٓی اِذِ
الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ بَاسِطُوْٓا اَیْدِیْھِمْ اَخْرِجُوْٓا
اَنْفُسَکُمْ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْھُوْنِ بِمَا کُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ
غَیْرَ الْحَقِّ وَکُنْتُمْ عَنْ اٰیٰتِہٖ تَسْتَکْبِرُوْنَ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰی

Marfat.com

كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ وَمَا نَرٰى
مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا لَقَدْ
تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝

اور کون ہی بہت ظالم اوس شخص سے کہ باندھ لیتا ہے اوپر اللہ کے جھوٹ یا کہتا ہی وحی کیگئی طرف میری
اور نہ وحی کیگئی تھی طرف اوسکی کچھ اور جو کہتا ہی نازل کرونگا میں بھی مثل اوسچیز کے کہ نازل کی ہے اللہ نے اور کاشکے
دیکھے تو جسوقت کہ ظالم ہیچ شدتوں موت کے ہوں اور فرشتے کھول رہے ہیں ہاتھ اپنے نکالو جان اپنی کو آجکے دن
بدلہ دیئے جاؤ گے تم عذاب رسوائی کا بسبب اوسکے کہ کہتے تھے تم اوپر اللہ کے سوا حق کے اور تھے تم نشانیوں
اوسکی سے تکبر کرتے اور البتہ تحقیق آئے تم ہمارے پاس اکیلے جیسا پیدا کیا تمکو پہلی بار اور چھوڑ دیا تمنے جو دیا تھا ہمنے تم کو
پیچھے پیٹھ اپنی کے اور نہیں دیکھتے ہم ساتھ تمہارے شفاعت کرنیوالوں تمہاروں کو جنکو دعوی کرتے تھے تم کہ یہ وہ
ہیچ تمہارے شریک ہیں البتہ تحقیق کٹ گیا علاقہ تمہارا اور کھو گیا تمسے جو کچھ تھے تم دعوی کرتے

ع ۱۱

ہی کیہڑا اوتھیں ظالم ودھ جیس رب نے جھوٹھ لگایا
تے جیہڑا کہی آتاراں میں جویں خالق پاک اوتارے
تے ملکاں تھیں پسارے اپنے کہن کڈھو خود جاناں
جو اللہ اوپر کہندی آہے ناحق بات جو آہی
تے اسیں تسانوں لیائے تنہا پہلے جویں اوپائے
نہ سنگ تساں ہن ہین جنہاں نوں تساں شفیع بنایا
ہن ٹٹ گئی تساں پیوندی جو آپس وچہ آہی
مسیلمہ ساحر کاہن کیتوس دعوی کوڑ نبوت
دو شخص وکیل اوس اپنے اندر خدمت نبی چلائے
دوہاں آکھیا آہو ایہ گل سن حضرت فرماندے
ابو ہریرہ[1] یوں حاشیے وچ اتھ لکھوی بھر گواہیاں

یا کہی میں وحی کیتوئے ناہ شے کوئی وحی تس لیا یا
تے ظالماں نوں جد ویکھن اندر سختی موت پیاری
اج بدلہ ملے تسانوں سنگ عذاب خوار زیاناں
تے آہی تسیں نشانیاں ربدیاں پاسوں منکر واہی
تے جو اساں دتا مال اوہ پچھے خود کنڈاں چھپائے
تے ظن آہا تساں نال خدا دے میرا اونہا ندا آیا
تے گم ہو گئے تساں تھیں جو تساں خیال آہا ہمراہی
کجھ سوتاں جوڑ بنائیوں آکھی وحی دیوی میں قوت
اونہاں نبی کہیا تسیں بھر گواہی ٹھیک اوہ نبی ہو یائے
وکیل جو قتل کچیندی تا اسیں قتل تساں کر چاندے
جو نبی کہیا میں زمیں خزانیاں کنجیاں ہن تھ آیاں

[1] دو سونے کے کڑے میرے ہاتھ میں رکھے گئے پھر وہ بہت بھاری ہو گئے اوپر میرے جسے مجکو وہم پڑ گیا پس مجھپر وحی ہوئی کہ انکو پھونک مار تو پھر میں اونکو پھونک دی وہ دونو اڑ گئے پس میں نے اُن دونو کذابوں کی یہ تعبیر کی یعنی کہ دو کذاب ایک وہ جو درمیان صنعا کے ہوا ہی اور دوسرا یمامہ کے درمیان مسیلمہ کذاب یہ حاشیہ لکھوی کا ہی ۱۲ منزل دوسری کا اور خازن میں ہے کہ یمامہ یمن کے ملک میں ہے اور بنی حنیفہ کی قوم اوسکی تابع ہو گئی اور وہ کاہن تھا پس اپنی قوم کو مغرور کر دیا اور قتل کیا گیا مسیلمہ ابی بکر رضہ کی خلافت میں اور مارا تھا اوسکو وحشی امیر حمزہ رضہ کے قاتل نے اور کہتا تھا کہ میں نے آدمیوں سے بہتر کو قتل کیا ہی اور قتل کیا میں نے آدمیوں سے بدتر کو۔ اور اسود عنسی پس وہ ابن کعب کا بھائی ہی اور کہتے ہیں

مسلم ہور بخاری وچہ ہے لکھی حدیث ایہائی
قَالَ سَأُنْزِلُ مِثْلَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ جو اللہ فرمایا
وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ لکھدا ہڑی
جو پہلی علقہ علقیوں مضغہ مضغیوں ہڈ بنائے
ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا ایہہ جد سنیوس کلمے پیارے
تاں کے اُستھیں نبیؐ کہیا لکھ ایہو وحی لیایا
جی حضرتؐ سچے ہین تاں ٹھیک میتوں بھی وحی کیتوے
تے جان کندن دی سختی وقت انہاں ظالم ویکھن پیاری
گزراں اگدیاں مار الاون کڈھو ہر خود جاناں
یا جاناں اپنیاں نوں ہن کڈھو کنوں عذاب الٰہی
جی ناحق رب کہندی آہے عوض اسدے ہن سارے
ہو جویں پیٹ مائی ڈیوں ہر پیراں تھیں نسیں اوپاڑے

جو بھی ترمذی وچہ اتی خازن اندر لکھی ویکھ گواہی
ایہہ عبد اللہ دی حق آہی جو کاتب وحی بنایا
ملاحظہ قدرت کر ہو جو کوین رب الانسان سنوارے
ہڈیاں تھیں پھر گوشت پیدا قدرت عجب سوہائی
تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ہویا تس آپے جاری
اوہ پے وچ شک مرند گیا ہو رہو ہوں سخن الایا
مثل نبیؐ تے جے اوہ جھوٹھا میں بھی توین منیوے
ملک عذاب انہاں روح قبض نوں کھلے کھلار تھے سارے
خود جیاں تھیں جیوں مجرم نوں کہی کوتوال سیاناں
جی ہو کڈھ سکدے ایہہ وچہ روحی لکھیا بھائی
چکھو نت عذاب مکبر بے تعظیمی مارے
جو دنیا وچہ اساں فنا اوہ تسیں چھوڑا تھائیں آئے

اشارات متعلق آیہ شریفہ وَمَنْ أَظْلَمُ

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللّٰهِ کہر ابو نمط ظالم اسنالوں
تے کثرت صفتاں نفس کنوں کہی بیتوں ملی رہائی
تے ایہ صفتاں اسنی ہرگز حاصل کیتیاں ناہیں
أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ یا اوہ دعوی کرے نکارا
ولم یوح الیٰ شیئ تے کوئی شے اوسول نہ آوے
شیطانی وسوسیاں کہدا رہی الہام آکھوں
عقل فکر الہام روحانی فیض نہ اوس وسایوے
یا آکھی جھب اوتار یا جاسی مثل اوسدی میں اوپر
اوہ وچہ سختیاں موت طبیعت گذری ذکر جنہاندے
چکھو کہن عذاب تسیں اج سخت خواری والا

جو دعوی کری توحید خدا میں صاحب قرب کمالوں
تے زعم کری میں ہاں سنگ بدی اہل ارشاد صفائی
ہن باہجہ یافت محنت سکی دعوی ظلہ نبیاؐ
جو وحی ہووے دل میری کہی جوبیں حق اہن آشکارا
بن وہم خیال شیطانی وسوسیاں اوہ کجھ نہ بناوے
ایہہ افترای خدا تے جوڑے دگا راہ اصلاحوں
دیو ناری نوں نال مکر اوہ نوری حور بناوے
آ ریا اگلیاں تے جویں مدعی سنگ نبوت بن کر
جان جان کڈھن تنہاں ملک بی سنگ سختی ہوو کماندے
نفسانی ہون پاروں جو تساں کیتا ظلم کما لا

سلہ یعنی اگر آپ پر وحی نہیں آتی اور آپ جھوٹ بولتے ہیں تو میں بھی جھوٹا ہوں اگر حضور اپنے اوپر وحی کے آنے میں سچے ہیں تو میری وحی بھی صحت ہے واخازن سلہ یعنی جس طرح کوتوال کو پیادہ وغیرہ ساتھ دیتا ہے تاکہ شقی طلب کرتا ہوا اسی طرح فرشتے آپ ہی سختی اپنی جانوں کو

Marfat.com

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى اتے لیاوانگے تساں تائیں	کنوں نکویاں طاعت ملن خالی رب رحمان تائیں
جے دنیا وچہ پیغمبر نکے دولت بہت کمائی	پر دنیا تھیں جدا کھیں میٹے سخت بھلی رسوائی
عیسٰی مہدی بنن فریبوں بھل ویسی تدسارا	جاں آتش دوزخ سر پر سجے عمل ہوون آشکارا

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ
مِنَ الْحَيِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ وَجَعَلَ الَّيْلَ
سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ
وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ
قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝

تحقیق اللہ پھاڑنیوالا دانو نکا اور گٹھلیو نکالتا ہی زندہ کو مردہ سے اور نکالنے والا ہے مردے کو زندہ سے یہی ہے اللہ پس کہانسے پھیرے جاتے ہو پھاڑنیوالا ہی صبح کا اور کیا ہی رات کو آرام اور سورج اور چاند کو گردھیرنیوالی یہ ہی اندازہ غالب علم والیکا اور وہ ہی جس نے کیا ہی واسطے تمہارے تارونکو تو کہ راہ پاؤ تم ساتھ اوسکے بیچ اندھیروں جنگل کے اور دریا کے تحقیق مفصل بیان کی ہمنے نشانیاں واسطے اوس قوم کے کہ جانتے ہیں

ٹھیک اللہ ہی پاڑن والا دانیاں گٹھلیاں تائیں	مُردیوں زندہ زندیوں مُردہ کڈھے قادر سائیں
ایہ رب تساڈا قادر پھر تسیں کدھر آہے جائے	کھولنہار صبح دی کیتوس رات آرام نساندے
تے سورج چن حساب جہت جوڑن ہمیش والے	ہی ایہ اندازہ اللہ غالب صاحب علم نرالے
تے اوہ ہی اللہ جس تساں کارن تارے ہین بنائے	تاکنوں اندھیریاں جنگل دریاواں نساں راہ وسائے
اساں وسیاں کھول نشانیاں کارن قوم جو عقلاں والے	ہے خالق معنی خالق پیدا کرنیوال کمالے
حبّ جو بوی جمع آہی حب معنے دانہ آیا	نوٹی گٹھلی نوں آکھن اندر تفسیراں دے پایا
دانیاں نوں رب پاڑ وچوں کیا کھیتی سبز اُگائی	تے پاڑ گٹھلی نوں ہریاں شاخاں عجب درخت بنائی
مُردہ گٹھلی وچوں کیا زندہ پیدا رکھ کریندا	دانیوں کھیت یا بیضے نطفیوں ہی رب جان پویندا
پھر کھیتوں دانہ گٹھلی درختوں زندیوں مُردہ آوے	یا زندی مُرغی وچوں مُردہ آنڈا رب اوپاوے
یا مومناں وچوں کافر کفاراں تھیں مومن ظاہر	علماواں تھیں جاہل جاہلاں وچوں عالم باہر

Marfat.com

قے چن سوج دے راہوں کرو حساب مہینے سالاں
تاری ہور ثوابت خالق قدرت نال اوپائے
سمندر وچہ جاں چار چوفیری پانی نظری آوے
وچہ ریگستان ایویں بن تاریاں راہ دا پتا نہ لگے
جوتناں گلاں باہجہ ستاریاں ہور اعتقاد جماوے
پس پہلاں سجھے زینت جہت آسمان ستارے ہوئے
وچہ پہاڑاں بعض انجاں جو راہ دا پتہ نہ پاندے
تاہیں رب کہیا تسیں پاؤ راہ ستاریاں راہوں
اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اھتدیتم ویکھ حدیث پیارے
نہ جہت پرستش کفار اندے تارے رب بنائے
تے نظر کرن وچہ علم نجوم علی منع ایہا ئی
تے عائشہ کنوں خطیب لیایا ہے مرفوع روایت
وچ بعض ستاریاں تاثیراں خود خالق ہین حکمتاں
جویں ہالہ چن دا ویکھ علامت آکھی بارش ہوسی
جو نبی کہیا جاں ویکھو بدل جانب شام سدھا ہوئے
پس نال علامت ہور ذریعے خبر جے دیوے کائی
وقت پچھان کارن جائز کہن نجوم جو سکھے
دن تے رات پیدائش سب دی اوپر امر ہمارے تابع

عُثمان ہی جمع حساب جو وقتاں تھیں حساب کمالاں
جنہاں پاروں منجل دریاواں وچہ راہ دسائے
باہجہ ستاریاں نہیں جائیں راہ نہ کوئی پاوے
اس نعمت دا قدر اوتھے جتھہ پتا نہ پچھے اگے
اوہ گمراہ ہویا نے نالے اوپر خالق کوڑ الاوے
دوجا جہم شیطاناں تریجا کارن راہ بنوئے
تے ہون ہلاک مسافر ناداں جیہڑے راہ کھڑاندے
تے شاہ رسل دیاں یاراں نسبت تاریاں سنگ اصلاحوں
یا میری جو تاریے جس لڑ لگو پار اوتارے
پنجتن نوں جویں سفینہ نوحی دینوں باہر چلائے
تے ابوہریرہ کنوں روایت ہے مرفوع وسائی
[illegible]
تے تال فرمایئے جیہڑیاں سوچ تہ شرک تباہیاں
یا موسم ویکھ علامت آکھی ایہہ وچہ ترک پوسی
تا ایہہ یہ اب علامت یعنی بارش ہوگ بتائے
اوسنوں تم ان کہیا جاسی ویکھ عقائد بھائی
یا قبلے جہت معاہم کرن نوں روا کہیا ہے

اشارات متعلق آیہ کریمہ فالق الحب

ہو فالق الحب النوی سبحانہ والہ دانہ چاننے والا
تے پھاڑی گٹک نفسدی تو فلیب ہیں آکھے ہیں بھائی

ہلہ یا اپنی مظہر صفات انوار کا دانہ پھاڑتا ہے اور صفحات اخلاق مخلوقات اپنی کے ایجاد کرتا ہے اور میرا صبح کو سے ہے نور اصباح کے الی قولہ ہلہ نابودگی کی ظلمت کو پھاڑتا ہے [illegible] یا اشتغال عالم خلوقات کی ظلمت کو [illegible] ہے اصل سے ساتھ صبا [illegible]

یخرج الحی من المیت جاہلاں وچوں عالم کردا
یا میت نفسوں قلب سلامت زندہ رب اوپاوے
یا زندہ قلب تائیں مرداری غلبے نفس ہوائوں
وجعل اللیل سکنا تے رب شب آرام بنائی
عاشقانے روح ٹھہرن اوسوچ روح معانی لیایا
وھو الذی جعل لکم النجوم پاک اوہدی ذات ایہائی
یا نجم حواس جنہاں سنگ ایہن دمسکر راہ تساہاں
والبحر اوہ علم حقایق یا اوہ معنیاں علم الاون
طرف اصلاح معاش اتے بحر علوم کمالی راہوں
جو آکھن رحمت فضلوں رب اساں اوپر مینہ وسایا
اوہ کافر تاہیاں منن والی ویکھ بخاریوں بھائی
جس اصلی حاجت باہجوں سکھیا کجہ نجوم بلاء نوں

ویخرج المیت من الحی تے عالماں وچوں جاہل فردا
کڈیں سنگ غلبی روح دے نوں زندگی دلنوں آوے
جاں صفتاں نفس قلب تے غالب ہووے قلب تباہوں
یعنی رات حیرت دی اندر ذات اوس پاک الٰہی
یا ظلمت نفسوں قلب تائیں آرام دہندہ پایا
جس کارن تساں نجم ہدایت مرشد ہین بنائے
اندھیریاں جنگلاں نوح اوہ علم آداب ایہن اصلاحاں
تاکنوں اندھیریاں جہالتوالیاں راہ تساں دسیاون
وجہ روح المعانی ذکر کیتا ایہ بغدادی اصلاحوں
اوہ مومن ہین تے جیہڑے کہن فلان ستارے پایا
جو کاہن پچھے چہل دہاں نس نہیں نماز ادائی
اُس جادو دا اک حصہ سکھیا وجہ مشکوۃ دمانوں

وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ قَدْ
فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَفْقَهُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً
فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ
حَبًّا مُّتَرَاكِبًا وَمِنَ النَّخْلِ مِن طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَجَنَّاتٍ
مِّنْ أَعْنَابٍ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ انظُرُوا
إِلَىٰ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَيَنْعِهِ إِنَّ فِي ذَٰلِكُمْ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝

اور وہ ہی جس نے پیدا کیا تمکو جان ایک سی پس واسطے تمہاری جگہ رہنی کی ہے اور جاگہہ سونپنے کی تحقیق بیان کی ہمنے نشانیاں واسطے اوس قوم کے کہ سمجھتے ہیں اور وہ ہی جس نے اُتارا آسمان سے پانی پس نکالیں ہمنے ساتھ اوسکے بوٹیاں ہر چیز کی پس نکالی ہمنے اوس سے سبزی نکالتے ہیں ہم اس میں سے دانے ایک پر ایک چڑھا ہوا اور

لہ جو ٹھہرتے ہیں دل ارتفاق اور سترواج کے واسطے ۱۲ سہ جسقدر پڑھنے وقت نماز یا قبلہ کا رخ معلوم ہو اور یہہ تری اور خشکی کرلے اسقدر پڑھنا چاہئے ۱۲

Marfat.com

کھجوریں سے اوگا بہے اوسکی سی خوشے ہیں جھکے ہوئے نزدیک اور نکالتے ہیں باغ انگوروں کے اور زیتون اور انار یکساں
اور غیر یکساں دیکھو طرف پھل اوسکے کی جب پھل لاوے اور طرف پکنے اوسکے کی تحقیق ہیچ اسکے البتہ نشانیاں
ہیں واسطے اوس قوم کے کہ ایمان لاتے ہیں

تے اوہ اللہ جس جان ہکو تھیں سارے نسیں اوپائے
اساں دسی کھول ایہی توحید انہاں جہت جو سمجھ رکھیندی
پھر سنگ اوسدے نباتات زمینوں اساں نکالی سارے
کھجیاں کنوں نخور درختاں خوشے اساں جھکائے
جو ہکدوجے دینال مشابہ غیر مشابہ نالے ❊ ❊
وچ چیزاں ذکر ہوئیاں دی ہین نشانیاں وحدت سائیں
نفس واحد ہے آدم باپ جو ایہی کل انساناں
جا قرار ہے رحم تے جا ہک سونپن قبر حساباں
یا مستقر قرار ایہائی تے مستودع دنیا آئی
وچ اہل اولاد اتے جلدی دیکھی منہ خود حاجت سندا
ایہ سمجھان والیاں جہت نشان ساں واضح کر سمجھائے
تے پانی آسمانوں ول بدلاں پھر ول زمین اتاری
یسقی بماء واحد ونفضل بعضها علی بعض فی الاکل خالق فرمایا
تے ودھے کھیتی سنگ ہر شے نالے بوٹیاں ہوون پیدا
حبًا متراکبًا تلے اوپر جو دانے خوشیانوالے

پھر جگہ قرار تسانوں ہے بھی سونپن جگہ ٹھہرائے
تے اوہ اللہ جس قدرت سنگ آسمانوں مینہ وسیندی
پھر اسمیں ساں نکالی سبزی سٹے لبن ہولارے
تے باغ نکالے انگوروں زیتون انار اوپائے
پھل اوسدیول دیکھ جدوں اوہ نیڑے پکن کمالے
جہت اس قوم ایمان جو لیاون نال صدق اصلا جیر
تے حوالے ہے اوسی تھیں ہوئی بھی عیسیٰ ذیشاناں
یا قرار ہے رحم تے سونپن جا گہہ ہے پہنچ باپاں
دنیا وچہ چند روز انسان امانت ہویا بھائی
یا مستقر قبر اتے مستودع نار یا جنت کہندا
جو ہک جانوں سب خلقی مختلف احوالاں پہ آئے
اُس پانی سنگ حیاتی چیزاں سبز فراش کھلائے
رب ہکو پانی دی تاثیروں مزیاں فرق بنایا
سبزی نظر آوے ہر پاسے برکت ہووے
جویں کنک جوار مکی تے چنا باجرا

سلہ اسواسطے کہ عیسیٰ علیہ السلام بیٹے مریم کے تھے اور مریم بیٹی آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تھی ۱۲ سراج الزید سلہ کہا ابن جریر نے کہ کہا
مجکو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کیا تو نے نکاح کیا ہے کہا نہیں فرمایا تحقیق جو ہے پیدا کیا ہوا تیری پیٹھ میں اتباع نکاح کا
اوسکو اللہ تعالیٰ یا مستقر ہے رحم کے درمیان اور مستودع جو زمین کے اوپر ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وفرق فی الارحام لیفرقہا
ہم رحموں میں قرار دیتے ہیں جسمیں چاہتے ہیں (آل عمران) یا مستقر جو اوپر زمین کے ہے اور مستودع جو بیچ آخر کے نزدیک اتباع کے تعالیٰ
کے ہے ۱۲ سراج المنیر سلہ فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنت کی صفت حسنت مستقرا جنت بہشت اچھی جگہ قرار کی ہے
اور دوزخ کے حق میں فرمایا وساءت مستقرا یعنی برا ہے دوزخ از روئے ٹکانہ کے ۱۲ سلہ ستاروں کے ذکر کے ساتھ پیدائش
بنی آدم کی ارشاد فرمائی یہ کیا قدرت ہے کہ ایک کی شکل دوسرے سے نہیں ملتی۔ لکھا ہے آدمیوں میں ہر ایک کی
تمیز ہو سکتی ہے حالانکہ اعضاء وغیرہ کیساں منہ پر ہوتے ہیں۔ چہرہ میں کیا قدرت کے کام ہیں ۱۲ سلہ ایک ہی پانی سب درخت
درخت ایک ہی پانی پیتے ہیں اور زمانی نیچے ہیں ہم اوضع میوہ کو لعین پانی اللہ اور مزہ اور رنگ کے سبب سے یعنی کوئی بہت
میٹھا اور مزیدار خوشبودار کوئی ترش بدمزہ بدبودار ہے اور وہ قدرت الٰہی کا نشان ہے جو کہ ایک ہی پانی سب درختوں کو جاتا ہے
کوئی میٹھا کوئی ترش کوئی چاہتا جسمیں سے رہن نکلتا ہے کوئی تلخ ۱۲ منہ فتح الرحمٰن ... ۱۲

Marfat.com

نخلاں[1] گبھیاں کنوں خجوراں خوشی خوب جھکائی
اتے زیتون انار آپسوچہ ملدے برگ دوہاندے
نظر کرو سنگ غیرت پھلن قریب درخت جاں ہوندے
تے پکن وقت پھلاندے دیکھو بدلے ہور کیفیت
وچہ اس قدرت بھاری ہیں دلایل اہل ایماناں

کھاون والیاں کارن سٹیاں پٹھاں ٹھن نوائی
تے پھل دوہاندی ملدی ناہیں قدرت بھید پناندے
نہ کھاون لایق ہوون تد بھی ذائقہ برا رکھیندے
تا کھاون لایق تے خوش لذت رکھن سب حیثیت
تے غافل لوکی فکر نہ کردی چلن راہ زیاناں

وَجَعَلُوا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۭ بِغَيْرِ
عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى ع ۱۲
يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

اور مقرر کرتے ہیں واسطے اللہ کے شریک جنوں کو اور حالانکہ پیدا کیا ہی اونکو اور باندھ لئے ہیں واسطے اوسکی بیٹے اور بیٹیاں بغیر علم کے پاک ہی وہ اور بلند ہی اوس چیز سے کہ صفت بیان کرتے ہیں اوسکی پیدا کرنیوالا آسمانوں اور زمین کا کیونکر ہو واسطے اوسکی اولاد اور نہ ہے واسطے اوسکے جورو اور پیدا کیا ہر چیز کو اور وہ ساتھ ہر چیز کے جاننے والا ہے

تے مشرک لوکاں اللہ کارن جن شریک ٹھہرائی
تے پت خدا دا آکھن جویں عیسائی عیسیٰ تائیں
تے مشرک کہن خدا دیاں بیٹیاں ہیں فرشتے ساری
ہی پاک اوہ ذات معلی برتر کنوں اہناں بہتاناں
جو انبر دھرت اوپا وہنار کویں تس پت نبیوے
تے ہر شے[2] نوں ہی پیدا کیتا قدرت نال الٰہی
نہ کوئی شے مثل خدا دی ہی جویں خود خالق فرمایا
تے بیٹا پیو دی مثل ہووے وچہ ذات صفات کمالاں

تے حال ایہی جو اللہ آپوں ہیں سب جن اوپائی
اتے یہود عزیر نبی نوں پسر کہن رب سائیں
نہ اس بکواس اوپر اوہناں علم نہ کچھ دلیل نتاری
جو ایہ لگاون رب تے ڈگے وچہ خسراناں
تے نہیں اسکارن عورت کائی وصف خلق ایہ تھیوے
تے علم اوسدے نے ہر شے گھیری سب دی خبر اس آئی
لیس کمثلہ شیئ پھر جد رب دا پت ٹھہرایا
عزیر عیسیٰ سن بندی ایہ کویں پت نبی رب حالاں

[1] نخل درخت خرما جمع نخلہ اور طلع وہ ہی جو اول میں بور نکلتا ہی درخت خجور کے گابھوں میں سے اسکے غلافوں کے بیچ سے یعنی جو پردہ ہوتا ہی اوپر گچھوں کے پھر جب غلاف پھٹتا ہے تو کھجور کا خوشہ کھل جاتا ہی اوسوقت غدق اور قنو سے نامزد ہوتا ہی یعنی گچھا اور گردہ اور غدق خاص گچھے خجور کا نام ہی قنو جمع ہے قنوان کی مانند صنو اور صنوان کی اور صاحب صراح نے اوسی عراجین کہا ہی جو جمع ہے عرجون کی ایکدوسرے کے قریب آپسمیں ملے ہوئے یعنے لٹکے ہوی جیسے مجاہد نے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ چھوٹے درخت جنکے گچھے لدی ہوئی پھٹے ہوئی زمین پر ہوتے ہیں اور کہا ضحاک رض نے نزدیک خوشی چننے والونکے اگرچہ چھوٹے درخت کے سبب سے ہو یا بسبب بوجھ کے جو گچھا خوب بھرا ہوا بوجھ اپنا سنبھال نہیں سکتا ۱۲ مواہب الرحمن [2] بدیع وہ شی پیدا کرنیوالا جسکا نمود اور مثل آگے نہ ہو جیسے آدمی زمین آسمان وغیرہ ۱۲

Marfat.com

تے ہکدو بیٹے حسد ہوون اوہ بھی ہوون فانی
پیوتے کیوں نہ موت ہٹائی مر گئے دونویں جانی

قدرت ربدیوں منکر ہوئی لوگ یہود نصارے
جو ملک الموتوں پتراں سکیاں مر ویا آشکارا

جاں عیسیٰ ربدا بیٹا تا دس ربدا باپ کتھائیں
جو پت جنے اوہ خود بھی ہوسی پت کسی سمجھائیں

اجیہا لائق بیٹا پیو کویں سولی پگڑ چڑھایا
تے آپ اجے تک موت نہ آوے نہ کجھ ماندا پایا

نہ پیو کھاوی نہ پیوی سودی ناہ بیماریاں پایاں
تے لائق بیٹیاں نہیں ایہ صفتاں کیوں نہ باپ ہٹایاں

جو بن باپ ہوون دے باعث پتر کہن خدا دا
تا آدی جیٹھا پتر جیں بن مادر خلق انوا دا

یارب سمجھ دیئیں کفاراں شرکوں تائب ہوون
صفتاں خلقت پاک خدا دل ہرگز مول نہ ڈھوون

کہن مجوس ابلیس اتے رب دو ویریں ہین برادر
ملک اندر ہی سیر دوئی دا تے شراکت وافر

رب خالق بنی آدم اتی خالق چارپایاں حیواناں
تے سب اٹھویں دندی خلق ابلیس عیباناں

اشارات متعلق آیہ هُوَ الَّذِیْ اَنْشَاَکُمْ

وھو الذی انشاکم من نفس واحدۃ اوہ ذات محمد عالی
مجوں اول ما خلق اللہ روحی کہیا رسول کمالی

وقت روح مبارک شاہ رسل دیوں ہور ارواح اوپلے
پس آدم ہی ابو البشر اتے حضرت باپ اساں آئے

اوہ ذات جو کنوں آسمان عنایت آپ ہدایت لیاوی
یا روح آسمانوں آپ علم دا کر کے فضل سدا وے

پھر نگار رنگ اسرار معارف نال اس آپ نکالے
اہل عشق دے جیاں دے طبق اگدے اوہ سر عالے

جو دل ہی باغ مثل وچہ باغاں اگدے نال اوہ اشیائیں
جو لائق استعداد اوہناں دی ہوئی بیان اوہ پائیں

مثنوی
ہر زمیں کز نیشکر در خوردنی است
ترجمان ہر زبیں بنت وے است

حبا مترا کبا مترکب عمل کنداں سنگ اوسدے
جو نیک عمل اتے چیاں نیتاں اوہ مل اوسدے

تے کنوں خوراں کھجیاں گچھے نشکن قدرت راہوں
تعلقات نال ہو عقل دیوں کچھے ہور فانی اصل جدا

ہوئی قریب تناول کاراں پاروں روح انواراں
باہم اکھو اجوال فروں تفسیر ایں فرماں

لہ اور حال یہ ہے جو اللہ ہر چیز کا خالق اور مالک ہے اور وہ تو اللہ ہی ہے جس نے تم سب کو ایک جان سے بنا لیا ہے جیسے ہود اور نصاریٰ نے خدا کے بیٹے بنا لئے اور کہنے لگے عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور عیسائی کہنے لگے مسیح اللہ کا بیٹا ہے حالانکہ ان کے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا سبحان اللہ عما یصفون اللہ پاک ہے ان باتوں سے جو یہ بیان کرتے ہیں ۱۲ منہ

ع یعنی سب سے اول پیدا کیا اللہ عزوجل نے میری ہی روح کو ۱۲ روح البیان ص ۲۶۱ ج ۱ اول مطبوعہ

ملرف اشارہ ہے جیسے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے وھو الذی انشاکم من نفس واحدۃ ۱۲ روح البیان

ع نباہوں اور رفیقوں اور عاشقوں کے رتبہ کے موافق درجات ہیں ۱۲ روح البیان ص ۵ ج ۱ ہر ایک انسان کی ترجمان

زمین کے بیج جیسے فرمایا مولانا روم قدس سرہ نے ۱۲ روح البیان ص ۲۶۱ ج ۱ اول تو ہے پانی

۱۲ روح المعانی

Marfat.com

محبت والے شیرے کڈہوتے زیتون تفکر　رمان ہمم اتے جوہر روشن قصد نفیسہ اکثر
انظروا عند ثمرہ دیکھو تس سنگ مراقبیاندے　نزدیک سلوک جاں حال شروع وچ روح معانی پاندے
وینعہ تے جد کامل ہووی وقت وصول حضوروں　تاوہم خیالاں حسّاں سنگ اُس کرن شریک غروروں

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ

یہی ہی اللہ پروردگار تمہارا نہیں کوئی معبود مگر وہ پیدا کرنیوالا ہی ہر چیز کا پس عبادت کرو اوسکی اور وہ اوپر ہر چیز کے کارساز ہی نہیں پاتیں اوسکو نظریں اور وہ پاتا ہی سب نظرونکو اور وہ ہی باریک دیکھنے والا خبر رکھنے والا

ہی ایہ اللہ رب تساں معبود نہ اُس بن کائی　ہر شے خلقنہار اوسی دی کرن عبادت آئی
تے کارسازی ہر شے دی کردا قدرت سنگ رب سائیں　نہ گھیرن اوسنوں نظراں تے اوہ گھیری نظراں تائیں
تدرک معنی گھیرن شی نوں کُنہ لبھن تس نالے　ہر پاسیوں تس بنہن حداں ربدے ایہ نہ چالے
ابصار بصر دی جمع یعنی ہک قوت اکھیاں پائی　رنگ شکلاں محسوس ہوون جس پاروں نال صفائی
بشر ہووے یا جن ملک کسی اکھیاں طاقت ناہیں　جو پاک جمال قدیم خدا دا گھیرن اکھیاں راہیں
لطیف منزہ نازک بری مبرہ حدث فنا ہوں　رنگت صورت جسم عوارض پاک ہر نقص تباہوں
معتزلہ ہک فرقہ احمق منکر ہوئے دیداروں　کہن محال جنت وچ ویکھن خالق نوں اظہاروں
ادراک اندر خود اُنہاں جواب نہ سوچیا اہل زیاناں　جو ستا اتے احاطہ ربدا ناہیں خلقت شاناں
ہی فرق اندر ادراک اتے روئت روئت روا الٰہی　مگر ادراک نہ ایتھی اوتھے روا خدا دا بھائی
وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ جویں فرمایا جبارے　کئی منہ اُسدن تازی رب اپنے ول ویکھن ہارے
للذین احسن الحسنیٰ زیادۃ یونس وچہ فرمایا　زیادہ معنی ویکھن رب ول حضرت آپ سنایا
سترون ربکم عیانا حضرت شاہ رسل فرمایا　تسیں رب اپنے نوں ظاہر دیکھو جاں دن قیامت آیا
بن بعد قرب رنگ صورت جہت مکان تے کیفوں آوی　جو ہتھ پیر ہلاوے کیا جے اکھیاں قوت پاوے

۱ کئی منہ اُسدن تازی ہونگے اپنے رب کی طرف دیکھنے والے ۱۲ سورہ قیامہ ۲ یعنی اُن لوگوں کے واسطے جو نیکوکار ہوئے بدلہ نیک ہی یعنی جنت اور زیادتی ہے اس جگہ فرمایا آپنے زیادتی نظر کرنا ہے طرف اپنے اللہ کی ۱۲ خازن ۳ یعنی دنیا میں ہاتھ اور پاؤں نہیں بول سکتے اور قیامت کو بولنا انکا ثابت ہوا ہے قطعی نص کے ساتھ پس اسی طرح ہی دنیا میں ان آنکھوں کو دیدار الٰہی کی طاقت نہیں اور قیامت کو جیسے ہاتھ اور پاؤں کو بولنے کی طاقت عطا کرے گا سو آنکھوں کو بھی اپنے دیدار اجمال باکمال کرنے کی بھی قوت عطا کرے گا اور دیدار الٰہی جل جلالہ کے ثبوت میں صحاح ستہ میں بہت حدیثیں موجود ہیں پس مومنوں کو اسی قدر کافی ہے اور منکرین کے لئے قرآن بھی کافی نہیں ۱۲ حلوائی عفی عنہ

Marfat.com

ہی ایہ اہل سنت دا مذہب ایہونال قوی دلیلاں
اجماع صحابہ سلف خلف دا اوپر اسدے آیا
بہی دینا وچہ محال نہ ویکھن پاک اللہ دیتائیں
جو عایشہؓ کرے انکار بیدا روں اس جائیں
جو اکثر یار رسول اللہ دی رویت ثابت کردے
ایہ لوک ایمانوں دور پئے ہن پھلتھے وچہ کفر دے
تے جن وہم خیال خدا سنگ اونہاں شریک بنائے
تے بیڈھ عقلاں لڑکیاں نفس اونہا کارن رب وسایاں
ایہ یا ہجہ علم دے جھوٹھ ہدھونے اوپر ذات الٰہی
موثر نہیں تھیندی کوئی یا جھوں ذات الٰہی

تے معتزلیا ندے خام دلاں وگی مار ذلیلاں
جو مومناں نوں چہ جنت رب دا ہوگ دیدار سوہایا
جو وچہ معراج نبی نے ڈٹھا ایہناں اکھیاں نا ہیں
اُس نال اجتہاد اپنے دے کہیا الٹ کنوں صلحائیں
کبھی حضرتؐ خود فرمایا اندر بہت کتابیں پڑھدے
طور طریق عبادت والی کجہ خیال نہ دھردے
پس تابع وہم خیالاں تنہاں ہوکے ظلم کمائے
تے کرن اعتقاد ایہ بھی رب دا نگوں ہن موثر بھائیاں
جنہاں نام رکھی اونہاں اوکسی کم وچہ اثر نہ کردی کائی
ذات اس پاک دس کنوں جو قید لگاون مشکل واہی

اشارات

لا تدرکہ الابصار خدانوں کوئی نظر نہ پاوے
جو دسے راہ دلاں نوں مگراں ظاہر اکھیاں راہوں
جیویں اکھیاں نھیں ہی پوشیدہ رب دی ذات سعیدا
نفس بلاء الاعلیٰ طلب کرن جویں ہونسیں طلب کریندے
پر کیفیت وچ مختلفاں اسیں سنگ بلاء الاعلےٰ
تے بلاء الاعلیٰ عقل تنہاں فکر نصیب نہ بھائی
جو اپر صفات الٰہی ہوندی بعض موصوف اساڈے
جویں رب کہیا میں پیدا کیتا حضرت آدم تائیں
تے انک لعلیٰ خلق عظیم نبی حق رب فرمایا
پس ہے یا درست جو اس منزل تے پہونچیا ہووے کائی

تے انہاں نہ اکھیاں نوح وجود نہ اکھیاں وچہ قلوب سمائے
تے اکھیاں چہرے والیاں یا ہجہ وصفات نہیں تاہوں
ہے اونویں وانگوں غفلاں پاسوں او سدی ذات پوشیدہ
سنگ بلاء الاعلیٰ سیری ہاں اسیں وچہ طلب فرمیندے
پر بعض اساڈا رب نوں ڈھونڈی کرکے فکر کمالا
تے دلب کری کوئی نال او پیچیر جو اوہ وچ ملکاں ناہیں
او صفت جو اوستی پیدا ہوئی نہ
صورت اپنی اتے یعنے اپر صفاتاں سائیں
تو او یہ عادات صفات عظیم وی البتہ ہیں آیا
او طلب کری سنگ اوسدے رہنوں ڈھونڈ جو کائی

Marfat.com

ف۱ یعنی ذات پاک کے واسطے غفلوں کے لڑک اور بیوقوفوں کے بیٹے ف۲ اوپر مقدمہ کے تا یہ اشارات متعلق ہیں جملہ اولیٰ شرکاء کے ہے ف۳ اسواسطے کہ سبب ادراک کا ہوتی ہے اور آنکھ کا بصر کا ظاہر میں بصر نام ہے اور اسکا اور نزاعہ ہیں تو اور آنکھ کا اصلا آنکھ ظاہر میں محل ہے واسطے بصر کے اور بصر باطن میں محل آنکھ کا وہ آنکھ جو دیدار ہے واسطے ہے تابع نام اوپر اسکی اور وہ اپنی ذات میں مختلف نہیں جس طرح آنکھیں نہیں پاتیں اوسکو ساتھ اپنی نظر کے اور نہیں پاتیں فراخ آنکھوں والی جیسے فرمایا حضرت موسیٰ نے دیکھو بیچ تن کے اور بمعنی اقرار ہے بصیرہ بصائر فراخ چشم ہوا منصب ہے صفات الٰہیہ بعینہ مستقل ہوکر بندہ میں نہیں سما جاتیں بلکہ الٰہی صفات کا عکس پڑتا ہے کما فی

پس اوہ ملدا مقصود اپنی نوں غیر اوس پاوی ناہیں
جو کامل ادا نوافل کردا فرضاں تھیں ودھ پائیں

جاں سنگ نوافل قرب خدا ول بندی ہوندا حاصل
تا دوست رب بناوی اوسنوں ویکھ حدیثوں کامل

جاں دوست ربدا بنیاں تاں اوہ سندا نال خدا دی
بھی نال خدا دی ویکھی جاں رب اوسدی بصر افادی

جاں نال خدا ویکھی تا یا رب سنگ ویکھی باجھ نزاعوں
تے پاوی رب نوں سنگ خود نظر جو ہی اوہ بصر الٰہوں

تا ناہ پاوے اوہ رب نوں مگر اں نال خدا دے پیارے
تاہ سنگ ذات اپنی دے پاندا روح المعانی تاری

تے قرب نوافل ملکا نتائیں حاصل ہووی ناہیں
نہ سمع بصر اوہ حق دی بنن ایہ شرف انسان عطائیں

جاں لوکاں پچھیا حضرت نوں تساں ڈٹھا ربدی تائیں
تا فرمایا ہک نور ڈٹھا میں نور فقط رب سائیں

تے رب ہے نور جویں قمر آنوں ظاہر صاف دساوے
اللہ نور السموٰت والارض جو خود خالق فرماوے

نور علی نور ہک نور ضیاء فقط ہے تس آوے
یہدی اللہ نورہ من یشاء جس چاہے اسول راہ ویکھاوی

انکم سترون انکم کما ترون القمر لیلۃ البدر یعنی فرماندے
تسیں ویکھ رب نوں چن چودس جویں بدر کامل تسیں پاندی

مومناں نوں رب استعداد قیامت نوں ایہ دیوے
جو باجھ مکان جہات مواجہ کرن دیدار سہیوی

تے دنیا وچہ ہی ویکھن ربدا اوڈی کرامت بھاری
ایہ باجھ رسول اللہ دی ناکسے کرم ہویا رب باری

جو شب معراج اکھیں سنگ روح نبی ڈٹھا رب تائیں
جو اکرم الخلق ایہی تس تائیں ملی نعمت ایہ سائیں

بھی کل وجود شریف نبی دا چشم ہویا اوس راتے
جو عنصری عالم تھیں اوس رات گئی لنگھ دور سنجاتے

پر کنوں جہان طبیعت گذری پر عالم ارواحوں
تا وصل ہویا سنگ عالم امر نبی نوں فضل الٰہوں

جو فانی ہووے ذات صفات افعال اپنے تھیں کائی
ہویت تے بشریت اپنیوں ٹٹے تا تس بھائی

جائز ہے جو ویکھے دنیا وچہ رب سنگ بصیرت
بعد انسلاخ پورے دی روح البیان اندر ایہ سیرت

چوں مجلّٰی کرد اوصاف قدیم
پس بسوزد وصف حادث را کلیم

جاں مکے والیاں نے ظن کیتا سرور دوہاں جہاناں
ہن وعد وعید اتے خوف امیدوں کری بیان نشاناں

اوہ رومیاں دوہاں غلاماں تھیں سن دسی ساڈی تائیں
تا اگلی آیت رب اوتاری ویکھ کتاب منائیں

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ط

[1] یعنی یہ حدیث بخاری شریف میں موجود ہے اور کتاب صراط مستقیم میں مولوی اسمٰعیل نے بھی درج کی ہے بلکہ اسنے لکھا ہے کہ جب بندہ ایسے مرتبے کو پہونچتا ہے تو اسے انا الحق کہنا اور لیس فی جبتی سوی اللہ کہنا جائز ہو جاتا ہے دیکھو صفحہ ۱۲ ۱۲ مطبع مجتبائی اور یہ لامذہبوں کا پیر ہے ۱۲
[2] ای یہدی اللہ بنورہ فی المظاہر والساری فیہا الی نورہ المطلق ابدی ۱۲ روح البیان [3] دنیا میں اللہ تعالیٰ نے ان آنکھوں کو وہ نور اور استعداد عطا نہیں فرمائی مگر قیامت کو وہ نظر باطنی اور استعداد حاصل ہوگی مومنوں کو اور یہی عقیدہ ہے اہل اسلام کا سوا معتزلہ وغیرہم کے خذلہم تعالیٰ بقہرہ ۱۲ [4] اور آنکھیں سر زبان عالم اجسام سے ہیں سو ہٹائی گئیں تھیں اس بات میں حضور سے اور دیکھا اپنے مالک کو پورا ۱۲ روح البیان

Marfat.com

وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ

وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝

تحقیق آئی ہیں تمہارے پاس دلیلیں پروردگار تمہارے سے پس جس نے دیکھ لیا۔ پس واسطے جان اپنی کے اور جو کوئی اندھا ہوا پس اوپر جان اوسکی کے اور نہیں میں اوپر تمہاری نگہبان اور اسی طرح بیان کرتے ہیں ہم نشانیاں اور تو کہ کہیں وہ کہ پڑھ لیا تو نے اور تو کہ بیان کریں ہم اوسکو واسطے اوس قوم کے کہ جانتے ہیں

آیاں تساں ولیلاں رب تھیں ویکھونال جہانڑے
پھر عمل کری جونال ولیلاں نفع اوسنوں اوہ آپا
تے نہیں ہاں میں وارو غہ ہویا اوپر اعمال تساہیں
تے ایویں اسیں بیان کراہاں آتاں گونا گونی
جاں مشرکاں ڈٹھا خبراں غیبی دتی بنی کمالوں
تاوہم کتیو نے حضرت چوری پاسوں اہل کتاباں
جو اہل کتاب ہوی سن دشمن شاہ رسلؐ دے سارے
تاظاہر صاف ہووے جو حضرت دسے اہل کتابوں
ہن ایس نشانے وچہ بوہڑ ملسی پچھ سوئے سچیاں دے
پرانی روشنی آکھن اس جو حال چلن اہیاں دا
کل فرائیں تھیں اوہ منکر کہ ہن ہویا ایمانوں
پر انگریزی تعلیم اندر اہیہ اکثر ہین آتشاں
ہوا اکثر انجناں دے وچہ تعلیم ہدایت نا ہیں
قہم دانا دا وہ لوک جنہاں نوں کہیئے رب ہدایت

ہق نوں باطل کنوں منے گمراہی تھیں ہو راہ پاندے
جو انہاں ہویا خدا اسدا اوس نوں ات اسدی تے پایا
ہیں ہاں منکر رب حفیظ دسی تساں کل جڑائیں
ہے ہاں دلیل انہاں تے قائم کرن جو فعل زیونی
تے ہن صدق نبوت آنا واجب ہے ہر حالوں
اہ باتاں سکھ آون انہاں نہیں جھوٹھا وہم کذاباں
پھر دشمن کدوں سکھائے تے جو اہ گل ہوندی پیارے
اہ بری عداوت سی کفار جہانڑے قول نرالوں
توحید دا طریق عبادت نوں اوہ آکھن ہوئی پرانی
تو آکھ انہاں نوں شرک نوں کیا اوہ ہاں ہے سیاناں
وہ دنیا کاسہ تو جہاں نے سکے

سبھ مال انہاں دے تھیں ہیں ہاں
اوہ آکھ وہاں کا ہے او ہے اوہ ان دے پہ اہل عبادت
قصہ ہے انہاں ہدایت کا ہاں کہانی ہے

بصائر ہین تجلیات صفات اوس پاک الٰہی
جو انہاں ہویا ہال تنہاں ہویا وبال انہاں دا
قرآن اندر ہن دیاں جہت تجلی رب کریما
پھر جسو چہ استعداد فضل انہیں ایہی رب کمائی

جیہڑا پا بانگ نہاں دا نفس نفس جہت ہن بھائی
او آتاں ہاں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں
ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں
ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں
اوس ذات اپنی دیکھاں نوں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں

تے جسدیو چہ ایہ استعداد نہیں اوہ انہاں ہویا
کنوں آیات قرآن بصائر وچہ عرائس ڈھویا
ہی قوم یعلمون جو رکھن سمجھ خطاب الٰہی
نہ جنہاں قدرت فہم خطاب اوہ جاہل ایہن واہی

اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ ۝
وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ؕ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ حَفِیْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِوَكِیْلٍ ۝

پیروی کر اُس چیز کی کہ وحی کیگئی ہے طرف تیری رب تیرے سے نہیں کوئی معبود مگر وہ اور منہ پھیر لے شرک کرنیوالوں سے اور اگر چاہتا اللہ نہ شرک کرتی اور نہیں کیا ہمنے تجکو اوپر اُنکے نگہبان اور نہیں ہی تو اوپر اونکی دروغہ

تے وحی تیریول رب تھیں ہووے کر اوس تابعداری
نہ اُس بن کوئی معبود تے اہل شرک تھیں کر بیزاری
جی چاہندا رب تا شرک نہ کردے ناہ اساں تدھ بنایا
مشرکاں اوتے حافظ ناہ توں نہ انہاں دروغہ آیا
جاں انکم وما تعبدون من دون اللہ فحسب جہنم آیت رب اُتاری
یعنی تسیں تے بت تساں بن رب جو پوجو سارے
کل بالن دوزخ ہونا سن ایہہ مشرک سخن پکارے
خداواں ساڈیاں دی بدگویوں روک زبان سوہارے
نہیں تے رب تیریدی اسیں بھی کرساں کل بدگوئی
یا مومن مندا کہن بتاں تا آیت نازل ہوئی

اشارات

اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ ایہہ خاص وحی رحمانی
جو باہجہ رسول اللہ دی غیراں دخل نہ اسوچہ جانی
جو دوجیاں ایہ اسرار اُٹھاون طاقت مول نہ آہی
فَاَوْحٰۤی اِلٰی عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰی ہے جویں وچہ قرآن گواہی

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَیَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَیْرِ

سلہ جیسے فرمایا ومن عمی فعلیہا یعنی جو اندھا ہوا پس وہ وبال اُسی پر ہے اور اولیٰ درجہ بصیرت حاصل کرنے کا بصائر کے ساتھ یہ ہے کہ انسان کو ہدایت حاصل ہو ۱۲ مواہب سلہ ابوطالب جب بوڑھے ہوئے تو قریش مکہ اکٹھے ہو کر اوسکے پاس آئے۔ اور کہا کہ آپ ہمارے سردار ہیں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں بڑی تکلیف دیتا ہی ہمارے بتوں کو برا کہتا ہے آپ اوسکو منع کر دیں کہ ہمارے بتونکو برا نہ کہی۔ اپنے خدا کو پکاری۔ ابوطالب نے حضور کو بلایا اور قوم کی بات سنائی آپنے فرمایا میں آپکی بات مانتا ہوں تم میری بات مانو کہو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اُنہوں نے انکار کیا ابوطالب نے کہا کچھ اور بات کہو فرمایا ای چچا میں وہ نہیں ہوں کہ سوا اسکے کچھ اور کہوں اگرچہ سورج کو بھی لاکر میرے آگے رکھدو تو اُنہوں نے کہا یا آپ ہماری معبودوں کو برا نہ کہو نہیں تو ہم تیرے خدا کو برا کہیں گے تو یہ آیت نازل ہوئی ولا تسبوا الذین الآیہ ۱۲ خازن سلہ اور مقامات کئی ہیں اول وحی خاص الخاص سو یہ فقط آپکو ہی تھی نہ اور کسی کو اور یہ مقام سراسر ہے درمیان اسکے کمال ہے جیسے فرمایا فاوحی الی عبدہ ما اوحی یہ وحی مخفی ہے اور دوسری وحی خاص جو آپکو اور دوسرے نبیوں کو بھی تھی جیسے کہ فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح والنبیین الآیہ میں مذکور ہے جیسے فرمایا بلغ ما انزل الیک من ربک الآیہ اور اولیاء اللہ کو تمیز دی کہ فرق کرو درمیان وحی رحمانی اور وحی شیطانی کے پس جو وحی یعنی الہام شریعت کے موافق ہو وہ رحمانی ہے اور خلاف اُسکے شیطانی جیسے کہ مرزے قادیانی وغیرہ کے۔ حلوائی عفی عنہ

عِلْمٍ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

اور مت بُرا کہو اُن لوگونکو کہ پکارتے ہیں سوا اللہ کے پس بُرا کہنے لگیں گے اللہ کو زیادتی سے بغیر سمجھ کے اسی طرح زینت دی ہمنے واسطے ہر ایک فرقہ کے عمل اون کے کو پھر طرف پروردگار اون کے کی ہے پھر جانا اُنکا پس خبر دے گا اون کو ساتھ اُس چیز کے کہ تھے عمل کرتے

نہ بُرا کہو اُنہاں مشرک جنہاں پوجن باجھ الٰہی
کفار انہوں عمل اونہاں جویں سوہنی نظری آئے
کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ جویں رب نے فرمایا
رب اپنے دی طرف ہووے پھر مڑناں اونہاں تمامان

تا بُرا نہ کہن خدا نوں مشرک ظلم بے عقلیوں اہی
تویں ہر فرقے نوں عمل اوسدے اسال کر سوہنے دکھلائے
جو ہر فرقے دے نزدیہی تس نال خوشی اوہ آیا
وت خبر دیسی رب جو کجھ اونہاں عمل کمائے خاماں

اشارات

نہ بُرا کہو تسیں اونہاں جو پوجن مشرک باجھ خدا دی
تے جویں مت غضب وچہ جاوے جنگ جدال مچاوی
سعدیؒ | مجالِ سخن تا نیابی مگو | چو میداں نہ بینی نگہدار گو

نہیں تے اوہ جہالت راہوں کہسن بُرا تسانوں
تے ہر اُمت نوں عمل تنہاں اسماں سوہنے کر دکھلائے
یا عاملاں نوں چہ دنیا دولت جاہ و جلال حیاتاں
پس جو خالص رب پوجے چھڈ غرضاں نفسانی
تے ایہ تے اکھیں کنوں جنہا ندیاں کیتا ذوالجلال
بلکہ جو روز ازل دا تنہاں ہے احسان الٰہی
تے بیہودہ لوک جو باطل بھُلے راہ صفاتوں
زاہداں نوں اعمال تنہاں رب سوہنے کر دکھلائے
جنہاں لوکاں نے خود عملاں اوپر نظر نکائی

تے بونہہ وڈی تنہاں شان ایہائی فضل ملے رحمانوں
اوہ سنگ نال زنہاں اپنیاں رضوں طلب کنندی آہے
پھر سایا رب دا تے وچہ غوثی ایہن عمل کیا
لذت قرب وصالے اوسنوں حاصل ہووی ربانی
اوہ اوناں چیز انہی کہ قدر نہ سمجھن ہون سیانے
اوہ تسدی مدام شکایتیں ہردم غرق شرم وچہ بھائی
اوہ اپنیاں پیاں خلاں آپ نہیں سمجھن نیاب ہداؤں
تاں ایہ زیادہ غیبت اسنوں کنوں عوائیس ایاتے
اوہ رب جے کنوں تعصباں دا گو واسطے جیوں فرمائی

لہ جیسے کہ فرمایا حق تعالیٰ نے ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ یعنی دعوت کر راہ رب کی طرف پکے ۱۲ سے
پس وہ اس بندے اوتے یا لڑتے ہیں اپنے پروردگار اور ہمارے شان کے لائق نہیں ہے کہ وہ رکھ دیں ہم سوائے کی طلب والے
کو ۱۲ تفسیر روح المعانی سے بلکہ وہ فقط سوائے احسان پروردگار کے ۱۲ مواہب

نور مشاہدے راہوں رب جنہاں کر محفوظ بچایا
باہجہ تنہاں کوئی اس آفاتوں بچیا مول نہ پایا

اوہ سنگ مشاہدے ویکھن جو کوئی میں توفیق آلہی
نیکی نا کر سکے بلکہ احسان اوسدا سب بھائی

جو نیک توفیق دیوی رب اوسدا شکر نہ ادا کیجیوے
جان نا ادا شکر تا سمجھی بیں پر فضل آلہی تھیوے

صوفی بہت اس اندر راجوں گئے نال قہر دے
نہ پلی کجھ وڈیایاں سکیاں وچہ مریداں کر دے

ہک گمراہی نوں سمجھ ولایت دُتے ایس خیالوں
سو چور چھپٹ اسلاموں خالی روسن پئے وبالوں

ہک گمراہ شیطان بھولائی سجدے ہین کراندے
پیر تائیں رب تنہاں بنایا سب ایمان گواندی

اوہ ہر شے وچہ خدا نوں جانن ٹول وچوڑیاں سندا
رب حلولوں پاک ہمیشہ پر ایہہ فرقہ گندا

جے کہن وجود حقیقی ناہیں کسے باہجہ خدا مخلوقوں
ہی رب قدیم تے خلقت حادث تا ایہ اہل سلوکوں

وحدت الوجود جو مذہب ایہی اولیا واندا پیارے
ہی ایہ مراد صحیح ناہیں اسدی کفر عقیدی سارے

مصنف شاہ طیبوا تے شاہباز گئے ووھ حدوں
پر ہی صدقی بھی اک جاہل احمق دونویں موئی ضدوں

جویں چشتی اتے نوشاہی ہور مداری اتے جلالی
وچہ تفریط افراط گئے ووھ بن نہ اہل کمالی

ساز[1] ناں نال سرود سنن ہک پیر طواف کراندے
ہک مرشد نوں رب جانن ایہہ سب راہ کفر دی جاندی

جو اہل شرع سو ولی آلہی دوجے ولی شیطانی
غیر شرع کوئی ولی نہیں تو ڑی اُڈ چڑھے آسمانی

پاک اسرار سہون اتی حالت ہووے خوب صفائی
شک نفاق اتے بیدینی جس وچہ رہے نکائی

جاں رحمت تھیں دل موڑی اتھے ہوئی کنوں بینائی
نشانیاں قدرت نور عظمت پھر دسن اوس نکائی

ما ہیں حضرت ختم رسالت نت فرماندے ساہی
اے پھیرن ہار دلاں دل میرا ثابت رکھ کماہی

رب جنہاں دلاں تے متوجہ اوہ توبہ کر دے آہے
خضوع خشوع سنگ طرف خدا دی ابو حمزہ فرمائے

اے جنہاں دلوں اعراض کیتا اوہ پھاتھے وچہ گمراہی
ایہ وچہ عرائس ذکر تمامی لکھیا ولی آلہی

پر نقشبندی پابند شریعت فیض تنہے جھب پاندی
مبتدی نقشبندی سنگ وچ منتہیاں مل جاندی

جس تر چشم نہ خوف آلہوں دل غفلت سنگ لیا
حب دنیا امید لمیری رکھ بدبختیوں گلیا

اتے نشان سعادت ایہن حب رکھن صلحاواں
پڑھن قرآن اتی راتیں جاگن مبھن سنگ علماواں

اتے نرمی دلدی سو بن حب آلہوں حاصل ناہی
تے باہجوں ذکر نہ حب آلہی غفلت قلب سیاہی

[1] سازوں کے ساتھ سرود سننا بالاتفاق حرام ہے اور بعض صوفیا نے جو سرود کو سازوں کے جائز قرار دیا ہے اُسکے لئے شرائط بھی مقرر ہیں جیسے راستہ شارع عام کا نہونا اور قوال طبلہ سارنگی بجانے والے نہ عورتیں ہوں نہ خوبصورت لڑکے اور نہ وقت نماز کا ہو نہ لوگ شہوت پرست ہوں علی ہذا القیاس اور کئی ایک شرائط اور بھی ہیں جو پائی نہیں جاتی مگر یہ بھی خلاف شریعت ہے اسلئے کہ جو سند سقوط کی لایق نہیں پہنچی اُسکے جواز میں حضور نبی علیہ الصلوۃ والسلام سے اجازت ثابت نہیں ہوئی ہو ۱۲ فقیر حلوائی عفی اللہ عنہ

تے ایہہ محض عنایت فضل آلہوں حاصل آوے — جو جہلوں کڈھ ہدایت بخشن کم نہیں کسے تھاوے

حافظ | چوں حسن عاقبت نہ بر ندی وزاہدی است — آں بہ کہ کار خود بعنایت رہا کنند

شیطوں گھت وسواس کہی جو عمر تیری بونھ آوے — کر جو چاہیں مڑ کر توبہ کرے گناہ تا واہی
تے ویلا چھوڑ عبادت رہدی ہووے ہلاک گناہوں — ایہ طول امید ہی آفت بھاری منگ پناہ آلہوں

درسرایں غافلاں طول امل دانی کہ چیست — آشیاں کز است مارے در کبوترخانۂ

نہ مرشد دس ہدایت ایہ جو جس چاہے راہ لاوے — ایہ طے منازل وصل ہدایت رب ولوں بس آوے
جاں کہیا قریش اسیں پاس تسلڈے ای محبوب خدا ڈے — منجرے موسیٰ عیسیٰ والے کردے ذکر افادے
سانوں بھی کوئی معجزہ دسو تا ایمان لیائیے — فرمایا کیا چاہندے کہندی جبل صفا زر چاہئے
یا مردی جیون بعض اساڈی جہناں کنوں تساڈے — حال حقیقت کھل جاوی تا مومن بنئے سہ دے
بھی دسن فرشتے پچھے تیری انہاں کنوں گواہی — بنی کہیا جدو ویکھو ایہہ سب منسوا اہل اسلامی
انہاں آکھیا آہو حضرت اہل ایماناں آکھیا نالے — تا سب دعا منگن رب پاسوں کھلی نبی اس نالے
تا آجبرائیل کہیا جے چاہو صفا سونا بن جاسی — جے ایہ پھیر نہ مومن ہوئی انہاں خدا تے
جے چاہن تا چھوڑ دیاں جو بعضے تائب ہوسن — جو اہل سعادت ازلی پھر اوہ وچہ اسلام آجاسن
تا عرض کیتی انہاں چھوتا تائب ہون جو ہونوالے — تا اگلی آیت وحی لیایا ویکھ معالم حالے

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ

قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ

اور قسم کھائی انہوں نے ساتھ اللہ کے سخت قسموں اپنی کہ البتہ اگر آوے ان کے پاس کوئی
نشانی ساتھ اس کے کہہ سو اوس کے نہیں ان نشانیاں نزدیک اللہ کے اور کیا خبر ہے تم کو کہ جب آوے نشانی

ف کہ نہیں ہوتا رسول پر مگر پہونچا دینا اور اللہ تعالیٰ ہر قوم کو اوس کی زبان پر اس چیز کے پہونچانے کا حکم دیتا ہے اور اسے اوس کے سوا کسی کو نہیں دیتا جو عام کو اوس کی طرف اور خاصوں کو وہ اوس کی طرف اور خواص الخواص کو بہ حد اعلیٰ طرف اور اسی طرف ولی وارث و حال ہے گمراہ نفسانیت کو پہونچنا محض ہدایت اور مشیت اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ ہوتا ہے نہ مرشد کے اختیار میں کیونکہ جب ہو چکا ہے اور سبب ہونے کا توحید ہے سبب کافر مومن نہیں بنتا مگر جب تک کلمہ توحید کے اسی طرح دل سے نہیں بنتا مارے توحید کے کافر کتنا ہی شرک جلی ہو یا خفی نہیں دور ہوتا مگر تک توحید کے ساتھ اور جب تک مومن نہیں ہوتا شرک جلی بھی نہیں پر تا اسی واسطے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لا الٰہ الا اللہ یعنی کوئی نہیں [illegible]

Marfat.com

جب آوے گی نہیں ایمان لاوینگے

تے قسمان نال اللہ دے کافر کوشش والیاں کھاون
جو معجزہ آوے انہاں نال اوس ٹھیک ایمان لیاون

توں آکھ نشان نبوت معجزے پاس اللہ دے آئے
اوہ قادر ہی جو اونہا نوچوں چاہے چا وکھلاوی

تے کیہڑی شے تساں خبر بتاوی نال اُس اہل ایماناں
جو جد اُنہاں معجزہ آوی تاں اوہ مومن بنسن شاناں

بلکہ علم الٰہی وچہ ایہہ بات مقرر ہوئی
جے ایسا معجزہ ویکھ ایہ کافر پھر نہ منن سوئی

تاہودی عذاب اساڈا نازل اوپر اہل انکاراں
وچہ تفسیراں حال مفصل ہوندا ہے اظہاراں

وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ
مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ ع ۱۳

اور پھیر دینگے ہم دلوں اُنکے کو اور نظروں اونکی کو جیسا کہ ایمان نہ لائے تھے ساتھ اُسکے پہلی بار اور
چھوڑ دینگے ہم اُن کو بیچ سرکشی اونکی کے بہکتے ۔

اسیں وانگ اُنہاں تصدیقوں بھی نظراں حق واؤں
نہ ویکھن حق نہ ایمان لیاون اوڑک رون بلاؤں

نہ جویں ایمان لیائی اُنہاں معجزیاں سنگ واہی
جویں ڈٹھا اونہاں شق قمر جو ظاہر کہیا الٰہی

تے چھوڑ ائگے اسیں اونہا نوچہ طغیانی جو گمراہی
ہون حیران نہ طرف ہدایت ہوون راہ نمائی

اس آیت وچہ دلیل خدا جس چاہے کری ہدایت
تے جس چاہے گمراہ کرے وچہ خازن ویکھ روایت

جو دل اتے اکھیاں قبضے بدے پھیرے جتول چاہی
جس چاہے قائم رکھے تے جس چاہے راہ بھولائی

یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک دعا فرماندے
دین اپنے تے ثابت رکھ اسے پھیرن ہار دلاندی

پھیرن دلاں تے بینایاں دے رب خود دل نسبت کیتی
ونقلب افئدتہم وابصارہم جویں خبر قرآنوں لیتی

جاں رب کسی دلنوں خود دل پھیری خود عظمت دی راہوں
تاپوی ہدایت دل اُسدی یوچہ رب دے فضل عطاؤں

تا روشنی دل لوح ہووے ویکھے قدرت دے انواراں
پھر کری درست اعمال اتے نیت وچہ خلوص اظہاراں

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ

لہ اُن سے نیا جملہ شروع وما یشعرکم یعنی تمہیں کس چیز نے معلوم کروایا ہے کہ ایسا بھاری معجزہ دیکھکر مومن ہوجائیں گے بلکہ نہیں ۱۲ خلاصہ ومواہب الرحمان لہ کہا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پہلی دفعہ دنیا کا گھر مراد ہے یعنی اگر کفار پھیرے جائیں آخرت سے دنیا کی طرف تو بھی ہم انکے دلوں کو پھیر دینگے اور انکی آنکھیں بھی ایمان لانے سے پس نہ مومن ہونگے دنیا میں مرنے سے پہلے ۱۲ خازن شریف

Marfat.com

كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ

اور اگر ہم اُتارتے طرف اُنکی فرشتے اور بولتے اُنسے مُردے اور اکٹھا کرتے ہم اوپر اُن کے ہر چیز کو مقابل نہ ہوتا کہ ایمان لاویں مگر یہ کہ چاہے اللہ اور لیکن اکثر اُن کے جاہل ہیں ....

تے جے اسیں ملک اینہاں نوں گھلدے مُردے گلاں کردی
تاں بھی اوہ ناں مومن ہوندے مگر جے اللہ چاہے
اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ جے رب چاہندا اوہ از لدے

وچہ تصدیق اتے ہر شے پیش اُنہاں کر جمع جے وہندی
پر بہت اُنہاندی جاہل اہین سمجھن مول نہ لاہے
مومن ہون تنہاں نا اوہ سنگ ایل ایماناں ملدے

اشارات

جہل سببوں آیتاں ربدیاں نال ایمان نہ لیاون
جس رب ایمان نہ چاہیا ہوئی اندر روز ازل دے
اتے مشیت ربدی پھیرے عادت ربدی تائیں
تاہیں باقی رہی وچہ قہر جلال جو اہل ضلالت

چوہ ارادے ربدی ناہ کافر لوک مناون
اوہ کدی نہ مومن ہوون سگیوں سخت اہین نہ ولدی
نے فاسد استعداد اوں مومن ہون تنہاندا ناہیں
جیوں سعدی شیرازی دسیا بابت اہل ملالت

سعدی
خر وحشی نہ باید کہ مردم شود
نواں پاک کردن چو زنگ آئینہ

بسعی اندر او تربیت گم شود
ولاکن نیاید ز سنگ آئینہ

حافظ
اگر جاں بدہد سنگ سیاہ لعل نگردد

یا طینت اصلی چہ کند بد گہر افتاد

مثنوی
اگر تو سنگ، صخرہ و مرمر شوی

چوں با صاحب دل رسی گوہر شوی

آیہ تربیت فیض دی استعدادوں پیا جو دور دوراڈا
جس استعداد ہی نیک اوہ مائل ہویا ہدایت پائی
جاں جانیا اللہ دل سرور تے غم اندوہ کجھ آیا

سنجرے ہور کرامتاں اہین تربیت فیض افادا
جس فاسد استعداد اوس پھیر پائنہ ضلالت پائی
تاں اگلی آیت جہت تسلی سرور

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا ۚ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ

سلہ ابن عامر اور مدینہ کے قاریوں نے قبلا بکسر قاف اور فتح ب کے پڑھا ہے جس کے معنے دیکھنے کے ہیں اور دوسرے قاری بضم قاف اور فتح ب سے پڑھتے ہیں جو قبیل کی جمع ہے جس کے معنے گروہ کے ہیں یا معنے قبیل ہے اور بعض نے قبلا کو معنی روبرو ہونا کیا ہے جب کہ وہ کہتے ہیں اتینا قبلا آیا ہے خانان وما صبابی یا وغیرہ من ذالک اور مجاہد کہ آپ سچے پیغمبر ہیں یا سامنے آجانے سے ہمارے دعوے کی تصدیق ہو آیت اگرچہ بڑی عظمت والی ہے پس نہ یقینا ہو تو بات ایمان لانے کفار کی اسواسطے کرتے ہیں چاہا حق تبارک تعالیٰ نے کہ اول سے ایمان لانا بغیر تحقیق نشان ہائے کرامتی کا بڑی شان قیامت سے بڑی ہے جیسے فرمایا ہے اللہ تبارک تعالیٰ لو ردوا الخ ۱۲ منہ

Marfat.com

وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۝ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْئِدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ۝

اور اسی طرح کئے ہمنے واسطے ہر ایک نبی کے دشمن شیطان آدمیوں کے اور جنّوں کے جی میں ڈالتے ہیں بعضے اُنکی طرف بعض کی بلمع کی ہوئی بات فریب دینی کو اور اگر چاہتا پروردگار تیرا نہ کرتے اوسکو پس چھوڑ دی اُنکو اور جو کچھ باندھ لیتے ہیں اور تو کہ جھکیں طرف اوسکی دل اون کے کہ نہیں ایمان لاتے ساتھ آخرت کے اور تو کہ پسند کریں اوسکو تو کہ لیویں جو کچھ کہ وہ کرنے والے ہیں

تے ایویں ہر پیغمبر کارن دشمن اساں بنائے
جن انسان شیطان جو ہکدوجی نے وسوسے پائے

فریب دیون نوں ولوں آہی اوہ جھوٹھی بات بناندے
جی چاہندا رب ایمان انہاں سنگ نبیاں ویر نہ چاندے

محبو باتوں چھوڑ انہاں نوں کوڑ جو ہین الاندے
تا جھکن اُنہاں نول قلب تنہاں جو قیامت نہیں مناندے

نہ کرن پسند اتی کیتی چلن عمل جو بُرے کریندے
شیطان ایہی ہر سرکش بھاویں جن انسانوں تھنیدی

تے وحی کہن ہر اُس گل نوں جو کسے بتائی جاوے
پر اتھ مراد کرن گمراہ اتے وسوسہ دیون آوے

تے زخرف جھوٹھی بات بناوٹ ہور مبالغے والی
غرور فریب تے دھوکھا دیون ویکھ خلاصہ عالی

ہر جز کل اتی بھلے بُرے سب اللہ فعل اوپائے
ایہ نسبت فعل کفار ولی جو کا سب رب بنائے

ہی رب ولوں تقدیر تے بندیاں ولوں کسب ارادے
مدار عذاب ثواب تداہیں ایسے اوپر افادے

پس جبری قدری دوہاں فرقیاں اسوچ رد ہویائی
ہک کہن خدا کراوی سب ہک کہن اسیں خود بھائی

جے رب حقیقی فاعل تا کیوں کرو جہاد لڑائی
اوہ فاعل بھی اتے حاکم بھی کہے روکو ہر بُریائی

ہک کہن شیطان دو فرقے رہی ہر فرقہ سنگ انساناں
ہک فرقہ سنگ جنّاں ایہ ناہیں انس شیطان حیواناں

ابلیس ہک ٹول گھلے ول جنّاں ہک بندیا نول گھلّے
اوہ ہکدوجی جد ملن بناون مکر بہانے حیلے

جن شیطان جاں تھکے مومن قابو اوس نہ آوے
تا جاوی سرکش انس ولّے تا اُسنوں کویں بھلاوی

تے ابوذر کہے نبیؐ فرمایا منگ پناہ الٰہوں
جن شیطان تے انس شیطانوں ناہوواں گمراہوں

کہی مالک بن دینار شیطانوں سخت انسان ایہا فی
جو دور ہووے[1] شیطان اعوذوں انس گھتے گمراہی

ولیرضوہ ولیقترفوا ما ہم مقترفون جو رب فرمایا
ایہ حال موافق ایس زمانے ظاہر نظری آئیا

ہک عالم مجہولاں لوکاں ادب تعظیم سکھاون
قرآن حدیث اجماع قیاس جلی تے عمل کماون

[1] یعنی انسان شیطان اعوذ پڑھنے سے دور نہیں ہوتا بخلاف جن شیطان کے جو انسان آنکھوں دیکھتے ہی گناہ میں کھینچ لیجاتا ہے ۱۲

تے آکھن بنیاں ولیاں بتاں نال نمول ملاؤ
جو ہور اجیہے ادب سکھاون اہل ایماناں تائیں
اوہ اُسنوں سو منہ سخن سُنا کے مکر فریباں راہوں
ایویں اہل حدیث محمدی ہور موحد بندے
وانگ زنانہ دی خوش الحانوں جاہل لوک بھولاون
ایہ شکل انسان شیطان بہی ہر سرکش جن شیطانوں
فوج ہویا جو نام الٰہوں ٹھیک اوہ اصل ایہائی
حضرت کہیا خیر زمانے قوم ہوسی اک پیدا
قرآن حدیث سناون جھوٹھی سچے کرن فریبوں
وڈی مکر فریب دکھاسے فرقہ نجدیاں سندا
اس آیت وچہ اشارہ سی تحقیق حال دسیائیں
بوہا سخت بلا ہے انہاں شامت اعداواں دی آہی
تائیں سب تھیں سخت بلائیں انہاں تے سر آیاں
تاں انہاں ملاں ول کھائیو تنہاں در بے کیتے جاوے

حافظ | چہ جورہا کہ کشد ہر ملال از دے

اس آیت وچہ شیطان انس داذکر جو مدبے آیا
تے کردا نفس حکم بہکاواں جیوں خالق فرمایا
اتھاں جن شیطانوں اساڈے ذکر ہویائی
جو کر شیطان مکر انساناں ہووے ضعیف پیارے

حافظ | وفا کنیم و ملامت کشیم و خوش باشیم

کیہا کفار جوان قسماں وچہ مصحف مہر

نیارت قبراں دُعا دسیلیوں بدعت نہیں بناؤ
تے لاذہب شیطان علماواں شکل بنا ہر تھائیں
کر کوڑیاں تاویلاں تے جیہے خلق کرن گمراہاں
تے اہل سنت نوں مشرک آکھن اہل البدعت گندے
آپ ہوئے گمراہ اپنے سنگ خلقت ہور ملاون
شیطان اعوذ دل دور رہوے ایہ ہوسن خوش الحانوں
جو باجھوں فوج مری اوہ خود مردار تمام ہویائی
اوہ خوش الحانوں پڑھن قرآن صاحقوں مٹھ ہویا
ال تاکید کہن کل بھلے ہین خبر از نیشیوں
پر جنہوں رب ہدایت کیتی کوں موہی نہیں گندا
ورجو ہوسن بلند اوہناں تھیں کوراں الصلحا جیں
جیہی شان تنہی اس دشمن سو جسے ایں ہائی
جو کا فوج تے تنہاں دشمن وچہ قرآن گوایہاں
ہور تجلیات انوار قدس جیں وچہ فرقاں ہائے

ہوئے آنکھ وگرنہ ہمسا ربازآئیم

جن شیطان کہوں جن انساں نفس دیا
ان النفس لامارۃ بالسوء الا ما رحم ربی
عداوت نفس تے نفسانیاں دی
اہل اللہ ہاں رہیا ہا دانستہ کمائے

کہ ہمہ افیشہ ما کہ ا

ہے چہ عالم خاموشاں تا ایہ اقلمی آیت آئی

لہ جیسے صاحب تفسیر عزیزی اور مولانا تذبیط سے کام لیا ہے اور اپنے و قرنیہ مقلدین کی ترقی کی خاطر لکھی ہے جیسا کہ مسئلہ وحدۃ الوجود میں لکھنوی کا مفصل حال بیان کیا گیا ہے اور تفسیر ہذا میں بھی جا بجا اسکی چالاکیاں پکڑی گئی ہیں اسی طرح اپنے دام کو حلال اور حلال کو حرام بنا دیا ہے جیسے سورہ مائدہ منزل دوم کے صدا میں خنزیر کے نام پر بیچ لیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس چیز پر خدا کا نام نہ پڑھا جاوے وہ حرام ہی ہے وہ آیہ قریب آنے کی اذن اللہ تعالیٰ لہ جو اہل اصلاح یعنی وہ پیرا نہ سالی میں اللہ تم کی جانب ۱۲ اسلام نہایت دشمن و نکارانی ہے اس کی کہ بجھنے سے انہوں نے ان کے اور حضرت اسلام جیسے سب نہ ہوں فضل اور اکرم ہیں تب ہی تو آپ پر بعثت و نعمت تکلیفات اور سوئیں ملزم اہل ہوا اسکا بلاشبہ تفصیل ہوتی ہے اعلوا انی معی اللہ ورسولہ

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ
وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ
فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ؕ
لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

کیا پس غیر خدا کی چاہوں میں حکم کرنیوالا اور وہ ہی جس نے اُتاری ہی طرف تمہاری کتاب مفصل اور جو لوگ کہ دی ہمنی اونکو کتاب جانتی ہیں یہ کہ وہ اُتاری ہوئی ہے رب تیرے کی طرف سی ساتھ حق کے پس مت ہو شک لانیوالوں سے اور پوری ہوئی بات پروردگار تیرے کی راستی میں اور انصاف میں نہیں کوئی بدلنی والا بات اوسکی کو اور وہی ہی سُننے والا جاننی والا

بھلا[1] باجھ خدا میں حاکم چاہواں کری جو فیصل جھیڑے
تی اوہ ہی جس قرآن تساں ول بھیجیا حکم نکھیڑے
اساں جنہاں کتاب دتی اوہ جانن ٹھیک ایہ گھلیا سائیں
حق دینال تے ناہ ہوتوں شکانوالیاں کنوں کدائیں
ہی مالک تیریدی گل پوری سچوں تے انصافوں
کوئی اوسدی بات نہ بدل سکی اوہ شنوا بینا صافوں
ہی حکم پنچ جو ہر دو طرفوں فیصلے جہت ٹھہراون
کلمہ کنوں مراد قرآن یا ہے توحید الاون
یا احکام شرع ول شامل اولے ایہو پاواں
وچہ اپنی ہور تساڈی بن رب میں کوئی پنچ نپاواں
ہی حاکم اوہو طرف تساں جس ہے قرآن اوتاریا
باطل وچوں حق دیتائیں ہے جس خوب نتاریا
جے[2] قاضی حاکم بن اللہ کسے بنناں روا نہ بھائی
تا دنیا وچ کیوں قاضی حاکم جائز شرع بنائی
جواب اسدا جو رب مفصل ایہہ کتاب اوتاری
جو حق[3] باطل سب ظاہر دسے ہر کم وچہ اظہاری
تے مدعا علیہ جو کنوں فقیہ عالم حاکم دی جا کے
حکم خدا دا بھالن وچہ مقدمے خود دل لا کے
ایہہ بہت صورت ایویں کل مومن فیصلہ کرن شراعوں
جی کنوں قرآن نہ لبھی مسئلہ پگڑ حدیث ضیاؤں
جی وچہ[4] حدیث دی نہ لبھی تا اجماع اُمت دا بھالیں
جی ثابت نہیں اجماع تا مجتہدین قیاس سنبھالیں
تے بن شرعی قانون نہ فیصلہ کرنا جائز آیا
ہن قوماں بعض قانون کڈھی[5] خود شرع طریق بھولایا
اتے یہود نصاریٰ عالم دہن شہادت پیارے
جو ٹھیک[6] قرآن خدا تھیں آئیا جو کل فرق نتارے

[6] یہ شہادت انہوں نے اسوقت دی تھی جبکہ ثابت ہوا انکو پختہ دلائل کے ساتھ اوپر اسکے ۱۲

[1] یعنی کیا بھلا ہی درمیان اپنے اور تمہاری سوا خدا تعالیٰ کے کسی اور کو قاضی یا حاکم بناؤں جو وہ میرے اور تمہاری مابین حکم کرے ۱۲ [2] اللہ تبارک وتعالیٰ کے قاضی کے بتانے سے بھی فیصلہ ہو جائیگا ۱۲ [3] یعنی ہر چیز کا اصول ملتا ہی [4] جو تفسیر مدارک میں لکھا ہی زیر آیت وانا انزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شیئ یعنی نازل کیا ہمنے تجھپر قرآن کو جو ہر چیز کا بیان کرنیوالا ہی اور حضور ؐ کی حدیثیں اور اُمت کا اجماع اور مجتہدین کا قیاس سب شامل ہے تبیانا لکل شیئ کے ف پس اسمیں چکڑالوی کا رد ہی جو بجز قرآن مجید کے منکر ہے تمام حدیثوں اور فقہ وغیرہ سے اور اسی کی تائید ہے تفسیر حسینی میں ۱۲ [5] جیسے کئی اقوام میں لڑکیونکو ورثہ نہیں ملتی ۱۲

Marfat.com

تے یا علما سر وار صحابہ اتھ مراد ایہائی
نہ اس تصدیق یہود نصاریٰ وچہ کر شک کدا ہیں
یا ظاہر خطاب نبیؐ نوں مگر مراد اُمت فرماندے
کوئی اُسدی بات نہ بدل سکی جو وعد وعید اخباراں
یا کلمہ غلبہ دین تے وعدہ نصرت وال منفولے
وہابی فرقہ ایت زمانے قائل خلف الٰہی
ربؐ نوں قادر جھوٹھ بولن تے اوہ بیدین الا ون
خواہ بنت حکیموں مسلم وچہ روایت پاندے
جو شخص کوئی کتے اُتر ہی یعنی ڈیرہ اپنا لاوے
اس کوئی شی ضرر نہ دیسی جد لگ نجی ناہ اُسجاؤں
ایہ ہر بیماری والی نوں لکھ دیندے پیر قصوری
اتی عاجز واہی ایہ آزمودہ وتم اذن بھرا واں

ربّ تھیں جانن حقہ بنال قرآن تے منّ بھائی
یا جو اساں قصے وسی تینوں اوہ سب حق بنائیں
تے رب تیر یدی کلمے اویوں صدقوں سچہ سوہندے
ہو امر نہی سب سچ انصافوں خازن وچہ گلزاراں
ایہ کلمے ربدی کدی نہ بدلن ہوسے خلاف نمولے
کہن جی چاہے اللہ کرے وعید خلاف خلافوں بھائی
روا دہنا پوخ اول منزل پارے پنجویں پاون
خولہ کہی ہیں سنیا حضرتؐ آہی ایہ فرماندے
اعوذ بکلمات اللہ تھیں تا خلق تیک الاوی
وچہ خاندان قصوری بھی ایہ پائیم عمل صنیاؤں
برکت اس تعوذوں ہوندی مرضاں صحت پوسی
گلیں پیناون گھول پلاون حرف صحیح لکھ اوال

اشارات

قرآن خدا دا حکم انے حجت غالب ہے انساناں
تے جو ہووے من ہار احکماں اوسدیاں نائیں
تا اوسویلے اوہ کلمہ حق انے صدق سچا ہو جاوے
پر شرعی احکام نہ اوتھیں جاون دور ہٹائے
جو بعضے لوگ گمان کرن جو کامل اکمل پاسوں

اتھیں ہوس طرف نہ پھردا پر جو منکا کاناں
ہن اس کن سن جنہاں بات آہی روح البیانوں پائیں
تے صدق اوسنوں ول وصل قرب انجنت راہ وکھاوے
اوہ جد لگ ہی وچہ دنیا تد لگ شرع مطابق جاوے
شرعی تکلیفاں اٹھ جاون ایہ گل

سلہ مثل حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور اور مثل اونکی رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ۱۲ اخازن سلہ لکھوی نجی انکے مخالف اور یہ عقیدہ ہی مولوی اسمٰعیل دہلوی مولف تقویۃ الایمان کا اور یہ بیدینی اُسنے رسالہ یکروزہ میں لکھی ہے جو فقیر کے پاس موجود ہے ۱۲ خلیل احمد نے لکھا ہی بیچ رسالے براہین قاطع کے اور وہ رشید احمد گنگوہی کا شاگرد ہے جسنے گنگوہی کے فتاوے بھی سو جود ہیں بیع توفیق باللہ من ذالک ۱۲ فقیر حلوائی عفی عنہ سلہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اعوذ بکلمات اللہ التامۃ کا ہا من شر ما خلق اور یہ اسکو یہ بھی لکھے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین یا شافی الامراض یا دافع الاعراض اگر مرض نہایت سخت ہو تو یہ بھی لکھے یا حی یا قیوم برحمتک استغیث یا حی یا قیوم ۱۲ سلہ پس اسکا انکار اگرچہ مثل اس شخص کی ہو جانتا ہے حقیقت اس بات کی یا مثل اوسکی جو نہیں جانتا ہی ۱۲ سلہ مذہب کرتا ہی اسکو ساتھ اس عمل کے جو ہے بیچ اس مذہب کے طرف رجوع علماء اور عرفان اور کمال کی ۱۲ منہ البیان یعنی کیا تو نے انبیاء علیہم السلام کی طرف نہیں دیکھا جو کبھی بھی انسے مذہبوں کی طلب جہان یا دولت وغیرہ کی نہیں ہوئی اسواسطے کہ وہ کامل تھے پس جو ایسے خیال کرے وہ ناقص ہے جیسے بعض پیر مریدوں کے اپنے کو دیتے ہیں اور اپنے نام رکھتے اور مال پوجا کرتے ہیں یہ سب کے سب ناقص ہیں اگر اس بات میں کمالیت ہوتی تو پھر یہ مرتبہ بعد انبیاء کے حاصل ہوتا۔ الحمد للہ یہ رسالہ نقشبندیہ عالیہ والے ثابت قدم رہتے ہیں شریعت پر اور عجیب و غریب کیفیت رکھتے ہیں ۱۲ حلوائی عفی عنہ

عبادت اُس عالم دی خاص توحید خدا فرماون
جو ہووے کمال تدے جے کرے رعایت شرع پیاری
مجذوب تدے نقصانوں خالی ہرگز ہوون ناہیں
جس کامل عقل سوچیاں کوکاں نعرے مولیٰ مارے
سُن شیخ اکبر نے اکدن کہیا مریداں اپنیاں تائیں
کہیا مریداں کدے نہ ڈٹھا اُلٹ شرع تساں پاسوں
پس شیخ کہیا میں تیرے سالاندا اس منزل تے آیا
تے انساناں تھیں اشرف اکرم حضرت ختم رسالت
تے حق باطل دے دسن کارن رب کیتا تس قائم

مگر رعایت شرع ضروری ہر منزل وچ ہوندی
نہیں تے ہووے ناقص لکھ سنوں کامل ہرگز ناہیں
جو منیاں کنوں نہ کدے جنوں مفاسد ہوندے تیرے
ہور گھوں گھوں کھیاں وانگ کرے جا تعلق اُس بیلے دا
کیا میتھوں کدے خلاف شرع کج ڈٹھوجے یا ناہیں
تاشیخ کہیا سب جمے خدانوں جو تس فضل تپاسوں
تو ہے انسان اشرف سب خلقوں جنوں خالق فرمایا
تاہیں رب بنایا مظہر اوس صفات کرامت
وچہ روح البیان علامہ صوفی نقل کرے اس قائم

الا اے احمدِ مُرسل
کنم وصفِ ترا مُجمل
شریعت از تو روشن شد
حقیقت خود معیّن شد

شود ہر مشکل از تو حل
توئی سلطان ہر مولا
طریقت ہم تو روشن شد
زہے سلطانِ بے ہمتا

ایہ آیت[1] ہے متعلق سنگ مراتب نفس امارے
جو اُس[2] تعناء حکم غیر اللہ ایہن خواہشاں نفس اشرارے
پس کرن اصلاح نفس دی ایہی سنگ فرمانبرداری
بھی تسلیم تے ایہ سب علم قرآنوں حاصل ہووے
ظاہر باطن حصہ جس نے ہے قرآنوں پایا
اوہ[3] وارث ہویا رسول اللہ دا جیوں حضرتؐ فرمایا
اے حاکم ہووے جو عالم جاہل حاکم تھیوی ناہیں
جویں علی کہیا جو باہجہ علم دے فتوی سخت بلائیں
زمین آسمان کرن تس لعنت کیدے خرابی پائی
جہل سبیوں دوجگ گھاٹا روح البیان گواہی
جاں جھگڑا کیتا کفاراں سنگ نبیؐ تے اہل ایماناں
وچہ حکم مردار کھاون دے خانن کرے بیاناں
کافراں آکھیا اپنا مریا ہو تسیں حلال بناندے
تے بدی ماری نوں کیوں ہو تسیں صاف حرام ٹھہرائی
تاکہیا[4] ایسے فریب شبہے انہاں سُننے لائق ناہیں
جویں اگلی آیت اندر خبراں کیتیاں اللہ سائیں

وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنْ

[1] اور نفس امارہ کی صلاحیت کرنے میں ۱۲ [2] جیسے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے آیت مذکورہ میں جس کا ترجمہ گذر چکا ہے ۱۲ [3] اوپر قدر حال اپنے کے ۱۲ [4] جو اکثر لوگ مکے والے کافر اور مشرک تھے یا زمین میں بشمار کافر ہیں اور تھوڑے مومن ۱۲ مواہب

يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ۝ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ مَنْ
يَضِلُّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۝ فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ
عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ ۝ وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ
عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ
وَإِنَّ كَثِيرًا لَيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ
بِالْمُعْتَدِينَ ۝ وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ
الْإِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ ۝

اور اگر کہا مانیگا تو اکثر ان لوگونکا کہ بیچ زمین کے ہیں گمراہ کردیں گے تجکو راہ اللہ کے سے نہیں پیروی کرتے مگر گمان کی اور نہیں وہ مگر اٹکل کرتے تحقیق پروردگار تیرا خوب جانتا ہے اُس شخص کو کہ گمراہ ہو رہا ہے راہ اُسکی سے اور وہ خوب جانتا ہے راہ پانیوالونکو۔ پس کھاؤ اُس چیز سے کہ یاد کیا ہے نام اللہ کا اوپر اوسکے اگر ہو تم ساتھ نشانیوں اوسکی کے ایمان لاتے اور کیا ہے واسطے تمہارے یہ کہ نہ کھاؤ اوس چیز سے کہ یاد کیا ہے نام اللہ کا اوپر اوسکے اور تحقیق مفصل بیان کردیا ہے واسطے تمہارے جو کچھ کہ حرام کیا ہے اوپر تمہارے مگر جو ناچار ہو تم طرف اُسکے اور تحقیق بہت لوگ البتہ گمراہ کرتے ہیں ساتھ خواہشوں اپنی کے بغیر علم کے تحقیق پروردگار تیرا وہ خوب جانتا ہے حد سے نکل جانیوالونکو اور چھوڑ دو ظاہر گناہ کا اور باطن اوسکا تحقیق وہ لوگ کہ کماتے ہیں گناہ البتہ جزا دیئے جاوینگے ساتھ اوس چیز کے کہ تھے کرتے۔

توں کہیا منیں جے بہتیاں لوکاں وچہ زمین جو رہندی	بھولا ونگے تدھ رہدے راہوں مگر ظناں اوہ ویندی

لہ اور چھوڑ دو ظاہر گناہ کو یعنی گناہ ظاہر اور باطن سے بچو یا گناہ ظاہر نکاح محارم ہے اور گناہ باطن زنا یا گناہ ظاہر جوارح کا فعل بد اور باطن دل کا وسوسہ ہے یا گناہ ظاہر طلب نعمت دنیا ہے اور گناہ باطن رغبت نعمت عقبےٰ ہے کیونکہ دونوں غفلت دینے والے یاد حضرت کبریا سے ہیں یا ظاہر حظوظ نفس ہے اور باطن حظوظ قلب یا ظاہر میل ہے طرف مشتہیات نفس کے ساتھ جوارح کے اور باطن آرزوئے نفس ہے ساتھ دل کے یا ظاہر وہ ہے جو خلق جانے اور باطن وہ ہے جو فقط خدا پہچانے یا جرم ظاہر وہ ہے کہ اعضاء سے ہو اور جرم باطن عقائد فاسدہ اور ارادہ باطلہ میں بحر الحقائق میں ہے کہ جیسا کہ آدمی کا ظاہر ہے بدن جسمانی اور باطن ہے دل روحانی ایسا ہی گناہ کا بھی ظاہر ہے قول اور فعل موافق طبع کے اور مخالف شرع کے اور باطن ہے صفات حیوانی اور اوصاف طبعی اور شیطانی پس فرمایا کہ ترک افعال طبع کو ساتھ استعمال احوال شرع کے اور چھوڑ دو اخلاق ذمیمہ نفسانی کو ساتھ پیدا کرنے اخلاق ملکی ربانی کے امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حق تعالیٰ نے جو نعمت ظاہر و باطن عنایت کی کہ واسبغ علیکم نعمۃ ظاہرہ و باطنہ یہاں فرمایا کہ وذروا ظاہر الاثم و باطنہ یعنی شکر نعمت ظاہر و باطن ترک گناہ ظاہر و باطن ہے ترک گناہ ظاہر میں نجات نفسانی ہے عذاب نیران سے اور ترک گناہ باطن میں خلاصی قلب ہے عقوبت حرمان سے ظاہر و باطن ۱۲

تے نہیں اوہ مگروں اٹکل کردے پئے ستھیں تسیں کھاہو
تساں ہویا کی نہ کھاؤ جو شے ذبح خدا دی ناموں
مگر ضرورت نال حلال طرف حرام تساں ناچاری
تے بہتے لوک بہلاون جہلوں سنگ خواہشاں نفسانی
تے چھڈو ظاہر باطن وال گناہ بچو ہر پاسوں
اوہ بدلہ دتے جاسن ٹھیک اوس نال جو رہی کمائے
وچہ زمین جو کافر جاہل رہن اکثر تھیا رہے
گمان اونہاندا اسی اسیں وڈ کے سدھا راہ سدھائے
تے پاک ہی رب استھیں جو اسدے نال شریک بناون
پس کھاؤ وقت ذبح دے جیہدے آیا نام الٰہی
لکھوی کہیا جو نام غیراں دیوں کٹھی جان حراموں
جے ذبح یہود نصاریٰ کیتی غیر اسدی ناموں
تے اکثر کہن حلال ایہی جو رب حلال بتائی
حد افسوس نہ لکھوی والا تھ رہیا عقل ٹکانے
تسیں کفار اندی وسوسے ظاہر سنو نہ دل تے لاؤ
تے ظاہر باطن بدی چھڈو ہن سبھے کسب جنہاندے
ظاہر باطن کنوں مراد انہیں ہر قسم برائیاں

تے سچ آیا نام خدا جی آکھیاں اوس نہ
تے پاک کھیڑ بیان کیتا جو شے تساں
تاکھان روا جسقدر مے کھاداں
تے ٹھیک تیرا رب جانے انہاں جو لنگن
تے ٹھیک جو ظاہر باطن والا کرن گناہ نراہوں
نیکی دا پھل نیک تے پھل مندے بد عملاں دے
تے کنوں زمین زمین کمیدی لین مراد سوہے رے
تے کوڑ خدا تے کہن جو رب بجیرہ مل کیتا ہے
بجیرہ سائبہ جیہاں اُتے جو اوسدا ولد بتاون
ہے اوہ حلال تے نام غیروں جو کٹھی کھان منا ہی
تے شروع مائدہ وچ الٹ اسدے سن اوسدے بیت نظامول
ابن عمر سور کہے ربیعہ کٹھی اوس حراموں
تے حسن کہے جو غیر اللہ دا نو سنے تا ناہ کھاہ بھائی
صریح حرام حلال بنایوس چلیا الٹ قرآنے
جویں اگلی آیت اندر ظاہر حکم الٰہی پاؤ
جو بد لوتی جاسن پاروں اوس جو رہے کماندی
جو کنوں دو قسم گناہاں کوئی بدیاں باہر آیاں

یعنی مکہ میں جو جاہل کافر اور مشرک رہتے ہیں اور مومن حرام کہتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ پاک ہے اُس سے جو شریک مقرر کرتے ہیں کافر ساتھ اللہ کے عبادت میں اور اوسکا فرزند بناتے ہیں ۱۲ رضوی ۵۲ یہ دونو بیت حافظ محمد لکھوی کے ہیں دیکھو منزل دوسری شروع سورۂ مائدہ صـ۱۲ میں یعنی اکثر لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں جو غیر اللہ کے نام پر ذبح شدہ یہود اور نصاریٰ کے لئے حلال ہے اسواسطے جو اللہ تعالیٰ نے غیر اللہ کے نام پر ذبح شدہ حلال فرمائی ہے دیکھو یہ لکھوی صاحب نے اللہ تعالیٰ پر کسقدر بہتان لگایا ہے جو رب نے حلال بنائی اور اوسکو اکثر کا مذہب بیان فرمایا نعوذ باللہ من ذالک اور کئی جگہ پر اسکے خلاف حرام کیا ہے جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جاوے اور تصریح اسکی اگلی آیت میں مذکور ہے حلوائی ۵۳ اور جو شخص کہے اُسنے یہ قول تفسیر معالم سے نقل کیا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ تفسیر معالم میں کئی جگہ ردی قول منقول ہیں پس عالم کو سمجھ اور ہوش ہونا چاہئے۔ محی السنہ مولف تفسیر خازن نے اس قول معالم والے کو رد کیا ہے ساتھ اس آیت کے ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ یعنی نہ کھاؤ اس چیز سے جسپر اللہ کا نام یاد نہ کیا گیا ہو اور یہ آیت اسجگہ کے آگے ذکر ہوگی اور معالم والے نے جسنے یہ قول نقل کیا ہے مظہری کے حاشیہ میں اُسکو کافر کہا ہے دیر آیت وما اھل بہ لغیر اللہ کے۔ وجہ اسکی یہ معلوم ہوتی ہے کہ حرام کو حلال جاننا کفر ہوتا ہے ساتھ اتفاق علماء کے اور اسکی زیادہ تفصیل رسالے ردبجدی میں موجود ہے ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ

Marfat.com

یا ظاہر اوہ جو تھاں پیراں عضیو ماندی سنگ تھیوی
تے باطن قصد گناہ وا دائم خازن وچہ دسیوے

یا ظاہر[1] اثم زناہ زناں سنگ باطن بعد آشنائی
یا ظاہر پیو دی منکوحہ سنگ باطن نو نہہ سنگ بھائی

کنوں سمعان روایت کہی میں پوچھیا نبی آلہوں
ہے اثم کیا فرمایا کھٹکے جو تدہ دل کدا ہوں

توں اُسنوں مندا جانے لوک اطلاع جو اُستے پاون
ابی حاتم تے ہور اجیہے سند صحیحوں لیاون

ہی یکسبون جو کسب کماون بُر آیا ندے مندے
نہ یخلقون کہیا جو کوئی ایہ پیدا کرے نہ تھندے

تے ایہ مذہب ہے اہل سنت واوچ مواہب لیایا
نہ بندا پیدا کرے گناہ اوہ بلکہ کاسب آیا

اشارات

وَاِنَّ[2] کَثِیْرًا لَّیُضِلُّوْنَ بِاَھْوَآئِھِمْ وچہ اوہ بھی شامل ساری
جو گمراہی اتے بدعت وتے سدن پئے جڑ مارے

جاں اوہ خود رسوائی ویکھن چاہن جو ایہ بھی سبھے
مثل ساڈی ہو جاوں دسن راہ شہوات اونہاں ببے

تے گمراہی شہوات اونہاندیاں صفتاں اونہاں سناون
جویں لوکاں جیہاں دے قرآنوں ظاہر حال دساون

وَاَضَلُّوْا کَثِیْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ ایہ جہل سببوں آیا
جو معرفت ربدیوں ہے ایہ غافل تاہیں راہ بھلایا

یا سنت نبوی چھوڑ جھکے ایہ دل خواہشاں نفسانی
ایہ وچہ عرائس لکھیا اگے روح البیانوں جانی

رافضی خارجی تے معتزلہ جبری قدری نجدی کردی
لامذہب چکڑالی مرزائی نیچر گل نہ سچدے

ایہ سب گمراہ ہوئی خود نال رلائے باہجہ شماراں
مخالف اہل سنت دی ہو کے چلے راہ اجاڑاں

کرن قرآن حدیث تاویلاں خود راؤں نفسانی
نال تنھاں گمراہی کڈھن ایہ سب ٹول شیطانی

تے آیات[3] حدیث اشاری ایس قبیلیوں ناہیں
اوہ بلکہ عین شریعت مثنوی وچ جویں کرن بنائیں

مثنوی

تو ز قرآں اے پسر ظاہر مبیں
دیو آدم را نہ بیند جز کہ طیں

ظاہر قرآں چو شخص آدمی است
کہ نقوشش ظاہر و جانش خفی است

نہ گمراہاں تقلید[4] مثل تقلید اُنہاندی بھائی
جو اوہ مقلد ظن اُنہاں تقلید یقین صفائی

نہ عقبے والیاندی تقلید ایویں سنگ دنیاداراں
جو اہل الدنیا دی تقلید ہے محض خیال اشراراں

حکایت

سُن صاحب عقبی خیالاں پچھے ہرگز لگدا ناہیں
بہلول کہیا جو اکدن میں وچہ راہ بصرے دے آہیں

تے لڑکیاں سنگ اخروٹ باداماں راہ وچ کھیڈ مچائی
تے پاس میرے ہک لڑکا لڑکیاں ویکھی رووے بھائی

[1] ظاہر اوروں کے ساتھ زنا کرنا جو آشنا نہ ہوں اور باطن اثم بعد آشنائی پیدا کرنے کے زنا کرنا ۱۲ مواہب [2] اسی آیت کے ترجمے میں ترجمہ لکھا ہوا معلوم کرو ۱۲ [3] یعنی آیات اور حدیثات سے اشارات نکالنے جیسا کہ لکھے جاتے ہیں اس تفسیر معتبر تفسیروں سے پس وہ سب شریعت کے موافق ہیں نہ خواہش نفسانی بلکہ عین معرفت الٰہی ہے ۱۲ خلاصہ روح البیان [4] اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان الظن لا یغنی من الحق شیئا ۱۲

[5] یعنی ظن کچھ حقوں کو ثابت نہیں کرتا ۱۲

یں جاتا ایہ لڑکا شاید روسے حسرت پاروں
نہ چیز کوئی اس پاس جو سنگ جس اپہ بھی کھیڈ رچاوے
اُس چشم اُٹھائی میں دل کہدا اے کم عقل بیچاری
کس کارن اسیں ہوئے کہدا کارن علم عبادت
اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا ہے جویں خود خالق فرمایا
ایویں اہل المولیٰ اگے اہل العقبیٰ والے
کنوں تعلق دوہاں جہاناں تنہاں بے سُرتی پائی

جو لڑکیاں پاس انجیٹ بادام اتے ایہا تنی کاوے
تس کہیوں لے دیواں تم ھنوں ہی کیتا پاک بنایا ہے
نہ کھیڈن نوں اسیں پیدا ہوئے کیتم سخن وہایا ہے
میں کہیا ویل اسدی کیا کہدا وچ قرآن سعادت
کیا کو گمان جو اساں تسانوں ایہی عبث اوپایا
اہل ہوائی ایہن جو مولے والے والی محض کہائے
تے باہجہ اللہ دے ذات نہ رہندی غیر ولی اوہ کائی

سالکاں درگہت باہر دو عالم یک نفس	والہاں حضرت را از قصر جنت ملال

عقبیٰ والیاں تے رب دنیا ٹھیک حرام ٹھہرائی
تے مولیٰ والیاں اوپر دونویں ہین حرام نوامی
جس تھیں کجھ پیاس تے نسترعورت واکجیا جاوے
جو اسوچہ اذن خدا دا کاران بدن حفاظت آیا
جاں مشرک آہی نام غیراں دیوں کردی ذبح حیواناں

تے آخرت اوپر دنیا داراں ہوئی حرام کہیائی
پر جہت ضرورت قدر موافق ورتیاں ماہ اکرامی
ایہ دنیا کنوں نہ گنیا جاوے جہت ضرورت کھاوے
نہ خواہش نفسانی وچہ جسدے اوہ کجھ منع نہ پایا
تا اگلی آیت وچہ خدا نس کہیا حرام عیاناں

وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ
لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ع ۱۴

اور مت کھاؤ اُس چیز سے کہ نہیں یاد کیا گیا نام اللہ کا اوپر اوسکے اور تحقیق وہ البتہ فسق ہے اور تحقیق شیاطین
البتہ وسوسہ ڈالتے ہیں طرف دوستوں اپنے کے تو کہ جھگڑیں تمسے اور اگر تمنے کہا مانا انکا تحقیق تم البتہ مشرک ہو

نہ کھاؤ اُنھیں جسپر نام نہ پڑھیا اللہ سائیں
نہ جھگڑن سنگ یاراں اوہ کافر جل جہنم وچہ کائی
وقت ذبح دے جس چوکھرے رب دا نام نہ آوے
مالک کہیا جی بسمل سُنتیوں ترک یا نال تہاون

اوہ ٹھیک گناہ دی شیطوں وسوسے ہین کفاراں تائیں
جو تسیں اُنہاندے آکھے لگو تسیں بھی مشرک واہی
کھاون اوس گناہ سراسر ایہ آیت فرماوے
وقت ذبح تس گوشت کھاون صاف حرام بتاون

سلہ وانکم البتہ لا ترجعون اور کیا تم تحقیق ہماری طرف رجوع نہیں کرو گے ۱۲ روح البیان سلہ اور گندگی ہے اُنکی نظر اعتبار وصل اور بین سے ۱۲ روح البیان سلہ جو یہ مطابق ہو گیا اسوقت وما اُھِلَّ بہ لغیر اللہ کے ۱۲ سلہ امام رحمۃ اللہ کی دلیل یہ ظاہر آیت ہے اور امام مالک اور شافعی رحمۃ اللہ کی دلیل حدیث ہے اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی یہ حدیث دلیل ہے جو بھولنے والا ذکر کرنیوالے کی مثل ہوتا ہے یعنی ایسا ہے جیسے خدا کا نام ذبح کے وقت اُسنے پڑھا ہے خازن و مدارک ف فقیر کہتا ہے کہ جب بھولکر اُسی طرح نماز پڑھی جاتی ہے جیسا کہ وقت کی تو پھر ذابح بھی مثل ذاکر کی قرار دیا جائیگا ۱۲

تے کہیا امام اعظم جو بھلوں بسمل ترک کدا ہیں
وقت ذبح تس لحم حلال جے چھوڑی جان نہ کھائیں

شافعی قول مخالف ہی جمہور علما صلحاواں
تے فتوی قول امام اعظم تے دینا ٹھیک بھراواں

کہیا عطا نہ جس شئے اوپر آوے نام الٰہی
ہی کھاون اوس حرام ادہ بھاویں کھانا پینا کائی

جو بن بسم اللہ کہن مباح انہاں دو میت مراواں
تے غیر خدا دے ناموں ذبح جے کیتا اہل فساداں

ہی نال اجماع حرام اُس کھاون دیکھ مواہب پیاری
وانہ لفسق جو اسنوں کہیا گناہ غفارے

ہی یعنے فسق جو غیر خدا دے نام پکاریا جاوے
وقت ذبح دے بت یا ہور کسے دا نام الاوے

ہن غیر اللہ دے ناموں کٹھی نجدی روا بتاون
جویں لکھوی روا بنائی چیلے مگر گرو دے جاون

اتھ لکھوی کہیا حرام تائیں حل جانن کفر ایہائی
تے اتھ حرام حلال کیتا خود کی گل دل تے لائی

اشارات

شیطان اجیہاں لوکاں دے دل پا وسواس اجاڑن
جو بونہہ دلیر ہوئی اتے وچہ شیخیت دی نام مارن

اجیہی وسواس گھتن سنگ جنہاں مارن راہ مریداں
جو پہلے راہ تحقیق اپر ہن جلدی نال نویداں

جاں ذکر کیتا رب غافل لوکاں بندی جو دنیا دے
تی ظلمت کفر شرک وچ ڈبے رب تھیں پئے دور اٹے

پھر اگلی آیت وچ ذکر اونہاں لوکاں فرمائیا
جنہاں نکل حجابوں نور قدیموں جلوہ وصل اٹھایا

ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ اسد پوچ اشارت آئی
نہ کھاؤ طعام تسیں مگراں سنگ امر خدا دے بھائی

سنگ ذکر خدا وچ طلب الٰہی تا سنگ نور ذکر دے
ظلمت طعام اتے شہوت اوسدی دور ہووے وچہ پردی

جو ظلمت شہوت طعام سندی وچہ فسق سٹے یکباری
جو کڈھ روحانی نوروں ظلمت نفسانی وچہ ماری

جویں بسم اللہ کھاوی نال اُس شیطوں کھانا کھاندا
جی مجلس تھیں ہک کہی بسمل ہر ذکر ادا ہو جاندا

جاں شروع طعام ویلے کسے پہلے پڑھی جاں یاد لیاوی
جان ساری بسمل پڑھیوس تا نقصان [illegible]

خلاف وضو دی جو اتھ سنت بسمل اول آئی
جے اول پہلا یاد آئے وچہ سنت نہیں ادائی

جو کل وضو ہک عمل اتے کھانا ہر ہر لقمہ کامل
ہک ہک عمل کہے جس لقمے سنت ہووی حاصل

لہ اگر لکھوی کے مرید کہیں کہ ہمارے مرشد نے معالم والی کی تقلید کی ہی تو پھر لکھوی خود انواع محمدی کے مقدمہ میں لکھ چکا ہی کہ مجتہدین کے قیاس کی تقلید کرنی بدعت اور گمراہی ہوتی ہے پھر اس جگہ قرآن شریف کے خلاف دوسرے کی تقلید کرنی ردی مذہب میں نعوذ باللہ من ذلک خود بدعتی بنتا ہی ۱۲ حلوائی ۲ خدا کے نام کے سوا کسی غیر کے نام پر ذبح کرنا فسق کرنا ہے یعنی حرام جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ انعام کے آخر میں قل لا اجد فیما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمہ الی قولہ تعالیٰ وانہ لفسق وما اھل لغیر اللہ بہ پس ہو گیا فسق وہ حیوان جس پر غیر اللہ کا نام پکارا گیا اسکے ذبح کے وقت میں اس آیت نے تفسیر کی وانہ لفسق کی ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ ص۵۱ جلد ثانی مطبوعہ مصر ۳ اور کہا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے جو بھول کر بسم اللہ کو ترک کرے وہ حقیقت میں بسم اللہ کا تارک نہیں ہے بلکہ اسکے دل میں موجود ہی جیسا کہ پوچھا گیا حضور سے بسم اللہ کے ترک کی بابت پس فرمایا حضور نے اسے کھاؤ اسلئے کہ ہر ایک مسلمان کے دل میں بسم اللہ موجود ہی ۱۲ تفسیر روح المعانی ص۵۶۵ اور ۶۶ جلد ثانی مطبوعہ مصر ۴ مکاشفے اور قسم قسم کے انوار و اسرار سے منور کیا جیسے انکے متعلق اگلی آیت میں فرمایا ۱۲ عرائس البیان ۵ یعنی بہتوں کی ۲

جو شخص ہک کھانا کھاندا آہا سبھل اوس وساری
تا حضرتؐ ہس فرمایا شیطوں آہا سنگ اوس کھاندا
ہے کھانا اوہ حرام جو جس نے رب دا نام نہ پڑھدا
نہ کھاوے پیوے بیٹھے سوہے مگراں نام آلھوں
ویکھ حضرت یعقوب ولی اوہ ہر کم وچہ ہر حالاں
تے وقت ذبح دے نام آلہی ہو یا ضرور الاون
تاہیں نبیؐ کہیا تلقین کرو خود موتیاں تائیں
جاں جیون مرن خدا تھیں ہے تا جائز مول نہ آیا
تے مویا منع ذبیحہ اوہ جو کارن جنّاں تھیوی
مداومت کری جو نام خدا تے آتش اوس نہ سائے
جو کل مضر ہے خلق خدا دی خائف کنوں آلہی

سعدی	تو ہم گردن از حکم داور مپیچ محالست چوں دوست دارد ترا کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ کہ در دستِ دشمن گذارد ترا

اتباع کفاراں ہتک خدا پھر حالت کنوں تنہاں
منتظر کرن جہت ہک اگی کہی مثال سناہاں

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ
مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ۝

کیا جو شخص کہ تھا مُردہ پس جلایا ہمنے اوسکو اور کئے ہمنے واسطے اوسکے نور چلتا ہے ساتھ اوسکے بیچ

لہ اسکو ایک قوم نے مگر کھانا شیطان کا جو شبہ لیا اور طلب راحت کا چاہنا ہے یا کھانا ساتھ مفخ اور قلع کے اور شیطانوں کے رفیق جسم ہوتے ہیں اور شیطانی اثر تالو اور رگوں میں سرائت کرتا ہے پس جو شخص طعام یا پانی یا کپڑے وغیرہ پر پوری بسم اللہ نہ پڑھے اُن تمام چیزوں میں شیطان کا تصرف ہوتا ہے ف پس چاہئے کہ وہ چیز فائدہ اٹھانے والے ر بسم اللہ پڑھی جاوے ۱۲ حلوائی۔ کہا ایک بزرگ نے کہ جنے شربت بنایا تھا جو میں صبح کے وقت پیتا تھا پس جنے ایکدن اوسکو رکھدیا اور نہ پایا اوسکو پس دوسرے دن بسم اللہ پڑھ کے رکھ گیا تو پھر جب اگلی صبح کو نہ دیکھا جو شیطان آکر پی جاتا تھا فرمایا حضرت صلعم نے ان الشیطان حساس عاس فاحذروہ علی انفسکم من بات وفی یدہ ریح عمر فاصابہ شیئ ولا یلومن الا نفسہ ۱۲ روح البیان صفحہ ۶ مطبوعہ استنبول جلد اول

Marfat.com

لوگاں کے مانند اوس شخص کی کہ صفت اوسکی ہے بیچ اندھیروں کے نہیں نکلنے والا اُس سے اسی طرح سے زینت دیا گیا ہے واسطے کافروں کے جو کچھ کہ تھے وہ کرتے .....

.....

پھلا جو مردہ آہا سا اساں کیتا اوسنوں زندہ	تے وتا اوسنوں نور پھیری وچہ لوکاں نال اُس بندہ
مثال اوسدی اسنال بھلا کدی کویں برابر آوے	جو وچہ اجیہے اندھیری اُس تھیں نکلن سلامت پاوے
اسیں کفار انوں عمل تنہاں توں سبھناں کر دکھلائے	وچہ معالم خانساں حمزہ حق ایہ آیت پائے
جاں ابوجہل گوہے دی پھوسی چک بنی تے ماری	تاسن حمزہ ہو غصے کافر طرف کمان اولاری
نال کمان ابوجہل نوں ماریا کر وا ذاری	کہو نہ ویکھیں تساں گالیاں دیوی کری خواری
تے سانوں بعقل سفیہ ایہ حضرت بت الاوے	تے مڈکیاں ساڈیاں تھیں منہ موڑنویں ساں گل سناوے
تاسن حمزہ فرمایا اوسدا مول نہ کر کجھ جھورا	جو چھوڑ خدا تسیں مئی پوجو عقل تسانوچہ تھوڑا
تے اشہد اللہ خود فرما کے مومن ہویا تدائیں	کہو ویاں شہادت بن اللہ کوئی پوجا لائق نائیں
تے وہاں شہادت ٹھیک محمد عبد رسول خدا دا	تاآیت ایہ حمزہ دے حق وچہ نازل ہویا افادہ

اشارات

جو مردہ سی وچہ عدم قدم تھیں اوسنوں ملی حیاتی	مجاہدیا نال جو مردہ سی بن اوستھیں ملی حیاتی
جو مویا شہوتاں نفس اندتس بخشے قلب صفائی	جس نظر خلق ول آہی اوہ اساں اپنی طرف بھوائی
تس نور فراست بخشیا جس سنگ حال دلاندا پاوے	تے غیب انوار دل نال افضل آکر سب لباس پہناوے
تا نال ہدایت کنوں ضلالت اوکاں باہر نکالے	لباس مشاہدانوں اوسدے نور
نور آیات عقل تس ویکھی تے دل نور صفاتاں	تے ذاتی نور اوسے
سب خلقاں نوں تس نور بنایا جو ہر نیکے اوس پاسوں	راہ سدے دل لو
جو نور سی اوہ کویں ملدا سنگ اوہناندے	جو ظلمت کفر شرک وچ دے راہ ایمان نپاندے
پھر دے اُپر عبادت جہڑا جو مُردہ آہا پیارے	تس نور سرفانوں اساں
جو وچہ عبادت بیری ڈاہڈا پر تقصیر ایہائی	تا سنگ مدر عجز
یا جو مُردہ سی سنگ ہجر فراق اوس ملیاں وصل جدایا	یا دل غافل نوں ذکر اپنے سنگ کر کے نفس جدایا
کمن مثلہ فی الظلمات جو شہوت نفس ہوا وچ پھاتا	قرب جستجو سندی امر اوسنوں ملے پچھاتا

سلہ آپ تسکا کہ گئے ہوئے تھے اور ابھی ایمان سے بھی مشرف نہ ہوئے تھے ۱۲ خازن سلہ یعنی جو مردہ تھا ساتھ نظر کرنے خلقت کی طرف پس بخشے اوسکو اوسکے ساتھ کرنے کے ساتھ یعنی سمجھ اوسکو دیکھا دیا کہ کام کا انجام مالک کی طرف ہے ۱۲ سراج سلہ جو کہ اصل میں تھا ہوئے ہوئے

Marfat.com

کہیا شیخ مقام حقیقت وچہ ایہ منیوں کشف ہویا ئی
جاں اوس انوار خدا اتے عظمت مولا پائی آہی
پس اس شخص انوار جمالوں کدی حجاب نہ آوے
عبادت ربدیوں نقص نہیں جس اوہ اوسدے دیداروں
ہی نکرۃ التوحید ہک خاص مقام مواہب لیا یا
ظہور اول ہی ذات انور اتھ نکرت ہووی طاری
لوک عوام حیات حیاتی بشریت سنگ آئی
اوہ ناہ ظلمات وجود مجازیوں نکل سکدے باہر
حیاتی بشری زایل ہوسی جیوں خالق فرمایا
مگر جو زندگی معرفت نال حیات فضل اصلاحوں
ہی مومن دوہیں جہانی زندہ شاہ رسلؐ فرمایا

جو نکرۃ التوحید مقام اندر سی عالی جہانی
تا نیت جیہی روح بقا مشاہدیوں زندگی پائی
تے ہر یک مردہ دل نوں اتھیں زندگی ہونی ٹھاوے
ہووی مقام طمانیت وچ رک شہوات اضراروں
اوہ پچھے طے صفات مراتب حاصل ہوندا پایا
عظمت پاک الٰہوں ناقص معرفت عقل ہماری
مگر اوہ میت وانگوں فیر بدن وچ ہین سمائی
تے بندی خاص حیات حیاتی معرفت نال بظاہر
کل نفس ذائقۃ الموت ہر نفس فنا ہو جانا
لنحیینہ حیات طیبہ جو سنکر ہی ارشاد الٰہوں
جو باقی بعد فنا ہوں اوہ نت زندہ قائم آیا

نمیرد ہر کرا جانش تو باشی
خوشا جانے کہ جانانش تو باشی

حافظ
ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما
بر روئے خلائق در صحبت مکشاں
مے باش بکلی متوجہ بخدا
غافل مشو از ذوق دل و ذکر زباں
تا زندہ جاوید شوی در ہر دو سرائے

جاں مکی وال قریشاں ہر وستی وچہ لوک بہائے
تا ہر راہ گذرو تائیں ہر اک حضرت ولوں ہٹائی
تے کرن اطلاع جو شاہ رسلؐ دی بات نہ سنیو کائی
جو ہی ایہ ساحر کاذب تدایہ اگلی آیت آئی

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ أَكٰبِرَ مُجْرِمِيهَا لِيَمْكُرُوا فِيهَا ۚ وَمَا يَمْكُرُونَ إِلَّا بِأَنفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُونَ

اور اسی طرح کئے ہیں ہمنے بیچ ہر بستی کے بڑے گنہگار انکے تو کہ مکر کریں بیچ اسکے اور نہیں مکر کرتے مگر جانوں اپنی کو اور نہیں سمجھتے

جویں نال تیرے ابوجہل وغیرہ کرن عداوت خواری
جو آپ ہوئی گمراہ تے دوجیاں نال ملاون خواری
اساں ایویں ہر وستی وچہ سرکش افسر انہاں بنائی
تا مکر اتے تدبیروں ہر اک دوجیاں نوں بہکائی
تا اسیں خود بندیاں آزمائیے مگر انجام ایہ آخر
جو مکر کفاراں اوپر تنہاندے جاندا الٹ سراسر

تے بے تمیزی اپنی تے اوہ کجھ شعور نہ پاندے | اجیہاں فسادیاں سنگ سب بنیاں ہے ورتا ردہر اندے

اشارات

جویں سلطنت سنگ جہاد اسباب شرائط ملدی ناہیں | تویں نبوت فضل خدا بن کسبوں نہیں کدا ہیں
ہی تویں ولایت مگر وزارت وانگوں ایہ فرماندے | جو بعض مجاہد سنگ ریاضت محنت اسنوں پاندی
تے ہر ہک زہد ریاضت راہوں ناہ ولایت پاوے | ایہ باہجہ مجاہداں مکہناں اوتے فضل خدا کر جاوے
جاں کامل استعداد اتی ربدی رحمت سبقت لیائی | جویں شیخ یمن ہک سنگ مرید اپنی دی سفر سدہائی
رستی وچہ اک مجلس ڈٹھی لہو ولعب وچہ مارے | راگ سرود کرن تا شیخ شاگرد نوں کرے اشارے
اس بڈھی شخص طویل تائیں لیا جو طبلہ کھڑکاوے | شاگرد اوسنوں لے آندا کہیا من جو شیخ الاوے
طبلہ بھن میرے سنگ آیا خدمت ولی پیارے | تے شاگردوں مروایا اوسنوں کارن حد سوہاری
تے فرمایا ٹر اگے اگے ہن تس حکم بجایا | دریا آیا ہک فرمایا دھو جامے غسل کرایا
تے وضوء غسل نماز پڑھن دا اوسنوں ول سکھایا | پھر ظہر نماز ولی دے پچھے کردا شخص ادایا
جاں فارغ ہوئے نمازوں اُپر بحر مصلے پائے | تا شیخ کہیا بہہ اوستے تا اوس دونویں قدم ٹکائی
تے پانی اُپر ٹریا تا جو نظروں غائب ہویا | ایہ ویکھ حقیقت خدمت شیخ مرید افسوس جتایا
جو واہ قسمت میں اتنی مدت خدمت رہیا تساڈی | جو بندی مول نہ لبھا لیگیا ایہہ وچہ گھڑی زیادی
شیخ کہیا نہ ہوئے لڑکے ایہ آپوں کتیم ناہیں | ایہ فضل خدا دا حکم ہویا میں ہک ابدال کتھائیں
فوت گیا ہوا وسدی جا ہک شخص فلاں کھلاری | پس منیم حکم خدا تھیں خادم نوں ہی خدمتگاری
پس ایس حکایت وچوں ایہ گل ظاہر ہوئی پیاری | رب جانے جگہ ولایت رکھنی ہووی جب سوہاری

حافظ | چوں حسن عاقبت نہ برندی وزاہدیست | آں بہ کہ کار خود بعنایت رہا کنند

جویں شاہ دنیا دی چنگی جا ہک رکھدی گنج جواہر | بھی اوس جا ہک نوں خوب پچھانن ویکھ عرائس ظاہر
تے اللہ خالق مالک خوب پچھانے اونہاں مقاماں | رکھی جت رسالت ہور کرامت فضل انعاماں

[1] یہ محض فضل اللہ تعالیٰ کی عطا کے ساتھ ہے نہ ساتھ مجاہدات و ریاضات و کسب وغیرہ کی جسکو اسنے چاہا خاص کر لیا ساتھ رسالت کے ۱۲ حلوائی [2] اشارت ہے بیچ آیت ان القریۃ کے پس جو قریہ دل ہے اور اکابر مجرمیہا جو فاسد کرنیوالے ہیں استعداد سعید کو ساتھ قبول کرنے شقاوت کے اور وہ نفس اور ہوا اور شیطان ہیں یمکرون فیہا دل کے شہر میں مکر کرتے ہیں شریعت کی مخالفتوں سے اور طبیعت کی موافقتوں سے وما یمکرون الا بانفسہم جو انکی استعداد کا فاسد ہونا انکی جانوں کی طرف پھر جاتا ہے بدبختی کے حاصل کرنے سے اور خوف کرنے سعادت کے وما یشعرون اور وہ نہیں عقل کرتے اس چیز پر جو اپنے نفسوں کے ساتھ کرتے ہیں اور البتہ پھرنا انکا دوزخ کی طرف ہے واذا جاءہم اور جب آتی ہے انکو یعنی نفس اور ہوا اور شیطان کو کوئی نشانی تو کہتے ہیں کہ ہم نہیں مانینگے جو انکی عادت ہے نشان دیکھکر نہ ماننا اور سرکشی و انکار انکی عادت جبلی ہے اور زبان حال سے کہتے ہیں ہم نہیں ایمان لائینگے جبتک نہ ملے ہمکو وہ چیز جو اللہ کے رسولوں کو ملتی ہے اور وہ روح اور سر اور ساتھ ذکر اللہ تعالیٰ کی جو یہ اسرار الٰہی اور اسکے الہامات کے اترنے کے محل ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اپنی رسالت کے رکھنے کی جگہ کو اور خاص کرتا ہے ساتھ رسالت کے دل اور سر اور روح اور نفس مطمئنہ کو

روح سر قلب لطیفی نفس جو پامون ۔ موکل آہوں
ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ جان رسالت نفس صفائی
جس صالح بندی دی دل رب دی معرفت رکھن پاوے
جو تا اسرار معارف غیب علوم محبت نبی نالے
ولید سفیر دے پت کہیا جے ہوندی حق رسالت
جاں کہیا کفاراں مثل پیغمبراں ہون خطاب اساہاں

وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ
رُسُلُ اللّٰهِ ۘ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسٰلَتَهٗ ۗ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ
اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ

اور جس وقت آتی ہی انکے پاس کوئی نشانی کہتے ہیں ہرگز نہ ایمان لاوینگے ہم جبتک کہ دیئے جاویں ہم مثل اوسکی جو دیئے گئے ہیں پیغمبر خدا کی اللہ خوب جانتا ہی کہ کس جگہ رکھی ہی پیغمبری اپنی کو البتہ پہونچیگی ان لوگوں کو جو گناہ کرتے ہیں ذلت نزدیک اللہ کے سے اور عذاب سخت بسبب اسکے کہ تھے مکر کرتے

جاں محبت روشن یا کوئی معجزہ آوی پاس کفاراں
مثل اسدی جو دتا گیا رسول اللہ دے تائیں
یعنی وحی قرآن نبی تے جیونکر نازل تھیوے
رسل جمع دا صیغہ اتھ کارن تعظیم نبی دی
وچہ شرع معارف جو کل خوبیاں ہور کمال تمامی
رب صیغہ جمع کہیا تا ہووے معلم ہر اک تائیں

کہن نہ اہیں مناسباں جد لگ دتے جاون پیغمبر ان
رب جانے خوب رسالت لائق جو ہے تھیون اہین
نہ مثل محمد ہووے جد لگ نا ایمان اہیوے
یا ایہا الرسل ندا ہی جمع خطاب عقیدے
جے حضرت جمع تھوندی ہوندا تاں خطاب انہاں نا
جو کل شمائل نبیاں جمع ہن وچہ کیتے تائیں

نظم

راز تسلیم کمال ساری پیدا اس میں
جتنے کہ خدا کے ہیں نبی اور ولی

کیا کہئے کہ خوبیاں ہیں کیا کیا اس میں
سب میں جو ہے وہ ہی سب تنہا اس میں

ہور کئی کمال زیادہ حضرت سب بیاں تھیں باہر
بھی وچہ تفسیر الم نشرح دی لکھے محدث نامی
ذلت خواری اہل گناہاں سب دلوں جیب آوی

ایہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی بھی فرماتے
جو ذکر اپنے دے نال خدا نے پہلا ذکر گناہ دا کیتا
سخت عذاب اس جہت جو کردے ہی مکر بھی اوہا

Marfat.com

جو شرح آیت ذلک یجعل الرجس روح البیان لیاوے
یکی کافر طرح طرح دیاں گلاں کرن تباہی
تایں خفا ہوا جو میرا مال اولاد دیاوے
ہوں جد لگ وحی نہ آوی سانوں نا ایمان لیاوے

اوہ حاشیئے اندر پچھلی آیت اندر لکھے وسیاندے
ولید مغیرہ دا پت کہے نبوت جے حق آہی
ابوجہل کہیا خفا ہاں جے حق ہوندی افادے
وکھو وکھرے نام اپنے اسیں پاسا سدے پاوے

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ

اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي

السَّمَآءِ ۚ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

پس جسکو اللہ چاہتا ہے کہ ہدایت کرے اسکو کھول دیتا ہے سینہ اوسکا واسطے اسلام کے اور جسکو ارادہ کرتا
ہے یہ کہ گمراہ کرے اوسکو کرتا ہے سینے اُسکے کو تنگ بند گویا کہ وہ چڑھتا ہے آسمان کے اسی طرح کرتا ہے اللہ
ناپاکی اوپر اُن لوگوں کے کہ نہیں ایمان لاتے

پس جسنوں چاہی اللہ اوسنوں لاوی راہ ہدایت
تے جس چاہی گمراہ کرے تس سینہ تنگ بناندا
رب ایویں دھری لیدی اوپر اُنہاں جو منکر ناہیں
جاں ایہ آیت آئی کسے سوال کیتا سرورنوں
ہی شرح صدر اک نور جو اللہ دل مومن دے وچ پاوے
پھر پچھے سایل اوس علامت وسیا شاہ ابرارؐ دی
ہے تنگی صدر نہ جسوچہ وسعت امر الٰہی پاوے
کہیا جس اوہ رُکھ جو ہی وچ جھنڈ درختاں لگدا
فرمایا ہی ایہو حال منافق دے دل سندا
ضیق جس ایہی اک معنی جس سخاوت آنی
ایہ سب طرف اُنہوں پر اسباب سبب رب پاوے
جویں شرح صدر اتے ضیق صدر کہیا سبب کراہت دا

اوہ حاشیئے اندر پچھلی آیت اندر لکھے وسیاندے
ولید مغیرہ دا پت کہے نبوت جے حق آہی
ابوجہل کہیا خفا ہاں جے حق ہوندی افادے
وکھو وکھرے نام اپنے اسیں پاسا سدے پاوے

جہت اسلام سینہ فس کھولا کے فضل عنایت
ڈاہدا اُنگ گویا اسمانی چڑھدا اوکھت پاندا
خوبیاں ہے اسلام نہ سمجھن جان اپنے رائیں
جو شرح صدر دا معنے وسیا حضرتؐ اوس نفرنوں
تا قلب فارغ ہووے انوار ایمان سمان حالے
جو موع آخرت دل دنیا دوری ہووے
ہک اعرابی نوں عمر کہیا
کوئی جہنا
نہ بلدے دل دے پاس جو ہووے امر ہندا
اوجہ اشارت نیکی بدی ہدایت نے گمراہی
سبب ہی منسوب بندیاں نہ خلاصے پیا
ہووے سخت تنگ تے پیا اسلامی جیہا انوار اصلا حال

لہ اسد جل جلالہ کی طرف ہے جیسے آگ آسمان کی طرف جاتی ہے اکثیر لہ بعض نے کہا کہ یہ آیت ولید بن مغیرہ کے حق میں ہے اور بعض نے کہا ہے ابوجہل کے حق میں الخازن تہ یعنی زمین نظر سے عرش فرش تک حاوی ہے تاہم اللہ تعالیٰ کے معاملات کو سمجھ ہے اسکے دل میں علوم

Marfat.com

ومن یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین ہے شاہ رسل فرماوے	جس نیک کہتا رسول تس دین سمجھ دیوے
اشارات	
فمن یرد اللہ ان یہدیہ یشرح صدرہ للاسلام جو کہیا رب علامی	جس راہ وسیاب چلیہ کھولے سبحانہ اس حیث اسلامی
اوہ ہی ذات صفات تے معرفت رب جنیوں تنہاں ویدی	تس سینہ لطف قرب انوار دل خوب کشادہ کیدے
تا سنگ ہدایت خالق بندہ کری مشاہدہ فضلوں	تے قوت باہجہ صفات الہیہ مشاہدہ ہووے نہ اصلوں
جاں نور تجلی آوی اوتھیں سینہ روشن تھیوے	پہلے اتھیں حفظ بندیدا رجوع خدا اول تھیوے
پھر مالا مال ہووے انواروں محض عنایت راہوں	مشاہدی اپنے دی ول کرو اسنوں جذب اصلاحوں
تا شوق جمال سجن دا اسنوں کامل پیدا ہووے	تے کل یاراں اغیاراں پاسوں ہیکھرف کھلووے
تا طرف ہکذات متوجہ ہو کے جھکے عبادت وکے	ایہو راہ سدیا جس وچہ اضطراب نہ نفس کوئے
ھذا صراط ربک طرف قرآن اشارت آئی	تے ایہ صفت قدیم خدا ہو سدیا راہ پھتائی
طرف خدا دی تے روح بھاویں قید جسم مرج آیا	جاں کری مقام اپنڑ دی سیر اتے ملکوتوں چمکایا
تا ایہ بھی مستقیم جو ہو یا وصول اس نال خدا دے	تے ایہو ہے مقصود جو ٹریا وچہ اس راہ صفا دے
نہ سیجے کھبے بھڑکیا اوہ تاں نہ ہلاکت پاوے	تے ایہو دار اسلام اوہ نہاندی رب تھیں جیوں فرماوے
وچ روح البیان کہیا ول اللہ فرق فرق او پائے	اہک دل جہاں ایمان قبولن ڈاہدی سخت دسائے
اوہ دل کفار اتے سخت قلب ہک ذوق اتے وجدانوں	اوہ ناقص مومنڑ دے دل اتے ہک ایہن لوک زبانوں
جو کلیاں عرفانی تھیں ڈگے ہوئے دور دور اڈے	اوہ بلکہ اولیا واں تھیں منکر نے فرقے جہلاوے
مشارب روحانی تھیں تنہاں قطرہ ہک نہ پایا	ایہہ اسرار اونہاں اغیاراں تھیں لانعم نت چھپایا
جویں نبی کہیا تسیں موتیاں مالاں خوکاں گلیں نہ پاؤ	منکر تائیں بھید فقر دے ہرگز نہ بتلاؤ
چرا صدف نکند چاک سینہ را صائب	دریں زمانہ کہ جوہر شناس نایاب است
جو راہ سدیے تے چلے تنہاں دار اسلام پہونچائے	بھی ناصر ولی تنہاں اوس جہت جو اونہاں عمل کمائے
حکایت	
جاں کاسن فتح عجم قلعیاں دیاں لشکر عمر دوڑایا	تے بیٹے اپنے عبداللہ نوں افسر تنہاں بنایا

سلہ نہ ساتھ کسی قوت اور طاقت کے جو مشاہدہ الٰہی ساتھ قوت صفات الٰہی کے ممکن ہے نہ اسکے سوا۔ ورنہ حادث قدیم کو پا نہیں سکتا ۱۲ اعرائش سلہ یعنی بیقراری اور شیطان کے وسوسوں سے اللہ تبارک و تعالیٰ کی ہدایت کے ساتھ اوسکو بخوبی مل جاتی ہے پس اسی کو فرمایا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ نے وھذا صراط ربک مستقیما حقیقت میں یہی ہے جو معرفت اور کشف کے ساتھ صفتوں سے ذات کی طرف راہ پاوے ۱۲ ملوائی۔ محمد لطیف شاہ غفر اللہ لہ ۱۲ سلہ چار ہزار گھوڑوں کے ساتھ ۱۲

Marfat.com

کہی عبداللہ سیں لڑی ڈھاہک قلعہ بلند جبل تے
تے کفار اندا لشکر اندر اوس قلعے دے آیا
اوہ فتح نہ ہویا اوہ زن ہکدن تکے باری راہوں
سوہنی شکل جوان عرب دا فارسیاں تھیں ساہی
محبت وچ بیتاب ہوئی تس کہندیاں تد ہمایاں
توں وچہ قلعے محفوظ تینوں ڈر کسدا ہی اس جائیں
اوہناں کہیا کویں کہندی جلدی دیکھو گیاں آپے
کہیا قاصد ملکہ آکھے میں کویں راہ تیرول پاواں
پہریں دو شرطاں وچہ اسدے پہلے قلعہ بیرونی سارا
پچھیا وت قلعہ اندرونی میری سمجھ نہ آئیا
تا شہزادی وچ قلعے منگایا لشکر عرب جواناں
توں کہیا جائی جو میں ہاں ملکہ صاحب ہمت عالی
جو تا میں اپر تہہ اوسدے دی اج اسلام لیا واں
عبداللہ بن عمر تائیں بھی اونویں وانگ الاوے
سن فرمایا ہے والد میرا حاکم اہل ایماناں
پھر لشکر مال اموال سبھے زن خدمت وچ سدھائی
تا کہندی کیا کوئی اتھیں بھی افضل ہے یا ناہیں
کہندی ہوان مسلم مگراں وچہ حضور نبیؐ دے
کرا دا اسلام ادب سنگ بیٹھی وچہ حضور معلےؐ
میں کفر اندھیریاں وچوں آئی ول ایمان رشنائی
پس یا حضرت سنگ اوس رب تیری پیش سوال الاواں
جو قبض ہووے روح مذہبی پہلے وت گناہ کران تھیں
پس فرماں عمر حالت زن نیکوں امر غسل فرمایا

اسیں گھیر تس ہتھیار نہ ساڈی پہنچن اوس محل تے
ہک زن سوہنی سی حاکم اوسجا سخنی اساں ستایا
لشکر ساڈیدیول ہک جوان ڈٹھوس خود چاہوں
وچ فن لڑائی ماہر جاں زن اوس تے دلوں وکائی
توں کیوں غمناک ہوئی شہزادی کیا دل سختیاں آیاں
کہندی اوہ جوان قلعہ یہہ کرسی فتح ایتھائیں
بعد ہک ساعت پھر ہک قاصد کھلدی وچہ جنابے
جو توں میرا بن میں تیری تاکہے جوان سچا واں
اوہ سونپ اساں اتے حصن اندر منی ربول سونپ آشکارا
کہیا اوہ دل ہوئے نہ تیرا توں تاں سمجھن وچ آیا
وڈی قلعے نوں کہیا جوان اسلام قبول عیاں
وچہ لشکر تیرے کیڈا انتھوں عظمت وال کمالی
کہیا عمر اجایا افضل ساڈیوچ انتھاواں
کیا مسلماناں وچہ تیں تھیں افضل ہر کوئی یا ناہ آوی
کہندی بھیج منیوں دل اسدی مومن ہووان بجاناں
ملی عمر نوں اونویں وانگوں عرض اسلام سنائی
عمر کہیا ہاں تے واہ وسے ہتھارت کری

پس نال اجازت عمر رضی وال آئی نال عبدے
تے منہ تھیں کلمہ شہادت پڑھی کہندی یا نبی اللہ
تے ہن میں ڈران نہ مرت ایماں گناہ سنگ پھری سیاہی
جس حقد نال تساں بھیجیا ساڈی طرف اتھاواں
تے راہنما ہلیز ہنی تے رکھیوں پیش من تھیں
تے تجہیز وتکفینوں پچھے وچہ بقیع دفنایا

ملہ یعنی بہت زور لگایا اور فتح نہ ہوا ۱۲ ملہ یہ سنکر اوس شہزادی نے تا کہ عمر رضی اللہ عنہ قلعہ مینے سمجھ لیا ہے اور اللہ کا قلعہ مینے نہیں سمجھا۔ فرمایا اندر قلعہ کا دل ہے سو سونپ دے اور اللہ کی وحدانیت کا اقرار کر اللہ تعالیٰ کے واسطے ۱۲ منہ

حافظ	بروز واقعہ تابوت من زسر گیرند
	کہ میر وہم بہانہ سعد ما الیطا
	یارب اس حلوائی عاجز نوں راہ سدھے تے پا ریں
	حشر ہووی سنگ نیکاں نال افضل عاملیں

وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

اور یہ ہے راہ پروردگار تیرے کی سیدھی تحقیق مفصل بیان کیں ہمنے نشانیاں واسطے اُس قوم کے
کہ نصیحت پکڑتی ہیں واسطے اُنکے ہی گھر سلامتی کا نزدیک پروردگار اُنکی کے اور وہ دوست ہی اُنکا بسبب اُسکے کہ تھی کرتے

تے ایہ رب نیر دیدار ستہ سدھ بن ونگیائی	اساں آیتاں کھول تبایاں قصہ جو کچھ وی نپیدی
ہے وار سلام اوہناں نوں جنت پاسوں رب نتھاندے	اوہ ولی اوہناں دا بدلے اُس جو آہے عمل کردے
تے سدھ راہ خدا دا ہے قرآن کلام سوہ را	ہوو عدو عید عذاب ثواب حرام حلال آکھیا ہے
تے وار سلام سلامتی دا گھر جنت نوں فرمایا	سلامتی[1] جو ایہہ ہر آفاتوں بھی تا نوید اوہ آیا
بھی آن ملاک اہل ایماناں اتھ سلام الاون	بھی دیدار الٰہی اس جا شرف حضوری ملوے

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ

وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّ

بَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ۭ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ

اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ

الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ع ۱۵

اور جسدن اکٹھا کریگا اونکو سبکو ای جماعت جنّوں کی تحقیق بہت تابع کڑی ہیں تمنے آدمیوں میں سے اور کہاوینگے دوستوں
اُنکے نے آدمیوں میں سے ای رب ہمارے فائدہ اُٹھایا بعضے ہمارے نے بعضوں اُنکے سے اور پہونچے ہم وعدہ
اپنے کو جو مقرر کیا تھا تو نے واسطے ہمارے کہیگا کہ آگ ہی ٹھکانا تمہارا ہمیشہ رہو گے بیچ اوسکے مگر جو چاہا اللہ نے تحقیق پروردگار
تیرا حکمت والا ہی جاننے والا اور اسی طرح دوست کر دیتے ہیں ہم بعضے ظالموں کو بعضوں کا بسبب اُسکے کہ تھے کماتے

[1] یعنی وہ گھر جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور قرب کی جگہ ہے اور اضافت دار کی طرف سلام کے واسطے ظاہر کرنے بزرگی اور رغبت مومنوں کی ظاہر ہوگی ۱۲ خلاصۃ التفاسیر ۱۲

تے جسدن[1] جن انسان جمع کر ساریاں رب فرمائے
ای جنوں تساں آدمیاں تھیں بونھ تعظیم کرائی

جو لوگ شیطاناں[2] بیلی آکھن جان دن قیامت آیا
جو ای رب ساڈے بعض اساڈے بعضوں نفع اٹھایا

تے کہن ربا اسیں پہنچے اپنے وعدہ مقرر تائیں
جو قبروں اٹھن وانگ اساڈے وعدہ کیتو سائیں

ہن کیا حال اساڈا ہوسی تا اللہ فرماوے
ہی دوزخ تساں ٹکانا نت رہو اسوچ جلاوے

مگر جے چاہیا رب دت ناروں کڈھ سنگ سردیاں گالی
اوہ زمہریر اسنام تے اسدی سردی سخت کمالے

ہی ٹھیک حکیم تیرا رب وچ تدبیر خلق خود نالے
پھیرن وچہ مشیت اپنی ہک حالوں دل حالے

تے جانن ہار انجام امور خلق اپنی دی سارے
اس حکمت وچ خلود النار بھی جا توس تس حقدارے

تے اینویں[3] ظالمانوں اساں ہکدوجے دے یار بنائے
پاروں اوس جو ظلم گناہاں کسب کریندے آہے

قد استکثرتم من الانس بونھ تساں لوگ کیتے گمراہوں
نہ حاجت[4] اس تاویل سندی کجھ [illegible]

جے فاعل گمراہی دے جن حقیقی سمجھیے بھائی
تا رب دینال شراکت ہوئی [illegible]

جے ہووی مجازاً تا کجھ حرج نہ آکھیاں ایہہ عقیدہ
مگر جو خازن تھیں وچہ حاشیہ [illegible]

مجاز حقیقت دا ہر جائی فرق پچھان پیارے
جو قادر[5] رب حقیقت بیچ نہ ہور کوئی دم مارے

تے اینویں نفعے ضرر دا مالک رب حقیقی آیا
مجازاً روا جے نفع ضرر کسے پاسوں کہن اٹھایا

نفع اٹھاون جناں تھیں وچہ در منثور لیایا
جاں کوئی وچہ ویرانے جنگل ڈیرہ کردا آیا

تا اس سردار جنگل دی سنگ اوہ منگدا نصر پناہاں
اتے قوم اسدی [illegible]

تے وچہ پناہ تس رہندی سکھدی جادو ہور کہانت
تا وچ اجیہیں کمیں لیندی اونہاں کنوں استعانت

تے جناں فائدہ آدمیاں تھیں لوکاں تابعداری
جن فخر کریندی اسیں انہاندی ہاں نگہبان اظہاری

جو اسیں ہوئی سردار انساناں جادو کفر سکھاون
کوزیاں خبراں دس انہاننوں خاص [illegible]

جویں جن سورت وچ بعضے لوگ پناہ جناں تھیں چاہندی
تے جن اسپاروں فخر تکبر وچ غروراں جانے

---

[1] جنوں سے مراد شیطان اور مشرک انسان ہیں خازن یعنی فرمائیگا تمنے گمراہی سے بہت لوگ اپنی تابع کئے ہیں استکثرتم یعنی تمنے بہتایت کی خازن و خلاصہ [2] آدمیوں کا جنوں سے فائدہ اٹھانا یہ ہے کہ خواہشات نفسانی کے موافق اونکو رہنمائی کرنا یعنی سحر وغیرہ سکھلانا ہیں اور فائدہ جنوں کا آدمیوں سے انکا اپنی تابع کرنا ہے سو اسمیں فخر ہوتا تھا جنوں کا کہ انسان ہماری تابع ہیں اور تعظیم کرتے ہیں خلاصہ و روفی [3] یعنی ہم بعض ظالموں کو بعض پر مسلط کرتے ہیں ۱۲ [4] اسواسطے کہ جن گمراہ کرنے اور سرکش کرنے کے لئے انسان پر اپنے نفسوں کے ساتھ قادر ہیں اسواسطے کہ وہ قدرت نہیں رکھتے زبردستی کرنے کی کسی پر مگر اللہ جل جلالہ و عم نوالہ خود تصرف کرنے والا ہے اپنی مخلوق پر جس شے سے چاہے پس قد استکثرتم کا معنی گمراہی کی طرف بلانا ہے بمعہ محبت کرنے اور قبول کرنے آدمیوں کے ۱۲ [5] پھر نجدیوں پر افسوس ہے جو کہ شیطانوں کو گمراہ کرنے کی قدرت ثابت کرنا اور اوسکا فاعل سمجھنا اور مومن جو نبیوں اور ولیوں کو از روئے قدرت مطلق سمجھنے کے مجازاً انسے نصرت چاہتے ہیں اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ حقیقی ناصر یہی ذات پاک ہے یا انکو دور سے پکارنا یا انکی روح کی فاتحہ کے لئے کوئی جانور ذبح کرنا علی ہذا القیاس اور ایسے فعل کس طرح شرک ہو سکتے ہیں۔ نعوذ باللہ [illegible] ۱۲ صلوائی عفی عنہ

Marfat.com

جو نذر نیاز چڑھاوا بھوت بھوانی دیوی سندا
جو ماتا رانی پوجن نالے جنڈی کپن وہی
جو منسر مڑھی جہانے آون نام جناندے
اوہ لگی مرض زناں مجہولاں پوجن تنہاں کفاراں
ہور وسوسے تے شمسائیل بے اصل وظیفے سارے
غیر شریعت کل وظیفے پڑھن حرام تباہی
ہر کل جہالت والیاں سماں چاہئے دور ہٹاون
جویں نجدی ہندی لکھی جہاں جگیں کور ہلائے

جویں منہ وکران ایہہ گیتیاں دے
عبادت یا تعظیم کفار کرنسب ہور
تاں انہاندے ملیون ایہہ بھی شرک بتائے
لال پری تے دیو پری ہور کالی پری شمار اں
اوہ دنیا بدلے دین گواون عقل جنہاندے سارے
مگر قرآن حدیث نہ رگاں نہیں جو ہیں روائی
تے مستحسن چیزاں نجدیاں دا نک نہ شرک ٹھہراون
جو کئی ضروری فعل انہاں ناحق بدعت شرک بتائے

اشارات

نوٹ بعض الظالمین بعضاً بما کانوا یکسبون خدا فرمایا
پس ظالم نوں سنگ ظالم ہاں اسیں پھیڑی قہر عذابوں

اسیں بعضے ظالم کراں مسلط بعضیاں اپر بتایا
پاروں اوس جو نت رہی وچہ کفر گناہ خسرابوں

نوٹ
چونکہ بد کردی بترس ایمن مباش
چند گاہے او پوشاند کہ تا
بارہا پوشید پئے اظہار فضل
تا کہ ایں ہر دو صفت ظاہر شود

زانکہ تخمست و بروید ندخداش
آید ت زاں بد پشیمان وحیا
باز گیرد از پئے اظہار عدل
آں مبشر گردد ایں منذر شود

حضرت کہیا نشان قیامت وچوں ایہہ بھی آیا
تے حاکم ہوئے ظالم ہوسن بے وفائی والے
تاکہیا سن سلمان ہوون ماباپ تیتھوں قربانی
دوست قربت گلے دل مومن دا جیوں لون گلیوچہ پانی
عرض کیتی کیا ہوسی ایہہ فرمایا ہاں سلماناں
تنہاں مومن ہووی مخالف تے اوہ کری جے سخن زبانوں

کرنیاں فوت نماز اں تلبع شہوتاں بدن الایا
وزیر اوہناندے فاسق ہوسن وچہ گناہ منہ کالے
کیا ایہہ کم ہوسن فرمایا ہاں بیچ سلماناں جانی
نہ طاقت رکھی مومن ایہہ جو بہو کے فعل شیطانی
ہوسن لوک تحریراتے بدناقص وچ جہاناں
تاوس کھان پون جے چپ تا غصیوں جلے بچھانوں

سعدی
خبر داری از خسروانِ عجم
نہ آن شوکتِ بادشاہی بماند
مکن تا توانی دلِ خلق ریش
کہ کردند بر زیردستاں ستم
نہ آں ظلم بر روستائی بماند
وگر میکنی میکنی بیخ خویش

لہ اسواسطے کہ خدا کے دشمنوں سے ہیں اور انکا فعل خدا للہ کی طرف نسبت نہیں ہوتا اور اولیاء اللہ فنا فی اللہ کی نصرت گویا خدا للہ کی نصرت ہوتی ہے ۱۲ طوائی عفی عنہ ۱۲

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ
عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى
اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا
كٰفِرِيْنَ ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ

ای جماعت جنوں کی اور آدمیوں کی کیا نہ آئے تمہارے پاس رسول تم ہی میں سے بیان کرتے تھے اوپر تم کو میری نشانیاں میری اور ڈراتے تھے تم کو ملنا تمہارے اس دن کے سے کہا انہوں نے گواہی دی ہم نے اوپر جانوں اپنی کے اور فریب دیا تھا انکو زندگانی دنیا کی نے اور گواہی دی انہوں نے اوپر جانوں اپنی کے یہ وہ تھے کافر یہ اسواسطے کہ نہیں ہے پروردگار تیرا ہلاک کرنیوالا بستیوں کو ساتھ ظلم کے اور لوگ اونکے غافل ہوں

ای جن انسان جماعت کیا نہ آئے تمہاں پاس رسول
تے ملے حشر دنوں تمہاں تائیں خوب ڈراندے آہے
تے حال ایہی تا دھوکا دتا دنیا دی زندگانی
تے دین گواہی خود جاناں تے سی اساں کفر کوڑا داں
نال ظلم تے غافل ہون جو کوئی اساں نبی نہ آیا
کیوں نوں اساں رسولاں گھلے تا اسیں تابع تھیندے
پیغمبر اساناں وچوں ہوندے آہے بھائی
اتھ صحت خطاب نیوی نگر نہ رسل جناں وچ آئے
جمہور علما اسطرف جو ٹھہر جن پیغمبر ہوئے
نہوں رسول رسولاں دے تاں جیوں ست نفر جناندی
دے والی قوم منذرین کہیا جویں جل جلالے
رسولاں نے تساں دسیا جو تنہاں ملے آیات کمالے

جنس تساڈیوں آئیاں میریاں انہاں بیان سنائے
کہن ایں کفر اپنے تے شاہد ہاں لاتوں رسولے
جو حشر نشر اتھ بھلے ہن اتھ عمل زبانی
گھلے پہل رسول تا کرے بالک نہ ہوئی والی
وعید رسول دے آوندی ناہ انہاں کہندے یا خدایا
آئیاں تیریاں ہندی جویں وچہ قرآن ارشاد وسیندی
پر جمع ہوون سنگ وچ خطاب نال
تے کہیا بعض رسل جناں وچہ
سبے نام او نہاں دا منذر وچہ رسولی دے پروے
پیغام رسل خدا دا قوم اپنی نوں پا پہوچاندے
جو قوم اپنی دل مڑ گئے او ہست جن ڈراوے والے
جو ساہن دلیل توحید میری تے صدق رسولانوالے

لہ پتاوہ یعنی قرآن یہ نکیں کہ ہمارے پاس ڈرانے والے پیغمبر نہیں آئے ۱۲ سکہ ولولا ارسلت الینا رسولا فنتبع ایاتک یعنی تو نے کیوں نہیں ہم پاس رسول بھیجا تا ہم تیری آیات کی تابعداری کرے ۱۲ منہ سکہ جیسے خطاب فرمایا منہما اللؤلؤ والمرجان اور کہدیا یخرج منہما اللؤلؤ والمرجان حالانکہ نکلتے ہیں موتی دریاؤں سے نہ کہ کھاریوں سے ۱۲ منہ

Marfat.com

تے ایس عذاب دیاں گلیاں تساں ڈیاں ہے یا نائیں
پراسان منیاں بلکہ بھجیا اوہناں ڈیاں نائیں
اساں دنیا اندر کفر کمائے ڈتے نہ قہر عذابوں
ایہ تداقرار کرن جاں دیون تینہ ہور پیر گوا ہی
نہ جلدی کری عذاب ہلاکت اہل قریٰ رب سائیں
غفلت وچ نہ مارے اللہ تاجو کہن حشر نوں
تے نسبت ظلم نہ طرف خدا دی کرنی جائز آئی
جے منن لوک رسول تارب نوں حاصل کی غلبوں

اشارات

استعداد روحانی فاسد ہوندی ہے کسے ناہیں
مگر قبول سکے کر جدا وہ فیض عقل الہاماں
تے لگے مگر ہوا نفسانی لذاتاں شہواتاں
وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جیوں خالق فرماوے
نہ پیش بلغوں امر نہی احکام ہوون کسے جاری
تے پاروں عمل امور شریعت روح ترقی چھڑدا
ہی لازم عاقل تائیں حال اپنے دا کری تدارک

اگر بحشر خطاب قہر کند	انبیاء را چہ جائے معذرت ست

بصری حسن کہی وچہ دنیا ٹولے پنج انساناں
دو جی زاہد ترجے غازی چوتھے تاجر آئے
جد عالم طمع کرے اتنے جمع کرے دنیا اموالاں

پاون سنگ حفظوظ جوانی طفلیت روح کاہیں
وقت بلوغ تے ہووے مخالف الہامات نعمانی
ایہ جنگی استعداد نہ دی ماریں نال عماناں
نہ پیروی کریں ہوائے نفس دی ہوائے ہدی راہوں اوہ بھولاوے
تاہیں اوس عمر دچہ استعداد نہ پھڑے خواری
تے استعمال نواہی ماہوں روح نقصان ضرر دا
تے ڈرے خطاب قہر دیوں جون حشر کری ملک

ہک عالم سو وارث بنیاں رب کیتو ایتھاں
پنجویں ہین بادشاہ سو اوہ چرواہی رعیت پلدے
پھر کیہڑا اوسدی تابعداری کرسی کنوں جہالاں

سلہ یہ قول ابن جریر نے نقل کیا ہے اور کہا امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے یعنی تیرے آبادیوں کو ہلاک کرنا الٰہی بباعث کسی ظلم کے جو ان آبادیوں سے ہے ظاہر ہوں اس حالت میں جو وہ لوگ غافل ہوں شرک اور بدعت سے یعنی جاہل ہوں ۱۲ مواہب سلہ مہ استعداد جو فیضان الٰہی کو قبول کرنے والی ہوتی ہے ۱۲ سلہ یہ اس معنے کو مقتضی ہے کہ جب تک حق تبارک و تعالیٰ کسی قوم کی طرف دعوت حق کرنے والا رسول نہیں بھیجتا تب تک کسی قوم کو عذاب نہیں کرتا جب ان لوگوں میں رسول کو بعوث فرماتا ہے اور وہ لوگ اس رسول کی نافرمانی کریں تو پھر عذاب کرتا ہے انکی بباعث انکی نافرمانی اور مخالفت کے ۱۲ روح البیان ف اس سے ثابت ہوا کہ جب اعوام علماء میں کچھ نافرمانی کریں اور انکے اوامر اور نواہی کی اطاعت نکریں تو عذاب الٰہی کی مستحق ہوتی ہیں جیسے فرمایا حضرت مصلح نے علماء نبیوں کے وارث ہیں یہاں علماء ربانی مراد ہیں نہ علماء شیطانی جو ہمارے زمانہ میں جیسے آجکل کملا مذہب یعنی فرقہ نجدیہ وہابیہ اور مرزائیہ وغیرہ میں ظاہر ہوئے ہیں ۱۲ علوائی عفی عنہ سلہ ۱۲ یہ دلالت کرتا ہے اس طرف اور غازی تلواروں سے خدا تعالیٰ کی اور سوداگر امن میں ہیں خدا تعالیٰ کے ۱۲ روح البیان

Marfat.com

جاں چلاں مائل جمال آید مرید او معاش	مائل دیدار نیست لائق دیدار نیست
جاں زاہد خود راغب او گوید دو جہاں راہ دیکھا وے	تے راہ سدے دل وال ہووے گویں جو گم آپ ہو جاوے
جاں زاہدی خشک رسائی طمع مدار	سیل ضعیف واصل دریا نہیں ہوندا
جاں غازی مرد پایہ نیت کیتی جو شاہ زور کہاوں	تے عمل ریائی رہنے بھاوے واللہ اعلم مشاواں
عبادت باخلاص نیت نکو است	وگرنہ چہ آید ز بے مغز پوست
جاں خائن ہووی سودا گر کوہ اوس راضی تھیوی	جس ہووی خیانت پیشہ اوہ وچ جگت خوار سدیوے
درمیں زمانہ مگر جبرائیل امین باشد	خائناں لبس کہ در مکیں باشد
جاں شاہ ہیوے کھیڑ کری گویں اٹیر دی چوپانی	جاں لگی وار کیتی نوں کھاون ایہو امر جہانی
بادشاہے کہ طرح ظلم فگند	پائے دیوار ملک خویش بکند

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَرَبُّكَ
الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۚ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ
مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۝ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ
لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ
فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

اور واسطے ہر ایک کے درجے ہیں اوس چیز سے کہ کیا ہے انہوں نے اور نہیں پروردگار تیرا غافل اوس چیز سے کہ
تیرا رب بے پروا ہے مہربانی والا اگر چاہے لیجاوے تمکو اور جگہ پر بٹھاوے پیچھے تمہارے جو
اولاد قوم اور سے تحقیق جو کچھ وعدہ دئے جاتے ہو تم البتہ آنیوالا ہے اور نہیں تم عاجز کرنیوالے اوسکو اے قوم میری عمل
کرو اوپر جگہ اپنی کے تحقیق میں بھی عمل کرنیوالا ہوں پس البتہ جانو گے تم کون شخص ہے کہ ہوگا واسطے اوسکے آخر
اوس گھر کا تحقیق نہیں فلاح پاویں گے ظالم

ٹھہرا اک تائیں درجے عملاں جو بد نیک کمایا	تے رب تیرا بے خبر نہ اتھیں جو انہاں آکھ وکھایا
ہے بے پرواہ تیرا رب رحمت والا جیکر چاہے	کر نابود تساں تنساں پچھے لے آوے جس چاہی

یعنی اعلیٰ و اوسط اور ادنے درجے ہیں مختلف اعمال کے عذاب ہو یا ثواب اور اللہ تعالیٰ تمہارے پہلے بُرے کے فعل اور جزا سزا سے غافل نہیں ہے ۱۲
خلاصہ رکوع ۱۵ سو اسطے سبب بدی کافروں کے ہر اہل مکہ کے اور ات کو بھی اپنی طرف سے ڈرایا ہے اور ایسی آیات سے دلائل رب العالمین کے

جویں تساں او پائیوس سور گروہوں نسل بہ نسل نکالے
جو وعدہ ملے تساں اتے نہیں تسیں [illegible]

کہہ عمل کرو ای قوم اپنی جا میں بھی عمل کماندا
جھب جانو کس کارن اوہ گھر آخرت والا [illegible]

ٹھیک ایہ بات نجات نہ پاون جنہاں ظلم کمائے
ایہ مکے والیاں سخت وعید معالم وچہ فرمائے

جے چاہے کرنا بودتے اونہاں تابعدار جالیاوے
جو کفر سبب ہلاکت تھیوے نیکاں غضب نہ پاوے

جو وعدہ ملے تساں اوتے تسیں بیشک پاون والے
موتوں بعد اٹھن اتے لیکھا ہدی نیکی ہر حالے

عذاب ثواب[1] تھیں نہیں تسیں سکدے نس کنوں رب سائیں
وچہ حاضر کرن تے بدلہ لین تساں تھیں عاجز ناہیں

اعملوا الی مکانتکم انی عامل آپ سوچ سخت وعید کفاراں
تسیں کم کرو جا اپنی میں بھی خود جا عمل کماواں

ہن صاف ہووے معلوم عقبیٰ نوں خوبیاں کسنوں آیاں
بعض کہن اس قسم جو آیتاں ہین منسوخ گواہیاں

اشارات

جنہاں استعداد بھلی بر آیاں کر کے روہڑ گوائے
اوہ ظالم لوگ ایہن وچہ وار بوار جھلن بریائی

رات دناں جنہاں راہ حقدے وچہ گالی جان پیاری
اونہاں عاقبت نیک تے قرب سجن دا قسمت آخر کاری

عمر دوست نکردیم عمر و مال دریغ
کہ کار عشق زما زیں قدر نمی آید

تہدید کفاراں بعد خدا اونہاں رسماں کھول سنایاں
اگلی آیت اندر بھایاں دسن صاف گواہیاں

وَجَعَلُوا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ
بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا
كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ۗ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ

اور کیا انہوں نے واسطے اللہ کے اوس چیز سے کہ پیدا کیا ہے کھیتوں سے اور جانوروں سے ایک حصہ پس کہا انہوں نے یہ واسطے اللہ کے ہے ساتھ گمان اپنے کے اور یہ واسطے شریکوں ہمارے کے پس جو کچھ ہو واسطے شریکوں اونکے کے پس نہیں پہونچتا طرف اللہ کی اور جو کچھ ہو واسطے اللہ کے پس وہ پہونچتا ہے طرف شریکوں اونکے کی برا ہے جو کچھ حکم کرتے ہیں

تے کھیت حیواناں تھیں اونہاں حصہ کارن رب ٹھہرایا
وت کہن ایہ حصہ رب دا ظنوں تے ایہہ بتاں آیا

[1] یعنی کہتے تھے من مات فقد مات یعنی جو شخص مر گیا سو گیا آیا پھر اس پر کچھ زور نہیں چلتا یعنی عذاب ثواب سب اس سے جاتا رہا اسی طرح عقیدہ ہے اہل ہنود کا جو کہ کہتے ہیں جو مر گیا سو گیا گذرا ۱۲ حلوائی [2] جن آیات سے دین میں آزادی سمجھی جائے وہ آیات بعض کے نزدیک منسوخ ہیں جہاد والی آیت کے ساتھ مگر نزدیک صاحب کبیر کے نسخ کی ضرورت نہیں اسواسطے جو جہاد کا فائدہ یہی ہے جو لوگ سیدھے راہ پر نہ آئیں انکو قتل کرنا اور جو راہ راست پر آجائیں انکے مزاحم نہ ہوں۔ ایمان لائیں تو دوزخ سے نجات ہے ورنہ آخرت میں ماخوذ ہونگے پھر آپ انکی قلبی شقاوت تلوار کے ساتھ دھو نہیں سکتے ۱۲ خلاصہ

Marfat.com

پھر جو تنہاں نذریکاں حصہ رب ول جانن دیندے
ہی پر اجو حکم کرن اوہ مشرک حصہ رب نتاناں
سن کے والے مشرک ربدا حصہ پک بتانے
ایہ اپنے وہم گمانوں انہاں آہی ونڈ ٹھہرائی
نہ اس ونڈ تنہاں حکم کیتا رب ناں کجھ شرح کہیدے
تے حصہ پک بتاندا رکھن کھان مجاور بتاں
تاکہن خدا نہ حاجت اوسدی اوس موڑ انے نا ہیں
ناوہ رہن دیون ول بتاں کہن انہاں حاجت مندی
تس کجھ پرواہ نہ رکھن بے جے ونڈ بتاں شے کائی
جے حصہ ربدا موٹا تازہ بتاں ول موڑاون
کہندے رب حاجت بتاں حاجت اسدی آئی
ہی غیر اللہ دی نذر حرام اتے شرک خدا سنگ آیا
جو نذر الٰہی ہووے ولیاں دے فاتحہ نیت کردا
جے ایہو نیت ہووے تاجے عرفا کہے زبانوں
انما الاعمال بالنیات ہے پھل عملاں دا ہتاں ہوں
جو کر پیر پکا گیارھویں غوث الاعظم عرفا کہندے
جو اس آیت سنگ نجدی مندی لکھوی ہر تے پائے
ہن نذر نیاز جو مرسوم اولیا واں متروک ہائے
خود شاہ رسلاں امت ولوں آپ رواج کردے

سلہ کفار کہتے کہ ہمیں بتوں کی تعظیم نہایت ہی مطلوب ہے اور ہم اس کو نہیں چھوڑ سکتے
کتاب صراط مستقیم مطبع مجتبائی کے ۷۹ میں نقل کیا ہے
صلت بنا سعد بن معاذ ما بعد از التماس ایشاں کہ مادرم ناگاہ فوت شدہ و ایشاں گفتند
یا رسول اللہ آیا مفید باشد
بلائے اگر چیزے بکنم نفع بوے خواہد رسید فرمود نعم آری چاہ بکن بگو کہ ایں
چاہ سعد است یعنی دوسری صورت سوا دعا کرنے کے
یہ ہے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کھودنا مروی ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو فرمایا تھا اب یہ چاہا ہے کہ یہی
مائی بیگانہ فوت ہو گئی ہے اور وصیت کرنے کی
یا کوئی چیز دوں تو اس کو فائدہ پہنچے
اصحابی کالنجوم کے خلاف یہ کلام کیا ہے آپ نے
کہ جس چیز کو اچھا جانو اور وہ کہو کہ بنیت غیر خدا کی عبادت کی ہے

دن اضحی ہک اپنی تے ہک طرفوں ختم رسالتؐ
فہرست نال حرام نہ ہووے کوئی شیئے مول کدائیں
نذر[۱] عبادت بجھ خدا دی اجر گھلیں اولیاء داں
نہ انہاں کفاراں انگوں ہن کوئی متباں نذر مناوے
تے ناہ کوئی حصہ رہدائے ہور ولیاں حصہ کردا
نہ کسے جاہگ ایہ واقعہ ہویا مثل انہاں کفاراں
ہن مومن کیہڑا آکھے ایہ شیئے رہدی ایہ شرکاواں

اشارات

بنی دیاں یاراں تھیں ہک شخص رہی غمناک ودھیرا
اس عرض کیتی ہیں وقت جہالت سخت گناہ کمایا
فرمایا دس کون گناہ اوہ لگا عرض گذارن
پھر سے گھر بھی لڑکی جی یا حضرت ام اکوارین
پس میں اوسنوں چھوڑیا تاجو ہوئی جوان بیچاری
میں غیرت آئی ایہ جو اپنی لڑکی کتے ودا ہاں
زن نوں کہیم اکدن میں ول خوشیاں اپنیاں جاناں
پس لڑکی میں سنگ گھوری عورت زینت زیب لباسوں
تامیں اپنی لڑکی لیگیا باہر کھوہ کنارے
تایا حضرتؐ اوہ لڑکی رودی چمڑی سی گل میرے
پس میں ترس آیا وت کھول کیتیم نظر دوبارے
کہیا ہی باپ امانت ماں میریدی ناہ گوا دیں

تے سعد کہیا سی ان
جو آکھن ایہ تشبیہ اعظم ہی
شہر شرح بھی ایہ بیت
جو نبی کہیا میں حضرت نہ
جو رب دے نال عبادت
جو عنا کہندی اوہ ایہ
ناحق نجدی شور مچاون شرم نہیں حیا داں

پچھیا اسنوں شامل کیویں اوں عمل کیتوں ویلے
ہن مسلم ہویا خوف کراں کوئی بخشش ہووے خطا دے
ہیں آہا اوہناں اوکاں نہیں جیہیاں اپنیاں دیں
تے زن ہری اوس حق سبحانہ کیتی ایہ ہیں
تے ڈوی حسین زنانیوں کاں کیتی خوف گمانوں
یا گھر رکھاں بن خاوند دے ہیں گلیں عار رکھاواں
ملنے کاں لڑکی ہی سنگ پھر سنگ کریں مرزا ملاں
تے حکم عہد لیا نال ستیوں کریں نہ خون ہمایوں
میں ویکھیا کھوہ ول لڑکی سمجھی لگی ہیں ہوا دے
تے کہندی ای بابا کیا میں حق ہوئے اڑاوی تیرے
تے غیرت سخت پئی پھر لڑکی رودی آہیں مارے
ہیں بے تقصیر نمانی عاجز نا روح کھوہ نگاہیں

[۱] اس قسم کی نذر خود مولوی اسمٰعیل نے مستحسن لکھی ہے جیسا کہ اسی کتاب کے صفحہ ۵۵ میں کہتے ہیں عبادتے کہ از مسلمان واقع شود و ثواب آں بروح کسے از گذشتگان برساند و طریق رسانیدن آں دعائے خیر بجناب الٰہی است پس ایں خود البتہ مستحسن است اگر آنکس کہ ثواب بروح میرساند از حقوق اوست بمقدار حق و خوبی رسانیدن ایں ثواب زیادہ تر خواہد شد پس مدخولی ایں امر از امور مرسومہ فاتحہ و اعراس و نذر و نیاز اموات شبہ نیست اور مولوی اسمٰعیل کی کتاب کے حوالے لکھ دی نے جابجا پکڑے ہیں گویا اسمٰعیل انکا پیرو مرشد ہے۔ دیکھو تفسیر محمدی منزل ۲ صفحہ ۳۸ اور زینت الاسلام میں اسکو فاروق ہندی لکھا ہے۔ نعوذ باللہ من ذلک۔ پس فقیر نے انکی کتاب میں سے ہی حوالہ پیش کر دیا ہے کہ اعلموا

[۲] یعنی وہ صاف کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی ہے اور یہ اوسکی شرکا کی ہے یعنی صاف طور پر بتوں کو خدا کے ساتھ شریک کر دی کہ یہ بھی خدا کی مثل ہیں ہے کہ تفسیر محمدی کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ کفار کہتے تھے ہمارا تین سو ساٹھ خدا کعبہ میں ہے اور ایکنیز اشہر مکہ میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ایک کی طرف پکارتے ہیں پس کس طرح یہ ان کفار کے ساتھ عقیدتاً میں برابر ہو سکتے ہیں تبھی کسی نے نہیں کہا کہ فلاں ولی خدا کا شریک ہے کلا خدا کو اولی

پھر کدی ویکھاں ول دختر حضرت کدی تکاں کھوہ ولے
غلبہ کیتا پگڑا وہ لڑکی روندی ماور جائی
کھوہ وچ سٹو کرے اسے باتوں میں جان گوائی
ایہ ماجرا سب سُنکے اُستھیں حضرت شاہ ابرار الٰہی
تاں ٹھیک عذاب پیندا ایں تمنیوں فعل نیری جد سُندا
اوہ مال اولاد ہی فتنہ جیہڑی روکن یاد الٰہوں

تے رحم آوی لڑکی تے مگر عدو شیطان کوتے
روندی کھوہ وچ سٹی تے اوہ کردی رہی دوہائی
جاں رہی آواز کرن تھیں تاں میں گھرول واگ بھوائی
کہیا پچھلیاں فعلاں تے ہیں کردا پگڑیجے بدکرداراں
وچ روح البیان محقق صوفی کردا نقل سہندا
تاہیں کئی اولیا واں ما یا خود یتاں اصلاحوں

فکر آب و دانہ در کنج قفس بیحاصل است
دیر چرخ اندیشہ روزی چرا باشد مرا

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ۝

اور اسی طرح زینت دی ہے واسطے بہتوں کے مشرکوں سے مار ڈالنا اولاد اونکی کا شریکوں انکے نے تو کہ
ہلاک کریویں انکو اور تو کہ ملا دیویں اوپر انکے دین انکا اور اگر چاہتا اللہ نہ کرتے یہ پس چھوڑ دی اون کو اور جو کچھ باندھ لیتے ہیں

جویں مشرک ونڈ وسائی خیر خیرائی اونویں شیطاناں
یعنی زندہ بیٹیاں دین اہل شرک نوں بھاناں
تا دنیا وچ ہلاک ہوون اوہ پاروں کجی اولاداں
ہور تا جو رلا پوی اونہاں اوتے دین جو اسمٰعیلی
پس لے محبوب توں چھوڑ انہاں اتے جو بہتان لگاون
جو وچہ محبت غیر اللہ دے کرن تباہ خود جاناں
الحب للہ والبغض للہ جویں وچہ حدیث دسیوے
ہُن رافضیاں سنگ ویکھو ویکھی منڈے رلن ہزاراں

مارن دھیاں دا کر وسیا سبھناں اہل زیاناں
فقروں سدیاں جو ایہہ کیتھوں کھاسن کیتے پرنانا
تے لین عذاب حشر نوں پاروں کفر تے شرک فساداں
تے جی رب چاہندا شرکا نہ نہاں کردی ناہ ایہ حیلے
بھی جو غلط گمان کرن اوہ اوڑک پچھوں تاوان
اوہ بھی اس آیت وچ داخل ہن
کل بغض اتے حب ہووی رب کارن نہیں تے شرک بنیوے
تغزئے پوجن پین کدن شرم نہیں مرداراں

لہ اور کتنے اولیا اللہ نے اپنی اولاد کی موت کو اختیار کیا ہی اسواسطے کہ جو شے اللہ تعالیٰ کی طرف سے طالب کو روک دی وہ فتنہ ہی اموال اور اولاد میں سے
پس کہ ان اولیاء اللہ میں سے ایک حضرت ابراہیم بن ادہم ہیں کہ جب انکو اٹکا بیٹا مکہ معظمہ میں ملا تو آپنے اپنے بیٹے کی محبت اور رغبت کو اپنے دل میں جب دیکھا
تو اپنے دعا کی کہ اے میرے اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے موت دیدیا اس میرے بیٹے کو اور اشارہ بھی اپنے بیٹے کی طرف کیا پس وہ فوت ہوگیا اور لایں ہی
کہ دور کرے بندہ غیر کی رغبت کو اپنے دل میں ہی توحید کے ساتھ اور مت کرے دعا اسکی موت کے لئے اسواسطے کہ تصرف کرتی ہے اسکے نفس کی طرف
اور حقیقت میں متصرف اللہ تبارک وتعالیٰ ہی ہی الی قولہ اور اولاد کا زیادہ ہونا اور مال کا گھٹ جانا اور پھر اوپر صبر کرنا جہاد سے بھی کہیں بڑھ کر
معتبر ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کر رہا ہے ۱۲ روح البیان لہ شرکاء سے مراد انکے پیشوا ہیں جنکی کہ وہ اطاعت
کرتے تھے شرک میں یا بتخانے کے مجاور بن رہے تھے پس یہ لوگ انکو ایسے کام بتا کر ہلاکت دیں ۱۲ صاوی الی معنی لہ دنہ یعنی اسی خاطر
انکو انکے شریک کہا جاتا ہے کہ وہ بت پوجا کا راستہ بتاتے ہیں یہی انکی ہلاکت کا سبب ہے اور عذاب پانے کا ۱۲

سبز لباس کتنے گل اٹے رافضیاں دے بھائی
بنی محب ہک پیر پیر اندے یارھویں ترک نہ کردے
حب اجیہی کوڑی اینہاں دو جگ وچ پکڑاوے
تا یارھویں[1] دہن ثواب اوس دتیاں راضی روح انہاندے
سن ہر ہر رسم جہالت والی آیت دور ہٹاوے

مہندی کڈھن نال یزیدیاں ہون موافق واہی
تے مسجد وچ کدی پیر نپاون پچھو تاسن مردے
جی چال اینہاندی چلن اوہ حب دو جگ راحت آوے
جو یارھویں کرن خبیث اس کنوں روح خوش کویں تنہاندی
جو طور طریقہ صلحاوندا اوہو رب نوں بھاوے

رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ۱۲ خلاصۃ التفاسیر

وَقَالُوا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ
وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا
افْتِرَآءً عَلَيْهِ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ

اور کہا انہوں نے یہ جانور ہیں اور کھیتی ہیں اچھوتی نہیں کھاتا اوسکو مگر جسکو ہم ساتھ گمان اپنے کے اور جانور ہیں کہ حرام کیگئی ہیں پیٹھیں انکی یعنی سوار ہونا انپر اور جانور ہیں کہ نہیں یاد کرتے یعنی وقت ذبح کے نام اللہ کا اوپر اونکی جھوٹھ باندھکر اوپر اوسکی البتہ بدلا دیگا انکو بدلے اوس چیز کے کہ تھی باندھ لیتی

تے کہن ایہ ڈنگر کھیت نہ کھاون زناں تے اڈاون
تے ہور حیوان جو نام خدا بن کہندے نام غیر اندے
انہاں جلدی بدلہ دیسی رب جو آہے کوڑ بناندے
حجر[4] معنی محجور جو ممنوع روکیا بند کرایا
جیوں وچہ ذکر بحیرا والی ہوئی پچھان نتاری
تے سائبہ ساہن آہا جو چھڈ دی کھلے پیون کھاون
بعض حیوان چڑہاون بتاں ذبح انہاندی ناموں
جو اللہ خوش اس فعلوں یا ایہہ اوہ کم کردا جاری

تے ہور حیوان حرام سواری پٹھا لو انہاں ٹھہراون
جو بت بنا کی رب دی اوپر کافر شرک لگاندے
جو غیر اللہ[3] دے ناموں کٹھی آہی حل بتاندے
جو مرد کھاون اتے رناں کھاون وچہ خلاصی پایا
کجھ حیوان سواری کردی لیون خدمت ساری
نہ کوئی نفع اٹھاوے استھیں جوین ہنود بتاون
تی ربدا نام نہ لین اونہانتے بنھن جھوٹھ الزاموں
اس بہتان سندی خود ظالم لین سزا دکھ خواری

[1] جسکا ذکر مفصل ہو چکا ہے ۱۲ [2] تینوں یعنی حضرت امام شافعی اور امام محمد

وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا
وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ

[1] گیارھویں جو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور ہے پس چاہئے کہ آپکا پکا مرید بنے اور آپکے قدم بقدم چلے نماز روزے کا پابند ہو پھر بہت پاکیزہ اور ستھرے مال سے خالص نیت سے آپکے روح پر فتوح کو اسکا ثواب پہونچائے ۱۲ [2] لا یطعمہا الا من نشاء بزعمہم نہ کھائے کوئی اوسکو مگر جسے ہم چاہیں ساتھ گمان اپنے کے یعنی عورتیں انکے قریب بھی نہ ہوں اور مرد کھالیں حاصل معنی پہلے مصرعہ میں آگیا ہے ۱۲ حلوائی [3] جیسے حافظ محمد لکھوی نے غیر کے نام پر ذبح کیا ہوا حلال کیا ہے ۱۲

Marfat.com

اور کہا اُنہوں نے جو کچھ بیچ پیٹوں ان جانوروں کے ہے خالص ہی واسطے مردوں ہماری کے اور حرام ہی اوپر بی بیوں ہماری کے اور اگر ہووے مُردہ پس وہ بیچ اوسکے شریک ہیں البتہ جزا دیگا اونکو کہنے اُنکے کی تحقیق وہ ہی حکمت والا جاننے والا

تے کہن جو شئی وچ پیٹاں انہاں حیواناں حمل تھیائی　اوہ خالص حل اساڈیاں مرداں زناں حرام ہویائی
جے مُردہ جمّے تا سب رلکے کھاون مرد زنانی　ہی رب حکیم علیم دسے انہاں بدلہ سخن زبانی
مَا فِیْ بُطُوْنِہِمْ تھیں بچہ پیٹ مراد اتفاقوں　اوہ زندہ ہووے یا مُردہ تنے کہن حلال مذاقوں
تے حضرت[1] ابوحنیفہ زفر اتے حسن کہن جے زندہ　تا ٹھیک حلال تے جے اوہ مُردہ تدوں حرام اوہ گندہ
تے بچہ[2] ماں دی تابع شافعی وچہ ہر حال بتاوے　تے کہی امام نہ تابع ماں وچہ حلّت حُرمت ٹھاوے
تے بچہ لونڈی وانگ منہ ماندی ہوگ آزاد الاون　تے شوہر لونڈی تے جے لڑکی جنے نہ حل بناون
پر ہر جا تابع ہوون ماں سنگ شرط نہ حنفی کہندے　تے شافعی نص عموموں ہر جا تابعیت فرمیندے
پر حنفیاں دے شبہیاں جاہگ نظر احتیاط ایہانی　جو عمل[3] احتیاط اوپر ہن کردے ساڈے حنفی بھائی
اہل شرک دیاں دس برایاں پھر انہاں حال بتایا　جو ڈر تنگیوں اولاد مریندی جیوں اگے فرمایا

قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِیْنَ ۝ ع ۱۶

تحقیق ٹوٹا دیا اون لوگوں نے کہ مار ڈالا اولاد اپنی کو بیوقوفی سے بغیر علم کے اور حرام کیا اوس چیز کو کہ دیا تھا اون کو اللہ نے جھوٹ باندھ کر اوپر اللہ کے تحقیق گمراہ ہوئے اور نہ ہوئے راہ پانے والی

ٹھیک زیان کیتا جنہاں اپنیاں کیتیاں قتل اولاداں　پاروں جہل حماقت جاتیاں منع خدا دیاں دلوا
اُنہاں اللہ اوپر جھوٹھ لگا خود حل حرام ٹھیرائے　سو ٹھیک ہوئی گمراہ اتے ناہ اوہ راہ سدھے
وچہ حق ربیعہ مضر ایہ آیت دوویں قبیلے آئے　بعض[4] ہور عرب قبیلے بیٹیاں زندہ دیدے آہے
جو کرن اسقاط حمل اوہ بھی وچہ اس حکمدی آئے　جو ایہ بھی زندیاں مار نوانگوں مومن من منائے
جو جمد اطفل آواز کرے تس غسل جنازہ آیا　جو ناہ حرکت آواز کرے تس ایویں دبن آیا

[1] تفسیر احمدی اور ہدایہ وغیرہ کتب فقہ میں یہ بحث موجود ہے ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ [2] بیچ ذبح اور بیع و شراء اور اور بھی ایسے حکموں کے ۱۲ [3] اسواسطے کہ جو بچہ ذبیحہ کے پیٹ میں سے نکلتا ہے ہو سکتا ہے کہ وہ اوسکی ماں کے ذبح کرنے سے پہلے مر گیا ہو اور اپنی ماں کے ذبح میں داخل نہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ذبح کے بعد مرے پس ہر حال میں یقین نہیں ہو سکتا جو وہ بچہ ذبح کیا گیا ہو اسواسطے احتیاطاً ترک کیا جاتا ہے ۱۲ خلاصۃ التفاسیر صفحہ ۲۰۹۱ جلد ۲ - ۱۲ [4] تنگدستی اور خوف کے سبب اور دشمنوں کے خوف سے جو غالب ہو کر ہماری بیٹیاں نہ لیجائیں اور اسی طرح قبیلہ بنی کنانہ کے لوگ بھی کرتے تھے ۱۲ خازن و سراج و مواہب وغیرہم حلوائی عفی عنہ

Marfat.com

وَهُوَ الَّذِیْ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَ
الزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَیْرَ مُتَشَابِهٍ كُلُوْا
مِنْ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ

اور وہی ہے جس نے پیدا کئے باغ ٹہنیوں پر چڑھائے ہوئے اور بغیر چڑھائے ہوئے اور کھجوریں اور کھیتیاں مختلف
ہیں کھانے کی چیز اوسکی اور زیتون اور انار یکساں اور غیر یکساں کھاؤ پھل اوسکے سے جب کہ پھل لاوے اور دو حق
اُسکا دن کاٹنے اوسکے سے اور مت بیجا خرچ کرو تحقیق وہ نہیں دوست رکھتا بیجا خرچ کرنیوالونکو

ہی اوہ اللہ جس باغ اوپائے بعض گنجان بنائے
میوے رنگارنگ اتے زیتون انار اِک جیہے
تے دیہو حق اس کھیتی سندا جاں کٹو اوستائیں
معروشات جمع معروش گنجان انگی گھاڑیاں کہندے
جو کھلر چھتاں وانگ بن جویں کوٹھے چھتے ہوئے
طعم تے اکل مزہ جوین کھٹا مٹھا کوڑی سارے
متشابہ جو رنگ صورت وچہ اِکو جیہے وساون
حصاد زراعت معنی پھل توڑن تائیں بھی کہندے
زکوٰۃ اموال اِک سالوں پچھے ہوندے فرض غنیاں
جے کھیتی اُسدا ملک ہووے تے تھیں حد دل لگیوی
جے مالک پانی کھیت نہ دتا تاں تس حصہ دیہوال
ایہ ابن عباس طاؤس حسن ہور جابر زید سعیدوں
بعض کہن حق ہور مراد ایہہ جو زکوٰۃ ادائی
تے ابن جبیر کہیا سی حکم ایہ شروع اسلام جدائیں
کہیا ابن شہر ایہ آیت محکم مالک لازم پایا

تے بعض بین گنجان تے ہور جو راں کھیت اوپائے
اِک غیر مشابہ کھاؤ پھل اسدے تھیں جان صریحے
نہ کرو اسراف جو مسرف لوک نہ دوست رکھدا سائیں
وچہ بخاری ابن عباسؓوں ہین انگوراں کہندے
یا معروش جو بچن غیر معروش جو آپے ہوئے
کوئی بوٹھے مٹھے کوئی تھوڑی فرق اُنہاں نوں ہن اظہارے
تے غیر تشابہ جو آپس وچہ صورت رنگ نہ پاون
اسراف جو ہا جہ ضرورت بیجا بیفائدہ خرچیندے
تے باغ زراعت جدوں کیہوں واجب تدوں صریحاں
نہ ہا لاہوی مقرر ناہ تس عشر زکوٰۃ سہیوی
شاہ عبدالقادر موضح دیوچہ لکھیا ویکھ سہیواں
جو اٰتوا حقہ[1] وچہ فرض عشر یا ادھا عشر نویدوں
جو آیت ہے ایہ مکی اتے زکوٰۃ مدینے بھائی
پھر سنگ فرضیت عشر ہویا منسوخ اوہ حکم تداہیں
دن کٹن دے فقر جو حاضر دین اُنہاں کجھ آیا

[1] آتوا حقہ یعنی اُن کے نزدیک کھیت اور میووں کی زکوٰۃ عشر ہے یا نصف عشر ۱۲ خازن
[2] یہ قول ہے علی بن حسین اور عطا اور مجاہد کا ۱۲ خازن
[3] اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ زکوٰۃ نے تمام نفقے جو پیچ قرآن مجید کے ہیں منسوخ کر دیئے ہیں ۱۲ خازن و معالم۔

لپ لپ[1] دانے میوے دیوے اندر ایس زمانے
جاں ول یمن معاذ جبل دے نوں سی نبیؐ چلایا
تے کہیا امام ہر حالت واجب صدقہ ہر جا آیا
امام اعظم رحمۃ اللہ
جو آیت وچ کوئی قید اتے مقدار نہ رب فرمائی
بھی[3] وچہ صحیح حدیثاں طرف عموم اشارت آئی
یا چشمیاں سنگ عشر اُسوچ جی ہووی عشری بھائی
تے کہیا طحاوی صحت ہی اتھ قول امام سوہاندے
ہک گذرن کامل سال تے دوجی ہک مقدار اموالاں
یوم حصاد تھیں سمجھیوے سبقت فرض عشر دے
جس کٹن مُہری کھیت تصرف عشری ضامن تھیسی
جے پئی اجیہی آفت جسدا روکن ممکن ناہیں

ایسے اوپر فتویٰ ہے جویں وچہ مواہب آنے
فرمایا ترکاریاں تھیں تدہ صدقہ لیون آیا
پنج وسق ہوون یا گھٹ جو ترکاری یا غلہ پایا
بلکہ معروش[2] اتے غیر معروشوں ہر ہک سمجھی بھائی
جویں کہیا بخاری وچہ اوس زمین جو بارش سنگ سجائی
تے جو سنگ ڈول سجائی اُسوچ نصف عشر دسیائی
جو فرض زکوٰۃ جنہیں اموالیں دو شرطاں اُتھ پاندے
تے عشری[4] وچہ کوئی وقت نہیں جد ہووے عشر کمالاں
اتے کٹن بعد ادائی عشر خلاصیوں نقلاں پھڑدے
بعد کٹن جی کھیتی ضائع مالک عشر بھریسی
تا ذمے وار نہ اوسدا مالک شامی کھول دکھائیں

اشارات

ھُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ رب سنگ رحمت باراں
وچ اونہاں کشف مشاہدیاں سندے پھل چمکدے
معاملی تے حالات حقایق بعض اونہاں معروشاتوں
تے ملک یقین والی تک اوسدے وچھے ٹہن اصلاحوں
یعنی شاخیں

دلاں عارفاں دے وچ اُگائے باطن باغ انواراں
تے نور جمال وصال محبت قرب سندے پھل پکدے
درگاہ قدیم ولوں پھل تنہاں متصل نیک صفاتوں
ایہ امکان جو بندہ کامل صدق صفا دل راہوں

[1] ابو عالیہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اصحاب کبار بجز زکوٰۃ کچھ نہ دیتے تھے مواہب اور خلاصہ میں ہے زمین عشری وہ ہی کہ جو تلوار کے زور سے غازیوں کے قبضہ میں آئے اور اُنپر ہی تقسیم کردی جائے اور عرب کا تمام ملک اور بصرہ اور جس جگہ بھی آدمی مسلمان ہو جائیں یہ سب کے ہیں یعنی بادشاہ زمین کی پیدائش میں سے دسواں حصہ لے سکتا ہی سوا اسکے اُس زمین پر کسی قسم کا خرچ نہیں علاوہ ازیں اور ملک جو جنگ یا صلح سے مسلمانوں کے قبضہ میں آجائیں وہ خراجی ہونگے اُنپر لگان لگایا جائیگا پھر اگر زمین عشری بارش یا نہر سے پلائی گئی ہے تو پھر دسواں حصہ ہی اور اگر دستکاری سے یعنی کنوئیں یا ڈول سے تو بیسواں حصہ واجب ہی خدا تعالیٰ کا اور تجارتی میں تفصیل ہی اسکی کہ اگر بادشاہ ہو تو اوسکو دیا جاوے نہیں تو فقیر اور محتاج حقدار ہیں جو چیز زمین سے پیدا ہو یعنی ترکاری وغیرہ جو سال بھر نہ ٹھہر سکے خواہ غلہ وغیرہ جو کہ ٹھہر سکے اور پیداوار خواہ پانچ وسق سے کم بھی ہو یا زیادہ اور ترکاری میں پانچ وسق سے کم میں عشر نہیں ہے جو روایت کیا بخاری نے ۱۲ خلاصہ ف وسق ایک شرعی پیمانے کا نام ہے وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہی اور صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہی تو پھر ہر وسق ۴۸۰ رطل کا ہوا عراقی رطل سے ۱۲ شرح وقایہ خلاصۃ التفاسیر ص۲۱ جلد دوم۔ [2] اور انار اور خرما سے متعین نہیں ۱۲ خلاصہ [3] حدیث میں ہی الخ واضح رہی کہ حدیث میں عموم کی طرف اشارہ ہی سو وہ اسلئے ہے کہ جو مقصود بیان فرضیت کا عشر ہے یا نصف عشر اور عام ہونا اوسکا جو کلمہ ما سے سمجھا جاتا ہی یہ اشارۃ النص ہی اور عبارۃ النص رائج ہے اوپر اشارہ کی مگر ہم کہتے ہیں کہ جو لفظ حدیث بخاری والی اور صحیح راجح والی جنکا حاصل مطلب متن اور حاشیہ میں مذکور ہی دونوں میں صدقہ کا لفظ ہی اور وہ مشترک ہی معنی وجوب اور نفل میں اور لفظ من حیث کا مجمل ہی واسطے مقدار کی اور اس حدیث میں عشر کا لفظ موجود ہی جو خاص ہے بیچ معنی فرضیت زکوٰۃ دسواں حصہ یا بیسواں حصہ کے اور خاص کو ترجیح ہوتی ہی اور مشترک ماول کے پس عبارت النص کو اشارت النص پر ترجیح باقی نہ رہی ۱۲ خلاصۃ التفاسیر [4] یعنی جب پیدا ہو تب عشر ۱۲

الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح ہے جویں رب فرمایا
تے غیر معروشات ہک چھتریاں باہجوں اہین آئے
تا کل مرید ہو طالب صادق اوہ پھل کھان ایقانوں
اوس شاخاں اپنیاں وچہ عالم ملکوت کھلاریاں ہویاں
روح اوہناں کھیتیاں تخم محبت والے پیدا ہوندے
جویں شوق محبت قدس ہور رقوت خوف جا فرماون
زیتون اوسدا اخلاص جاں نکلے کنوں سیناء وصالوں
انار اوسدے الہام درختوں پھل حسن خلعت والے
متشابہا و غیر متشابہ ایہہ ہین مقام فقر دے
پس رب کہیا سنگ اوہناں میویاں فائدی نفع اٹھاؤ
کلوا من ثمرہ اذا اثمر کہاؤ اوہ پھل پھلن جداں
مقامات حالات وسوا اوہناں تابعداری منت چالاں

جو بندے نوں کر جذب اس منزل تیک خدا پہونچایا
جو باقی رہے ہموم غماندیاں رکھاں اوپر سکائے
اوہ پھل ایمان جو قائم وچہ زمین قلب دے جانوں
اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء جویں وچہ قرآن گواہیاں
پھل اوہناں دے طرح طرح دی وچہ عرائس دسے
معرفت عصمت تے توحید اتے تجرید بتاون
سنگ تیل جو نور جمال تے صبغہ صبح حلال کمالوں
کنوں حقائق ہور شوائق دیکھ عرائس حالے
جو بعض اوہناں بعضوں نیڑے ذی ہاک دوروجی تھین پیدے
سنگ نور ایمان ایقان ودھیریوں ربدا کہیا منا ؤ
تے دیہو زکوٰۃ اوہناں نعمتاں کنوں مریدان سنگ صلاحاں
پریا ہجہ اصلاح اپنی دے روانہ دسن بھید کمالاں

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ
الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۙ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ
وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ
اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّـُٔوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۙ وَمِنَ الْاِبِلِ
اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا
اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ

۱ انکے انوار کی شعاعیں پہونچی ہوئی ہیں اللہ جل جلالہ کے قرب کی جانب ازلی قوت کیساتھ اوسکی بلندی میں ۱۲ ۲ اور اس جگہ حضرت موسیٰؑ کو خطاب فرمایا نودی من شاطئی الواد الایمن فی البقعۃ المبارکۃ من الشجرۃ ان یموسیٰ انی انا اللہ ۱۲ ۳ جیسے فرمایا حق تبارک وتعالیٰ نے شجرۃ مثمرۃ من طور سیناء وتنبت بالدہن وصبغ للاکلین ۱۲ ۴ جیسے فرمایا یوقد من شجرۃ مبارکۃ زیتونۃ لاشرقیۃ ولا غربیۃ یکاد زیتہا یضیئ ولو لم تمسسہ نار نور علی نور ۱۲ ۵ جو بعض معاملات اور بعض مکاشفات اور بعض اسرار اور بعض انوار ہیں ۱۲ عرائس ۶ جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وآتوا حقہ یوم حصادہ یعنی دو حق اوسکا دن کٹنے اُس کھیتی فیضان کے یعنی جب کامیاب ہو جائے تو پھر صاحب ارشاد کو لایق ہی جو اُس حاصل کی ہوئی منازل سلوک اور کھیتی اُنکے فیضان شاد سے ملکا جو حق ۱۲

بِهٰذَا ۭ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ
عِلْمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ع ۱۷

اوپر سیدا کئی جانوروں میں سے بوجھ اٹھانے والے اور زمین کو لگی ہوئی کھاؤ اوپچیز سے کہ رزق دیا ہی تمکو اللہ نے اور مت پیروی کرو قدموں شیطان کے کی تحقیق وہ واسطے تمہارے دشمن ہی ظاہر آٹھ جوڑی بھیڑ میں سے دو اور بکری میں سے دو کہہ کیا دو نرونکو حرام کیا ہی یا دو مادہ کو یا اوسکو جو گھیر لیا ہی اوپر اوسکے بچے دان ان دو مادہ کے نے خبر دو مجکو ساتھ علم کے اگر ہو تم سچے اور اونٹ میں سے دو اور گائے میں سے دو کہہ کیا دو نرونکو حرام کیا ہی یا دو مادہ کو یا جسکو گھیر لیا ہی اوپر اوسکے بچہ دان دو مادہ کے نے کیا تھے تم گواہ جس وقت کہ حکم کیا تمکو اللہ نے ساتھ اسکے پس کون شخص بہت ظالم ہے اوس شخص سے کہ باندھ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹ تو کہ گمراہ کرے لوگونکو بغیر علم کے تحقیق اللہ نہیں راہ دکھاتا قوم ظالموں کو۔

تے چارپایاں تھیں لادی بعض حیوان جویں اکھ آئے
کھاؤ تسیں اوسی تھیں کیتی روزی رب تساڈی
نہ کرو حرام حلالاں نوں کر ذبح بتاں دے ناموں
اوہ حیوان جو جہت سواری کھانے رب بتائے
کہہ دو نراں یا مادیاں تھیں کس منع حرام بتایا
جے اس تعیین تحریم اندر تسیں سچیاں قولاں والے
تے اوٹھاں تھیں تے گائیں تھیں دو نر مادہ ہن ساری
یا دو مادیاں دے رحماں وچ جو کھڑیاں حرمت لاندی
پھر کیہڑا استھیں ظالم ودھ جو رب تے جھوٹھ لگاوے
جو رب نے ایہہ فرمایا یا نس رب دا حکم ٹھہرائے
انہاں چوہاں حیواناں ذکر ہویا کئی وجہیں خاص پیاری
بھی ہر ہر ویلے ایہہ نہ آون وقت ضرورت ساری
بھی فرض زکوٰۃ اونہاں نوں ہوئی مسئلہ ہے اجماعوں
جو سویا بچہ پیٹوں نکلے کہیا حرام اسائے

تے ہور جو کا رن فوج وچھانڈے بکری بھیڈ چوپائے
نہ پیروی کرو شیطان جو ہی اوہ دشمن ظاہر فسادی
یا نذر تعظیم اونہاں دی کرکے ایہ کم سچے
اور جوڑے اوٹھ دو بھیڈ دو بکری ہر نر مادی آئے
جو دو مادیاں دی رحماں وچ اوہ کون حرام ٹھیرایا
تا کیہڑی علم نے کون دلیلوں کردے ایہ مقالے
کہہ دو نراں یا مادیاں تھیں تساں کون حرام شماری
یا تسیں گواہ آہی جد حکم ایہ ہویا اپنا
تا جو سنگ نادانی لوکاں چا گمراہ کراوے
بے شک رب نے اہل ظلم نوں راہ ہدایت لائے
تصرف اہل شرک دی وچہ اونہاں ہوسن ذکر پیارے
بھی فائدی بہت اینہاں نوں ایہو وچ قربانی پیاری
تے گاؤ اوٹھ بکری باجہ زکوٰۃ نہ بخدی کرن بناوں
ہی ایہ مخصوص البعض جویں ہے پچھے ذکر گرامی

ف اگر ایک چیز اکیلی ہو تو اوسکو عرب نر کہتے ہیں اور اگر اسکی ساتھ اوسکی جنس کوئی اور بھی ہو تو اسے زوج کہتے ہیں ۱۲ مدارک ف البقر اور مادہ دونو کو شامل ہی ۱۲ خلاصہ ف یعنی یہ سب باتیں بجز وحی آسمانی اور علم ربانی کے ہیں اس اصل پچوسے ۱۲ خلاصہ تفسیر حسن فراہ بعمال کی فقہ الحدیث اور طیبہ محمدیہ وغیرہ اور انکا جواب بحذیروں کے تفاسیر میں ۱۲ منہ ف یعنی جب یہ مال منزل دوسری میں حلال تھا

جاں کہیا کفار دسوئن کیہری چیز حرام ہیمیہراٹی | تا اگلی آیت نازل ہوئی خازن وچہ کہیائی

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ یَّكُوْنَ
مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ
لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

کہہ نہیں پاتا میں بیچ اُسچیر کے کہ وحی کیا گیا ہی طرف میری حرام کیا گیا ہی اوپر کسی کھانیوالے کے کہ کھاوے اوسکو مگر یہ
کہ ہو مُردار یا لہو ڈالا ہوا رگوں میں سی یا گوشت سور کا پس تحقیق وہ ناپاک ہی یا فسق ہے کہ نام لیا گیا ہو واسطے غیر خدا
کے ساتھ اُسکے پس جو کوئی بے بس ہو نہ چھٹنی والا اور نہ زیادہ حاجت سی کھانیوالا پس تحقیق پروردگار تیرا بخشنے والا مہربان ہی

کہہ جو وحی ہوئی میں اسوچ کوئی شئے منع نہ پاواں | اوپر کھان والی جو کھاوے مگر جو ذکر اتھا واں
جو باجھ ذبح مردار یا خون جو جاری کنوں رگاندے | ہور گوشت خوک اوہ ٹھیک پلید اتے جو فسق نہ بھاندے
اوہ وقت ذبح دے غیر اللہ واجب تے نام الاوے | فسق اس جہت کہیا جو اس تھیں ذبح فاسق آوے
پس جو ہویا لاچار نہ باغی ناہ حد لنگھن والا | پس ٹھیک غفور رحیم تیرا رب رحمت بخشن والا
مضطر اوہ جو بھکھ ستایا ہو یا جان وہاوے | نے باہجہ اہناں چیزاں اندر کوئی شئے حاضر نہیں جو کھاوے
تا کھان روا اسقدر جو جتنی کھاویاں جان جاوی | پر جو رہزن ہووے تے عاد جو حاجت تھیں وہ کھاوے
طاعم مرد ہووے یا عورت عام مراد ایہا ئی | جو مشرک اوپر زباں بچیرہ حرمت گندی واہی
دم مسفوح جو نکل چلے خود تی اوہ وہے رگاں تھیں | جو باہجہ رگاندے خون نہ آوے ایہ ہویا حکم وہراں تھیں
پھر ناہ اوہ نجس نہ وضوء تروڑی وچہ خلاصے لیائے | معنی رجس نجس تے جو اس وچہ ضمیر وسائے
ایہ وَل خنزیر پھیری جو سبہ اس نجس العین تیاون | ہی میتہ کھان حرام تی ہور اُس فائدی روا تیاون
جویں ہڈی چمڑا وال وغیرہ ویکھ کفایہ پیارے | نے خوک دیاں کل جزاں حرام نہ فائدہ روا سوہارے
کہیا وچ کبیر انھ کلمے جنہوں ایہ گل سمجھہ نہ پیندی | نجاست حلت حرمت کوئی شئے نجس حلال نہ تھیندی
ظاہر آیت چونہہ چیزاں بن ہر شے حل تیاوے | پس چاہئے چکڑالی خرابی ہور مردی کھاوے

+ اور قیاس مجتہدین کے حوالہ اس سورہ میں اس امر کی تصریح ہے کہ جو چیز کسی حکم میں داخل ہو اسکے مشابہ اور مماثل میں بھی وہی حکم ہوگا

سلہ جبکہ قرآن میں خنزیر باعث نجس ہونے کے حرام کیا گیا پس ہر نجس جانور اسی قیاس پر حرام ٹھیریگا مشترک ہونے کے سبب سے ساتھ علت مذکورہ کے
کہ نجاست ہی اور ہر جانور پاک سی کوئی جانور حرام نہیں مگر مردار جو بغیر ذبح کے مر گیا ہو اور ہر جانور ذبح شدہ سے کوئی حرام نہیں مگر وہ جس پر ذبح کیوقت غیر اللہ
کا نام لیا جاوے یا غیر کے تقرب کی نیت ہو پھر ہر جانور حلال مذبح سی فقط رگوں کا خون حرام ہی نہ اور کچھہ خون اور کھال ہڈی اور آنتیں وغیرہ سب مکروہ
ہیں ۱۲ خلاصہ سلہ ایک عبد اللہ نامی گمراہ چکڑالوی ہی اُسکا عقیدہ ہی کہ بجز قرآن کے کوئی حکم حق نہیں بلکہ حضور کی تمام حدیثوں کا منکر ہی بلکہ وہ یہانتک
کہتا ہی کہ حضور کا بھی یہی عقیدہ تھا - وہابی لوگ بھی اس سی لاحول پڑھتے ہیں پس اس سکو چاہا جاوی کہ جب ہر وہ شے کہ قران کے ساتھ حرام اور ۲

ہک کہن حرام فقط ایہ چیزاں وچہ کھانیاں حیواناں	ایہ مذہب[1] ابن عباسؓ تے عائشہؓ بھی ہوراں فرمایا ہے
جمہور علماواں انہاں جواب الائے ہر انواعوں	جو باہجہ حدیثاں تا قرآن حرام ایہ چار بناؤں
نہ حصر ہویا جو بعد اس حرمت ناہ کسے شئی دی تھیوے	جویں روح المعانی وچہ محدث لکھدا صاف دسیوے
قرآنوں بھانویں ایہو مگر حدیثاں کئی حیواناں	حرمت لائی جیویں خراملی ہور درندے جاناں

اشارات

میتہ ہیر دار جو دنیا بدبود گندا و بھارے	تے کتے ہون اکٹھے اُپر آ مردار لنگارے
حافظ ہمائے چوں تو عالی قدر حرص استخواں حیف است	دریغا سایۂ ہمت کہ بر نا اہل افگندی
دمادم مسفوحا شہوات لذات جو پاروں اونہاں دو ہاندی	وٹیں[2] خون تون وین اپنے دا غافل کیتے جاندی
تے ہے لحم الخنزیر جو شیطانی افعال پچھانی	جویں[3] جو اخمر انصاب ازلام ایہ عمل پلید شیطانی
فاجتنبوہ پس اونھیں تسیں سب پرہیز کماؤ	تے بے قراری حق دی راہوں کرنی جس بناؤں
اتے ہونا ور خدا نھیں ہے جویں وچ حدیث دسایا	جاں[4] پیدا اپنی ہوئی کسے دی محلیں زلہ آیا
اوہ ما اھل لغیر اللہ ہے نکل طلب حق ولوں	طلب غیر اندی کرنی ہے ایہہ بھید پایا[5] اہل دلاں
سعدی خلافِ طریقت بود کارِ دیں	تمنا کشد از خدا جز خدا
تے نعمتاں قدر ضرورت وچ تن ہے جائز فرمایا	تے قدر ضرورت تھیں ودھ طعام لباس اسراف دسایا

[1] دلیل اونکی یہ ہے کہ نہیں ثابت ہوتی حرمت مگر وحی کے طریق سے اور ان چار چیزوں کی حرمت میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے بیچ سورہ انعام کے نازل فرمایا فقط اور اسی طرح فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ بقر میں انما حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل بہ لغیر اللہ یعنی چار چیزیں جنکا اس جگہ ذکر فرمایا اور سوا اسکے نہیں کہ حصہ ہو گیا انہیں ان چار چیزوں کے مقید ہونے سے پس یہ منافی آیت کی نہیں ہے موافق ہو گئی بیچ حکم کے مگر جمہور علماء نے کہا کہ تحریم یعنی حرام کرنا فقط اسی سے ہی مخصوص نہیں کیا جاتا بلکہ حرام کیا جاتا ہے ہر ایک وہ جو قرآن اور حدیث کے ساتھ حرام ثابت ہو اور تحقیق وارد ہوئی ہے یہ نہیں انکے سوا کئی جانور اور ہونے ہیں بعض ان میں سے گدھا اہلی ہے اور درندہ پھاڑنیوالا اور مخلب پرندوں میں سے کھانا اوسکی قیمت کا اور اسی طرح حرام کیا گیا ہے ہر ایک وہ موذی جانور جنکے مارنے کا حکم ہے ان لوگوں کا جواب ہے جو چاروں چیزوں میں حرمت ثابت کرتے ہیں فقط اور اسی حصر سے یہ بات نہیں آتی کہ بعد اوس کے وحی ہونی تھی اسمیں فقط یہی چیزیں حرام آئیں اور اس سے یہ بات نہیں آتی کہ بعد اوس کے وحی نہ ہو پس حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو جو چیزیں حدیثوں میں حرام فرمائی ہیں اور جو اسکے بعد قرآن کریم میں حرام ہوئیں وہ سب کی سب حرام ہیں سو امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر اتقان میں فرمایا ہے کہ مشرکین سے پہلے آپ نے کونسے محرمات بیان فرما کر بعد میں انکار و بیان فرمایا جو میں ان چیزوں میں سے تھا تو حرام بنانے ہوئے کوئی چیز حرام نہیں پاتا سوا ان چیزوں کے۔ مواہب والے نے کہا یہ قول آیت کے واقع ہونے اور نہایت پر ہونے کی بنا پر ہے اور اسی لئے [illegible]

[2] ہیں مردار پر کشندہ کہتے ہیں مردار کو شامل انکی ارواح البیان میں ہے یعنی دین کی [illegible]

[3] جویں فرمایا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان [illegible]

[4] اصل کا پتہ لیا اور موسیٰ کے ۱۲ کنکر سے کرشمہ آپ کا ہونا [illegible]

[5] مواہب ص ۴۲ ج ۲ [illegible]

Marfat.com

وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ
حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا أَوِ الْحَوَايَا أَوْ مَا اخْتَلَطَ
بِعَظْمٍ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُمْ بِبَغْيِهِمْ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ
رَبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ۝

اور اوپر ان لوگوں کے کہ یہودی ہوئے حرام کیا ہم نے ہر ناخون والا جانور اور گائے سے اور بھیڑ بکری سے حرام کیں ہم نے اوپر انکے چربیاں انکی
مگر جو اٹھا رہی ہو پیٹھ اونکی یا انتڑیاں یا جو لپٹ رہا ہو ساتھ ہڈی کے یہ بدلا دیا ہم نے اونکو سبب سرکشی انکی کے
اور تحقیق ہم البتہ سچے ہیں پس اگر جھٹلاویں تجکو پس کہہ پروردگار تمہارا صاحب رحمت کشادہ کا ہے اور نہیں پھیرا جاتا عذاب
اوسکا قوم گناہگاروں سے

تے اساں حرام یہوداں اوپر ہر نوںہہ دار ٹھہرایا
مگر جو پٹھ تنہاندی یا تنہاں آندراں اوپر لحموں
لیہو بدلہ اساں انہانوں دتا پاروں ظلم تنہاں ہاں
جے تینوں اوہناں جھوٹھایا کہہ رب رحمت وافر والا
ذی ظفر جو ناخن والا شتر مرغ اُٹھ اِتھ مراداں
ہے مرغ بھی اسچ داخل کہیا سعید جبیر دے جائے
جو اوہجر گردیاں اوپر چربی بھی جو مکھ ہڈ اندے
تے ظلم یہوداں جو وچہ سورت بقر خدا فرمائے
رحمت رب فراخ نہ جھب وچ دنیا کرے عذاباں
شکر اس اُمت واجب رب اہدے ویلے ہر حالاں
مراد خمر خنزیر تے بتاں ویچن منع اکھوں

بھی بکری بھیڈ گائیں دی چربیوں منع تنہاں فرمایا
یا ہڈی وچہ رلی اوہ چربی جائز تنہاں تماموں
تے ٹھیک اساڈے سچے وعدے خبراں سچ سناہاں
نہ اُسدا اُمری عذاب اوس قوموں جنہاں جرم اکمایا
وچہ در منثور ایہ ابن عباسوں نقل حدیث اُستاداں
یہود اوہاں ہر ہر ناخن دار آہے رب منع بتائے
ہور چکی دنبی والی ایہ اوہناں آہی جائز پاندی
جو قتل بنیاں کردی راہ خداؤں لوک ہٹائے
جاں قہر غضب دا وقت ہووے کوئی موئی نہیں عقاباں
جو حل حرام یہوداں اساں حرام حلال کمالاں
وچہ دوہاں صحیحاں جابر بن عبداللہ کنوں بناؤں

اشارات

تو اندر نعمتِ دنیا منہ دل — کہ دل برداشتن کاریست مشکل

سلہ ناخن جنکی انگلیاں پھیلی ہوئی نہ ہوں جیسے اونٹ اور شتر مرغ خلاصہ اور خازن میں بیضاوی سے مرغابی بھی داخل کی ہے اور بعض نے کہا سم دار حیوان بھی جیسے گھوڑا اور گورخر اور استر ۱۲ خازن سلہ جو بسبب نافرمانی یہود کے حلال چیزیں اُنپر حرام ہوگئیں اور فرمائی ہمارے پیشوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے چند حرام چیزیں حلال ہوگئیں جیسے ماہ رمضان میں عشاء کے بعد عورتوں کے ساتھ مباشرت کرنا حرام تھا پس پہلے عمر رض نے اپنی بیوی کے ساتھ مباشرت کی ۴

پس لازم ہی جو تارک دنیا ہووی وہ لوکا یوں
نہ جیوں ہک شخص جنگلوچہ آہا پانی لین سدہایا
جاں کھوہ وچ ڈول وہایا رسی ٹٹ ڈگا کھوہ بوکا
جد لگ ملی نہ رسی بوکا یا آکھیں مڑ جاواں
پیاسا کھوہ کنارے آیا شیخ کہے میں تاڑاں
تا میں عرض گذاری اوس جایا رحمان رحیماں
تس ہاتف آکھیا توں آئیوں سنگ رسی ڈول اتھائیں
پس لازم ہی مکھ موڑ اسبابوں محض توکل تھیوی

تے ہووے مجرد دنیا دی اسبابوں خوب صفا یوں
تے رسی ڈول ہمراہ گیا لی جاں سر کھوہ دے آیا
پھر کجھ وقت کھلا اتی کہندا کر سوگند ای لوکا
تد لگ مول نہ جاواں تا جو ہک بگھیاڑ اتھاواں
جو پانی کنڈیاں تک چڑھ آیا پیتا اوس اظہاراں
کیا اس درندے نالوں کمتر ہے انسان کریماں
تے اوس محض توکل بن اسباب اپر رب سائیں
ایہہ عارفاں لوکا ندا کم نجدی اتھ حیران کچیوے

سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا
مِن شَيْءٍ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا قُلْ
هَلْ عِندَكُم مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنتُمْ
إِلَّا تَخْرُصُونَ

البتہ کہیں گے وہ لوگ جو شریک لاتے ہیں اگر چاہتا اللہ نہ شریک کرتے ہم اور نہ باپ ہمارے اور نہ حرام کرتے ہم کچھ اسی طرح جھٹلایا ان لوگوں نے کہ پہلے ان سے تھے یہاں تلک کہ چکھا انہوں نے عذاب ہمارا کہہ کیا ہے تمہارے پاس کچھ علم پس نکالو گے تم اوسکو واسطے ہمارے نہیں پیروی کرتے تم مگر گمان کی اور نہیں تم مگر اٹکل

جھب مشرک آکھ سنا سن قایل ہوا نہاں چیز اندی
تے کوئی شئے اسیں حرام نہ کردی سانبہ ہور بجیرے
تویں انہاں کفاراں جھٹلایا جے پہل انہاں تھیں آئے
توں پچھ انہاں جے پاس تساڈی ہی کوئی سند آسمانی
ولو شاء اللہ تا حرمنا قول کفار جو ساہی

جے چاہندا رب اسیں [illegible]
جویں انہاں پلیداں تدھ جھٹلایا [illegible]
تا جو انہاں عذاب اساڈی [illegible] سن ذائقے پائے
تا کدھوں اس تھیں ہوتسیں مگر اں تابع ظن حیرانی
ایہہ نال غول کہیا انہاں کا ان نالن نبی الہی

[1] مثل نبیوں اور اولیاء کی ۱۲ [2] ڈول اور رسی پانی پر آگئی پس میں نے پکڑ لیا اوسکو اور [illegible] ۱۲ [illegible]
[3] اس آیت قرآن مجید کا معجزہ [illegible] جو پہلے خبر دی مشرک جلدی یہ بات کہیں گے کہ [illegible] آیت نازل کی ۱۲
[illegible] [illegible] حکم [illegible] شریک بناتے
ہیں اگر وہ نہ حکم کرتا [illegible] ۱۲ [4] لیکن [illegible]
اور واسطے [illegible] ۱۲ [illegible]

جویں نشہد انک لرسول اللہ آہی اہل نفاق الاندی
اوہ جہت فریب مخول ایہہ کہندی دلوں نہ ساہن منانندے

تویں اہل شرک دی ایہ گل آکھن ایہی سچہ منیندے
جو جی[1] رب چاہندا تا اسیں تے اساں باپ نہ مشرک تھیندے

نہ اس[2] قولوں ماخوذ اوہ بلکہ اس گلوں پکڑیندے
جو کہندی سانوں حکم خدا ایہہ راضی اسوچہ ویندے

وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ جویں رب نے بھی کہیا
بھی ہورس جائیں وچہ قرآنے ایویں نظری پیا

تے ہر کم نال مشیت پاروں چاہئے اللہ سائیں
کفر ایمان بدی تے نیکی باجھ مشیت ناہیں

پر کفر اتے بریائی دا رب حکم نہیں ہے کردا
لَا يَرْضٰى بِعِبَادِهِ الْكُفْرَ جو وچ قرآنے مردا

جویں کہیا اہل شرک جی ربنوں کم نہ بھاندے ساڈی
تا اسیں تے دادی باپ اساڈی کاہنوں اس راہ جاندی

ہن تویں[3] قدری (نام فرقہ ۱۲) کہن جی چاہندا رب اسیں شرک نہ کردے
اسیں جو کردی سو آپ کراوے دوس خدا تی دھردے

كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ رب آپ تنہاں رد کردا
جو مثل اینہاندی اگلیاں ایہو آہا حال کفر دا

وَلَا يَاْمُرُ بِالْفَسَادِ ناہ رب حکم کرے بریایاں
رب دونویں راہ دکھائی جس راہ چاہن ٹرن اتھایاں

اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا دہر سورۃ وچ آئے
ہن شکر کری یا کفر انسان دوویں راہ اساں دکھائی

جاں کماں دنیا دیوچہ بندہ کھوٹا کھرا پچھانے
پھر دینی امر اندر بن قدری ڈگے کیوں وچہ زیانے

اساں لازم ہی جو امر کچیوی منئے جھب اس تائیں
اساں کیا مجال جو اصل حقیقت دی تحقیق کراہیں

تا کارن رد اس وہم یہوداں اگلی آیت آئی
یا کنوں دلیل جاں کافر عاجز تا آیت فرمائی

[1] بالفحشاء یعنی اللہ تعالیٰ برائی کا حکم نہیں کرتا ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ

قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ

کہہ پس واسطے اللہ کے ہے دلیل پہونچی ہوئی۔ پس اگر چاہتا البتہ ہدایت کرتا تم کو سب کو ✦

کہہ وت ہی رب کارن حجت پوری پہونچن والی
پس جی چاہے رب کری ہدایت سبھناں تساں کمائی

ایمان اختیاری طلب تساڈی ربنوں ہی منظوروں
نہیں تے کل خلقت رب اگی ہے عاجز مجبوروں

اسوچ ہی اوہ چیز کہن جو خود سانوں مختاری
رب خالق اتے بندہ کا سب اہل سنت اقراری
یعنی ایہ عقیدہ ہی اہل سنت جماعت دا ۱۲

جے جبر قدر حق ہو نہ سی کیا حاجت کتب رسولاں
ایہہ سلسلہ امر و نواہی والا ہوندا ناہ مقبولاں

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ

[1] یہ کمبخت خیال نہیں کرتے کہ حضرت آدم ؑ نے اپنی خطا کی نسبت اپنے نفس کی طرف کی تو رحمت پائی جیسے کہا تھا ربنا ظلمنا انفسنا الخ اور شیطان نے اپنی نافرمانی کی نسبت خدا تعالیٰ کی طرف کی تھی اور اسنے لعنت پائی ۱۲ حلوائی [2] نہ اس قول سی یعنی کہتے ہیں خدا تعالیٰ نے ایسا ہی حکم کیا ہی اور جس چیز پر ہم ہیں اسپر اللہ بھی راضی ہی جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ اعراف میں واذ فعلوا فاحشۃ قالوا وجدنا علیہ آباءنا یعنی جس وقت کرتے وہ برائی تو کہہ دیتے پایا ہمنے اپنے باپ دادے کو اسپر پس انکا جواب اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمادیا ان اللہ لا یامر

شَهِدُوا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا
وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝ ع ۱۸

کہہ لے آؤ گواہوں اپنونکو وہ جو گواہی دیتے ہیں یہ کہ اللہ نے حرام کیا ہی یہ پس اگر گواہی دیویں پس مت گواہی دی تو ساتھ اُنکے اور مت پیروی کر خواہشوں اُن لوگونکی کہ جھٹلایا نشانیوں ہماری کو اور اُن کی کہ نہیں ایمان لاتے ساتھ آخرت کے اور وہ ساتھ پروردگار اپنے کے شریک لاتے ہیں

کہہ تسیں لیاؤ شاہد رب تے دین شہادت جیہڑے
سائبہ اتی بحیرہ اللہ ٹھیک حرام نکھیڑے
پھر جے اوہ دین شہادت ناہ دیہ توں انہاں سنگ گواہی
ناہ پیروی کریں تنہاں جو آیتاں اساں جھوٹا ون واہی
نہ دن پچھلے نوں منّن تے رب نال شریک ٹھہراندے
یعنی[1] کرو گواہ جو منصف تے اوہ نہیں دساندے
جی مشرک ہور مکذّب لوگ جی ہون گواہ انہاندے
نہ ہی[2] مقبول شہادت اونہاں ناہ تک طرف تنہاندی
ہی اشارت اسوچ کافر فاسق دی نہیں روا شہادت
تے اہل انکاروں چاہئی کرنی طلب دلیل سعادت

اشارات

حدیث اندر تسیں لازم پکڑو دودھ گھیو گائیں سندا
تے گوشت اوسدیوں پرہیز انوچ روح البیان لکھندا
جو گھیو دہدھ گائیں دا روا ایہی ہووے شفا اوس اندر
تے گوشت[3] اوسدا ہی بیماری دسیا خاص پیغمبر
بعد سوال جواب اتھ فیصلے دا رب ول سکھلایا
جویں اگلی آیت اندر اوسدا ذکر خدا فرمایا

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ
اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ
وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ
حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَا تَقْرَبُوْا
مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ
وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا

[1] یعنی اسی بات پر جو تم نے حلال کو حرام بنا لیا ہی ۱۲ [2] جو گواہی انکی موافق خواہش نفسانی کے ہو یا کذب کی شہادت ہوا نفس ہے ۱۲
[3] یعنی بادی ہوتا ہے اگر گرم مسالے وغیرہ نہ پائے جائیں تو اکثر بادی مرضیں ہو جاتی ہیں ۱۲ فقیر سید محمد لطیف شاہ

Marfat.com

وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ

کہہ آؤ پڑھوں میں جو حرام کیا ہی پروردگار تمہارے نے اوپر تمہاری یہ کہ نہ شریک لاؤ ساتھ اوسکی کسی کو اور ساتھ ماں باپ کے احسان کرنا اور مت مار ڈالو اولاد اپنی کو ڈر افلاس کے سے ہم روزی دیتی ہیں تمکو اور اونکو اور مت نزدیک جاؤ بیحیائیوں کے جو کچھ ظاہر ہی اس میں سی اور جو کچھ چھپا ہی اور مت مار ڈالو اس جی کو کہ حرام کیا ہی اللہ نے مگر ساتھ حق کے یہ بات نصیحت کرتی ہی تمکو ساتھ اوسکے تو کہ تم سمجھو اور مت نزدیک جاؤ مال یتیم کے مگر ساتھ اسطرح کے کہ وہ بہت اچھی ہے یہاں تلک کہ پہونچی جوانی اپنی کو اور پورا کرو ماپ اور تول ساتھ انصاف کے نہیں تکلیف دیتی ہم کسی جی کو مگر موافق طاقت اوسکی کے اور جب بات کہو پس انصاف کرو اور اگرچہ ہو صاحب قرابت اور ساتھ عہد اللہ کے وفا کرو یہ بات نصیحت کرتی ہی تمکو ساتھ اوسکی تو کہ تم نصیحت پکڑو۔

کہہ آؤ میں[1] دساں پڑھ کی تساں کتاب خدائی
ہی تساں حرام شریک نکر ہو نال[2] خدا شی کائی

تے ماں[3] پیو نال احسان کرو تسیں نیکی تی بھلیائی
نہ قتل اولاد کرو ڈر تنگی فاقیوں ہے بریائی

اسیں رزق تسانوں دیندی ہاں آتے نالے انہاں تائیں
نہ جاؤ[4] پاس زناہ اوہ ظاہر باطن راہ گناہیں

نہ قتل کرو بن حقوں جان جو رب حرام بنائی
ایہہ رب تساں کری نصیحت تا تسیں سمجھو حق الٰہی

نہ مال یتیماں نیڑے جاؤ مگراں بہتر[5] چالوں
تا جو طفل جوانی اپنی پاوے خوب کمالوں

ہور پوری کر ہو ماپ وزن تسیں نال انصاف تمامی
اسیں[6] زوروں ودھ تکلیف نہ دیندی ہاں کسی نفس مدامی

جاں کوئی بات کہو تا اسدیو چہ انصاف کماؤ
اوہ[7] بھاویں خویش ہووے اتی ربدی پوری عہد نبہاؤ

ایہ رب تساں وعظ کریندا تا تسیں پھڑو نصیحت پنداں
مندے لیکھ جنہاندی ہوئی اوہ منکر وچہ رنداں

ایمان اسلام احکام منن تے کرنا ترک گناہاں
اتباع تصدیق توکل پوری اترن ناہ جداہاں

۳ عہد ہی امر اور نہی کا یا وعدہ اور وعید کے عہد یا نذروں اور قسموں کے عہد

اشارات

کرن حکایت وقت نزع کسی تکڑی تولن والے
کہیا کسی کہہ کلمہ کہندا قدرت نہیں مقالے

[1] یعنی معنی تعالوا کا اصل میں اوپر آجاؤ کے ہیں جو شخص اونچا بیٹھا ہی وہ نیچے بیٹھنے والیکو بولتا ہی اوپر آجا پھر یہ معنی عام ہو گیا واسطے ہر ایک اونچے اور نیچے اور برابر بیٹھنے والے کے کہا جاتا ہی ۱۲ مدارک [2] اور کہا بعض نے ان لا تشرکوا میں لا زائدہ ہی اسواسطے کہ شرک کرنا حرام ہی نہ اوسکی ترک یا جس طرح زائدہ ہی ما نافیہ میں قال یا ابلیس ما منعک کی اور زائدہ لفظ ہر ایک زبان میں اکثر آتے ہیں جس جگہ سننے والی کو فاعل کا مطلب سمجھنے میں فعل واقع ہوتا ہے تو پھر اوس جگہ لفظ کا زائد کرنا مضائقہ نہیں رکھتا ۱۲ خازن [3] واحسنوا احسانا ماں باپ کیساتھ احسان کرنا جب واجب کیا اور جب احسان کرنا واجب ہوا تو اسکا ترک کرنا حرام کیا اور ذکر کیا اوسکو محرمات میں یہی حکم ہی جو بعد اسکے امر فرمائی ۱۲ مدارک کہا معالم میں ربکم علیکم تک آیت ختم ہے اور الا تشرکوا بالوالدین احسانا جدا جدا حکم ہیں اسی طرح کہا صاحب تفسیر کبیر نے اور کہا بیضاوی نے ہو سکتا ہی کہ ما استفہامیہ ہو تو معنی یہ ہونگے جو کیا یعنے کیا ہی حکم احسان بالوالدین کا ۱۲ [4] ظاہر وہ جو درمیان تیرے اور خلقت کے ہی اور باطن وہ جو درمیان تیری اور اللہ کے ہے ۱۲ [5] بہتر حال یہ ہی کہ حفاظت سی یتیم کا مال رکھنا چاہئی ۱۲ [6] یعنی تول اور ماپ میں اگر تمسے کوئی بغیر قصد کے قصور واقع ہو جائی تو اوسکو ہم معاف کر دینگی مگر جبتک تمہاری دلمیں اتفاق کرنا منظور ہو یہ معنے ہے زور سی بڑھکر تکلیف نہ دینی کا ۱۲ زوفی [7] اور عہد اللہ تعالیٰ کا دن میثاق والا ۱۲

Marfat.com

کہی میں پوچھیا اوسنوں پورا قول کیتا یا ناہاں
مگر اں[1] کدی ترازو وچ جاں پیا غبار ہوا ہوں
تانظر ترحم تحقیقوں فرمایا اللہ سائیں

کہندا میرے قول اندر ناہ پیا قصور کدا ہاں
تے میں اوسنوں معلوم نہ کیتا پھسیا ایس خطا ہوں
تسیں اپنی طرفوں کرو جو طاقت باقی عفو عطا ہیں

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ

بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

اور یہ تحقیق یہ میرا راہ سیدھا ہے پس پیروی کرو اوسکی اور مت پیروی کرو اور راہوں کی پس متفرق کردینگے تمکو راہ اوس کے سے
یہ بات ہے کہ نصیحت کرتا ہے تمکو ساتھ اوسکے تو کہ تم بچو ۝

قسایہ احکام جو ذکر ہوئی اخلاق حمیدہ سارے
پھر تابعدار اسیدے ہوون نال اخلاص یقیناں
جولانبے چلنبے راہ سدھے دے کڈے ہے راہ شیطاناں
ایہ رب تساں کری نصیحت نال اوس شاید ڈرو کداہیں
جو کجھ ہک لیک زمینے سانوں شاہ رسلؐ فرمایا
جو کرو اگر اس راہ متفرق راہ کئی وسیاون
بھی وچہ مدارک خازن ہور معالم نقل لیائے
دارمیؒ اتے نسائیؒ احمد کرن روایت سارے

رضاء خوشنودی ساڈی وچ ایہ رستی بین سوہاوے
نہ ہور راہ اندی تابع ہوو جو کڈے ہے بیدیناں
اوہ ٹھیک جدا کردین تسانوں راہ کنوں ذیشاناں
اتھوں وچ معالم خازن بن مسعودوں کرن بیانیں
ایہ ربدا راہ پھر سچے کھرے لیکاں سمجھایا
تسیں ہر راہوں شیطان بلاوی اپنی طرف لاون
بھی وچ روح المعانی ہور خلاصے وچ سمجھائے
مشکوٰۃ جلد پہلی دے اندر ہوئی صاف بتائے

---

[1] مگر جب حتی المقدور کوشش کرے اگر پھر تقصیر اس سے کوئی خطا سرزد ہو جائے تو وہ معاف ہے چنانچہ فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا مگر پوری کوشش کرنی شرط ہے ۱۲ خلاصہ روح البیان [2] پھر آپنے یہ آیت پڑھی ۱۲ [3] وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ قَالَ هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِّنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُوْا اِلَيْهِ وَقَرَءَ اِنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ الْاٰيَةَ رواہ احمد والنسائی والدارمی مشکوٰۃ صفحہ ۳۰ اشعۃ اللمعات ترجمہ فارسی مشکوٰۃ جلد اول یعنی روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ آنحضرت جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک لکیر کھینچی واسطے مثال سمجھانے ہمارے کے اور فرمایا یہ راہ ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کا پھر کئی اور لکیریں اس لکیر کے اردگرد آپنے کھینچیں اور فرمایا یہ ہر راہ پر شیطان کی ہے کہ بلاتا ہے اوسکی طرف پھر حضورؐ نے یہ آیت پڑھی اور لکھا ہے محدث دہلوی نے ذیل اس حدیث کے:- پوشیدہ نماند کہ افتراق امت بہفتاد و سہ فرقہ مشہور شدہ است لاکن درایں طریق کہ مارک گفتہ در مواقف گفتہ است کہ کبار فرق اسلامیہ ہفت است معتزلہ و شیعہ و خوارج و مرجیہ و نجاریہ و جبریہ و مشبہ و ناجیہ بعد ازاں معتزلہ را بست فرقہ و شیعہ را بست و دو فرقہ خوارج را بست و مرجیہ و نجاریہ را سہ و جبریہ و مشبہ را یکے فرق نہ کردہ و فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت اند مجموع ہفتاد و سہ فرقہ شدہ انتہی۔ اگر گوئید چگونہ معلوم شد کہ فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت اند و ایشاں راہ خدا است و دیگر راہ ہا ہلاک شدہ ہر فرقہ دعوی میکند کہ براہ راست ہست و مذہب بے حق جواب آنکہ ایں چیزے نیست کہ بمجرد دعوی تمام شود برہان باید و برہان حقانیت اہل سنت و الجماعت آنست کہ ایں دین و اسلام بنقل آمدہ است و بمجرد عقل بداں وانی نیست و بتواتر اخبار معلوم شد کہ بہ تتبع و تفحص حدیث و آثار تیقن گشتہ کہ سلف صالح از صحابہ و تابعین و از سلف متقدمین بمجموعہ ایں بودہ اند و از صدوث آں لابطہ صحبت و محبت کہ آں قوم را شقند قطع کردند و ہمہ ستودہ و تعدیل ایشاں اصحاب (بقیہ حاشیہ بر صفحہ ۳۱۲)

Marfat.com

پھر اہل انکار خطاب جو ایہہ تعلیم اتے پابندی　　بھی ایہ الزام احکام نہ خاص ایہن تساں جھب پسندی
جو ناہ تسیں وحشت کرو انہاں تھیں بلکہ مڈھ قدیموں　　ہی ایویں ہوندا آیا اگلی آیت جویں عظیموں

اشارات

بونہہ لوکی صورت مرداں حکم زنانو چہ ایس زمانے　　جو تابع شہواتاں ہور پکڑن اوہ عادات زنانے
شروع بھی دین غریب آہا بھی مڑسی غربت راہوں　　ہن دین والی بہونھ تھوڑی جنہاں حب دینی اصلاحوں

مثنوی　اے بسا ابلیس آدم روئے ہست　　پس بہر دستے نباید داد دست

تے بدعتیاں نوں کھلے چہرے ملیاں ہی گمراہی　　ہن بدعتیاں دیاں تعظیماں صلح کل بناون واہی
جو بد فرقیاں اتی اہل سنت وچ ذرہ فرق نہ کردی　　اوہ ہن وڈی دیوث حمق تھیں باہجہ ایمانوں مردی
ہن ایس زمانے گمراہاں نوں جی رب کری ہدایت　　تاں کرن تمیز طیب ہور خبث اندر وقت نہایت
اہل سلف دی بیدیناں سن مجلس کنوں ترا ہندی　　ہن نکلے اوہ لوک جو گندیاں مندیاں یار بناندے

حکایت

ابن مبارک نوں کسی ڈٹھا خواب اندر ہک راتیں　　پچھیا رب تیری سنگ کیہا ورتیا دس کل باتیں
فرمایا رب غصے ہویا سخت ملامت راہوں　　تے سال تریہہ میں وچہ ملامت ٹھہریا رہیا تداہوں
اول عرض کیتی کس کارن کہیا امام جواب وقاروں　　جو ہکدن بدعتی دل میں تکیا الفت حب پیاروں
پھر کیا حال اونہاندا جیہڑے کرن تنہاں تعظیماں　　جو پاس بٹھاون خوشیوں احمق مجلس وچہ عمیماں

(تتمہ حاشیہ متعلق صفحہ ۳۱۱) کتب ستہ وغیرہ از کتب مشہور معتمدہ کہ بنیاد مدار احکام اسلام بر آں افتادہ و آئمہ فقہائی ارباب مذاہب اربعہ وغیرہم از انہا کہ در طبقہ ایشاں بودہ اند ہمہ برین مذہب بودہ اند اشاعریہ و ماتریدیہ کہ آئمہ اصول کلام اند تائید مذہب سلف نمودہ و بدلایل عقلیہ آں را اثبات کردہ و آنچہ سنت رسول اللہ صلعم و اجماع سلف بر آں رفتہ بودہ مؤکد ساختہ اند و لہذا نام ایشاں اہل سنت و جماعت افتادہ اگرچہ این نام حادث است اما مذہب و اعتقاد ایشاں قدیم است و طریقہ ایشاں اتباع حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم است و اقتداء بآثار سلف و عمل نصوص بر ظاہر است مگر عند الضرورت و عدم اعتقاد بر عقول و آرائی و اہوائی خود بخلاف دیگراں مثل معتزلہ و شیعہ و آنہائی کہ در اعتقادات بر طریقہ ایشانند ہشت و استرسال بآراء و اوہام ایشاں نمودہ و مشائخ صوفیہ از متقدمین و محققین ایشاں کہ استادان طریقت از ہاد و عباد و مرتاض و متورع و متقی و متوجہ بجناب حق و تبری از حول و قوت نفس بودہ اند ہمہ برین مذہب بودہ اند چنانکہ از کتب معتمدہ ایشاں معلوم گردد و در تصرف کہ معتمد ترین کتابہائی این قوم است شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی در شان او گفتہ لولا التعرف ما عرفنا التصوف عقائد صوفیہ کہ اجماع دارند بر آں آوردہ اند کہ ہمہ عقائد اہل سنت والجماعت است بے زیادت و نقصان و مصداق این سخن کہ گفتم آنست کہ کتابہائی تفسیر کلام فقہ و تصوف و سیر و تواریخ معتبرہ کہ در دیار مشرق و مغرب مشہور و مذکور اند جمع کنند و تفحص نمایند و مخالفان نیز کتابہائی را بیارند تا ظاہر شود کہ حقیقت حال چیست۔ و بالجملہ سواد اعظم در دین اسلام مذہب اہل سنت و جماعت است عرف ذالک من انصف بالانصاف و تجنب عن التعصب والاعتساف واللہ یقول الحق وھو یہدی السبیل ص ۱۵۱ و ۱۵۲ ترجمہ مشکوٰۃ شریف محدث عبدالحق دہلوی قدس سرہ العزیز مطبوعہ نولکشور جلد اول ۱۲

لہ اور تفسیر عزیزی سے تفسیر نبوی جلد اول میں بدعتیوں کے ساتھ ملکر کھانا پینا بیٹھنا منع لکھا گیا ہوا ہے اور بدعتیوں سے ہنسکر کشادہ پیشانی سے ملنا گویا دین کو برباد کرنا ہے اور غنیۃ الطالبین میں اہل بدعت کو سخت ذلیل لکھا ہے اور بڑی بدعتی ۹ فرقے ہیں اور اہل السنت والجماعت سے اگرچہ گمراہ اپنی گمراہی کو اچھا خیال کریں اور انجمنوں کے ممبر جو کہ تعظیم کرتے ہیں اہل بدعت ڈاڑھی مونڈے ہوؤں اور نیچریوں اور نجدیوں رافضیوں وغیرہم بے دینوں کی دنیاوی لالچ کے لئے ۱۲

جس غیرت دین ہووے سو گمراہاں گمراہ پچھانے
ہُن دیکھو دیکھی دُبے ہو کے کہدو جے دے سُنکے
اوہ دشمن اسلامی جنہاں شکلاں اسلامی بلائیاں
شل نصاریٰ طور طریق اُنہاں بے دینا ندی ہوئے
جے دینی علم مقدم رکھدے اوپر کل علوماں

جو آپ ہووے گمراہ اوہ گمراہوں کویں بچے عیانے
جنہاں اکھیں روشن اوہ انہاں گندیاں منیاں پھڑ دی چھکے
ہور طور طریق رسول اللہ ؐ دیوں کیتیاں سخت جُدایاں
دینی علم طریق ہداؤں ہو بیزار کھلوئے
تے چال اسلاف چلیندی پاندی رہدا فضل عموماں

ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ
شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝ ع ۱۹

پھر دیا ہم نے موسیٰ کو کتاب پورا کرنا نعمت کا اوپر اس شخص کے کہ نیکی کرتا ہے اور تفصیل کرنا واسطے ہر چیز کے
اور ہدایت اور رحمت تو کہ وہ ساتھ لقاء پروردگار اپنے کے ایمان لاویں

پھر دتی اساں کتاب موسیٰ نوں نعمت نیکاں پوری
تاں او ملنے رب اپنے دی نال ایمان لیاون
اساں حرام ایہ چیزاں کیتیاں ایہ ہن ازل تھیں

تے ہر شے جدا بیان تے رحمت ہور ہدایت نوری
احسن کنوں مراد موسیٰ یا تابع نفس فرماون
اُمت نوں اُو پرسن پچھلیاں حرمت رہی اصل تھیں

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ
اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝

اور یہ کتاب ہے اُتاری ہے اوسکو برکت والی پس پیروی کرو اوسکی اور پرہیزگاری کرو تو کہ تم رحم کئے جاؤ (اے) نہ
کہو تم سوا اسکی نہیں کہ اُتاری گئی تھی کتاب اوپر دو جماعت کے پہلے ہم سے اور تحقیق تھی ہم پڑھنے اوان

ایہ بابرکت قرآن اساں گھلیا تاں کرو اطاعت
تے ایہ ناہ قسیں کہو جو اتریا اوپر یہود نصاریٰ
تاں نہ کہو یہود نصاریٰ سے ملی کتاب الہوں
جو بولی ساڈی حرف تے انہاں کتاب عربی آہی
معلم ہویا نبوت عیسیٰ موسیٰ عام نہ آہی

تے رب تھیں کر ہوتا ساں اُمت ہووی کرامت
جویں پہلی ساتھیں اسیں پڑھنوں ہوئے غافل ہماری
کتاب اپنی اوہ پڑھدی اساں سمجھ نہ آوندی راہوں
اعتراض انہاندا توڑن کاسن نازل حکم الٰہی
نہیں تے عذر ایہ قابل ذکر ہوندا ہرگز بھائی

اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ فَقَدْ جَآءَكُمْ

ملہ: مالفت اور دعا سو ۱۲ سلئے کہ اختلاف زبان کا کوئی معقول عذر نہیں ہوا سے اسلئے جو قرآن بزبان عربی زبانہا نے تمام کا فی ہوان سب کو ۱۲ منہ

Marfat.com

بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن كَذَّبَ بِآيَاتِ اللَّهِ
وَصَدَفَ عَنْهَا ۗ سَنَجْزِي الَّذِينَ يَصْدِفُونَ عَنْ آيَاتِنَا سُوءَ الْعَذَابِ
بِمَا كَانُوا يَصْدِفُونَ

یا کہو تم اگر اتاری جاتی اوپر ہماری کتاب البتہ ہوتے ہم بہتر راہ پانیوالی اُن سے پس تحقیق آئی ہے تمہاری پاس
دلیل پروردگار تمہاری سے اور ہدایت اور مہربانی پس کون ہے بہت ظالم اُس شخص سے کہ جھٹلاوے نشانیوں اللہ کی کو اور
پھر رہے اُنسے البتہ جزا دینگے ہم اونکو جو پھر رہتے ہیں نشانیوں ہماری سے بُرا عذاب بسبب اسکے کہ تھے پھرتے

تے ایہ بھی آکھ نہ سکن جو اساں اوندی حکم خدا دے
پس ای لوگو تساں رب تساڈیوں صاف دلیلاں آیاں
پھر کیہڑا اوتھیں ظالم ودھ جو آیتاں رب جھٹلاوے
جلدی بدلہ دیوانگے اسیں اوہناں لوکاں تائیں
پاروں اوس جو قرآنوں اوہ مُڑ ہٹ رہندے آہے
قرآن اوتار یا زبان تسانوں وسیا راہ ہدایت
بھی رحمت کارن اہل ایمانان ہے قرآن ربانا ں
جو نبیؐ اخیر زمان اُمت وا بیّنہ شاہد آیا
گواہ اُمت پر بیشک نبیؐ جو خود خالق فرماوے
یعنی ہوگ رسولؐ تساں پر شاہد بھرے گواہی
ہن اکھیاں ڈٹھیاں وین شہادت روانہ وچ شریعت
ہن کلمہ پاک نبیؐ دا پڑھدی اُمت نبیؐ سداون
وچہ شرک دُبے جو حرص ہوانوں شرک خدا فرمائے
لیہ باجھ خدا دی ناموں کُٹھے کرن حلال نہ ڈُردے
ہور حرام جو ذکر ہوئی اوہناں طرف خیال نہ لیاون
جو ماں پیو دا حق بعد خدا دی اوسنوں دلوں بُھلایا
خدمت رحمت مہر محبت مٹھا بول زبانوں

تارا ہ یاب ہوندی اسیں کنوں یہود نصاریٰ زیادے
ہور ہدایت رحمت بدی اوپر تساں سب بھایاں
تے مُنہ پھیری اونہاں ولوں وچ انکار غرور رسدے
جو آیتاں ساڈیانھیں سٹ ہن اونہاں بُری عذاب سدائیر
جو مُنہ موڑن قرآنوں ہوون تنہاں سخت کولا ہے
جس پیروی کیتی اوسدی پایا تس مقصود نہایت
ایہ تنی صفتاں ہین قرآنی کہناں کہیا عیاناں
اتے ہدایت رحمت حضرتؐ مہمان سنگ پایا
وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا۔ جی شروع پارے وچہ آوی
اخلاص نفاق اعمال ہر ہر خود جانے بنی الٰہیؐ
جو کہن نبیؐ نوں خبر نہ عملاں لائق اوہ فضیحت
تے بُری عقیدی حق نبیؐ دے جہلوں دلیں جماون
کافر ظاہر بُت پوجن اونہاں دلوچہ بُت ٹکائے
جیہ حرام جو ہے قرآنوں حلت اوسنوں جڑدی
اکھیں میٹ دوپہریں کرا ندھیرا نہیں ہنجاون
بلکہ ردِ پوا ندی[1] لکھدے جنوں لکھوی دسیا یا
ماپیاں سنگ جو حق حقوق اُنہاں بعد خدا دیشانولہ

[1] جو کہ انواع بارک اللہ والے نے اپنے باپ کی مشہور کر کے پھر اسی کے جواب میں انواع محمدی بنایا اور باپ کی عقیدہ کو شرک کہا اور اوسکے اعمال کو حدیث کے خلاف تصور کیا۔ جیسا کہ انواع محمدی کے مقدمہ سے واضح ہوتا ہے ۱۲ احلوائی

خمر زناہ لواطت جوا ناحق ہون لڑائیاں | کینے بغض ہور حسد عداوت ہور کئی برایاں

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ
رَبِّكَ ؕ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ
مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا قُلِ انْتَظِرُوا إِنَّا مُنْتَظِرُونَ ۝

نہیں انتظار کرتے مگر یہ کہ آویں اونکے پاس فرشتے یا آوے پروردگار تیرا یا آویں بعضی نشانیاں پروردگار تیری کی جسدن آوینگی بعض نشانیاں پروردگار تیری کی نہ نفع دیگا کسی جی کو ایمان اوسکا کہ نہ تھا ایمان لایا پہلے اوس سے یا نہ کمایا تھا بیچ ایمان اپنے کے بھلائی کو کہہ منتظر رہو تحقیق ہم بھی منتظر ہیں

نہ منتظر امکی بعد جھوٹھاون نبی قرآن کمالے | مگر اسدے جو ملک آون اونہاں جاون کڈھ دوالے
یا آوی اونہاں عذاب تیری ربدا یا سب آیاتاں | مراد آیات نشان قیامت مثل دجال قباحتاں
تے نکلن دابۃ الارض سندا ہور فلکوں لہن عیسیٰ دا | ظہور مہدی یاجوج ماجوج طلوع مغرب تھیں سادا
یا بعض نشانیاں رب تیریدیاں آون پاس اساڈے | اوہ جو خاص قیامت کارن رکھیاں رب سماوے (آسمان ۱۲)
جسدن آوسن بعض نشانیاں قیامت والیاں پیاری | تا نافع ہووے نہ نفس کسے نوں تس ایمان سوہارے
جو ناہ ایمان آہا اس پہلے نال یقین صفائی | یا جس وچہ ایمان نہ اگے کیتی کوئی بھلیائی
توں آکھ اوڈیکو ایہ کم اساں بھی ایہ اوڈیک ایہائی | ایمان لیاون کارن کہیری چیز اوڈیکن واہی
معنے خیر اخلاص جو بہت منافق باہجہ اخلاصوں | ہور کافر توبہ استغفار پکارن دیکھو ۱۲
توبہ عاصی مومن دی اسدن مقبول الاون | عبداللہ ابن عباس جیویں عباسی پچ فرماون
پھر وچہ معالم خازن در منثور مواہب نالے | بھی ہور مفسر کہن نہ توبہ فاسق ہے اس حالے
بصری حسن کہیا جس قبل طلوع ایمان لیاندا | تے مغرب داؤں سورج چڑھیا ویکھ اعمال کماندا
تا اوہ نیکیاں اوسدیاں ایہن نامقبول تمامی | ایمان کافر تے توبہ فاسق ہووے تد سب خامی
جیویں نبی کہیا ہن کر ہو توبہ ویلا وقت ایہائی | جاں مغرب طرفوں سورج آیا تد مقبول نکائی
جو اسدن لڑکا جمے تے یا پیش بلوغوں کائی | ہے مقبول ایمان اونہاندا وچ تفسیراں بھائی
وچ در منثور جاں سورج ڈبے سجدہ کرے الٰہی | عرش تلے اتے تسبیحاں تعظیماں کری ادائی

۱ چھوڑی ہوئی ہوں پھر سورج کا طلوع دیکھ کر نیک اعمال کرنے لگے تو وہ مقبول نہیں ۱۲ رؤفی

سلہ اسواسطے کہ بعد اسکے اور کوئی علاج نہیں بجز فرشتوں کے عذاب دینے کے ۱۲ سلہ یہ دلیل ہے اس شخص کی جو ایمان میں عمل کو داخل جانتا ہے اور عباسی والی دلیل اونکی ہے جو اعمال کو داخل نہیں سمجھتے ایمان میں مگر خیر سے مراد اخلاص ہے ۱۲ رؤفی سلہ یعنی اول میں فقط ایمان رکھنا تھا اور نیکیاں ۱۲

جاں وقت طلوع دے آوی سجدہ کردا فیر دوبارے
تا حکم ہووے چڑھ چڑھدیوں تے ہک اوہ دن آون والا
ہی عبداللہ بن عمروں سورج اذن چاہے تن واری
تن راتاں دا قدر ایویں ہی گذری وقت تداہاں
اوہ لوگ جو پڑھن وظیفے راتیں اٹھ اٹھ جھاتیاں پاسن
پھر جبرائیل خدا دی حکموں کہسی سورج تائیں
سورج تے چن رودن آکھن موت قیامت آئی
وچہ ہک روایت مشرق ہوسی مغرب طرف پیارے
بندی ربدے روندے ہوسن کرے آواز منادی
جنت دیاں دروازیاں تھیں ہے توبہ دا در کھلا
پھر وقت وہاں تے پچھوتاسیں مڑ کچھ ہتھ نہ آوے
پانی نال ندامت والی توبہ دا رکھ پالیں

بھی تسبیح تعظیم کری اتے منگے اذن غفارے
جاں کہی سورج نوں پھر دو راتیں ٹھہریا رہے کمالا
تی عرض کری تدہ بندی میریاں کرن اوڈیکاں بھاری
کہیا ابن عباسؓ ایہہ قدر جانن گی لوکی کجھ مناہاں
جمع ہوسن وچہ مسجد رو روڈ اہڈے نیر وہاسن
ہن حکم تینوں چڑھ لہندیوں کھسا تیرا نور ضیائیں
اوڑک حکم الٰہوں لہندیوں سورج چڑھسی بھائی
تے مغرب مشرق طرف ہووے سب وچہ حدیث نتاری
ہن توبہ دا در بند گیا ہو وقت ڈھکا بربادی
وقت ایہی ہن کرلے توبہ بخشے رب تعالیٰ
جسدے کارن پاپ کماویں نس ہتھوں اوہ جاوی
پھل اوسدا وت بخشش رحمت پاوینگا ہر حالیں

اصول اور فروع علیحدہ علیحدہ کر لئے ہیں ۱۲ خلاصہ

اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَكَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ اِنَّمَاۤ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ

تحقیق جن لوگوں نے ٹکڑے ٹکڑے کیا دین اپنے کو اور ہو گئے جماعت جماعت نہیں تو ان میں سے بیچ کسی چیز کے سوا اسکے نہیں کہ حکم ان کا طرف اللہ کی ہے پھر خبر دیگا اونکو ساتھ اوس چیز کے کہ تھے وہ کرتے۔

جنہاں ٹکڑے ٹکڑے دین کیتا خود ہو گئی ٹولے ٹولے
کوئی ہویا مجوس یہود ہویا کوئی بنیا ہے نصرانی
پھر دیسی اجر تنہاں رب جو انہاں نیکی بدی کمائی
کہیا مجاہد شیعا ہین جو بدعت والے سارے
تے ابو امامہ تھیں وچہ در منثور حدیث لیایا

توں نہیں تنہاں تھیں چیز کسی وچ کم اونہا نوچ مولے
تینوں پچھ نہوسی پاروں کم تنہاں نقصانی
شیعا کنوں یہود نصاریٰ ہین مراداں بھائی
یا اہل ہنود اتے اہل ضلالت اہل البدعت بھارے
اوہ خارجی فرقہ ہور حروریہ دا فرقہ آیا

مراد ہے جو انہوں نے اپنے اپنے گروہ

لہ وہ صاحب قرآن ہونگے اور ہر ایک اپنا وظیفہ ختم کر کے دیکھے گا جو ابھی تک رات ہی اسی طرح پر ہی ہر ایک دوسرے کو پکاریگا اور لوگ جمع ہونگے اور روئیں گے آگے پروردگار عالم کے تضرع اور عاجزی کرینگے پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام بحکم رب جلیل سورج کو کہینگے کہ حکم شہنشاہی اسی طرح پر ہی ہے کہ تو اپنے غروب ہونے کی جگہ سے طلوع کر اب تیرا وہ نور نہیں رہا سورج اور چاند روئیں گے اور چلائیں گے کہ وقت موت کا آگیا قیامت قریب آئی پھر اللہ کے حکم سے اپنے غروب ہونے کی جگہ سے طلوع کریگا ۱۲ ۲ یعنی فیصلہ اونکا اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف ہی وہ انکو انکے کئے کی سزا دیگا ۱۲ خلاصہ ۳ یہ روایت کی حضرت عائشہ صدیقہ رض نے حضور ع سے ۱۲ خلاصہ ۴ اور گروہ سے مراد ۱۲

Marfat.com

دین کنوں اتھ ابراہیمی دین مراد ایہا ئی
یا جویں[1] فرقیاں مسلماناں دیوچ تفریق خواری
اوہ سارے دوزخ وچہ سدھاون ہکولوی رہائی
تا فرمایا میں جس تے ہاں اتے میرے یار پیارے
مسلم دیوچ نبی کہیا جو پہل تساں تھیں آہی
ہی کلی تفریق مراد اختلافوں نظری آیا
جویں اہل سنت بن فرقے سارے ڈوبے وچہ گمراہی
تا آل اصحاب اماماں اوپر چال سنت دی سارے
قرآن حدیث اجماع امت ہور قیاس چلے ایہ چارے
اہل سنت مشہور ہوئی بن پیرو چوہاں اماماں
جو ناہ حنفی ناہ شافعی ناہ حنبلی بھی مالکی ناہیں
وچہ طحطاوی اوہ ایس زمانے بدعتی ہین الائے

تفریق مراد کلی تفریق یہود نصاریٰ واہی
اتے حضرت کہیا تہتر فرقے امت ہوگ ہماری
تا یاراں پوچھیا کیہڑا حضرت فرقہ اوہ ایہا ئی
ترمذی نقل حدیث کیتی ایہہ کہن محدث بھاری
اختلاف کتاب خدا وچہ پائے رلل اونہاں جو ساہی
اصول فروع جنہاں کھو وکھ سب وڈا تفرقہ پایا
تے اہل سنت اختلاف سراسر رحمت ٹھیک الٰہی
تے اوہ سب چال نبی دے اوپر آہی ربدے پیارے
ہین دلائل شرعی بن اس گمراہی دم سارے
چوہاں تھیں تقلید ہکی دی کرنی واجب تاماں
جو ہکی دی تقلید نہ کردا اوہ ہے بدعت راہیں
جو ہک مذہبوں ول دوجے مذہب کوئی نکل سدھائے

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ

جو کوئی لاوی بھلائی پس واسطی اوسکے ہی دس برابر اوسکے اور جو کوئی لاوی برائی پس بدلا دیگا مگر مانند اوسکی اور وہ نہیں

جو نیکی ہک کری اوس بدلے دس نیکیاں اوہ پاوے
نہ بدلہ دتے جاہن مگر اوس مثل جو بدی کمائی
دس حصے ہی ادنیٰ ست سو تائیں رب دوہاوے
جے مجتہد بہل کری تا اسنوں بھی ہک اجر تہہ آوی
ہے لا الٰہ الا اللہ بہتر نیکیاں شاہ رسل فرمایا
پھر کنوں رضا محبت ربدی کوئی نیکی ودھ ناہیں
جو وچہ بقا باللہ دے ہوکے ڈھونڈن رب رضائیں
ایہ آیت پڑھکے نبی کہیا وچہ خازن معالم آیا

جو بدی کری ہک بدلے اوسدے بکو بدی [illegible]
تے اوہ ظلم نہ کیتے جاسن [illegible]
تے ست سو کنوں [illegible] وعدہ [illegible] آوے
تے ٹھیک ارادیوں بھی ہک نیکی محض عام تمہیں پاوی
جاں ہک نیکیوں دس نیکیاں وعدہ عام ایہی دسیایا
ایہ نال اتفاق مسلمہ مسئلہ وچہ خلاصے پائیں
خوشنودی رب [illegible] ایکھ تنھاں سمجھائیں
جو میں دل گٹھ آوی میں اسول گز آواں فرمایا

[1] وتفرق امتی علی ثلث وسبعین ملۃ کلہم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ہی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی اس روایت کو کئی محدثین نے روایت کیا ہی یعنی فرمایا آپ نے میری امت کے بہتر فرقے ہونگے سب دوزخی مگر ایک فرقہ نجات پانیوالا ہوگا عرض کیا گیا کہ وہ کونسا فرقہ ہوگا ۱۲

جو میں دل گزآدی ہیں اُسول آواں باع ملاقیدا ری
جو مینوں اِنج ملے جے اُسدی ہون گناہ زیادے
جاں مشرک نکدوالیاں کوڑا دعوٰی دلوں بنایا

جو میں دل باع آوے میں ووڑیا آواں اسول پیاری
ووڑیاں خاک وِیاں تھیں تابھی بخشاں اوس افادے
جو ساڈا دین خلیلی تارب کوڑ تنہاں نبلایا

قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۚ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ
حَنِیْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لَا شَرِیْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝

آکھہ تحقیق ہدایت کیا مجکو رب میرے نی طرف راہ سیدھی کی دین استوار دین ابراہیم حنیف کا اوتہ تھا شریک لانیوالوں سے کہہ تحقیق نماز میری اور عبادتیں میری اور زندگی میری اور موت میری واسطے اللہ پروردگار عالموں کے ہی نہیں شریک واسطے اوس کے اور ساتھ اوس کے حکم کیا گیا ہوں میں اور میں اول مسلمانوں کا ہوں

کہہ شیک ب میرے نیوں سدھا راہ ویکھایا
تے ناہا اہل شرک تھیں ابراہیم خلیل ربانی
ہے کارن رب جہاناں کوئی شریک نے جسد اپایا
نسک ایہی قربانی اتے ہور کل عبادت مالی
اُمِرتُ والا کلمہ بہت تاکید حصر تبلاوے
تعلق خالق دے سنگ سب تعلقاں تھیں وِدھ جاوے
ولید مغیرہ دے پُت کہیا نبیؐ نوں کہ ہاڑے
تا تیرے کل گناہ اسیں اپنے ذمے ہاں لج چاندے

دین درست طریقہ ابراہیم حنیفی پایا
کہہ ٹھیک نماز اتے حج ہور جو مرن جیون قربانی
تے مینوں حکم توحید اُتے میں پہلا مسلم آیا
صلوٰۃ نماز عبادت بدنی کل اِسو چہ کمالی
جو مومن دی سب ہستی محض خدا کارن بنجاوے
جو ہر حالت ہر فعل اندر رول مالک نظر ٹکاوے
ساڈے طور طریق اوپر جے چلیں نبیؐ سوہاری
تا اگلی آیت نازل ہوئی رب صاحب فرماوے

قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَیْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَیْهَا ۚ
وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ
فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَبْلُوَكُمْ فِیْ مَاۤ اٰتٰىكُمْ ۚ اِنَّ رَبَّكَ سَرِیْعُ الْعِقَابِ ۚ وَاِنَّهٗ

Marfat.com

غ ۲۰

وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

کہہ کیا سوا خدا کے ڈھونڈوں میں پروردگار اور وہ پروردگار ہر چیز کا ہے اور نہیں کماتا کوئی جی مگر اوپر اپنے اور نہیں بوجھ اُٹھاتا کوئی بوجھ اُٹھانیوالا بوجھ دوسرے کا پھر طرف پروردگار تمہارے کے ہے پھر جانا تمہارا پس خبر دیگا تمکو ساتھ اوس چیز کے کہ تھی تم بیچ اوسکے اختلاف کرتے اور وہ جس نے کیا تمکو جائی نشین زمین کا اور بلند کیا بعضے تمہاری کو اوپر بعضے کے درجے میں تو کہ آزماوی تمکو بیچ اوس چیز کے کہ دیا ہی تمکو تحقیق رب تیرا جلد عذاب کرنیوالا ہے اور تحقیق وہ البتہ بخشنے والا مہربان ہے

کہہ کیا باجھ اللہ دے میں کوئی دوجا رب بناواں
تے حال ایہی جو ہر شے دا اُس پالنہار مناواں

نہ کسب کری کوئی جی مگر اس نفع ضرر تس آوے
نہ بھار اُٹھاون وال دوجی دا کوئی بھار اُٹھاوے

وت رب ولی تساں مُڑنا ہووے دیسی خبر تساہاں
نال اُس چیز جو ہو تسیں اُسدیو چہ مخالف راہاں

تی ہے اوہو رب جس وچہ زمین خلیفہ تساں بنایا
تے بعض تساڈا بعضیوں درجیا نوچ بلند ٹھہرائیا

تا آزماوے تسا نوچ اُس چیز جو دتا رب تساہاں
ہی ٹھیک تیرا رب جلد عذاب کنندہ غیر اصلاحاں

تے ٹھیک اللہ ہے بخشنہارا مہر محبت والا
وچہ رؤفی کہیا جو رب ہر شے دا ہووے کمالا

تا باقی سب مربوب اُسدے سو لائق ناہ خدائی
خالق تے مخلوق اندر ہی فرق کرن بھلیائی

ہُن ایت زمانے وچہ جہانے دھندو کار اندھیرے
اکثر فرقے ظاہر ہوئے گند جنہاں دل گھیرے

ہی لب لباب انہاں گمراہاں دا عبد اللہ چکڑالی
عدو اللہ اوہ وچہ حقیقت دین اسلاموں خالی

تفسیر حدیث فقہ ہر دینی علموں رٹھا جاندا
کوڑ کہانیاں کہی اونہاں نوں کہندا ناشر ماندا

جو خود راؤں تفسیر بناوے اٹکل پچو کر کے
اوسنوں کرے مقدم کل تفسیراں چھکی دھر کے

تے نال حدیثاں شاہ رسل دیاں رکھدا سخت عداوت
تے ہر ہر قسم اہانت کری نبی دی نال

تے فقہ تصوف ہور عقائد لیکھے کسے نہ پاوے
بلک اصحاب اماماں ساریاں اوسے بھجو ٹھہراوے

چھوڑ نماز اوس حضرت والی وکھری دلوں بنائی
چال نبی دیوں نسا جاندا ظاہر وچہ گمراہی

وہابیاں وچو نکلیا ہے ایہہ دشمن دین نبی دا
مرزائیاں کمبختاں نالوں اسدا بُرا عقیدہ

ہن لامذہباں دو ٹول ہوی ہک سنگ عدو اللہ دے
تے ہک ویر کماون سنگ اوس آئے غضب اللہ دے

لامذہباں بھی اہل حدیث کہایا چائیں چائیں
ہُن سنگ عدو اللہ رل بیٹھے چھوڑ حدیث بنائیں

بھلے نصیب تنہاں جو ایس زمانیوں موئے اگیرے
ایہ طوفان نہ سنی جنہاں نے جو ہن [illegible] بکھیرے

ہن غیرت اسلامی روپوش نہ آوے نظر کتھائیں
ہی اللہ حافظ دین نبی دا پاسوں کل بلائیں

Marfat.com

آزادی بربادی کیتی ضعف پیا اسلامی
چکڑالی دے کفر اندر جو شک ذرہ بھی لیاوے
جو صفت[1] نبیؐ دی کرے اہانت کفر اسنوں اتفاقوں
جو کفر کا فر دے وچہ شک آنے یا انکار کماوے
تے علماواں لکھ فتوی دتے کافر ہے چکڑالی
ظاہر ہون اس کا فر واسی خود حضرتؐ فرمایا
سُن رافع کرے روایت حضرتؐ شاہ رسل فرماوی
وچہ اُس حال جو امر نہی تس میری کیتی آوے
اسیں وچہ قرآن جو پاندے اوسدی اسیں پیروی کردے
پھر کنوں مقدام ابوداؤد روایت ویکھ لیایا
آگاہ ہوئے جو پچھے میرے شخص ہوسی ہک ظاہر
جو لازم[3] پھڑے قرآن تائیں تسیں اوپر اپنے یارو
تے جو شے کرے حرام قرآن اُس کرو حرام تمامی
تے ٹھیک حرام نبیؐ دا کیتا حرمت وانگ الٰہی
جویں اہلی گدھا حلال نہیں تساں ہے جو وچ گھر اندے
ہور کل درندے سگ بگھیاڑ اتے شیر جو پھاڑن والے
نہ لقطہ معاہد[4] تساں حلالوں نال حدیث ہویائی

حدیث رسول اللہؐ دی نون جو کہن کلاماں نامی
اوہ بھی کافر وچہ شریعت مسئلہ صاف وساوی
جویں وچہ شفا اتے شرح اوسدے لکھیا دیکھ مذاقوں
دونویں کافر وچ کتاباں نال دلیلاں ٹھاوی
جس ایذا نبیؐ نوں دتی ڈاہڈی سخت کمالی
جویں احمد ابن ماجہ ہور ترمذی ابوداؤد لیا یا
ہیں کوئی تساں نپاواں اوپر تخت جو تکیہ لاوے
اوہ آکھے بن قرآن نہ میں کسے شے دا تابع ٹھاوی
حکم یعنی قرآن اندرین ایس نہ ہور س پھڑوے
میں دتا گیا قرآن کتاب آلہی نبیؐ الایا
نال غرور[2] منجی تے لیٹیا ہووے سمجھے اوہ خاسر
جو کری قرآن حلال تسیں سب اوس حلال شمارو
ایہ نال حماقت کبر تکبر سخن کرے اوہ خامی
یعنی جو ناہ وچہ قرآن اوہ نال حدیث گواہی
تے وحشی گدھا حلال ہی جس ہین خرگوش الاندے
ہور جو شل اوہناندی ہیں تساں کری حلال کمالے
مگر[5] اُس بے پرواہ جو اس تھیں صاحب لقطہ کائی

---

[1] اور کہا شفا فی حقوق المصطفےٰ میں اور بیچ شرح اوسکی کے جو بنائی ہے ملا علی قاریؒ نے کہ جو شخص حضورؐ کو گالی دیوے یا آپکی اہانت کری یا آپکی عادات صفات اور شریعت اور حالت کو بُرا جانے یا حقارت کرے یا آپکے کلمات طیبات میں سے کسی کلمہ کو حقیر جانے اور اہانت کری یا آپ کی ایسی صفت بیان کری جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے لایق نہووے ساتھ اجماع علماء کے قتل کئے جانیکا مستحق ہے اوسکی شریعت اور اعلےٰ رتبہ کا لحاظ نہ کیا جائیگا مگر قتل کرنا بادشاہ یا قاضی کے اختیار میں ہوتا ہے سو وہ بات تو اجمالی مفقود ہے پس ایسے شخص کو کافر سمجھکر اسکے ساتھ ایسا برتاؤ کیا جاوے جس طرح کفار سے کیا جاتا ہے اسلئے کہ فتاوی قاضیخاں میں اوسکو کفر کا حکم ہے اور امام صاحب کے نزدیک جو شخص حضورؐ کے مال مبارک کو ساتھ تصغیر شیرہ یعنی چھوٹا پال ہے تو اوسکو بھی حکم کفر کا ہے ص ۳۹۲ و ۳۹۳ جلد دوم مطبوعہ مصر ۱۲ [2] مراد اس سے غرور اور تکبر ہے اور یا ہر نظر حدیث پڑھنے کے لئے ترجمہ مشکوۃ شریف عبدالحق ص ۱۴ جلد اول مطبوعہ نولکشور ۱۲ [3] یہ حاصل معنی ہے حدیث کی اصلی عبارت کا اور حدیث یہ ہے الا یوشک رجل شبعان علی اریکتہ یقول یعنی خبردار نزدیک ہے جو ایک آدمی رجا ہوا اور متغنی یعنی بدفہم بافراغت بیٹھا ہوگا اپنے تخت پر اور کہیگا علیکم بہذا القرآن فما وجدتم فیہ من الحلال فاحلوہ یعنی جو شے حلال پاؤ قرآن میں اوسکو حلال کرو وما وجدتم من الحرام فحرموہ اور جو شے قرآن حرام کری اوسکو حرام کرو انما حرم رسول اللہ کما حرم اللہ اور سوا اسکے نہیں کہ جسکو اللہ رسول نے حرام کیا ہے جیسکو وہ اللہ کا ہی حرام شدہ ہے الا لا یحل لکم الحمار الاھلی کیا نہیں حلال کیا تمہارے واسطے اللہ رسول نے گدھا اہلی ترجمہ مشکوۃ جلد اول ۔ محمد لطیف شاہ لاہوری [4] یعنی نہ مال ذمی کا جو رستہ میں پڑا ہوا ہو یعنی وہ اوسکو اٹھانا حلال نہیں جو ذمی الامان میں ہوتا ہے اوسکے مال کا حکم مسلمانوں کے مال کی طرح ہے ۱۲ عبدالحق [5] الا ان یستغنی عنہا صاحبہا مگر جب بے پرواہ ہووے اس مال کرنے سے مال کا مالک یعنی بخشدیا وہ حقیر شے ہو ۱۲ عبدالحق

Marfat.com

تے ایہ علم حدیث جو وچہ قرآن ذکر تس ناہیں
پس جے ناہ کرن ضیافت اُسدی ویکھ تہناں ایذائیں
پھر وچہ ابوداؤد کنوں عرباض روایت لیایا
کیا کوئی تساڈا منجی اپنی تے کرتکیہ جانے
خبردار سوگند خدا میں بیشک حکم لگایا
پس ٹھیک اوہ میری امر نہی اتے وعظ نصیحت کرنا
ایہہ وچہ تفسیر خازن دے بھی مشکوٰۃ اندر اخباراں
ہُن پھر جیکڑا لی کہے۔ جے اللہ آپوں ہی فرمایا
نہ بولے نبیؐ ہواؤں مگر جو وحی اوسدے ول آوے
حدیثاں شاہ رسلؐ نے اپنی طرفوں کہیاں ناہیں
اُوتِیتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ خود حضرتؐ فرمایا
قرآنؐ مثل قرآن جو میں حدیثاں نبوی پایے
پر فرق ایہو اوہ وحی جلی ایہ وحی خفی سمجھائیں
جاں وحی خفیؐ اہون قرآنوں جائز غیر نبیاں
واوحینا الیٰ آدم موسیٰ پڑھ کے وسیں منکر تائیں
پھر امر نہی جے کر نبیؐ دا مثل قرآن نہ ہوندا
ماء جنس دا خاص جو ہک شیؤں تخصیص نہ آنی
انکنتم تحبون اللہ فاتبعونی پڑھ وسیں قرآنوں

جہاں کوئی قوم کسے تے اُتری ضیافت اوس کھوائیں
قدر مہمانی اپنی والا یہناں پاسوں لوے اینھائیں
اوس کہیا رسول اللہ نے ساڈے وچہ کھلو فرمایا
جو کوئی شے رب حرام نہ کیتی مگر جو وچہ قرآنے
پھر وعظ کیتم اتے اوکاں کئی چیزاں کنوں مٹایا
اوہ مثل قرآن یا یا وہ اُتھیں ولیں امنا دھرنا
اُس منکر دا پورا پتا بتایا شاہ ابرار دا
وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى پایا
سو وحی قرآن ایہی بن ایس حدیث نہ منی جاوے
اوہ بلکہ مثل قرآن نبیؐ دل وحی خفی سمجھائیں
میں دتا کیا قرآن نے مثل قرآن جو نال اوس آیا
قرآن جیں سنگ وحی نبیؐ دی حکم وحی تئیں پایا
تے دوہیں طرف الٰہوں جیہڑی منکر سُتر سن بھائیں
جویں ماں موسیٰؑ ول وحی ہوئی وچہ توراۃ تصریحاں
جو حکم وحی دیوں موسیٰؑ نوں فرض دیاؤ الیا آپ
تاقد اتاکم الرسول فخذوہ امر نہ رب فرمایا
جو نقط قرآن کے اس اوپر آیت لیا
جی چاہو جب خدا دی تائیں چہ

* حدیث جو قرآن دے ہی منجھ نہیں ہے کہ حدیث قرآن دے مثل ہے

لہ من نزل بقوم فعلیہم ان یضیفوہ یعنی جب کوئی کسی قوم میں اُتارا کرے پس اوسکی مہمانی کرنا اس قوم پر واجب ہے پس یہ حدیث کے ساتھ تو سنت ہے اور قرآن کے ساتھ مبین فرض ۱۲ عبدالحق سہ سایقرء وکان بعضہم بمثل فحواہ پس اگر وہ لوگ اوسکی مہمانی نہ کریں یہ کہ بدلہ دیوے اُنکو مثل مہمانی اپنی کا یعنی اضطرار کیوقت جو کوئی اوسکی مہمانی نکرے تو اوسکو حق ہے کہ اپنی مہمانی کا حق اُن سے پکڑ لیوے دراصل کہ اوسکو ہلاکت کا خوف ہو ۱۲ عبدالحق سہ آخر حدیث تک یہ حدیث مشکوٰۃ کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ فصل دوم مطبوعہ نولکشور ۱۲۹۱ھ ۱۰ تک دیکھو بیچ ترجمہ مشکوٰۃ عبدالحق دہلوی قدس العزیز کے ۱۲ فقیر حلوائی عفی اللہ عنہ سہ اور نہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بولتے مگر اوہی فرمان سے جو وحی کی جاتی ہے ۱۲ عبد سہ یہ حدیث ۵ کنز العمال اسی میں سے ہے جو بعد میں مذکور ہوئی بیچ تن کے ۱۲ شہ محدث دہلوی نے یہ آیت و مثلہ معہ کے لکھا ہے و داؤد قرآن احادیث باشد و مماثلت در بودن او است از وحی چنانکہ قرآن وحی است منزل از جناب اقدس الٰہی ہمچنیں حدیث نیز وحی است از جناب حق غایت آنکہ وحی جلی است و خفی و تلاوت و غیر متلو آنکہ عبارت وی نیز باحکام متعلق باشد یا نباشد چنانچہ احادیث خمر و زنا وغیرہ و طیب اعجاز نظم و آں قرآن است و غیر نظم آنکہ این چنین شدہ آں حدیث است تواند کہ مراد مماثلت آں در مقدار باشد چنانکہ آیہ معادل شود و تنگیہ فارسی مشکوٰۃ ص ۱۴ شہ وحی جلی ظاہر وحی کلام جبرئیل است و وحی خفی دل میں القا ہو جانا چہ وحی دل میں القا ہو جانا چہ وحی دل میں القا ہو جانا چہ الفاظ اور عبارات تعلق رکھتی ہیں نہ حکم سے جیسے نماز کی کہ قرآن کے الفاظ پڑھنے فرض ہیں اور وضو اور جنابت کا غسل کرنا وغیرہ

وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ بھی قرآن بتاوے
جو پیروی کرن نبیؐ دی پیروی ربدی ٹھیک سداوے

جی مثل قرآن حدیث نہ ہوندی وحی خدا دی پاسوں
تا جہت اطاعت حکم نبیؐ کیوں کردا رب تپاسوں

جی کہی مخالف نبیؐ اطاعت فقط قرآن ایہا ئی
تا نبیؐ اطاعت ہر ہر جا ہک رب کیوں نال ملائی

ہی بلکہ اطاعت مجتہدیناں عمرا وان بھی نالے
جویں نساء سورت وچہ دسیا اللہ جل جلالے

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم صاف حوالے
جو کرو اطاعت رب نبیؐ دی اہل امر دی نالے

اجماع قیاس دلیلاں شرعی بھی ثابت قرآنوں
وچہ منزل پہلی جلد دوجی دی لکھیا ویکھ عیانوں

جاں کھیتی چرگیاں بکریاں قوم ہکی دیاں پیارے
وقت داؤدؑ و سلیمانؑ قیاسوں حکم نتارے

نہ وحی جلی سنگ حکم ہوئے بل نبی سلیمانؑ تائیں
وحی خفی تھیں رب جتلایا فیصلہ اوہ تداہیں

وچہ سورۃ انبیاء دے ایہ آیت ویکھو رب فرمایا
داؤد و سلیماں جاں اوس کھیتی اندر حکم چلایا

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ وحی خفی وچہ نص گواہی
ایویں وحی خفی حدیثاں منکر نوں دس بھائی

جو کہی گمراہ ایہ دعوی تساں حدیثوں ثابت کیتا
جے وچہ قرآن ہوندا تا مندی سند اسدی کجھ میتا

سن وچہ سورت توبہ دوجی پاء وچ رب فرمایا
ولا یحرمون ما حرم اللہ ورسولہ وہاں عطف معطوف بنایا

یہود حرام نہ جانن جو شے رب حرام ٹھیرائی
کنوں خمر خنزیر جو حرمت اوہناں قرآنوں ہے پائی

اتے حرام نہ جانن جو شے نبی حرام بتائی
وچہ حدیثاں ویکھ حسینیوں لکھیا نال صفائی

ہی حرم اللہ اپر ورسولہ دا عطف اتھائیں
تے عطف معطوف حکم ہک اسجا مومن شک نہ پائیں

ہی یا جو کیتی ہوئی حرام نبیؐ دی ناہ حرام شمارے
مثل یہوداں حکم قتل تس خود قرآن نتارے

جے باجھ قرآن نہ نال حدیثاں حضرتؐ حکم لگائے
تا سنگ اپنی تحریم خدا کیوں نبیؐ تحریم الائے

ہی جنس دا عام جو جو شئے رب رسولؐ پیارے
کیتی ہووے حرام دوہاں اوہ کل حرام پواڑے

پس ہویا ثابت وجود حدیثاں نال قرآن ربانے
جو منکر ہویا حدیثوں منکر ہویا سو قرآنے

جو کجھ قرآن نہ منے اوہ بھی کافر ہے اتفاقوں
وچہ شروع آیت اوہناں قتل کچھوی ایڈ جو ہین بے باکوں

۱؎ اگر اطاعت حدیث اور فقہ کی جائز نہ ہوتی تا حفظ فرمایا ہوتا اطیعوا اللہ پر جا بجا آپکی اطاعت کیوں فرمائی بلکہ اماموں اور مجتہدین کی بھی اطاعت کا حکم فرما دیا ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ ۲؎ دیکھو صفحہ ۳۰۵ لغایت ۳۱۸ تک مطبوعہ محمدی ۱۲

۳؎ قاتلوا الذین لا یؤمنون باللہ ولا بالیوم الاخر ولا یحرمون ما حرم اللہ ورسولہ ولا یدینون دین الحق الآیہ یعنی قتل کرو ان لوگوں کو جو خداوند جل شانہ کو اور قیامت کے دن کو نہیں مانتے اور نہیں حرام کرتے اس چیز کو کہ اللہ نے حرام کیا اور اوسکے رسولؐ نے اور نہیں قبول کرتے دین حق کو مفسرین نے لکھا ہے کہ مراد ما حرم اللہ سے قرآن مجید ہے یعنی جو شے ساتھ قرآن مجید کے حرام کیگئی اور ورسولہ سے حدیثیں مراد ہیں حضورؐ کی جیسے حرمت ثابت ہوتی ہے ساتھ حدیثوں کے ف پس معلوم ہوا کہ جو بیدین آپکی حدیثوں کا منکر ہو وہ قرآن مجید کا بھی منکر ہے اور وہ یؤمنون ببعض الکتاب ویکفرون ببعض کا مصداق ہے یعنی وہ کچھ حصہ قرآن مجید کا مانتا ہے اور باقی سے روگردان رہتا ہے۔ تف ہے اسپر اور اسکے ایمان پر نعوذ باللہ من ذلک ۱۲ حلوائی

Marfat.com

سورہ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | اعراف

انعام سورت ہن ختم ہوئی اتھ رب دے فضل عطاؤں
وچہ تیراں سوتے اکی ہجری حضرت بحر صفاؤں

تے یارہویں ماہ رمضان آہی جاں شروع اعراف گرامی
بھی ربّا دیہ توفیق جو ہووے ختم کتاب تمامی

سورت اعراف مکی وچہ اتری دوسو چھ آیاتاں
ایہ ابن عباس اتے حسن مجاہد عکرمہ تھیں اثباتاں

ہور عطا قتادہ جابر مکی آکھن سارے
پھر[1] ابن عباس کنوں پنج آیتاں مدنی اسوچ پیارے

تن ہزار اتے تن سو پنجی ۲۵ کلمے اسوچ آئے
چوداں[2] ہزار اتے دس کامل حرف اسوچ سوہائے

المص

ہے الف اشارہ طرف اللہ دی لام علم اوس جانی
اتے میم[3] محمد ہووے درود اوس اوپر نت رحمانی

اتے صاد رسول اللہ دی صورت جسم اتے ظاہر سارا
یا صاد ہے جبل مکے وچہ جسپر عرش خدا دا یارا

جاں[4] دینہ رات نہ آہے تے اوہ جسہ شاہ رسل دا
تے عرش خدا ہے قلب مبارک حضرت ہادی سبل دا

جو قلب المومن عرش اللہ تعالیٰ خود حضرت فرمایا
ہے دل مومن دا عرش الٰہی چاہئے من منایا

باالمص[5] سوگند اس نال قسم رب کھائی
تے ناماں ربدیاں وچوں یاہک نام خدا ہویائی

قتادہ کہی اسماء قرآن وچوں ہک اسم ایہائی
تے حسن کہیا ناؤں سورت فخر الدین اس ناہ منائی

تے سدی کہیا ایہ ناماں ربدیاں وچوں نام خدا دا
جویں المصور نام خدا دا ایویں ابو عالیہ کہی افادہ

ہی اسم اللہ دی کنجی الف اتے کنجی لام لطیفوں
تے میم مجید اتے صاد صبور صادق مفتاح لفیفوں

یا ایہہ حروف مقطعہ ایہن گجھڑے راز چھپائے
علم اونہاں دا رب نوں وچہ قرآن ایہ سعید لوکا

یا اسم اعظم دے حرف ایہن ایہہ خازن وچہ لیایا
یا طرف اسماء افعال الٰہی

[1] اول کی ان آیات سے یہ ثابت ہے واسئلہم عن القریۃ التی کانت اور قتادہ بھی اسی کے ساتھ [illegible] جنکے اول میں واسالہم عن القریۃ الی قولہ واذ اخذ ربک من بنی آدم ۱۲ خازن [2] [illegible] ۱۲ [3] یعنی آپکی ذات اور آپکی حقیقت صلے اللہ علیہ وسلم ۱۲ [illegible] البیان [4] جاں دینہ رات الخ [illegible] اور دن بھی نہ تھے یہ اشارہ ہے وحدت کی طرف اس واسطے کہ جب دل نفس کی زمین میں واقع ہوا تو پھر پردہ [illegible] نفس کی ظلمت کی صفات کے ساتھ اور دن یہ ہے کہ جب چمکا اوسپر روح کا آفتاب [illegible] روشنی کے ساتھ روشن ہو گیا تو پھر ہو گیا دن کی شکل پر اور جب پہنچا وحدت کی حقیقت کو معرفت اور شہود ذاتی کے ساتھ اور استواء خدا کے نزدیک نور اور ظلمت [illegible] فانی ہو جانا اچھی طرح تو پھر اوس وقت دن اور رات نہیں رہتا اور ہو جاتا ہے رحمان کا عرش اسی وقت آیت کا یہ معنی ہوا [illegible] اسکے وجود کے شروع سے اسکے اخیر تک کتاب ہے جو تیری طرف نازل کی گئی علم اوسکا ہے کذا فی تاویلات قاشانیہ ۱۲ روح البیان [5] [illegible] ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جو المص قسم ہے قسم کھائی اللہ تعالیٰ نے اوسکے ساتھ ۱۲ خازن [6] کہا امام فخر الدین رازی صاحب تفسیر کبیر نے کہ اگر سورتوں کے یہ نام ہوتے تو پھر مشہور کئے جاتے بلکہ برخلاف اونکے دوسرے نام رکھے گئے ہیں جیسے سورہ بقرہ اور آل عمران اور اعراف وغیرہم ۱۲ سراج المنیر [7] یعنی بعض تصرف کرتے ہیں اللہ جل جلالہ کے آسمانوں پر اور بعض اسکے مغلوب [illegible] ہوئی جو ہے اللہ بہت جاننے والا [illegible] باطل سے جدا کرتا ہوں یا میں ۱۲

یا الف ازل و الام ابد و امیم جو سنہ و دہاندے
صاد اتصال یعنی ہر متصل سنگ ملن فرماندے
تے منفصل ہر انفصالوں مگراں وچہ حقیقت پیاری
اتصال اتے انفصال نوں اُتھ گنجائش نہیں سوہارے

عظم

اے بروں ہی راہ فصل و وصل سے
کام باہر ہے یہہ فرع و اصل سے
نے ہے معنی نے عبارت اس جگہ
نے کتابت نے اشارت اس جگہ
نے نہاں ہی نے عیاں ہی نے بیاں
نی شک و نے وہم و خیالات و گماں
کیونکر ہو دریافت فکر و فہم سے
بات یہہ برتر ہے عقل و وہم سے
نے تکلم نے نظارا ہے یہاں
جز خموشی کے نہیں چارا یہاں
رافتا چپ ہو کہ اولے ہے سکوت
سمجھے کیا تو رمز حیّ لا یموت

كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ

کتاب کہ اُتاری گئی ہی طرف تیری پس نہ ہوئی بیچ سینہ تیری کے تنگی اُس سے تو کہ ڈراوی تو ساتھ اوسکی اور نصیحت واسطی ایمان والوں کے

ہی ایہ کتاب جو نازل ہوئی تیری طرف پیارے
نہ تنگی رہی[1] وچہ سینے تیرے دل مارے چمکارے
نور کلام اللہ دیوں ہووے سینہ خوب کشادہ
تا مشرکاں اسدے نال ڈراون اپر ہوویں آمادہ
تے قرآن نصیحت کارن اہل ایماناں آیا
تے حرج بمعنے شک شبہ وچ خازن معالم لیایا
سچائی وچہ توحید یا صدق اتی یا وچہ وعد وعیداں
شک[2] نہ رہی تدہ حکم اساڈی دسیں نال تاکیداں
ایہ ظاہر خطاب نبیؐ نوں مگر مراد اُمت فرمایا
جو نبی معصوم نہ شک کری وچہ وحی مواہب لیایا
کرنا شک نبیؐ دے حق وچہ منیا جاندا ناہیں
تدی مفسر[3] کہن مراد اتھ اُمت ٹھیک منا ہیں
ناصح اہل یقین دلاور ہونا چاہیئے کامل
نہیں تے اثر محال دلاں تے سامع فیض نہ حاصل
پاک کلام قرآن جاں ہویا موجب دلاں صفائی
تس تابعداری اگلی آیت وچہ خالق فرمائی

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ قَلِيْلًا

[1] یعنی تیرے سینہ میں اوسکے پہونچانے سے تنگی نہ رہی ۱۲ [2] اور خازن میں ہے کہ آیت کا مقدم و موخر ہے یعنی یہ کتاب ہمنے تیری طرف نازل کی اسواسطے کہ تو ساتھ اسکے لوگونکو ڈراوی اور نصیحت ہی واسطے مومنوں کے پس اسکے بعد ہی ولا یکن فی صدرک حرج منہ یعنی مت ہو شک میں قرآن سی اسلئے کہ نہیں ہوتا شک مگر سینے کی تنگی اور فراخی کی کمی سے قرآن کی توجہ کے واسطے جو اُسکو حاصل ہے ۱۲ خازن شریف [3] جیسے فرمایا قل ھو اللہ احد الخ یہ سب تعلیم اُمت کیلئے تھی ورنہ آپ تو پوری موحد تھی اور قاعدہ ہی کہ جو حکم لشکر کو سنانا منظور ہوتا ہے وہ عاصا افسر کو ہی بنایا جاتا ہی اسی طرح یعنی بخشش مانگتا ہے اپنے گناہ کی اس قسم کی خطاؤں میں عموماً اُمت سی ہی مراد ہوا کرتی ہی ۱۲ حلوانی

مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝

پیروی کرو اوس چیز کی کہ اوتاری گئی طرف تمہاری پروردگار تمہارے سے اور مت پیروی کرو سوا اوس کے اور دوستوں کی تھوڑا سا نصیحت پکڑتے ہو

تابعداری کرو جو رب تساڈے تھیں تساں آیا
تے باجھ اللہ دے دوجیاں یاراں تابع ہون نہ بھایا

بہت تساں گھٹ سمجھ جی ہووے سمجھ تساڈی تائیں
تالیندی سمجھ ایہ بات مخالف ہون کنوں رب سائیں

تے غیراں اوسدیا ننال موافق ہونا ہر انواعوں
ایڈک ہی بے سمجھی بس کل نکلو شرک بلاؤں

مَا اُنْزِلَ سنگ قرآن حدیثاں شامل ہین گرامی
وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی ہویا امر گرامی

یعنی نبی نہ خواہش اپنی نال کلام کریندا
اوہ جو کجھ کہے سو وحی الٰہوں وچہ بیضاوی کہندا

فرق ایہو اوہ وحی جلی[1] ایہہ وحی خفی رحمانوں
جو منکر ہویا حدیثوں پس اوہ منکر ہے قرآنوں

ایہ وچہ کبیر اتے ہور مفسر ایویں لکھ سدہائے
حدیث بھی وحی الٰہوں ہوئی مومن شک نہ پائے

قرآن کلام خدا دی مکھ نبی دیوں ہی جویں ظاہر
تویں حدیثاں مکھ سرور دیوں دوویں کلاماں ظاہر

تے مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وچہ قرآن دساوے
جو دیوے تساں رسول خدا دا اوسنوں پکڑن آوے

مِنْ اولیاء الشیطان جو کنوں جناں تے انساناں
اوہ[2] امر کرن تساں بتاں پوجن پیروی بدعت زیاناں

حضرت نوں جد فرمایا توں حکم میرے پہونچائیں
تے امت[3] نوں اتباع ما انزل رب ولوں سمجھائیں

تا حکم کیتا وچہ اگلی آیت کرن جے روگردانی
ما انزل[4] الیکم تھیں تا سخت عذاب تنہاں رحمانی

وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ۝ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ۝

اور بہت بستیاں ہیں کہ ہلاک کیا ہمنے انکو پس آیا انکے پاس عذاب ہمارا رات کو اور وہ سوتے تھے پس نہ تھا پکارنا انکا جب آیا اونکو عذاب ہمارا مگر یہ کہ کہنے لگے تحقیق ہم تھے ظالم پس البتہ سوال کرینگے ہم ان سے

[1] پیچھے اسی جلد میں ذکر ہو چکا ہے کہ قرآن وحی جلی اور حدیث وحی خفی ہوتی ہے ۱۲ [illegible] [2] خواہشات فاسدہ کی ۱۲ سراج المنیر [3] یعنی آپکی امت کو حکم فرمایا کہ تابعداری کریں اس چیز کی جو انپر نازل ہوئی ہے [illegible] حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ۱۲ [4] یعنی جو تابع ہوں اس چیز کی جو انہیں [illegible] عذاب [illegible]

کہ بھیجا گیا ہے طرف اونکی اور البتہ سوال کرینگے ہم بھیجے گیوں سے پس البتہ بیان کرینگے ہم اوپر اونکے ساتھ علم کے اور نہ تھے ہم غائب

اساں کتنیاں بستیاں مار ونجایاں شامت کنوں گناہاں
عذاب ساڈا اونہاں آیا راتیں سُتیاں سچ گواہیاں

لوطیاں آیا دن نوں قوم شعیب تائیں جویں آیا
پھر بعد عذاب آون دے تنہاں ایہو کہنا پایا

جو بیشک ہاں اسیں ظلم کنندی پھر اسیں روز جزا دے
پچھئے دوہاں[1] گروہاں کیا تساں دسے حکم خدا دے

تے اُمت[2] کنوں پوچھیوے کیا تساں پہونچی حکم دوہراندے
پھر اسیں ٹھیک بیان کریساں علموں اُپر تنہاندے

علم یقینوں جو وچہ دنیا کردے رہے عملاں تھیں
تے نا غائب بیخبر آہے اسیں دنیا وچہ تساں تھیں

مُرسلین مراد پیغمبر بعض فرشتے کہن مراداں
بھی جبرائیل مراد الاون بعضے اہل ارشاداں

غزالی کہیا جاں جانوراندی تم حساب حشر نوں
پھر آدمیاں ول متوجہ رب ہوسی سمجھ خبر نوں

ابو الشیخ کہیا اتھ پہلے سب تھیں لوح محفوظ سدیوی
اوہ تھر تھر کبندی قہر جلالوں خدمت حاضر تھیوی

ارشاد ہووے توں حکم اساڈے پہنچائے کہے آہو
فرماوی رب شاہد لیا۔ کہے اسرافیل بولا ہو

تا اسرافیل تائیں کر حاضر اوس تھیں پوچھیا جاوے
کیا لوح نے حکم ساڈی تدھ دتے اسرافیل سُناوے

لوح ایہ خوشخبری سن اوسجا رب دی حمد پوکارے
جو چھٹی جان عذابوں میری ربدا شکر گذارے

وت اسرافیلوں پچھے ہوسی توں کسنوں حکم پہونچائی
اوہ کہی دتے جبریل تائیں تا اوہ بھی سدیا جائے

کہے بیشک اسرافیل تیری احکام دتے میں تائیں
سو میں بنیاں نوں پہنچائی بنیاں سدے رب سائیں

تا پیغمبراں نوں فرماوی جو حکم میرے جبریلوں
ملے تساں اوہ کیا کیتے سن کر سن عرض مقیلوں

کہن اساں حکم تیری بندیاں سب دسی پاک الٰہی
سُن کافر کرن انکار تا اُمت احمدؐ بھری گواہی

جو بیشک نبیاں حکم تیری پہنچائے اِنہاں خدایا
تا ملک[3] انسان رسول بری وت جاوے جان بولایا

وچ خطبے حج وداع دے آہا شاہ رسلؐ فرمایا
ای[4] لوکو تسیں پچھسو میں تھیں جاں دن قیامت آیا

جو کیا احمد مختار محمدؐ سرور دوہاں جہاناں
حکم ساڈے تساں دتے کیا تسیں دیہو جواب رباناں

اقرار کیا تسیں کر سو یاراں عرض کیتی ہاں پیارے
اسیں سب گواہ جو پہنچائی اساں نبیؐ احکام غفاری

تا فرمایا رب دعوی کرسی بھی پچھسی میں تائیں
توں حکم میرے پہنچائے بندیاں کہاں آہو رب سائیں

پس چاہئے جیہڑا حاضر ہے اوہ غائب نوں بتلاوے
تے ایہ میرا پیغام اوستائیں خوب طرح سمجھاوے

[1] یعنی البتہ سوال کرینگے ہم ان لوگونکو جو بھیجے گئے انکی طرف اور البتہ سوال کرینگے ہم پیغمبرونکو پس یہ دونو گروہ ہوئے یعنی کیا تمنے انکو میرے احکام پہنچائے اور کس طرح نصیحت کی ۱۲ خلاصہ [2] اور لوگوں نے احکام کو سنکر کس طرح کیا ۱۲ خلاصہ [3] جیسے پارہ دوم کے شروع میں فرمایا وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس اور اسی طرح کیا ہمنے تمکو امت درمیانی تاکہ تم آدمیوں پر گواہ بنو ۱۲ [4] یعنی سوال ہوگا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے تمہیں ہمارے پیغام پہنچائے ۱۲

Marfat.com

تے ہووے نبیؐ گواہ تساں پر جیوں خالق فرمایا
تاہیں عمل اُمت دے حضرتؐ قیامت تیک تمامی
جو فجر نماشیں ہر دینہ اُمت حضرتؐ پیش کچھوے
وچہ دُر منثور سوال ہوسی چوتھ چیزاں کنوں اُنہائیں
مُہری سب تھیں پیش مقدمی ہوسن خوشیاں والے
نجات ہلاکت والا کل مدار ایسے تے آیا
پھر علم اساڈا خاص اتے دفتر یومیہ ملکاندا
وچہ دُر منثور قیامت نوں کہے اللہ اسرافیلے
اوہ عرض کرے جو متعلق سن صور امور فلانے
تے جانوراں متعلق ایہ کجہ اونہاں تھیں چوپائے
تے ایہہ کیڑیاں اندر ایہہ امور سپاں وچ آئی
تا حرف بحرف ہوسی سب پورا تا پھر میکائیلے
اوسنوں حاضر کرنا اوہ بھی عرض حضور گذارے
مثقال اتنے قیراط اتنے اتے اتنے ذرّی دانے
تے روزانہ اس قدر الاہا اتنا وچ ہر ساعت
پھر اتنا آدمیاں اتے اتنا دتم جانوراں نوں
مکوڑیاں کیڑیاں مچھلیاں اتنا اتنا رب رحمانوں
جاں لوح سنگ میلیاں ہک سر مونہ فرق حسابوں آوی
جو ربا اوپر فلان رسول فلان فلان آیا تاں
اتے فلان فلانی سورت اوپر شاہ ابراراں
تے شہر فلان فلان عذاب تیری سنگ مارا وجائے

جو ویکون الرسول علیکم شہیدا بقر سورت وچ پایا
بھی اخلاص نفاق دلائے جانے نبیؐ گرامی
تا نال علامت ہر بدنیکی جانے نبیؐ کہیوے
عمر علم تے مال جسم پھر وچہ حدیث منائیں
تے کنوں حقوق خدا نمازاں پچھ اول منوالے
جو پورا ہویا وچہ نمازاں اوس کل مقصد پایا
کرن بیان اعمال تساں تھیں مخفی کجہ تساندا
حاضر کرا وہ کم جنہاں تے موکل کیا جلیلے
تے ایہ متعلق روح انساناں ایہہ جناں شیطانے
امور فلان متعلق تنہاں ایہہ پرندیاں آئے
تا حکم ہووس لوح نال اینہاں دی کل امور ملائے
حکم ہوسی تدھ کیا موکل جس تے آپ خلیلے
میں اسمانوں اسقدر وزن اتے کیل ہٹھاں اُتارے
وچہ سال اتنا اتے وچ مہینے ہفتے اتنا آنے
پھر اوستھیں اتا کہیت جہت جناں اسقدر عنایت
چرندیاں نوں اسقدر پرندیاں نوں اسقدر عیاں نوں
سب اسقدر ہویا فرماوے لوح سنگ میل [illegible]
تا جبرائیل تائیں پچھ ہوسی [illegible]
وچہ شہر فلان اتاریاں [illegible] سچ باتاں
حکم آہے وچ جنہاں تے اتے حرف اونہاں وچہ شماراں
کہے ملاؤ لوح سنگ سارے حرف بحرف سب پیارے

۱؎ یہ حدیث قاضی مظہری نے نقل کی ہے بروایت عبد اللہ ابن مبارک سورۂ نساء میں زیر آیت وجئنا بک علی ھؤلاء شہیدا کے اور فقیر نے بھی اسی جگہ پر درج کی ہے اور لکھنوی نے بھی اسی جگہ نقل کی ہے اور حدیث مذکورہ میں آیا ہے فیعرفہم بسیماھم یعنی پہچانتے ہیں آپ انکے چہروں کو اور غیاث اللغات میں لکھا ہے کہ وہ نشانی ہے جس سے نیکی اور بدی کی شناخت ہو ۱۲ حلوانی ۲؎ یہ روایت نقل کی ہے امام جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر درمنثور جلد سوم میں اور یہ نقل کی ہے [illegible] نے کتاب عظمت میں مواہب ابن منیہ سے دیکھو صفحہ ۶۹ مطبوعہ مصر ۱۲ ۳؎ روایت کی بخاری اور مسلم اور ترمذی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا اسنے کہ فرمایا آپ نے جو سب تم حاکم ہو اور تم سب سے پرسش ہوگی اور اپنی رعیت کی نسبت بادشاہ سے پوچھا جائیگا آدمیوں سے مرد پوچھا جاویگا اہل اپنے سے عورت پوچھی جاویگی اپنے گھر کی نسبت

پھر ملک الموت تائیں بچھ ہوے اوہ سُن کری مقالے
آدمیاں روح اتے اتنے جناں روح نکالے

پھر اتنے غرق ہوئے وچہ پانی اتنی سُری اُنہاں تھیں
اتنے شہید اوتھاں اتنے کفاراں تھیں

اتنے سپ اُٹھوئیں کٹیاں اتنے تلے دیواراں
اتنے وچ زمین اتے اتنے مارے وچ پہاڑاں

وحش طیور اسقدر اتے اتنے کیڑے وچہ حساباں
حکم ہوے سب لوح شنگ میلو میلیاں ملن صواباں

یعنی لکھیا گیا جو پہلوں اوستھیں پھیر کدا ہیں
اک حرف خلاف نہ اسدے ہووی تو وچہ خبر سنائیں

جو شب ساری دے عمل اول دنیہ چڑھنے کنوں پیارے
تے دن وی موہرے رانوں ہوندے پیش حضور غفارے

جو اسدے خاص علم وچہ اوسدی خبر نہ ملکاں تائیں
پس اُس دفتر اوس علموں دے خود بندیاں رب جزائیں

جاں ذکر سوال جواب کتاب خدا فرمایا
تا اگلی آیت وچ وزن اعمال اوس بعد سوہایا

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝
وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوا
بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ ۝

اور تولنا اُسدن حق ہے پس جسکی بھاری ہوئی تول اوسکی پس یہ لوگ ہیں فلاح پانیوالے اور جسکی ہلکی ہوئی تول اوسکی پس یہہ لوگ ہیں جنہوں نے ٹوٹا دیا جانوں اپنی کو بسبب اسکے کہ تھے ساتھ نشانیوں ہماری کے ظلم کرتے

ہے تولن عملاں قیامت نوں حق شک شلوک نکائی
پھر نیکیاں تول جنہاں دے بھاری تنہاں خلاصی پائی

تے جنہاں پلہ نیکیاں ہولا گھاٹا اونہاں پایا
اسکارن جو آتشاں سا ڈیاں سنگ اونہاں کفر کمایا

اوس تکڑے دو چھابی ہک زبان اوس ابن عباسوں
ہے انس کنوں ہک ملک تکڑے ساہنے کھڑا نراسوں

جس پلہ نیکیاں بھارا اوسنوں کہے بلند پوکاروں
جو شخص فلانا پُت فلانے ہو یا ٹھیک ابراروں

ہُن بدنصیب کمبخت نہناں اوس نے پھیر کدا ہیں
تے جسدا پلہ بدیاں بھارا اوس حق اُلٹ ندائیں

ہے ایدُ فراخ میزان جی چاہن تولن زمین آسماناں
فرشتی کہن ایہہ کسدی تولن کارن ہے رحماناں

حکم ہوسی جنہوں اسیں چاہئے تاں سن ملک الاون
سبحانک ما عبدناک حق عبادتک وچ ترغیب لیاون

الکلمتان خفیفتان علی اللسان دیکھ حدیث پیارے
دو کلمے ہین پڑھن وچہ ہولے تول تکڑ وچہ بھارے

سلہ میزان اوس شے کا نام ہے جس کے ساتھ اعمال کی مقدار یعنی اندازہ کیا جاوے ۱۲ شرح عقائد سلہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ میزان پر حضرت جبرائیل مؤکل ہیں ۱۲ درمنثور سلہ یعنی یہ کمبخت بے نصیب ہے اُس نے کبھی بھی نیک بخت نہیں ہونا ۱۲ سلہ یہ روایت ہے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے ۱۲ خلاصہ عن الترغیب ۱۲ سلہ یعنی تو پاک ہے ہمنے عبادت نہیں کی جیسا کہ تیری عبادت کرنیکا حق ہے ۱۲

Marfat.com

ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمان اگی فرمایا
اوہ ہین پیارے رب نوں دوویں شاہ رسلؐ فرمایا

ہی لا الٰہ الا اللہ[1] کلمہ بھارا ثقل زمین آسمانوں
بھی افضل ذکر کہیا استائیں حضرتؐ من ایقانوں

ہی انس کنوں فرمایا نبیؐ جو روز قیامت والے
سر بند صحیفے لیاندے جا سن حکم ہوسی اُس حالے

ہی ایہ قبول اتی مردود تاں آکھن ملک (کراماً کاتبین ۱۲) خدایا
قسم تیری اساں لکھیا اوہو جو کجھ ایس کمایا

تا فرماوے رب جہت رضا میری انہاں عمل نہ کیتے
اوہ غیر اخلاص یا عمل ریائی جو رد ہوون میتے

تے خوش خلقی تھیں چیز نہ کو ودھ بھاری وچہ میزانے
خوش خلقی اتی خاموشی ہو لباں اوپر پشت ہویانے

تے وچہ میزان ایہہ بھاری حضرتؐ ابوذروں فرمایا
تے پہلے نفقہ اہل عیال تکڑ وچہ جائے رکھایا

تا اوستھیں پلہ بھارا ہووی جا برتھیں اوہ لیائے
تے یحییٰ آکھیا مختصر عملاں سنگ ہک عمل تولائے

تا چانک نیکیاں پاسی کوئی شئے ڈگی بجلی ہاراں
تس کہیا جا سی ایہ اوہ نیکی جو سکھلایا تدھ یاراں

ایہ اوہ اجر اعمال جو تیرے بعد تیری تعلیموں
ہوندی رہے دنیا وچہ تدھ اوہ حاصل فضل عمیموں

ہی عبداللہ بن عمروں دسیا کل نبیاندے سرور
وچہ پہلو عرش آدم دو جامی سبز پہن دن محشر

وہندی ہون اولادوں کہڑا داخل دوزخ ہوندا
تا ویکھن چانک امت نبیؐ دیوں شخص ہک دوزخ جاندا

تا حضرت آدمؑ کہی یا احمدؐ نال بلند پوکاراں
حضرتؐ سن لبیک الاون کہے آدمؑ اظہاراں

جو دیکھ ایہ شخص تیری امت دا دوزخ طرف لیجاندے
تا دامن کس میں مگر فرشتیاں[2] پواں نبیؐ فرماندے

میں ملکے چمڑ کراں فرشتیاں موہوں سخن الاواں
رسولو ربدیو کھڑے ہوو ذرا آکھن ملک اوتھاواں

اسیں سخت اتی سنگدل ناہ ربدی امروں الٹ کریندی
تے کردی اوہو کم جو سانوں حکم الٰہوں تھیندی

پھر نا امیدی سنگ تتھ کھبیوں پکڑ اپنی پیشانی
کہن عرش دل تک آہا تدھ وعدہ رب جہانا

جو وچہ معاملے امت دی تدھ خوار نہ کراں تداہیں
عرشوں ملے آواز منوں جو حضرتؐ کہی [illegible]

(یوم لا یخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ)
(اچا چیت)

تے اس بندی عاصی تائیں لیا ہو موڑ پچھاہاں
میں جیب وچوں ہک موٹا کاغذ کدھاں ترت تداہاں

تے اس بندی نیکیانوالی پلے وچہ ٹکاواں
تے کراں موہوں بسم اللہ پس تس نیکیاں بھار ودھاواں

تا کہی پوکارن والا ہی ایہہ شخص سعید گرامی
مقبول ہوئی اس کوشش جنت طرف لیجا ہو نامی

کہی اوہ شخص ذرا تسیں ٹھہرو اے ملکو رحمانی
کجھ ایس بزرگوں پچھاں کہی ماں باپ تیتھوں قربانی

کیا چہرہ دل افروز نوری تساں شیشہ رحمت والا
کیا خوش خلق تساں ہے فرماؤ خود پتہ نرالا

---

[1] فرمایا دو کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں اور ترازو میں وزن دار ہیں اللہ رحمان کو پیارے ہیں (خ) یعنی اگر سات زمینیں اور ساتوں آسمان اور انکے محافظ سب کے سب ایک ہی پلہ میں رکھ دیئے جاویں اور یہ کلمہ دوسرے پلہ میں تو بھی یہ کلمہ بھاری ہوگا اور اس کلمہ کی خبر اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کو فرمائی تھی جبکہ موسیٰؑ نے اپنے لئے افضل وظیفے کا سوال کیا تھا ۱۲ خلاصہ [2] یعنی میں حاضر ہوں اے بزرگو ۱۲ [3] یعنی انکو ملکر ان سے لپٹنے لگا ۱۲

Marfat.com

جو وقت اہیہ مشکل مسکینی وچہ کیتی یاری
فرمایا میں آکھناں ہاں میں بنیؐ تیرا اظہاری

تے ایہہ ورود تیرا جو آیوں گھلدا اُپر اساڈے
جو چھابے نیکیاں دے وچہ پایاں ہوئی فضل خدا دے

نمیریؒ ابن ابی الدنیا اس دونویں کرن روایت
عبداللہ بن عمروؓ وچہ کتاب اعلام ہدایت

تے احمد ترمذی بن ماجہ ہور ابن حبان لیائے
جو نبیؐ کہیا ہک اُمت میریوں شخص بُلایا جائے

روبرو خلق حشر نوں دفتر اُسدی کھنڈن انہایاں
ہک گھنٹہ سو ہر دفتر جھوتک پہنچے نظر برایاں

رب کہے کیا چیز کسے دا ہیں استھیں انکاری
کیا ظلموں ملکاں لکھی گناہ تدھ کہی نہیں رب باری

پھر رب کہی کیا عذر تنیوں کوئی یا نیکی دس کائی
پس سختیوں ڈرے کہی نہیں میرا کوئی عذر الٰہی

تا فرماوے رب نیکی ہک تدھ پاس اساڈے آئی
جو ظلم نہیں تدھ اجدن کڈھی کاغذ خورد الٰہی

کلمہ اشہد اوسوچ ہوسی بندہ عرض سناوے
اہناں دفتراں سنگ ایہ پوٹا کاغذ را کیا بناوے

تا اوس آکھیو نے اجدن تیں پر ظلم نہ کیتا جاوے
تا ہک پلّی سب دفتر کھول کاغذ رکھیا جاوے

پس ہولے اوہ دفتر کاغذ نیکی بھارا تھیوے
جو اسم اللہ دے نالوں کوئی شی بھاری ناہ نبیوے
ایک کم سو دفتر بدیوں کے ۱۲

روح المعانی کہیا مرد جو جس نے مردی واراں
کلمہ تشہد پڑھیا ہوون اوسنوں ایہ بہاراں

جلال سیوطی وچہ بدور السافرہ کہیا صوابا
جو قول علماواں مختلف وچ تقدیم تاخیر حسابا

جو پل صراط اتی حوض میزانوں پہلے کتھ پسارے
ہووی حساب دلیل جو یقینی اسوچ ناہ شمارے

مگر ایہ سب مناون ساڈا عین ایمان ایہائی
ترتیب اہناں رب جانے وچ خلاصے جویں کہیائی

صراطاں دوہاں حسبیں تھیں گذرن عامی لوک الاون
ہک بعد اوسدے جو جہنت حساب اوس اوپر لوگ ٹھہراون

تے بعضیاں آکھیا اوپر صراط میزان ہوون اوہ بھائی
واللہ اعلم رب نوں معلم اصلی بات جو آئی

تے جانن حق میزان سندا ہی فرض تمام انساناں
منکر اوسدا کافر معتزلہ وچہ سخت زیاناں

۱؎ اور نقل کی درمنثور اور روح المعانی اور خلاصۃ التفاسیر وغیرہم ۱۲ ۲؎ اور حاکم نے اور صحیح کیا اسکو حاکم اور ابن مردویہ اور لالکائی اور بیہقی نے بعثت میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ۱۲ درمنثور ۳؎ اور مثل اسی کی روایت کی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور لکھا ہے درمیان مواہب الرحمانی کے ۱۲
۴؎ اور صدر اول سلف خلف صالحین نے اس امر پر اجماع کیا کہ ان ظواہر کو بدون تاویل کے لینا واجب ہے اور تاویل سے منع کرنے پر اجماع کیا پس یہ ظواہر مذکورہ نصوص ہوگئے یہ قول نہایت صحیح ہے اور مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے قول تاویل صحت کو نہیں پہونچتا اور جن بدعتیوں نے تاویل کی انکی تاویل کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کیا وہ لوگ اس امر کو مذ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے باہر جانتے ہیں کہ وہ میزان حقیقی عدل کی قایم کرلے اور اگر یہ نہیں ہے تو پھر یہ کہنا کہ عقل میں نہیں آتا محض جھوٹ ہے یا دیوانگی و جہالت ہے اور کہ ان جاہلوں کی عقل کا اعتبار نہیں ہے جو عقول صافی و پاکیزہ ہے انہیں کچھ بھی بعید نہیں معلوم ہوتا۔ آیا تو نہیں دیکھتا کہ نورانی عقول حضرات صحابہ و تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے خوب یقین سے قبول کیا اور برابر مومنین اسی پر اہل حق تھے یہانتک کہ ایک زمانہ کے بعد ان جاہلوں کے مونہوں سے جہالت کا دھواں نکلا اور اسنے تمام جہان کو تاریک کردیا۔ پس سچا وہ کہ جسکو اللہ تعالیٰ نے ازل میں بچایا ہے اور گمراہ ہوا وہ جو شقی تھا اور کیونکر اس طرح مصرح آیات اور صحاح احادیث کی تاویل روا ہے اور بہت سی احادیث صحیحہ مشہورہ ہیں جنمیں تاویل کی گنجایش نہیں اور اگر خوف طوالت نہ ہوتا تو میں ان احادیث کو نقل کرتا کیونکہ بعض جہلاء اس زمانہ میں اہل ایمان کو وہم میں ڈالتے ہیں اور شقی اور بدبخت لوگ انکے دنیاوی عروج کو دیکھکر دام فریب میں آجاتے ہیں (بقیہ حاشیہ برصفحہ ۳۳۱)

Marfat.com

اوہ قدرت فعل خدا دی احمق عقل موافق کردے
جو نویں روشنی دے تابع ہوئے پچھو تا سن مردے
پنجاہ ہزار سالاندا راہ ہی وچہ تھماں میزانے
ہک چھابا تس نوروں تے ہک ظلمت کنوں سیانے

حکایت

نیکیاں نوری چھابے بدیاں چھابے ظلمت والے
تے خواب اندر کسے شخص کسے نوں ڈٹھا پوچھے حالے
جو کیا کیتا رب نال تیری اُس کہیا جاں عمل تو لائے
تا بدیاں نیکیاں تھیں ودھ گیاں سمجھی موت بنائے
تا ہک تھیلی منہ بند آسمانوں ڈگی نیکیاں چھابے
اوس ڈگدیاں سار گیاں وہ نیکیاں کھولیا جدوں صوابے
تا کیا ویکھاں جو اوس تھیلی وچہ خاک پیراندی آئی
جو قبر مومن دی طرف قدم اوہ رکھی سن میں بھائی
ایہ عام مومن دی فاتحہ کارن ٹریاں اجر ٹہیون
تا ولی کامل دی طرف گیاں کسقدر ثواب نمیون
تا ہیں مثنوی وچہ فرمایا رومی ولی خدا دے
ہک ساعت صحبت ولی عبادت سو سالاں تھیں زیادے

مثنوی
یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بیریا
گر تو سنگ خارۂ مرمر توئی
صحبتش گر یافتی گوہر شوی

پھر عمل تولیون شخص ہکی دے نیکیاں گھٹن بیچارے
تا مثل بدل دی شئی کوئی رکھن نیکیاں طرف سہارے
تا نیکیاں والا پلہ بھارا ہوسی ترت تداہاں
تس ملک کہن توں جاتا کیا شئی ہی ایہ آکھی ناہاں
تا کہن ملک ایہ عمل جو لوکاں نوں تدھ علم پڑھایا
وچ روح البیان محقق صوفی رومی نے فرمایا
ہک شخص تولیوں عمل برایاں نیکیاں ہوس برابر
تا رب کہسی توں ناہ جنتی ناہ اہل النار وں خاسر

(تتمہ صفحہ ۳۳۰) لیکن اتنا بحث میں بضرورت جو آجائیگا وہی کافی ہے از انجملہ مفسر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ وزن ایسی میزان سے ہوگا جس کی زبان اور دونو پلے ہیں جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا ہی یہاں اسی قدر پر اکتفا کیا اور بدور السافرہ و تفسیر و بعض رسائل میں گونہ بسط کیا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میزان قائم کی جاویگی اوسکی زبان اور دو پلہ ہیں اگر ایک پلہ میں آسمان و زمین اور ہر ایک چیز جو انمیں ہے رکھا جاوے تو سما جاوے رواہ اللالکائی فی السنۃ وابن المبارک فی الزہد وقد رواہ ابو الشیخ عن عباس بمثلہ موقوفاً [illegible] سے حقیقی معنے مراد ہیں تو پھر یہاں وزن کو مطلق فرمایا ہے پس آیا اعمال کا وزن ہوگا یا ان صحیفوں کا جنمیں اعمال [illegible] جس کے اعمال ہیں قال الحافظ وغیرہ بعض نے کہا کہ اعمال رکھی جاوینگے اور اعمال اگرچہ اس جہان میں اعراض ہیں لیکن یہ مسلم نہیں کہ درحقیقت وہ اعراض ہیں علاوہ بریں اللہ تعالیٰ قادر ہی کہ بصورت جواہر آویں اور قلب ماہیت ممتنع ہونے پر کوئی دلیل عقلی نہیں قائم ہے اور نہ بین بالضرورت ہی اور نیز جو اس جہان میں عرض سے جائز ہے کہ اس جہان میں خود قائم ہو جیسے فلانے کے نزدیک ذہن میں صورت جواہر کی جو ہوتی ہے اور وہ قائم بذہن ہوتی ہے لیکن اسپر صادق ہے کہ جب خارج میں پائی جاوے تو لاحق موضوع ہوگی پس وجود ذہنی میں قائم بالغیر ہیں آخرت میں وہ خود قائم ہوں اور تحقیق ثابت ہوا کہ ماہیات ان کے واسطے خود ثابت ہیں کذا فی المعالم اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہی قول مروی ہی اور صحیح میں احادیث آئی جس میں سورۂ بقرہ و آل عمران کے فضائل میں ہے کہ انہا یاتیان یوم القیامۃ کانہما غمامتان اور فرقان میں طیر صواف الحدیث اور اول سورۂ مذکورہ میں گذر چکی ہے اور نیز قرآن کے فضائل اور صاحب قرآن کے حق میں آیا کہ یاتی صاحبہ فی صورۃ شاب تشاحب اللون فیقول من انت فیقول ان القرآن الذی اسہرت لیلک واظمات نہارک الحدیث اور حدیث براء بن عازب رضی اللہ عنہ میں دربارہ سوال قبر کے آیا فیاتی المومن شاب حسن اللون طیب الریح فیقول معہ انت فیقول انا عملک الصالح یعنی قبر میں مومن کے پاس ایک نوجوان خوبصورت شخص جس سے خوشبو آتی ہوگی آئیگا پس کہیگا کہ میں آپکا عمل صالح ہوں اور اس سے برعکس کافر اور

تابدیاں اوسدیاں طرف صحیفہ رکھے ملک الٰہی
لکھیا اُف ہووے تس وچہ وہدہ عمل وڈا برائی

جواف ہے نافرمانی بھاری کنوں تمام پہاڑاں
تا حکم ہووے لیجا ہوا یہہ بندہ ول دوزخ ناراں

پھر بندہ کہی لیچلو مینوں ملکو طرف خدا دی
تا رب کہے تس موڑو فرماوے رب بندے ساڈی

کس کارن توں مڑیا تاوت بندہ عرض گذاری
جا تم ٹھیک جو ہاں میں ناری کون بھلا دم مارے

پر حال ایہی جو پیو داساں میں پتر عاقل سیانا
تے اوسدا بھی میں وانگوں دوزخ اندر ہویا ٹکانا

پس اوسدا جرم عذاب جو اوہ بھی سر میرے تے ڈالیں
تے دوزخ کنوں کڈھیں تس ایہ گل سنکے اللہ سائیں

ہس فرماوی اتھ اوسدے توں کیتی نافرمانی
تے اتھ اوس چھڑائیو پھڑ تس ہتھ چل طرف جنانی

حافظ | طمع ز فیض کرامت مبر ز خلق کریم | گنہ بہ بخشد و بر عاشقان ببخشاید

اتے باجھ حساب ہزاراں ستر لوک جنت نوں جاون
نہ کھڑی میزان ہووے اونہاں کارن ایویں جو دکھ پاون

جنہاں کیتا صبر بلائیں اندر ملن اجر تنہاں کامل
بغیر حساب جو دکھاں اندر ہوئے صبر دی حامل

اشارات

والوزن یومئذ ن الحق میزاناں ربدیاں ثابت آیاں
جنہاں سنگ احوال اعمال تولیس اندر روز جزایاں

ہوسی وزن معاملیاندا سنگ تکڑا خلاصاں
تے وزن احوال میزان صدق سنگ پس اعمال جو ناساں

کارن عوض ہا نظر عمل تے رکھ جو عمل کمائے
یا کرکے نظر اوس غیر خدا ول کیتی عمل ریائے

اس قسم اعمال قبولیت[1] دی درجیوں ساقط ہووے
پس بہتیاں وچہ معاملیاندے اصل میزان بنیوی

پس میزان مجاہدیاں اتے ریاضت سنگ اُٹھائیں
لازم ہے جو وزن کرے ہر مومن خود دل تائیں

سنگ میزان مراقبے نالے تول عقل نوں پیاری
وچ زمین اعتباراں ایہہ جو عبرت پڑے سو ہارے

بعد بیان سزا جزا اوہ نعمتاں یاد کرایاں
جو طاعت طرف جھکاون آیت اگلیوں دیکھ گواہیاں

ع ۲۱ وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا

اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ

[1] اور اپنی صورت کو ساتھ ایسے معاملے کے ترازو کے وزن کرے کہ جس ترازو دونوں پلے طریقت اور حقیقت سے بنے ہوئے ہیں اور زبان اوسکی شریعت کی ہے اور ستون اوسکے عدل اور انصاف کے ہیں پس جو شخص ایسی جگہ پر اپنے آپ کو وزن کیا ہوا رکھیگا اور قیامت کے دن اپنی جان کو شرف کے میزان میں اور دلکو لطف کے میزان میں اور روح کو سرور میں اور باطن کے سر کو وصول میں اور صورت کو قبولیت کے میزان میں وزن کیا ہوا پائیگا پس جب اوسکے سب وزنوں کا پلہ بھاری ہوا تو بدلہ اوسکا یہ ہے کہ وہ محبوب کے فراق سے امن میں رہیگا اور دلکو وہ ملیگا جو اوسکا شوق

اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝
قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ
الصّٰغِرِيْنَ ۝ قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ قَالَ اِنَّكَ مِنَ
الْمُنْظَرِيْنَ ۝ قَالَ فَبِمَآ[1] اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ
ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ
شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ۝ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا
مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

اور تحقیق قدرت دی ہمنے تمکو بیچ زمین کے اور کیں ہمنے واسطے تمہارے بیچ اوسکے معیشتیں تھوڑا سا جو شکر کرتے ہو اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہمنے تمکو پھر صورتیں بنائیں ہمنے تمہاری پھر کہا ہمنے واسطے فرشتوں کے سجدہ کرو آدم کو پس سجدہ کیا انہوں نے مگر ابلیس نے کہ نہ ہوا سجدہ کرنیوالوں سے۔ کہا کس چیز نے منع کیا تجکو کہ نہ سجدہ کیا تو نے جب حکم کیا مینے تجکو کہا اسنے میں بہتر ہوں اس سے پیدا کیا تو نے مجکو آگ سے اور پیدا کیا تو نے اوسکو مٹی سے کہا نیچے اتر آسمان سے پس نہیں لائق واسطے تیرے یہ کہ تکبر کرے تو بیچ اوسکے پس نکل تحقیق تو ذلیلوں سے ہے کہا ڈھیل دے مجھ کو اوس دن تلک کہ قبروں سے اٹھائے جائینگے کہا تحقیق تو ڈھیل دیئے گیوں سے ہے کہا پس قسم ہے اوسکی کہ گمراہ کیا تو نے مجکو البتہ بیٹھونگا میں واسطے اونکے راہ تیری سیدھی پر پھر البتہ آؤنگا میں پاس اونکے آگے ان کے سے اور پیچھے اونکے سے اور داہنے انکے سے اور بائیں اونکے سے اور نہیں پاویگا تو اکثر اونکے کو شکر کرنیوالے [illegible] برے حال سے راندہ ہوا البتہ جو کوئی پیروی کریگا تیری اونمیں سے البتہ بھرونگا میں دوزخ کو تم سب سے

تے ٹھیک اساں دتی وچہ زمیں دی قدرت ملک تسانوں	تے اسوچ وجہ معاش کیتی تساں تھوڑا شکر عیانوں
تے ٹھیک اوپایا اساں تسانوں صورت پھیر بنائی	پھر کہیا فرشتیاں پیش آدم سب سجدہ کرو ادائی
تا سبھناں سجدہ کیتا مگر ابلیس نہ سجدہ لیایا	تا فرمایا رب کس نے تینوں سجدیوں روک ہٹایا

[1] فبما ساتھ ترتیب جملے کے مضمون کے ہے یعنی مہلت حاصل ہونے کے بعد حرف ب کا قسم اور مصدریہ ہے یعنی میں قسم کھاتا ہوں تیری بہکانے کی کہ تو نے مجھے بہکایا ہے اگرچہ سب حکم اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہوتے ہیں مگر شیطان نے یہ کلمہ گستاخی سے بول دیا [illegible] ثابت کیا اسی واسطے شیطان ملعون ہوا اور بیچ لاقعدن کے لام قسم کا ہے اور شمائلہم تک جواب ہے قسم کا اور ولا تجد آخر تک نتیجہ اور اثر ہے پہلی کلام کا اور یہ جملہ مستانفہ ہے یا منجملہ جواب سے یہ بھی جواب ہے ۱۲ خلاصہ

Marfat.com

جاں حکم تینوں خود کیتیم ایہ جو سجدہ کریں اسانوں
جو مینوں خلقیو آتش تھیں اتے خاکوں آدم تائیں
یعنی نکل آسمانوں ٹھیک ذلیلاں تھیں توں آیا
ٹھیک تینوں ہی مہلت ہوئی دن آخر دی تائیں
میں بیٹھا تیرے سدہے راہ تی ربا جہت اونہاندے
پہلا عجب کراواں نیکیوں شیریں کراں برایاں
تے بہت اونہاندی پاسیں ناہ توں وچوں شکر گذاراں
جیہڑے آدمیاں تھیں تیری کرسن تابعداری
خلقنٰکم کنوں مراد آدم ہی وچہ کبیر لیایا
یا اولاد آدم دی جو سنگ آدم رب اوپائی
یا خلقنٰکم وچ مٹیاں ثم صورنٰکم وچہ رحماناں
اتے للملٰئکۃ کنوں تمام فرشتے ہین مراداں
مگر عبادت سجدہ ہر ملت وچہ غیر خدا نوں
ہن وچہ شریعت شاہ رسل دی ایہ منسوخ ہویا ئی
مقابلے نص قیاس حرام مثل ابلیس ہتیارے
جویں ربدے حکموں اوس موحد کرکے رو گردانی
جو دینی مسئلہ قیاسوں دسے ہوندا سنگ شیطانے
ہور مطلق قیاس جو منع کہے اوہ بھی ابلیس ہمراہی
مقابلے نص جو ہووے سوئی اوپر قیاس ایہائی
مثل ابلیس تکبر راہوں کرن قیاس مندیرے
پس ہوون چنگی مندی شئے دا استھیں ثابت ہویا

کہیا ابلیس میں بہتر اوستھیں ملی دلیل شیطانوں
کہیا اترا استھیں جو اسوچہ تکبر لائق ناہیں
آکھیوس مینوں حشر تائیں وہ ڈہل تا رب فرمایا
شیطان کہیا میں قسم تیری بہکاون دی رب سائیں
پھر اگوں پچھوں سجیوں کھبیوں آواں پاس تنہاندے
جو بری افعال اونہاندے چنگے نیکیاں وچ وڈیایاں
کہیا نکل آسمانوں حال بری درکار یا ہویا خواراں
میں ٹھیک بھرانگا دوزخ تنہاں شخصاں نال اظہاری
نجینٰکم جویں اسرایاں نوں ایہی رب فرمایا
بھاویں وچہ ظہور رہی ترتیب رعایت بھائی
ایہ وچ سراج منیر خطیب حقانی کری کلاماں
لادم سجدہ آدم کارن تعظیمی ارشاداں
شرک ایہی اتے تعظیمی سی جائز اہل صفانوں
تعظیمی سجدہ ہویا حرام تعبدی شرک تھیائی
جو اگ نوں مٹیوں بہتر جانیا نال قیاس نکارے
قیاس مقدم کیتا ہن تویں غیر مقلد جانی
جو تابع ہویا شیطان سندا اوہ ظالم وچ بیانی
محقق بغدادی وچہ روح المعانی لکھیا بھائی
قیاس اماماں دی انج سمجھن بے دینی ہے آئی
جو آپوں بنن موحد مومناں مشرک کہن وڈیری
جو اگ مٹی دے حسن قبح وچ ناہ شیطان جھوٹھایا

م واولی الامر منکم اور یہ فرقہ نجدیہ اپنے ناقص قیاس سے مریخ نص کو رد کرکے شیطانی قیاس سے مجتہدین کی اطاعت اور تقلید کو شرک اور بدعت جانتے ہیں ۱۲

۱ یعنی ہمنے تمہاری اگلوں کو نجات دی ۱۲ ۲ جیسا کہ یوسف علیہ السلام کو آپکے بھائیوں نے سجدہ تعظیم کا کیا تھا ۱۲ حلوائی ۳ یعنی سجدہ تعظیم کا کیا کسی بزرگ کو کرنا حرام ہے اور سعادت کی نیت سے کرنا اسلئے کہ اوسکا قرب مجھے حاصل ہوجاوے یہ شرک ہے اور بزرگوں کے قدم چومنے جائز ہیں جبتک پیشانی نہ لگے مگر عوام کالانعام ایکدوسرے کے کہے سنے اس سے گمراہ ہوتے ہیں پرہیز ہی بہتر ہے۔ ہاں جس جگہ فتنہ اور فساد کا خوف نہو بزرگوں کا قدمبوس اوسجگہ ضرور چاہئے۔ تفصیل اس مسئلہ کی جلد اول سورہ بقرہ پارہ اول کے پہلے ربع میں گذر چکی ہے ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ ۴ اسجگہ کئی کئی مسئلے ساتھ دلالت النص کے ثابت ہوتے ہیں ۱۲ خلاصہ ۵ یہ تقلید شیطانی اسلئے ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجتہدین کی پیروی کا حکم فرمایا ہے جیسے کہ ارشاد ہوا فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون اور دوسری جگہ یایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ۱۲

Marfat.com

بھی نال انکار گناہ عمد دی سخت عذاب سزائیں
اتے خطا معافی لائق عذر قبول آدم جویں آہیں

بھی کرن اجتہاد نالائق تائیں جائز نہیں کداہیں
جس مسئلے دی امتیاز نہ ہووی جویں شیطانے تائیں

جو معتبر غرض شرع وچہ ہوندی ناہ ماہیت بھائی
نجا توسن فضل اوسی شئے نوں جنہوں دیوی فضل الٰہی

وچہ خاک تواضع حلم صبوری عجز نیاز تحمل
ایسے پاروں آدم تائب پایا قرب تجمل

بھی جمع کریندی خاک نمانی آتش ساڑ کھنڈائے
بھی ہر شے دی خاک حیاتی خاکوں کھیت سوہائے

گھاہ رکھ بوٹے مٹیوں جمن ساڑی اگ ہرتائیں
بھی خاک سمیٹے سب خلقت پھر کڈھے روز جزائیں

تے آتش دیوچ تیزی نالے جرءت تے اچیائی
تدے شیطان تکبر رفعت کرکے ذلت پائی

مثنوی

گفت نار از خاک بیشک بہتر است
من ز نار و او ز خاک اکدر است

پس قیاس فرع بر اصلش کنیم
او ز ظلمت من ز نور روشنیم

گفت حق نے بلکہ لا انساب شد
زہد و تقوی فضل را محراب شد

این نہ میراث جہان فانیست
کہ بانساں بس بیان جانیست

بلکہ ایں میراثہائے انبیاست
وارث این جانہائے اتقیاست

پور آں بوجہل شد مومن عیاں
پور آں [illegible]

زادۂ خاکی منور شد چو ماہ
زادۂ آتش توئی زرد و سیاہ

ایں قیاسات و تحری روز بر
[illegible]

لیک با خورشید و کعبہ پیش رو
ایں قیاس و ایں تحری را مجو

کعبہ نادیدہ مکن رو رو متاب
[illegible]

کسے مجرم نوں شہروں کڈھن اس آیت تھیں پایا
نہ جا گناہ اسمان تدی کر خوار شیطان [illegible]

نکل کنوں اسمان یا جنتوں رب کہیا شیطانوں
یا صورت ملکیوں نکل ہویا شکل [illegible]

پھر ٹاپواں وچہ سمندر دریا تخت سبز دریا تے
نہ وڑی زمیں وچ [illegible]

جاں پیدا طفل ہووے تا اوسنوں شیطوں ضرر پہنچائے
پر مریم عیسیٰ اوپر اوس [illegible]

ہک شیطوں وچ نماز نمازی تائیں وسوسے پاندا
جنزب جسدا نام صحیح [illegible]

غرض جو جس بہت پھسدا ویکھی اوسیطرح پھساوے
کرکے کئی فریب [illegible]

کدیں واعظ کدیں دشمن بنکے کدیں مخفی کدیں ظاہر
ہر ویلے اوس فکر ایہو [illegible] بندہ [illegible]

جے کفر شرک وچ ناہ پا سکے تھک رہی لاوا ہاں
تا فسق فجور گناہیں [illegible] بچے [illegible]

۱ جیسے کہ اوسنے آگ کو بہتر خیال کیا اور مٹی کو کم درجہ اور حکم اور اثر شرعی ہے نہیں تو شیطان کی دلیل مانی جاتی [illegible] بہتر جانے اور خاک کو پست ۱۲ خلاصہ ۲ پہلے اگرچہ ماہیت اور اصل آتش کی لطیف تھی مگر خاک غرض یعنی [illegible] ہے جو کہ بہتر ہے آگ سے پس شیطان کا قیاس مردود ہوا اور آدم علیہ السلام کا اجتہاد کمال علم کی وجہ [illegible] اور قبولیت کا ہوا ۱۲ خلاصہ ۳ پس توحید [illegible] فائدہ نہیں دیتی جب تک صحیح اعتقاد اور فہم سلامت نہ [illegible] کہ میں آگ سے ہوں اور آدم مٹی سے مگر یہ نہ سمجھا جو بڑائی اور چھوٹائی کا مالک خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے کہ آگ [illegible] یعنی نزدیکی ذاتی نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے پس اگر یہ سمجھتا تو پھر امر اور عنایت ایزدی کے شان پر [illegible]

تا وچ مباح لذاتاں پاوی کہے ایہ منع نہ آیاں　　کہے عیش بہار اوڈا وچہ دنیا مارے اہل ہوایاں
جے بچے استھیں تا افضل تھیں کھچ دل مقصود لیاوے　　اعلےٰ تھیں تا ادنےٰ قربوں بار رکھاوے

مثنوی

در خبر آمد کہ خال مومناں　　بود اندر قصر خفتہ یک شباں
قصر را از اندرون در بستہ بود　　کز زیارتہائے مردم رستہ بود
ناگہاں مردے ورا بیدار کرد　　چشم چوں بکشاد پنہاں گشت مرد
گفت اندر قصر کس را راہ نبود　　کیست کیں گستاخی و جرأت نبود
کرد برگشت و طلب کرد آن زماں　　تا بیابد زاں نہاں گشتہ نشاں
از پس پردہ یکی را دید کو　　در پس پردہ نہاں میکرد رو
گفت ہی تو کیستی نام تو چیست　　گفت نامم فاش ابلیس شقیست
گفت بیدارم چرا کردی بجد　　راست گو با من مگو بر عکس و ضد
گفت ہنگام نماز آخر رسید　　سوئے مسجد زود می باید دوید
عجلوا الطاعات قبل الفوت گفت　　مصطفےٰ چوں در معنی را بسفت
گفت نی نے ایں غرض نبود ترا　　کہ بخیری راہ نما باشی مرا
خاصہ دزدی چون تو قطاع الطریق　　از چہ رو گشتی چنیں بر من شفیق
گفت ما اول فرشتہ بودہ ایم　　راہ طاعت را بجاں پیمودہ ایم
سالکان راہ را محرم بدیم　　ساکنان عرش را ہمدم بدیم
پیشۂ اول کجا از دل رود　　مہر اول کے ز دل بیروں شود
در سفر گر روم بینی و رفتن　　از دل تو کے رود حب الوطن
ما ہم از مستان ایں مے بودہ ایم　　عاشقان درگہ وی بودہ ایم
ناف ما بر مہر او ببریدہ اند　　عشق او در جان ما کاریدہ اند
روز نیکو دیدہ ام از روزگار　　آب رحمت خوردہ ام اندر بہار
گفت امیر او را کہ اینہا راست است　　لیک بخشش تو ازیں ہا کاست است
صد ہزاراں را چو من تو راہ زدی　　حفرہ کردن در خزینہ آمدی
آتشی از تو بسوزم چارہ نیست　　کیست کز دست تو جامہ پارہ نیست
طبعت ای آتش چو سوزہ بند نیست　　تا نسوزانی تو چیزی چارہ نیست
گفت ابلیس کشا ایں عقدہا　　من محکم قلب را او نقد را
امتحان شیر و کلبم کرد حق　　امتحان نقد و قلبم کرد حق
قلب را من کے سیہ رو کردہ ام　　صیرفی ام قیمت رو کردہ ام
نیکواں را رہ نمائی میکنم　　مر بداں را پیشوائی میکنم
صالحاں را مقتدا و مامنم　　طالحاں را نیز یاری میکنم
تا چہ دارد ایں حسود اندر کدو　　ای خدا فریاد رس ما زیں عدو
گر یکی فضلے دگر در من دمد　　در رباید از من ایں رہزن نمد
ایں حدیثش ہمچو دود است ای الٰہ　　دست گیر ار نی گلیم شد سیاہ
من بحجت بر نیایم با بلیس　　کوست فتنہ ہر شریف و ہر خسیس
آدمی کو علم الاسما بگشت　　در تگ چوں برق ایں سگ در تگ است
از بہشت انداختش بر روئے خاک　　چوں سمک در شست او شد از سماک
نوحہ ربنا ظلمنا میزدی　　نیست دستان و فسونش را حدی
اندرون ہر حدیث او سریست　　صد ہزاراں سحر و روئے مضمر است
مردی مرداں ببندد در نفس　　در زن و در مرد افروزد ہوس
اے بلیس خلق سوز فتنہ جو　　بر جیم بیدار کردی راست گو
زانکہ حیلت در نگنجد با منی　　ہیں غرض را در میان ما کنی
گفت ہر مردے کہ باشد بدگماں　　نشنود او راست را با صد نشاں
ہر درونے کہ خیال اندیش شد　　چوں دلیل آری حیاتش بیش شد
چوں سخن در وی رود علت شود　　تیغ غازی دزد را آلت شود
پس جواب او سکوتست او سکون　　ہست با ابلہ سخن گفتن جنون
تو ز حق ترسی ز حق جو قطع نفس　　کہ تو از سرش بما بینی بحبس

Marfat.com

تو زمن باحق چہ مانی ای سلیم
تو زبال او شتر آں نفس لئیم

تو خوری حلوا تراد نبل شود
ثبت گیر و طبع تو مختل شود

بے گناہ لعنت کنی ابلیس را
چون ببینی از خود آں تلبیس را

چار میخت کردہ ام ہیں راستگو
راست را دانم تو حیلتہا مجو

من ز ہر کس آں طمع دارم کہ او
صاحب آں باشد اندر طبع و خو

من ز سر کہ می نجویم شکرے
ہر بخشش آید ہم از لشکرے

ہمچو گبراں من نہ جویم از بتے
کہ بود حق بار حق او آیتے

من ز سرگیں می نجویم بوئے مشک
من ز آب جو نجویم تخت خشک

من نجویم پاسبانی راز دزد
کہ بود حق بار حق او آیتے

من ز شیطاں این نجویم کوست غیر
کو مرا بیدار گرداند بخیر

گفت بسیاری بلیس از مکر غدر
کار ناکردہ نجویم ہیچ مرد

گر مست بیدار مید آں فلاں
صبر ار نشنید و کرد استیز و مکر

از بن دنداں بگفتش ہیر آں
ایں جہاں نوشست ایں ہم میہماں

تا رسی اندر جماعت در نماز
از پئے پیغمبر و دولت فراز

گر نماز از وقت رفتی مر ترا
ایں ہم از نشکیدہ از ہیچ طاعتے

از دو چشم تو مثال مشکہا
ذوق دارد ہر کسے در طاعتے

مد ہوش اندر میاں باید نہاد
گر نمازت فوت می شد آں زماں

می روی از دود آہ و دغاں
مر ترا بیدار کردم از نہیب

آں تاسف و آں دغاں و آں نیاز
در گذشتی از دو صد رکعت نماز

تا چنیں آہے نباشد مر ترا
من چو سودم از حسد کردم چنیں

مکر من دیدی مباش ایمن زمن
گفت آنرا راست کن فسی صانعی

تا شوی مسند جہاں الہندمن
من نیم ای سگ مگس زحمت میا

عنکبوتی تو مگس داری شکار

اشارات

بزرگی آدم او پر فرشتیاں کارن ابلیس نہ آہی
جوں آدم پیدا ناکوں بلکہ اس ہیں جو آپ الٰہی

تس ہا ہجہ وسیلے اپنی ذاتوں قدرت نال اوپایا
لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ[1] جویں ہنود خالق نے فرمایا

جویں بنی کہیا رب آدم خلق تجلے او سوچہ ذاتی
ذات اپنی سنگ اپنی قدرتاں تے صفتاں ہیں

بھی روح پھوکن سنگ ہجہ وسیلی خود ذاتوں جویں آیا
وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ[2] تے بھی فرمایا

جویں بنی کہیا رب آدم خلق تجلے او سوچہ ذاتی
تے بھی جویں[3] روح پھونکن سنگ ہجہ وسیلی

روح پھونکن پچھے استی او تجلی آدم پائی
لطافت روح تے نور انیت

بھی اس خاکو امسہ اکوں جیہرے رہد افیض قبولے
پس سجدہ ملائک لائق

تے ہویا حقیقی قبلہ آدم اس اشرافت پاروں
تے عدات جنت تعیش شیطان

---

[1] ما منعک الا تسجد لما خلقت بیدی یعنی کس چیز نے تجھے منع کیا ہے کہ تو اس کو سجدہ کرے جسے میں نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا ہے۔ [2] روح البیان [3] یعنی بعد تسویہ کے جیسا کہ آپکا فعل ہے کہ مٹی سے بنانے کے بعد روح پھونکتے ہو اور نہ فرمایا ہو سو وقت آپکا تجلی حق کے وقت پھونکنے کے [4] روح البیان [5] جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے انی خالق بشرا من طین فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحی فقعوا لہ ساجدین یعنی تحقیق میں مٹی سے پیدا کرنے والا ہوں آدمی کو پس جب برابر کر دیا تو پھر پھونکا میں اپنی روح سے پس گر پڑو آدم کے لئے سجدہ کرنے والے [6] روح البیان [7] یعنی آدم کی پیدائش

Marfat.com

نہ شیطون فقط گناہوں کڈھیا بلک تکبر راہوں
تکبروں پستی عجزوں رفعت خبر رسول آلہوں

حکایت

پلیدیاں نفس کنوں رہی روندی خون اصحاب نبی دے
تے بسطامی دی خدمت ہکدن قاضی ہک سعیدی
کہندا اسیں پچھانئے جو کجہ تدھ پچھانیاں بھائی
مگراں میں تاثیر اوسیدی اپنے وچہ پاواں ناہی
فرمایا کجہ قدر اخروٹ خرید نہیں سنگ گلدے
پھر دیہ آواز شہر وچہ گلی بازاریں سنن ہر چلدے
جو جو مینوں ہک جھڑے طماچہ تس اخروٹ دواہیں
تا جو رہی اخروٹ نکائی وچہ زنبیل تساہیں
جاں ایہ عمل کریں تا پاسیں خود اندر تاثیراں
کہیا استغفار قاضی نے شیخوں سندیاں ایہ تقریراں
تا شیخ کہیا ای قاضی توں ایہ ٹھیک گناہ کمایا
میں دسیا جو مکر نفس دیوں چاہیئے تدھ چھوڑایا
ہی طمع برا علماواں جلدی کرن مندی امراواں
غنیاں[1] بخل اتے کبر فقیراں ہون سفیہ صلحاواں
پھر کہیا شیطان[2] ربا دیہ مہلت پہلے نفخے تائیں
ایہ جہت[3] آزمایش بندیاں ڈھل ملی شیطان تداہیں
یا ڈھل عوض عبادت شیطوں جو وچہ زمین اسماناں
کردا رہیا عبادت تا جو معلم ہووی عیاناں
جو عمل کنندیاں دی مزدوری رب نہ ضایع کردا
کفاراں عوض ملے اتھ مومناں عقبیٰ دیوچ مردا

غافلاں از مرگ مہلت خواستند
عاشقاں گفتند نے نے زود باد

تا کہیا شیطان جو ربا مینوں توں گمراہ بنایا
تے رحمت تھیں محروم کیتو تدھ عزت قسم خدایا
میں بیٹھاں کارن آدم تے تس بیٹیاں گھات لگائی
اوپر اوس راہ دی جو جاندا جنت طرف الٰہی
جویں راہزن راہیاں ماری میں تویں اسلاموں انہاں ماراں
تے آواں اگوں یعنی آخرت دا شک دلیں کھلاراں
بھی کر سہناں حسد مشایخ علماواں دکھلاواں
تا جو طعن کرن دو جیانوں روح البیانوں پاواں
تے پچھیوں[4] یعنی دنیا دی اونہاں رغبت دیاں زیادے
تے سجیوں آواں نیکیاں گالاں پاروں عجب ریاء دے
تے کھبیوں برایاں اونہاں تائیں سوہنیاں کر دکھلاواں
نیکیاں[5] تھیں گھبراون ڈاہڈے بدیاں وچہ پھساواں

[1] نہ جنت خلد سی جو کہ اسجگہ سی حضرت آدمؑ کی پیدایش تھی ۱۲ روح البیان [2] چھٹا لئیم ہونا صاحب حسب نسب کو ۱۲ روح البیان [3] یہ پہلا نفخہ جب ہوگا تو ساری مخلوق فناہ ہو جائیگی بمعہ شیطان کے اور دوسرے نفخہ پر خلقت جی اٹھیگی انمیں چالیس سال مدت ہی ۱۲ روح البیان [4] تاکہ مخلص بندوں اور تابعداروں میں فرق ہو جائے اگرچہ علم الٰہی جل جلالہ کے سب کچھ حاضر ہے اور کوئی بھی شے چھپی نہیں ہے یہ آزمایش فتنہ ہے نہ بیخبری سے آزمانا اور شیطان کے ساتھ اللہ تبارک و تعالےٰ نے یہ کلام فرشتہ کے وسیلے کے ذریعہ کی تھی نہ بلا وسیلہ اسواسطے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا کلام کرنا رحمت ہے۔ روح البیان۔ یہی وجہ ہے کہ کفار خدا تعالیٰ کی رحمت سے دور اور بے نصیب رہینگے جیسا کہ فرمایا لا یکلمہم اللہ یوم القیامۃ اور شیطان بھی کافر ہے جیسے فرمایا وکان من الکافرین ۱۲ حلوائی عفی عنہ [5] جیسے راہزن ۱۲ [5] اور طعن کرنے سے متقدمین کو مثل صحابہ اور تابعین اور مشائخ رح گذشتگان کے تا جو قدح کریں انہیں اور بغض کروں ساتھ ان کے روح البیان ۱۲ پس اسی طرح آجکل کے سب لامذہب فرقے یعنی غیر مقلد مرزائی وغیرہ وغیرہ شیطانی فرقے ہیں جو سابق بزرگوں کو برا کہتے ہیں ۱۲ حلوائی عفی عنہ

Marfat.com

بھی کرن مخالفت امر نواہون جو تنہاں شیخ بتاون
روگردان ہوون جو اوہناں شیخ حکم فرماون

تے پوے ضلالت غیرت پردیاں کراں ہلاک تنہاں ہاں
تے ظنوں کہیا ابلیس اکثر شاکر ہون اوتاہاں

تے سچا ظن کیتا ابلیس اوپر اولاد آدم دے
جاں مادہ شر دُتھا وچہ تنہاں شہوت غضب الم دے

نہ ابلیس در حق ما طعنہ زد
کہ زیشاں نیاید بجز کار بد

غماں از بدیہا کہ در نفس ماست
کہ ترسم شود ظن ابلیس راست

چو ملعون پسند آمدش قہر ما
خدایش برانداخت از بہر ما

کجا سر برآریم ازیں عار و ننگ
کہ با او بصلح ایم و با حق بجنگ

تاکہیا رب اولاد آدم تھیں مگر تیرے جو جاون
اتے اولاد تیری سنگ رہندے جو جو کفر کماون

بنی کہیا کجہ مومن آون اندر حشر وہاڑے
گناہ تنہاں ہوسن مثل پہاڑاں بخشے لیوے رب سارے

اتے اوپر یہود نصاریٰ تنہاں گناہ الٰہی
ایہہ مسلماناں سنگ رہے فضلوں وے نہیں گل بھاوی

معتزلہ اس منکر کہن نہ بھار کسے کوئی چاوے
ولا تزر وازرۃ وزر اخریٰ آکھن جیوں اللہ فرماوی

تے سنت جماعت اوہناں مخالف صاف دلیل الاون
ولیحملن اثقالہم مع اثقالہم قرآنوں جویں پاون

علم فرشتیاں دے تھیں علم آدم داودہ قرآنوں
تے شیطوں ملکی درجیوں دگا علم بھولا خسرانوں

جو علم شیطان ہوندا تاکیوں اوہ فخر تکبر کردا
جو علم ہوندا تا مثل ملائک سنگ تواضع کردا

رشید احمد اچیلا نام خلیل احمد کر زورا
کہیو علم رسول اللہ دا علم شیطانوں ہے وڈیرا

ایہ سخت اہانت شاہ رسل دی کر دے رشید جیہا
جو ایس عقیدے اوپر مریسن دوزخ اندر اوہا

وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا

هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ

لہ اور توقیر اور تعظیم کی ترک سے اور مزاح اور خوش طبعی کے عوض میں اونکو قبولیت کے درجہ سے گراوون ۱۲ منہ ع لہ قبولیت اور مقصود حاصل کرنے کے جیسے برصیصا زاہد اور بلعم باعور وغیرہم ۱۲ منہ ع سہ یعنی نہ اونہا نکا کوئی آسمان والا اور مجد ایک درجہ کا ف اس آیت کی تفسیر اپنے موقعہ پر ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ مغفرلہ گمراہ اپنے جاتے ہیں ۱۲ حسینی عفی اللہ عنہ ع ہ اور البتہ اونہا نکے واسطے اپنے اور بوجھ ساتھ بوجھوں اپنوں کے پس صحیح نہیں دلیل معتزلہ کی اس آیت کی رو سے ۱۲ منہ ع ہ جیسے صاحب اعرف شیخ احمد گنگوہی کے جیسے براہین قاطعہ فصل ۴ ورد ۴ میں لکھا ہے کہ ملک الموت از شیطان کو بہ علم کی وسعت کا حاصل ہونا اور اسکا حال ۔۔۔ ہوا اب اوپر کسی افضل کو قیاس کرکے اوسمیں فضل زاید اس مفضول سے ثابت کرنا کسی عاقل کے ۔۔۔ کام نہیں ہوا الی قولہ خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں واللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم الحدیث الی قولہ الحاصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان اور ملک الموت کا حال دیکھا سمجھا ۔۔۔ کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس خام سے ثابت کرنا فرق کرنا ۔۔۔ کونسا حصہ ایمان کا ہے شیطان و ملک الموت کو بہ ۔۔۔ سے ثابت ہوئی فخر عالم کی کونسی نص قطعی ہے الخ جواب اسکا حضرت اونہا ۔۔۔ رشید احمد فوالعجب جناب لا ۔۔۔ علام و شیخ ۔۔۔ صاحب ۔۔۔

لَهُمَا مَا وُرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ
الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ۝ وَقَاسَمَهُمَا
اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ
لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَنَادٰىهُمَا
رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ
لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا
لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي
الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ
وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ۝ ع

اور اے آدم رہ تو اور تیری جورو بہشت میں پس کھاؤ جہاں سے چاہو تم اور مت نزدیک جاؤ اس درخت
کے پس ہو جاؤ گے ظالموں سے پس وسوسہ دیا اُن دونوں کو شیطان نے تو کہ ظاہر کر دیوے واسطے اُن کے جو
کچھ کہ چھپایا گیا تھا اون سے شرمگاہوں اون کی سے اور کہا نہ منع کیا تمکو پروردگار تمہارے نے اس درخت سے
مگر اس واسطے کہ ہو جاؤ تم دو فرشتے یا ہو جاؤ ہمیشہ رہنے والوں سے اور قسم کھائی اُن دونوں کے آگے
کہ البتہ میں واسطے تمہارے خیر خواہوں سے ہوں پس کھینچ لیا اون کو ساتھ فریب کے پس جب چکھا اُن
دونوں نے اوس درخت سے ظاہر ہو گئیں واسطے اُن دونوں کے شرمگاہیں اونکی اور شروع کیا اُن دونو نے
کہ دھانکنے تھے اوپر اپنے پتوں بہشت کے سے اور پکارا اُن کو پروردگار اُن کے نے کیا نہ منع کیا تھا
تھے تمکو اس درخت سے اور نہ کہا تھا میں نے تمکو کہ تحقیق شیطان واسطے تمہارے دشمن ہے ظاہر کہا اُن دونو
نے اے رب ہمارے ظلم کیا ہے ہم نے اپنی جانوں کو اور اگر نہ بخشے گا تو ہمکو اور نہ رحم کریگا تو ہمکو البتہ ہو جاوینگے ہم
ٹوٹا پانیوالوں سے کہا اُترو تم بعضے تمہارے واسطے بعضوں کے دشمن ہیں اور واسطے تمہارے بیچ زمین
کے ہے ٹھکانا اور ایک فائدہ ہے مدت تلک کہا بیچ اوسکے جیوگے تم اور بیچ اوسکے مروگے تم
اور اُسی سے نکالے جاؤ گے تم

ای آدم توں[1] اتے بیوی تیری رہو دوویں وچہ جنت
جو جی چاہے سو کھاؤ پر اس رکھ دی کرو نہ قربت

نہیں تے ظالم ہو جاسو پس آدم حوا تائیں
شیطان[2] پایا وسواس تا ظاہر کری تنہاں شرمگاہیں

جو مستور اونہاں تھیں آہی تے آکھیا شیطانے
نہ منع کیتا تساں رب تساڈی اس رکھ کنوں عیانے

مگر جو بنو فرشتے یا نت ہو دو رہنے والے
تے قسم کری اونہاں لگی میں تساں کراں نصیحت حالے

پس نال فریب اتار بہشتوں سٹیوس دوہاں ہٹا ہاں
جاں کھاونے پھل رکھوں ہوئے ظاہر ننگ تنہا ہاں

تے لگے جوڑن پت بہشتاں دونویں بدن دوالے
پوکار یا رب کیا منع نہ کیتم اس رکھ تساں نوالے

تے کہیا نہ آہا جو ہے شیطوں دشمن تساں عیاناں
کہیا دوہاں ای رب ساڈے اساں ظلم کیتا خود جاناں

جے بخشش رحمت کریں نہ ربا اوپر حال اساڈے
تا ہو جاوانگے گھاٹا کھاونوالیاں تھیں اسیں ڈاہڈے

حکم ہویا تسیں اترو دشمن ہکدوجا تساں آیا
اتے وچ زمین ٹکانہ فائدہ کجہ مدت تساں آیا

کہیا زمیں وچہ جیون مرن تے نکلن پھیر تسا ہاں
پھر وچہ خازن محی السنہ کیے تفسیر اتھا ہاں

وچ جنت ہکدوجی دا فرح نگیز نہ کدیں دساوے
سی غرض شیطان[3] جو حکم عدو لیوں رسوائی اونہاں آوی

پس نفرت نال طاؤس اتے سپ جنت شیطوں وڑیا
تا دی فریب[4] جویں ایہ قصہ بقر سورت وچ اڑیا

کہیا شیطان اسکارن رب تساں ہٹکیا ایس درختاں
تا ہووے نہ ملک یا رہن والی نت جنت رختاں

جو وچہ اس رکھ تاثیر ایہی جو کوئی اسدا پھل کھاوے
تا اوہ بنے فرشتہ یا نت رہنوالا بنجاوے

تے اس دعوی[5] تے قسم خدا دی کھا ابلیس الایا
میں ہاں خیر خواہ تساڈا دیواں پند خلاف نہ آیا

پس قسم خدا دی اوپر آدم سی اعتبار جمایا
تا نال فریب بلندی مرتبیوں چاہٹھاں وگایا

لباس بہشتی دوہاں ڈگے ننگے بدن دسائی
پر بن اپنے کسے غیر اونہاں دے جسے نظر نہ آئی

دیکھ آپسو چہ ہکدوجے نوں شرمندے سن ہوئے
تا برگ درخت انجیروں دوہاں اپنیوں پچھائے

تا فرمایا رب کیا میں منع تساں نوں کیتا ناہا
اوسویلے جاں پیش تیرے اوس سجدہ کیتا ناہا

جو کل فرشتیاں اوپر اوس عداوت آئی ظاہر
جاں نسن لگے رب کہیا کیوں میتھوں نسدے باہر

---

[1] یعنی لازم پکڑو اقامت کو اباحت اور تکریم کے طریقہ سے اور وہ جنت خلد تھا ۱۲ [2] فوسوس کلام پوشیدہ ہوئی ہوئی کو پھر پھر دوہرانا یعنی ابلیس کو انسانوں پر غلبہ نہیں بجز دلوں میں وسوسہ ڈالنے کے ۱۲ خازن و سراج وغیرہ ۱۲ [3] شرمگاہ کا کھلنا کنایہ ہے ذلت سے اور یا لوح محفوظ یا ملائک سے شیطان کو معلوم ہوا ہوگا کہ گندم کھانے سے پردہ فاش ہو جائے گا ۱۲ خازن [4] آدم علیہ السلام کے بہشت میں سکونت رکھنے اور شیطان کا بہشت میں داخل ہو کر فریب سے اونکو باہر نکال دینے کا ذکر تفسیر نبوی جلد اول صفحہ ۲۴ سے ۲۷ تک شرح و بسط سے لکھا گیا ہے ۱۲ صوافی [5] الزکوٰۃ سوال کہ جب شیطان بہشتوں سے نکالا گیا تو پھر اوسکو بہشت میں داخل ہونیکا کس طرح موقعہ مل گیا جواب شیطان کو تصرف حاصل تھا اور زمین سے اسنے وسوسہ ڈالا اسکا انہیں جنت کے نکالنے کی یہی مراد ہے جو اول کی طرح وہاں بود و باش نہ رکھی پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد شیطان چوتھے آسمان تک جاتا تھا پھر جب ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اوسکا پہلے آسمان تک جانا بھی موقوف ہو لیا ۱۲ کبیر و خلاصہ

تا عرض کیتی نہیں نسدے بلکہ تیتھیں[1] شرم کراہاں
وچہ پردی ننگیاں ہویاں پاس بیوی دے باجھوں حاجت
نہ ستر نبی دا ڈٹھم نبی نہ میرا ستر کداہیں
محمد بن قیسوں اتھ خازن نقل روایت لیایا
تا رب کہیا اس رکھ دا جیونکر خون ایہی توں کیتا
جو منع کیتم تدھ اوستھیں آدم حوا ذمے لاوے
سپ نوں کہیا پیر کٹاں تدھ ٹرسیں منہ دی پرنے
تے فرمایا ابلیس تائیں جاہ نکل ایتھوں مردودا
تے روح اپنی کیا پھونکی ناہیں اے آدم وچہ تیرے
تا عجز تواضع نال خطا دے ہوئے دونویں اقراری
جے اوپر اساڈی کریں نہ فضلوں ربا بخشش رحمت
کہن اس آیت وچ دلیل جو کنوں گناہ بنیاں
ہے درجہ بنیاں اچا اعلے معرفت نال الٰہی
جسدے کیتیاں غیر نبیاں پکڑ ہووے کجھ ناہیں
سہوا تے تاویلوں پس اوس کارن خوف کریندے
گناہاں نسبت جہت کمال[4] عبادت اونہاں ایہائی
تے نیکاندیاں نیکیاں ہون گناہ اوہ اہل قرب دی
گناہ بنی جنہاں جانن ہن اوہ نیکیاں غیر نبیاں

پھر ڈاہڈی عجز تواضع راہوں کرن اقرار گناہاں
برا ایہی اتے عائشہ مائی کہے نہ میں کسے حالت
جویں پردہ مرداں مرداں تھیں تویں زناں زناں تھیں پائیں
رب کہیا توں آدم کیوں اس رکھ دا ہی پھل کھایا
اوس بدلی آوی ہر ماہینے خون زناں نوں میتا
حوا کہے مینوں آکھیا اوہ شیطان بناوے
جو سہواں ملسی سر تدھ بھنسی دکھ سدا تدھ جرنے
کہیا آدم نوں خود ہتھوں کیا تدھ خلقیا ناہ مسعودا
ہور سجدہ کنوں ملائک وچہ بہشت لائے تدھ ڈیرے
کہندی ظلم کیتا اساں جاناں اپنیاں تے اظہاری
تا ہوئی گھاٹا پاون والیاں تھیں وچہ سخت ہلاکت
واقع ہون گناہ رد اسدا خازن وچہ صریحاں
بنی گناہ[2] جو گندے محض اوہ خوف پکڑن تھیں بھائی
کریں جھڑک ملی کئی گلاں تھیں جو ہوون کنوں تنہائیں
تے ایہ گناہ[3] اضافی اونہاں شان موافق کہندے
نہ مثل گناہ معاصی غیراں ویکھ خازن وچہ بھائی
حسنات الابرار سیئات المقربین جو نیڑی اہل قرب دے
طہارت ہور نزاہت سنگ سب ظاہر ہووے صریحاں

[1] مردونکو ناف سے زانو تک ہر وقت ڈھکنا فرض ہے اور عورتونکو سارا بدن ہتھ بندوں تک منہ اور دونوں قدم شتالنگ تک فقط اور کنیزک کو مردوں سے پیٹ سینہ اور پیٹھ زیادہ ہے کذا فی کتب الفقہ اور نزدیک لامذہبوں کے قبل اور دبر یعنی آگا اور پیچھا فقط ڈھانکنا فرض ہے جیسا کہ لکھا ہے نور الحسن بن صدیق حسن قنوجی نے کتاب نہج المقبول میں جو فقیر کے پاس بھی موجود ہے پس معلوم ہوا کہ اونکے نزدیک تیڑ میں لنگوٹ کس کر نماز پڑھ لینا جائز ہے نعوذ باللہ من ذلک دیکھو کسقدر لنگوٹ باندھنے میں بیحیائی ہے مگر جو جاہل لوگ اسکے عادی ہوتے ہیں انکو اس بری چیز کی برائی نظر نہیں آتی پس جہال زمیندار جاٹ اور مزدوران لامذہبوں کے طریقہ پر پورا چلتے ہیں ۱۲ حلوائی عفی عنہ۔

[2] آدم اور حوا علیہما السلام کے بدن پر لباس نورانی تھا ایکدوسرے کا جسم دکھائی نہ دیتا تھا جب خطا ہوئی تو وہ لباس گر پڑا اور شرمگاہیں ظاہر ہوگئیں الی قولہ اور روایت ہے ابن کعب رضی اللہ عنہما سے کہا اسنے فرمایا نبی علیہ السلام نے کہ جسم آدم کا لمبا تھا اور بال سر کے بہت گھنے تھے جیسے کہ کھجور کا درخت بہت اونچا اور دراز قد ہوتا ہے ۱۲ خازن

[3] یعنی محض خدا تعالیٰ کے خوف اور جلال سے ڈر کر اونے بات کو بڑا سمجھکر گناہ خیال کر لیتے ہیں جیسے دیکھنے میں آتا ہے کہ جس قدر کوئی بلند مرتبہ ہوتا ہے اوسیقدر اوسکو خوف ہوتا ہے اور ذرہ جتنی بات کو گناہ جان کر اسکی معافی کا خواستگار ہوتا ہے نہ مثل عوام کی کہ وہ بڑے سے بڑے گناہ کو بھی ہلکا خیال کرتے بلکہ عین عبادت سمجھتے ہیں ۱۲ حلوائی

[4] یعنی فقط نسبت گناہ کی انکے عالی مرتبہ ہونے کے باعث انکی طرف ہوتی ہے اور حقیقت میں وہ گناہ نہیں ہوتا ۱۲ حلوائی یعنی جب گناہ کی نسبت انکی طرف ہوئی وہ بھی

بھی قبل نبوت اوہ پھل رکھ دا آدم کھا دا آ ہا
پر قصداً اوہ فعل نہ حضرت آدم کیتا سا ہا

جو وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا جویں خود خالق فرمایا
بن قصد خطا ایہ قبل نبوت ہے آدم دا پایا

گدھیاں چابک عربیاں شارت پس جس شان اُچیری
اوہ ذرا خطا نوں وڈیاں جانے پکڑ بھی ہووے وڈیری

پر کجھ اوس نہ پکڑ جیویں راہ چلدیاں کوئی ہنگ لائے
تے قدم اوسدے کجھ کھسکن لگا ڈگن ہوشاں پائے

جاں سُرت ہووے خود قدم سنبھالی ڈگنوں رہیا سلامت
ایویں ذلت بنیاں ہوندی ناہ جس غیر ملامت

یعنی غیر نبیاں جیکر فعل کرے اوہ پیارے
تا اوس فعلوں تس پکڑ نہ ہووے عبدالحق پوکارے

وچ جلد اول ہور دوجی عصمت بنیاں ہے کئی جائیں
رب کرے ہدایت گمراہاں ناہ تہمت دھرن تنہائیں

پھر آدم حوا تے ابلیس انہاں طرف زمین اوتاریا
ہک آکھن سپ بھی نال اونہاندے گیا اوتاریا پیاریا

مرو جیو وچہ زمیں اتے مُڑ زمیوں نکلو آخر
جاں موت آدم نوں حاضر ملکاں گھیرا پایا آکر

حوا پھرے دوالے ملکاں آدم اوس ہٹایا
جو چھوڑ فرشتیاں ربدیاں آون پاس میری فرمایا

میں جو کجھ سختی پائی بیوی اوہ سب تیری پاروں
جاں فوت ہوئے تا ملکاں غسل دتا اُس تن تن واروں

وچہ پانی پت بیری دی ڈالی سُنت ہوئی نبی دی
خوشبو ملی کفن تے کیتی قبر بھی لحد سعیدی

وچہ سراندیپ پہاڑ جو ہند زمیں وچہ چاد فنایا
ایہ وچ سراج منیر مدارک وچہ بھی ذکر لیایا

حافظ
بکوش خواجہ از عشق بے نصیب مباش
کہ بندہ را نخرد کس بعیب بے ہنری
مرا دریں ظلمات آنکہ رہنمائی کرد
دعائے نیم شبی بود و گریۂ سحری

جاں نال مکر شیطان پوشاک آدم دی گئی اُتاری
تا ذکر لباس نعمت وچ اگلی آیت لتھی پیاری

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْكُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِیْشًا
لِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِكَ خَیْرٌ ذٰلِكَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ یَذَّكَّرُوْنَ

ای بیٹے آدم کے تحقیق اُتارا ہمنے اوپر تمہاری پہناوا کہ ڈھانکتا ہے شرمگاہ تمہاری کو اور پہناوا زینت کا اور پہناوا بچاؤ کا۔ یہ بہتر ہے یہ نشانیوں اللہ کی سے ہے تو کہ وہ نصیحت پکڑیں

ای آدم بیٹو ٹھیک اساں بھیجیا اوپر تساں پہناوا
تساڈیاں شرمگاہیں جو کجے زینت نال سوہاوا

اتے لباس جو تقوی والا اوہو بہتر پہناوے
ایہ کنوں نشانیاں ربدیاں ہی تا سوچ انہاں نوں آوی

لباس ایہی جو چیز جد ہی سنگ پردہ کیتا جاوے
تے نازل ہون جو سنگ بارش دی اصل لباس اوگاوی

لہ یا بعد نبوت کے خلاف ہے اسمیں ۱۲ خازن ۲ جب دکھ نکوئی کا پایا تو پھر نعمت لباس کا ذکر فرمایا کہ ہتوں کی جگہ یہ لباس پہنو اور شکریہ ادا کرو۔ اور شرمگاہ کھلنے پر کسقدر فضیحت اور رسوائی ہے ۱۲ سراج و مواہب ۳ عرب زمانہ جاہلیت میں ننگے طواف کرتے تھے اسی لئے لباس کا حکم ہوا ۱۲ خلاصہ

ریشہ ہر اک نال استعارہ زینت ہور لباسوں
قتادہ کہیا ایمان مراد ہی تقوی وال لباسوں

تے کہیا حسن[1] حیا اتے عثمانؓ نیک خلق فرماوی
عروہ کہی خدا تھیں ڈرناں کلبی عصمت لیاوے

پس ستر عورت دی قدر لباس ہی کیتا فرض خدا نے
انزلنا مثل کتبنا خبر مفید امر رحمانے

جاں آدم دے ستر کھلن[2] دا ہویا بیان پچھاہاں
جو ناہ ستر عورت نوں فرض اوس بعد جہت اصلاحاں

ایہ ستر عورت ہور زینت مجمل امر دوویں فرمائے
جو قدر اندازی ستر عورت دا ناہ قرآن بتائے

ایہ مجتہدیناں کنوں حدیثاں ہین اندازی لائے
بھی زینت مجمل سی تس حضرتؐ قاعدی ہین ٹھہرائے

فرض مردوں پہ ہے لباس اتنا
رہے زانو سے تا بناف چھپا

پر ہے ممنوع ریشم و زرتار
زعفراں یا کسم کا رنگ و نگار

اور نہ پہنے کبھی وہ جامۂ زن
ہو نہ لانبا ازار یا دامن

عورتیں جسم سب چھپائی رہیں
خود بچیں شر سے اور بچائی رہیں

جے فخر تکبر راہوں پہنے ہووے حرام لباسوں
تے زینت[3] جہت جو شکر کری ایہہ پہنن روا اسانوں

کہی عائشہ وچہ نماز منقش جامہ نبیؐ لگایا
کہیا بعد فراغ ابوجہم تائیں ایہہ دیہو قمیص جو آیا

تے میرا اوہو موٹا کپڑا لے آؤ اس جائی
ڈال تاوچ[4] کھیڈ جو جرح ہویا کجہ خیر انامیؐ

جابر[5] تھیں وچہ مسلم حضرت شاہ رسلؐ فرماندا
وچھاونے تن بندی نوں کافی چوتھا شیطوں تندا

تے زینت زن نوں خاوند کارن کرنی بہتر آئی
طلائی نقرائی ریشمی مرداں منع لباس ہویائی

بھی گٹیاں[6] تلے جامہ پلماون ہویا حرام پیارے
کسنبی کیسر دے رنگ والی ایویں منع سوہارے

لباس زنانہ مرداں مرداں زناں لباس حراموں
جس جامے تھیں بدن دسیوے اوہ بھی منع تماموں

جس تہ بند فخروں پلمایا تسدیول روز حشر دے
رب رحمت نظر نہ پاوی سچے فرمودے سرورؐ دے

ہک بندا نال تکبر جامہ کھچدا جاندا آہا
اوہ دھس گیا وچ زمین حشر تک وینہدا ہی ہٹھا ہا

جس ریشم پہدا وچہ دنیا تس حصہ قیامت ناہیں
سونا ریشم زناں روا اتے مرداں حرمت پائیں

پھر عبداللہ بن عمروں وچہ ترغیب روایت لیایا
جو آخر اس امت دیاں زناں ہوسن نبیؐ الایا

[1] اور کہا زید بن علی نے زر اور خود وغیرہ جنگ میں اپنے بچاؤ کے واسطے لیا جاوے ۱۲ خلاصہ [2] یہ انکی لغزش کا نتیجہ تھا ۱۲ خلاصہ [3] پس اگر زینت اور تحسین اور تجمل اس واسطے ہے جو حسن لباس اور فراغت جمال اور حسن صورت سبب ہو جو شئے دوستوں کی اور نعمت الٰہی کا ظاہر کرنا بہتر ہے جیسے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے واما بنعمۃ ربک فحدث یعنی اپنے پروردگار کی نعمت کو ظاہر کر لائق تھا جو اچھی زینت مستحب اور ثواب کا موجب ہوتی ہے مگر بباعث احتیاط کے سکوت کیا گیا ہی اسمیں شارع علیہ السلام سے اور اللہ تعالیٰ دلوں کے ارادوں کو دیکھتا ہے اور اوسکی نعمت فراخ ہے ۱۲ خلاصہ [4] یعنی التفات اسطرف ہو گیا یا خاص برکات میں کمی واقع ہوئی ۱۲ خلاصہ [5] ایک اپنا اور ایک اپنی بیوی کا ایک مہمان کے لئے۔ اگر عیال زیادہ ہو تو انکے لئے بھی ضرور چاہئے۔ چوتھی غرض جو ضرورت سے زیادہ نہو ۱۲ خلاصہ [6] جو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شتالنگ سے نیچے کپڑا ہو وہ دوزخ

تنگ جامیانوالیاں تے بے ستراں بے پردی وچہ پوسن
تسیں لعنت کرو اونہاننوں جو ملعون زناں اوہ آیاں
لباس اجیہا پہن جس تھیں دوروں بدن دسیوی
ہی لعنت جہت ڈراون تھیں تے روانہ لعنت آئی
منع جامی دینال ہووے جس پڑھی نماز کداہیں
جی جامہ ہور ملے نماز روا اہیپر عاصی تھیوے
لباس التقوی خوف خدا دا اتے اوہ خوف بچاوی
لباس التقوی ہی جو پہن عجز تواضع کارن
من رق توبہ رق دینہ خود حضرت فرمایا
تے جامے اُن دے پہلوں آدم حوا پہنے آہے
اتے پت درختاں کھاندے رہندے رات جتھے آجاندی
تے ہووے تشبیہ سنگ مسکیناں چاہئی عاقل تائیں

کوہان شتر لاغر دی وانگوں سر اونہاندی ہوسن
ایہ حدیث ہن ایس زمانے صادق ہوئی اتھایاں
ململ جالی ہنگی تے بن رفل نہ ہاڑ پٹیوے
اجیہاں حدیثاں حمل ہوون ترہیب اوپر سب بھائی
نماز صحیح ہووس جس جامہ ہور ملے خوف اُس ناہیں
مگراں کپڑے نجسوں روا نماز نمول دسیوے
صاحب دین تائیں جس چیزوں ضرر اوسنوں کجھ آوی
جویں جامے اُن اتے صوف کنوں سو ٹھیک لباس شمارن
جس نرم جامہ تس دین نرم وچہ روح البیان لیایا
جاں نکلے کنوں بہشت تی عیسیٰ جامے والاں پائی
تے پہن صوف ہور والاں جامے عجز نشان ایہ پاندے
کرے اختیار لباس جو پہنے اولیاواں صلحائیں

صائب
جمعے کہ پشت گرم بعشق خدا نہ بیند
ناز سمور و منت سنجاب می کشند

ہر جزو انسان لباس جو سنگ تس ظاہر باطن کجے
اتے صفتاں بریاں نفسانی حیوانی پوشش جانی
تے تقوی پوشش دل روح سر خفی ایہ چاری آون
تے خواہشاں دنیا دا ننگ کجے بھی جو وچہ دنیا دے
تعلق غیر خدا والا سنگ اوسدے کجن آوے
تے پوشش ستر شہوا تے اقسام لقاء رحمانی
لباس خفی دا باقی ہوون وحدت نال الٰہی

ہی شرع لباس جو نال شریعت فعل بری تھیں کجے
سب ادب طریقت والی کرنے باطن وچہ پچھانی
پوشش دلدی طلب مولیٰ وچہ صادق قدم ٹکاون
تے روح نوں تقویوں پوشش جان محبت کرن
جو کدی نہ مڑ کے ننگا تھیوے گلیں جنجال پاوے
غیر خدا دل دیکھن دا ننگ کجن اوس دا جانی
ننگ ہویت خلقت دا سنگ اوسدے کجن بھائی

ملک ملک اوست او خود مالک است
کل شیئ ما خلا اللہ باطل
ملک آید پیش وجہش نیستہ است

غیر ذاتش کل شیئ ہالک است
ان فضل اللہ غیم ہاطل
ہستی اندر نیستی خود طرفہ است

لہ موہاف ہونگی یعنی سروں پر گوندی ہوئیں سو عورتیں اب سر گوندتی ہیں ۱۲ خلاصہ ۲ اسلئے کہ مطلق ستر ڈھانکنا فرض ہے ۱۲ خلاصہ ۳ انی کانی اری من الاحیاء لہ ولا زمانہ وسط القوم عریانا یعنی دیکھتا ہوں میں اس شخص کو کہ جسے حیا نہیں اور نہیں امانتدار قوم میں نہیں (حافظ) قلندران حقیقت بینم چو نخرند قباء اطلس آنکس کہ از ہنر عاری است ۱۲ روح البیان ۴ یعنی دنیاوی خواہشات کو فانی کرے

ہی ایہ لباس اوتارن فلکوں رحمت فضل خدا دا
عالم بھریا[1] سنگ ارواحاں جا خالی کوئی ناہیں
مگر اُس حکم ایہی جو بن رب غیر نجانے کائی
دلیل اسوچ نہ خلوت وچ کوئی ننگا ہووی کداہیں
حسن حسین اتے جعفر پانی وچہ جاں آہی وڑدے
سُن کہیا امام احمد میں ہکدن سنگ اونہاندے آیا
اوپر حدیث جو نبی کہیا جو منے رب قیامت
پس میں ننگیاں غسل نہ کیتا سنت عمل کمایا
اے احمد خوشخبری تینوں بخشیا تدھ خدا نے
کہندا میں جبریل تینوں رب رہبر خلق بنایا
بھی جو عیب جسے اتے زینت وسی مسلماناں
جاں حضرت آدم دی سنگ شیطوں ڈاہڈا ویر کمایا

تا تسیں روچو نعمت اوسدی جو تساں ہویا افادا
تے ناہ کوئی گوشہ خالی جو اتھ غیر ان ہوون جائیں
تے باجھ تیرے رب لشکر اوس نہ غیر پچھانے کائی
بھی کرے جماع نہ ننگیاں پیر غزالی کہیا منائیں
تا سلواراں لک ہے ندیاں آبی جانوراں تھیں پردے
جو پانی[2] دیوچ ننگیاں وڑدے پس میں عمل کمایا
سو بن تہ بند نہ داخل ہووی وچہ حمام صراحت
تا اوس راتیں وچہ خواب ڈٹھا کسے مینوں ایہ فرمایا
سُنت عمل کرن تھیں کہیوس میں توں کون عیانے
جاں[3] جامے پہنے نیت کرے میں کجاں ستر جو آیا
نہ خواہش نفسانی دی کارن ویکھن روح بیاناں
تا بیٹیاں بچنا اوستھیں اگلی آیت وچ فرمایا

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ
يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ
مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا
يُؤْمِنُوْنَ وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا
بِهَا قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

ای بیٹو آدم کے نہ بہکاوی تمکو شیطان جسنے نکال دیا ماں باپ تمہاری کو بہشت سی اوتار لیا تھا اون سے لباس اونکا تو کہ دکھاوی شرمگاہ اونکی تحقیق وہ دیکھتا ہی تمکو اور کنبہ اوسکا اوس طرح سے کہ نہیں دیکھتی تم اون کو تحقیق کیا ہمنے شیطان کو دوست واسطے اُن لوگوں کے کہ نہیں ایمان لاتے اور جس وقت کہ کرتے ہیں بیحیائی کے

[1] یعنی جہان روحوں سے پُر ہے ایک گرہ کی جگہ بھی خالی نہیں بیچ اُسکے اور نہ کوئی گوشہ خالی ہے جو کہ سما سکے اُوس میں کوئی غیر ۱۲ [2] یعنی جو حمام وغیرہ میں ننگے داخل ہو کر غسل کرتے ہیں ۱۲ روح البیان [3] سُنت کے طریق پر لباس پہننے سے باطن میں صفائی حاصل ہوتی ہے اور روشنی پیدا ہوتی ہے عقل میں رات کے فرشتے سے ۱۲ روح البیان ۱۲ محمد لطیف شاہ صلوٰتی

Marfat.com

کہتے ہیں پایا ہمنے اوپر اوسکے باپوں اپنونکو اور اللہ نے حکم کیا ہی ہمکو ساتھ اوسکے کہہ تحقیق اللہ نہیں حکم کرتا
ساتھ بیحیائی کے کیا کہتے ہو تم اوپر اللہ کے جو کچھ نہیں جانتے

ای آدم بیٹیو پوش کرو ناہ تساں شیطان بھولائے
تاہ وکھلاوے اونہاں فرج تنہاں اوہ ویکھی ٹھیک تساہاں
اونہاں لوکاں دے اساں دشمن کیتا شیطان بنائے
جاں کرن برائی کہن اساں استے پایا باپاں تائیں
فحش گناہاں دا حکم کیا ہوتسیں گلاں اوہ الاندی
اس آیت وچ کئی امر پاک تنبیہ نالی خوف وساوی
تیجا ناری ہوون تھیں شیطاں راہ بھولاوے
چوتھا یاری باہجہ اللہ ناہ ممکن بچن شیطانوں
جو بے ایماناں دا ہی دوست نت شیطان رجیمی
تسیں اروں جسم لطیف اساں جن دسیون ناہیں
اسیں دشمن پاسوں اہدا بچنا لازم آیا

جو بیچیں باپ تساڈا جنتوں کڈھیا جامے تنہاں لہائے
تے ٹبر اوسدا جتھوں تسیں نہ سکدے ویکھ تنہاں ہاں
جیہڑے لوکی نال خدا دے نہیں ایمان لیائے
تے اللہ امر اساں کیتا کہ ناہ حکم کری سب سائیں
اوپر اللہ دے جنسوں ناہیں پہونچے علم تساندے
دوجا واقع آدم دی تھیں عبرت پکڑن آوے
بھولا کے راہ جنت دا مکروں مت خود نکالے
جو اوہ ویکھی تسیں ویکھ نہ سکدی پنجویں بات پچھانوں
پناہ ڈھونڈن اوہ لازم جیں تنگ ہووی فضل عمیمی
اوہ کنوں کتا فوت جسم تساں نساں منہ ہتھ لائیں
جو دیکھے دوجیاں آپنے جیوں نہی فرمایا

از نبی برخواں کہ دیو و قوم او
از رہے کہ انس از اں آگاہ نیست
مسلکے دارند از دیدہ دروں
دیدہ ہم نقطہ و زیانے میکند

ے برند از حال ما سوئی خفیہ بو
زانکہ محسوس ست پیش آنہا مریست
مار در پیہائے ایشاں سرنگوں
صاحب نقبہ و تگافد او زنہ

پر صورت اصلی نے جاں ہوون تا اساں ستے نا ہیں
رب ظاہر کری جسم تنہاں نے طاقت اکھیں دیوے
یا کری کثیف اونہاں دیہ تا بھی دسن نہ یاناں
جویں داخل ہووی ہوا نے ویچہ سبب نبی فرمایا
ہووے آسیب جنہاں پر حق قسم جا ہیے مارہاناں
معتزلہ اک فرقہ کہن اوہ مطلق جبر نہ وسدے

تے شکلاں ہور دا وے تا اوہ ویکھے
تا اسیں ویکھ لیئے اونہاں نا ہیں ساڈے بیاں لکھیوں
جویں نال ہتھیار ہووے تے دشمن نال ہتھیار
جویں نال ہتھیار ہووے تے دشمن نال ہتھیار
جویں نال ہتھیار ہووے تے دشمن نال ہتھیار

سلہ اور جب تک تصرف انسانہ پیدا ہوتا ہے بلکہ یہ کہ وہ چاہے کہ شیطان آدمی کی آنکھ میں بیٹھا ہوا ہے تو انسان کی آنکھ
سلہ اور کبھی لوگوں نے جنون کا علاج یہ بھی دیکھا ہے (ازالۃ الاوہام) کہ شیطان کے عاقل اپنے عصا کو زور سے ماری کہ شیطان کے پروں پر لگے اور بھاگ
ضرب یا کم زیادہ اس سے ہوتی ہے کہ آسیب زدہ پر ہے یا نہیں تو انسان مرجاوے (ازالۃ الاوہام)

دنیا طلب کرن اتے کرن محبت سنگ دنیا دے
تے حرص کرن وچ جمع اوسدے ایہی فحش زیادے

جو کل بُریایاں دا سر ہکو حُب دنیا دی آئی
جاں غافل طلب کرن تس زینت فائدے پکڑن واہی

جاں[1] سنگ تلقین شیطان ہویا اوہ دنیا دا روڈیرا
تا طرف خدا جاں سدے اوس کوئی اثر نہو وس بھورا

جاں اوہناں کہیوی چھڈ دنیا نوں ڈھونڈ کرو رب تائیں
تا کہن اساں باپاں اپنیاں پایا اوپر اینہیں راہیں

یعنی دنیا طالب سن اوہ بھی طالب شہواتاں
تے حکم سانوں رب کیتا ڈھونڈن دنیا دی لذاتاں

کہہ رب نہ آکھیا جو تسیں کرو محبت دنیا والی
نہ حرص اوسدی نہ جمع کرن دنیا دا حکم کمالی

پر قدر ضرورت کسب حلالوں کری تے قوت پاوے
بدن اوسدا کھا رزق حلالوں اتی لباس جو پاوے

کری ادا حق نفعے بندیاں اُس مزدوری راہوں
اتقولون علی اللہ ما لا تعلمون ہے زینت جو شیطان تیاہوں

مثنوی
ایں جہاں صُفّہ ست و مردار و قمیص
بر چنیں مُردار چوں باشم حریص

کمر شیطانی اتی طور طریقے اوسدے دس آلہی
تدبیر اوہناں تھیں بچنے دی اس بعد خدا فرمائی

قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ ۫ وَاَقِیْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ
مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ؕ فَرِیْقًا هَدٰى
وَفَرِیْقًا حَقَّ عَلَیْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ

کہہ حکم کرتا ہی پروردگار میرا ساتھ انصاف کے اور سیدھا کرو منہ اپنے کو نزدیک ہر نماز کے اور پکارو اوسکو خالص کر کر واسطے اوسکے عبادت جیسے پہلے پیدا کیا تمکو پہلی بار پھر آؤ گے تم ایک فرقے کو ہدایت کی اور ایک فرقہ کہ ثابت ہوئی اوپر اون کے گمراہی تحقیق اُنہوں نے پکڑا شیطانوں کو دوست سوائے خدا کے اور گمان کرتے ہیں کہ وہ راہ پانیوالے ہیں

کہہ ای محبوب خدا نے مینوں حکم انصاف بتایا
موحد ہووو لا الٰہ الا اللہ پڑھن فرمایا

تے سدھا کر ہو منہ اپنے نوں کعبی طرف تمامی
تے وچ ہر وقت نماز لگاؤ دل دل رب گرامی

جو مسجد پاس ہووے اُتھ پڑھو خصوصیت نہیں کائی
تے پکارو رب اپنے نوں چھڈ سب غیر آلہی

فرض نماز جماعت سنگ ایہہ آیت پڑہن بتاوی
تے جو سُن بانگ نہ کری اجابت اوس نماز نہ آوے

[1] ساتھ تلقین اور شیطان کی تدبیر کے سبب سوہنا کر کے دکھاوے شیطان کے دنیا کو اہل دنیا کی آنکھوں میں ۱۲ روح البیان

جویں اساں تساں نوں شروع کیتا ہی ایویں مڑ سارے
سعید شقی[1] جویں ہوئے اوہو لکھیا مڑے دوبارے

ہکناں رب ہدایت کیتی ہکناں نوں گمراہی
اونہاں ٹھیک خدا بن مددگار پھڑی شیطان تباہی

تے دلوچ کرن گمان جو اونہاں راہ ہدایت پائے
استھیں ثابت کافر نوں کجھ اپنا کفر دسائے

اوہ ہی قرآن حدیث اتی کل دینی علم جو آئے
ہور لباس جو تقویٰ والا پیچھے ذکر ہویائے

تے باجھوں نصرت پیر نہ مردا کافر نفس امارہ
کوئی پیر اجیہا اہل شریعت پکڑیں کامل بھارا

جو تیرے وچوں شرک بدعت دی بوٹی مار گوائے
حرص ہوا نفسانی نوں بھن ربدا راہ ویکھائے

شیطوں غالب ہویا جنہاں اوہ مومن بندی ناہیں
جاں برا کرن تا کہن اساں انیویں پایا باپاں تائیں

واذا فعلوا فاحشۃ دی تفسیر ہے گذر سدھائی
وچہ جلد دوجی تے منزل اول وچوں ویکھیں بھائی

جاں برا کرن بدبخت اتی اونہاں کری نصیحت کائی
تا کہن مڈھوں ایہ ہوندی آئی پوندے وچ رسوائی

ہن کفار[2] اندی وانگ سخن کجھ کلمہ گو بھی کردے
جنہاں ذوق ایمان نہ حاصل اوہا راہ اپٹھے مردے

جاں وقت ہووے تا اسویلی کرو نماز ادائی
نہ کہو جو چل وچہ مسجد اپنی پڑھاں نماز خدائی

بانگوں بعد نہ باجھ منافق مسجدوں نکلے کائی
مگر جو کم کسے نکلے نیت جلدی مڑنے آئی

بنی کہیا دو ٹولے نہیں اونہاں حصہ کجھ اسلاموں
ہک مرجیہ دوجا قدری دونویں بدانجاموں

مرجیہ آکھن بھلا برا سب آپوں رب کراوے
نہ[3] ساں نوں کجھ اختیار پتھر جویں ہلا آپ لٹاوے

قدری کہن اسیں بعض تائیں خود پیدا کردے
ایہ دونویں ہین مجوس امت دی وچہ حدیثاں پڑھدے

عبداللہ بن عمروں ہکدن نکلے نبی خدا دے
کتاباں دو ہتھا وچ آیاں کہیا تساں خبر افادے

اساں عرض کیتی تسیں آپے ہی فرماؤ یا پیغمبر
کہیا جو سجے ہتھ وچ رب تھیں جنتیاں نام اندر

بہی تنہاں باپ دادیاں دی نام قبیلیاں سنی تنہاں دے
جھگڑے مجمل لیکھا سب دا ناہ کجھ گھٹ

جو کھبے ہتھ کتاب اوہ سیدھے دوزخیاں نانوں ساری
تا عرض کیتی اصحاباں پھر کیا فائدہ عملاں بیاری

فرمایا عمل درست کرو اتی رہو نیڑے حق کنوں
جو خاتمہ جنتیاں دا کم جنت دے اوپر مینوں

تے خاتمہ دوزخی دا کم دوزخ والے اوپر آیا
اوہ کردار ہے عمل جویں چاہی پھر سنگ ہتھ بتایا

جو فارغ ہویا رب تساں اوتے ہک فرقہ وچہ جنت
تے ہک فرقہ وچ دوزخ کنوں خلاصی نقل سعادت

مرتبے کئی خلوص خلاصہ سب دا ہکو بھائی
یعنی وچہ عملاں دی نیت خالص نال صفائی

[1] یا بعد الموت پھر تمہیں واپس کرینگے یا جیسے مٹی سے بنایا اوسی طرح مٹی میں ہی جاؤ گے ۱۲ رؤفی [2] خازن میں لکھا ہے کہ جب اونسے پوچھا جاتا ہے کہ تمہاری باپ دادا نے یہ فعل کہاں سے نکالا تو جواب دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے نعوذ باللہ من ذالک ۱۲ خازن و معالم [3] اور مسجد سے مراد نماز لینا اولیٰ ہے جیسا کہ قریب میں بیان ہوگا قولہ تعالیٰ و خذوا زینتکم عند کل مسجد الآیہ ۱۲ حلوانی [illegible]

جو غیر شرع وچہ عملاں دے کوئی لاگا ناہ لگیوے
کفر شرک بدعت ہر فعل بُری نوں دور کچیوے

نہ کری امید نفع دی شخص کسے تھیں باہجہ خدا دے
نہ شر ضرر دا خوف کسی تھیں رکھے باہجہ اللہ دے

نہ رہی مقصود خدا بن کاتی نفس منے یا ناہیں
مقام مجاہداں دا ایہہ آیا دیکھ خلاصے تائیں

نہ دل کسے طرف جھکی ناہ رہی لحاظ غیر اندا پیارے
ایہہ[1] مقام صدیقاں والا مذہب حیران بیچارے

بدیدار جاناں زجاں مشتغل
بذکر حبیب از جہاں مشتغل

نہ پروائے شان نہ سودائے کس
نہ در کنج توحید شاں جائے کس

تاہیں ذوقوں شوقوں آہی شاہ رسل فرماندے
یارب[3] میرے دل کن اکھیں وچہ بہر نور سوہاندے

بھی اگا پچھا سچا کھبا نورانی کر میرا
کسے پوچھیا ہے ایمان کیا تا کیتا نبی نکھیڑا

ہے ایمان اخلاص روایت ثوبانوں پھر آئی
ہے اہل اخلاصاں خوشخبری فرمایا نبی الٰہی

وچہ دناں جہل کجہ عرب قبیلے ننگے طائف تھیندے
مرد دنے اتے زناں راتیں دلوں قیاس کریندے

جو ایہہ لباس جنہاں وچہ اساں گناہ بھی ہین کمائے
ایہ لایق نہیں طواف اتے ناہ کھاندی آہے

بھی چربی اونہاں چھوڑی تا اصحاباں عرض گذاری
اسیں بونہہ حقدار اس نال تا اگلی آیت رب اوتاری

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ

ع ۳ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ

مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ

الْقِيٰمَةِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝

اے بیٹو آدم کے لو زینت اپنی نزدیک ہر نماز کے اور کھاؤ اور پیو اور مت حد سے نکل جاؤ تحقیق وہ نہیں دوست رکھتا حد سے نکل جانے والوں کو کہہ کس نے حرام کیا ہے زینت اللہ کی جو نکالی ہے واسطے بندوں اپنے کے اور پاکیزہ چیزوں سے رزق سے کہہ وہ واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے بیچ زندگانی دنیا کے خالص ہیں دن قیامت کے اسی طرح مفصل بیان کرتے ہیں ہم نشانیاں واسطے اوس قوم کے کہ جانتے ہیں

[1] جو یہ عام مقامات ساتھ امداد اور وسیلے اولیاء اللہ کے حاصل ہوتے ہیں اور یہ فرقہ شرک جانتا ہے اولیاء اللہ کے ورد کو ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ [2] نہ کسی اثر کا خیال رکھنا نہ قبولیت کی امید نہ اوسکے عدم سے تعلق نہ بخشش سے غرض ۱۲ خلاصہ [3] پس جسکے کان اور آنکھیں اور دل میں خدا تعالیٰ کا تمام نور ہی نور ہو بلکہ خود بھی نور ہو ہمارے حالات کو پھر نہ دیکھے اور جانے یہ سخت نادانی ہے منکرین کو اللہ تعالیٰ ہدایت کرے ۱۲ حلوائی عفی عنہ [4] یا کیڑوں کی طرح گناہ بھی اتر جاوینگے ۱۲ خلاصہ [5] یعنی ان سے ان کاموں کے جو ذکر ہو زیادہ حقدار ہیں ارشاد فرمایا اگلی آیت میں ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ

Marfat.com

اے آدم بیٹو زینت اپنی پکڑو وقت نمازاں
تے کھاؤ پیو حد نہ لنگھو کرو لحاظ انداز اں
ایہ آیت اسراف کنندیاں نوں رب دوست نہ رکھدا ناہیں
کہہ کس منع کیتی جو زینت کڈھی ہے رب سائیں
بندیاں اپنیاں کارن ایویں رزق جو پاک حلالوں
کہہ اوہ پیدا وچ دنیا زندگانی موہناں حیثیت کمالوں
تے ہویا خالص روز قیامت کارن اہل ایماناں
اسیں ایویں اہل علم نوں دیئے کھول آیات بیاناں
زینت کل لباس شریعت اذن جدھا فرمایا
اتے مسجد کنوں نماز کنا بہ زاہدی وچہ لیایا
اسراف ہر موقع ہا جہ ضرورت ایویں مال اُ جاڑن
مخالف ہوون شرع انداز یوں ہویا حرام شمارن
حاصل مطلب پوشش روا جو پہنو وقت نمازاں
کھاؤ پاک انی اسراف کران تھیں کرو لحاظاں

وہ سجدہ کیا جو باجماعت آپ وچ گل ہووے
نماز وہ ہے جو کچھ بہ میانہ دل ہووے

کنگی خوشبو روغن تے مسواک زینت سب آئی
پوشاک نفیس مخمل والی ہر ہر زینت آئی
جو ہووے حضور خدا دی لایق زینت کریے سوائی
ٹٹی کھٹی حالت نال نہ کریں نماز ادائی
امام اعظم دی پندراں درہمانے جامے ہوندے
وقت نماز ہووے جدھے حضور خدا دی ہیں کھلوندے
تازینت چنگی یعنے جامے لین مخمل والے
زینت لوکاں تھیں قسی زینت چاہی وہ کمالے

ذوق طاعت ہی حضور دل نیاز ہووے جس
ہے لباس حق راوا ما فی الضمیر ہووے جس

فی ضرورت کھاؤ ان جیہڑ کھاویاں جان بچاوے
پیٹ بھر کے یا عادت کر کے اوہ حد حرام آوے
تا کھاؤ ان مستحبات نوں جے لذت غرض طعاموں
پیٹ بھر کے یا عادت کر کے وچ حد مباح انجاموں
جو زینت شرعی ذکر ہویا ہور پاک حلال اشیائیں
ہی ذات حلال ہے مانع کوئی زینت ناہیں
منع حرام انہاں آکھن تے جو ہون حلال اتفاقوں
تفصیل یوں اس مراد کیجے کفر کیا پاکوں
ایویں حرمت اتفاقی نوں کفر حلال شمارن
وجہ کتب فقہ دے سٹیدا
مومن کافر دنیا وچہ شریک جے وچ نعیماں
پھر روز قیامت سب دا جہنم خیماں
کھاؤ جو جیوں تیر کھاوے پیو جیویں پیوے ان
آزاد علی الاطلاق ہو کر ہو مسلمان
وچہ رمضان مبارک بہت عبادت کردے آپے
اوہ روزے اتفاقی صحت دے نہاں سا ہے

لہ جزئیات میں بہرحال کافر مراد نہیں اور لفظ زینت کا شامل ہونا جو ساتھ اختلاف طبیعتوں کے زینت کی تعریف میں بھی اختلاف ظاہر ہو جاتا ہے پس حرام چیزوں کے سوا جنکا شریعت نے ہمارا جو چیزیں ... اصل قرار دی گئیں وہ بہت زینت ہی ہے پس اس نے مدعیہ زینت کا لباس ... اور اولی اور مباح ہوگا تبھی مفسرین اور فقہا نے زینت سے لباس مراد لیا ہے جیسے ... سے زائد خرچ کرنا مضرت مصالح کو اور اسراف ... شاہ عبدالقادر اور تو اس کے ... جیسا کھانا سو کہ اوہ ...

Marfat.com

رات دہیں وچہ طاعت تی خود یاراں بند فرماندے
کنوں جماع اونہاں عرض کیتی تسیں پاس زناں خود جاندے

تا فرمایا میں کسے تساڈی مثل نہیں ہاں یارو
میں رب[1] کھواوے اتی پواوے پاس اوس رہاں شمارو

ایہ کھاون پیون منہ سنگ جان حقیقت لفظاں راہوں
نہ استھیں ہے انکار اتی طعام جنت دا اوہ الہوں

با طعام عرفان الٰہی قلب جو لذت ذوق اٹھاندے
مناجات[2] الہوں تے تس قبروں ٹھنڈیاں اکھیں پاندے

وچہ[3] خدمت منصور ہک شخص کہیا میں ساں رہیا دو سالاں
اوہ کہی کسے کارن شیخ لیاندا راتیں طعام کمالاں

میں پاس اونہاندی رکھیا پھر دن چڑھی اوہو دس آئیا
نہ اوستھیں کجھ گھٹیا وت اوہ مسکیناں نوں ورتایا

میں وچہ دو سال ہک لقمہ کھاندیاں کدی نمول وسائے
کہیا شیخ شہیر افندی نے جو حضرت نبی سوہائے

ضعیف امت دیکارن ظاہر کھانا کھاندے سا ہی
نہیں تے شاہ رسل نوں کھاون پیون حاجت نا ہی

جو سنگ شکم تے نبھن والی ہین روایت کردے
اوہ کارن بھکھ نہ آہا بلکہ بہت لطافت پڑہدی

تا وڈی لطافت پاروں جسہ سرور مثل انساناں
نہ ول ملکوت اوتاں چڑھ جاوی نور طرف اسماناں

تا بدہا سنگ جو بھار پتھر دیوں استقرار لیائے
وچہ عالم ارشاد جو گمراہاں نوں راہ بتاوے

جو شے نفس منگے تس دیون ہے اسراف بتایا
جو شخص رہے وچ فکر ایسے اوہ وڈا کمینہ آیا

خواجہ را بیں کہ از سحر تا شام
دارد اندیشہ و شراب و طعام

شکم از خوشدلی و خوشحالی
گاہ پر میکند گہے خالی

فارغ از خلد و ایمن از دوزخ
جائے او مزبل است و یا مطبخ

خلاف شرع خود مرضی راہوں نفسانی شہواتوں
کم کرے[4] سنگ غفلت ایہن کل اسراف ذواتوں

تے قوت جسم گھٹاون ایہہ جو فرق پوی وچہ طاعت
یا ودھے ہلاکت نفس اندر تس ماری حق کرامت

یا خواہشاں نفس دیاں کر پوریاں مارے حق خدا دے
یا دل روح[5] سرسندی حق ماری ہین اسراف زیادی

نہ منع کیتا رب ایہہ جو طلب کمالاندے کر یہو
جو کڈھے اللہ خاصاں کارن غیب الغیبوں پڑھیو

حرام کیتا کس اونہاں کمال مقابل پہونچن تائیں
طلب کرن اونہاں کوشش کر کے کیا مباح رب سائیں

[1] ایک روایت میں آیا ہے اظل عند ربی روح البیان ۱۲ [2] اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی محبت کی نعمتیں اور اوسکے سوا احوال جو غذا ہیں دلونکی اور روحوں کی نعمتیں اور آنکھونکی سردی اور نفسونکی خوشی ۱۲ روح البیان [3] آپ کا مرید اور نیز آپ دو سال تک کعبہ شریف میں رہے تھے ۱۲ [4] تاکہ آپکی رحمت کے سبب سے کھانا نہ کھانا ترک کرنا سنت کا خیال نہ کرے ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ [5] جب آپ نظر فرماتے جہان کے حادث ہونے میں تو نعمتیں حاصل کرتے ہیں بذریعہ تجلی بقا کے ۱۲ روح البیان [6] ترک ادب اور شرارت کرنا یہ بھی اسراف میں داخل ہے ۱۲ [7] کہ یہ لطیفے دل اور روح اور سر یہ مستعد ہیں واسطے حاصل کرنے اپنے حقوق کے یعنی فیضان الٰہی پانے اور حظوظ نفس کے یعنی جب دل اور دماغ وغیرہ زیادہ ریاضت اور مجاہدات سے ضعیف ہو جائیں تو پھر اپنے فیضان کے پورے طور پر حقوق ساتھ اٹھا نہیں سکتے جبکا قلب قوی ہوگا وہ زیادہ فیض اٹھاویگا جو فیض دلکی متعلق ہے اسی طرح حال دیگر لطیفونکا ہے پس سالک اسی ریاضت سے پرہیز کرے ہاں جب ایسا خوگیر ہو جائے کہ ریاضت اوسکو کچھ بھی تکلیف نہ دے تو پھر اوسکو تکلیف نہیں ہوتی ۱۲

Marfat.com

تے نسبت زینت دل رب ہوئی جو کڈہی آپ الٰہی
رحمت لطف خزانیاں وچوں بندیاں کارن آہی

حکایت

ہارون رشید سندا اک ووڈا طبیب آہا نصرانی
ابن حسین تائیں اوس کہیا جو وچہ قرآن ربانی
علم طبابت ہرگز ناہیں تے علم دوویں ہیں پیاری
دینی علم انے علم ابدانان تاکہیا علی رشن پیاری
رب آیت ادھی وچہ ہے ساری طب جمع فرمائی
کلوا واشربوا ولاتسرفوا سن اسنے گل الائی
جو نبیؐ تساڈے تھیں وچہ طب دے نہیں روایت کائی
علیؓ کہیا وچہ تھوڑیاں لفظاں طب اوس کل مکائی
جو کہیا حکیم حقانی معدہ گھر بیماریاں آیا
تے کل دوائیں دا سر ہے پرہیز کرن فرمایا
تے دیہہ توں کل اوہ چیز بدن نوں جو اس عادت پائی
تاکہیا طبیب نہ چھوڑیا کجہ قرآن اتے بنی الٰہی
جالینوس کارن کجہ طب ایہ وچہ مدارک لیائے
پس چاہیئے سوسن شکم پُری تھیں پہلے ہتھ ہٹائے

رافت اللہ نے ارشاد کیا ہے کہ **کلوا** رافتا گر کوئی کہے اسراف میں سنکی نہیں
پر یہ کب ہمکو کہا ہے کہ **کلوا** تا گلو
در جواب اسکے تو کہہ کھ چھوڑنا اسراف ہے

قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ
وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا
وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ

کہہ دے اسکی نہیں کہ حرام کئی ہیں پروردگار میرے نے بیحیائی کے کام اور جو ظاہر ہیں انمیں سے اور جو چھپے ہیں گناہ اور سرکشی ناحق کے ہے اور یہ کہ شریک لاؤ ساتھ اللہ کے وہ چیز کہ نہ اتاری اوسکی دلیل اور یہ کہ کہو اوپر اللہ کے جو کچھ کہ نہیں جانتے

کہہ نہیں اس باجھ حرام کہیا رب میرے کل گناہاں
گناہ ودی جہناں پاروں ہوون عذاب سخت گراہاں
جو ظاہر او نہانتھیں جیویں کفر تے نفاق ولاندے
حرام گناہ صغیری ناہ جہناں بدلے حد کجہ پاندے
تے ظلم تعدی ناحق حرمت اتے حرام خداوں
جو شرک کرو رب نال نہ جسدی کجہ دلیل الہوں
اتے ایہ جو بولو جھوٹھ خدا تے علم نہ جس تساں صافوں
جویں گنن حرام حیوان زراعت منگیاں کن ملوافوں
بحیرہ حام وصیلہ سائبہ خود جہناں حرمت لاؤ
ایہ نہیں حرام تساڈیاں اہناں جانوراں نوں کھلاؤ

لعاپس جسموں کا لباس تہ لعینتیں ہیں اور انکے اندر نفسانی زینت سامنے آوانے اندر ہیں تو ہوتی ہوا اور تو لازم زینت شاہد اصلی ماندہ
اور مشاہدات کو اور زینت مدعی سامنے سنتے اور سراروں اوپنی کے اور زینت مشرکوں کو سامنے طواف اور اوپنی کے ہوا من السبحان
بلکہ ولی بھی اس آیت کے ماتحت پڑا ہوا جو مباح اور کو اپنے اوپر حرام کئے ہیں وہ حلال ہیں لیکن تم کہہ دو حرام نہیں ہو سکتے ۱۲

Marfat.com

قتے سائبہ نام تبائدے کر مشہور چھوڑیندی آہے
اٹھیں ثابت ہویا جو شہرت سنگ حیوان چھوڑیوی
اوہ ہووے حلال جو وقت ذبح اوس اوپر نام خدا دا
وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ امدرسب اہل بدعت آہی
جویں نجیر نویں اصول کڈہی تس نویں کہن روشنائی
ہور سرزائی وڈی گمراہ چکڑالوی وڈے نالے
فحش ایہی جو چیز بندی نوں روکی ربدی راہوں
فحش گناہ ما ظہر جس چیزوں رب ہٹایا
خاصاں فحش نفس دی خواہش بھاویں ذرہ تھیوے
فحش اخص ناظہر ہے کرنا ترک آداب ادابوں
وہاں جہاناں تھیں کسی ولی ناہ آرام نہ لیاون
تے ایہہ خدا تھیں منہ پھیرن ہی بھاویں لحظہ پھیرے
جو غیر ٹکانے حب رکھی اوس تدی بغاوت آئی
وچہ معرفت ربدی کہو جدا کجہ علم نسانوں ناہیں
تے وچہ حقیقت ہوتسیں غافل دعوی محض کریندے
جاں مکے والیاں شاہ رسل نوں کہیا عذاب لیائیں

جو ایہہ اٹھ جہت فلانے ٹھاکر کیکے چھڈو ساہیے
جو ولی فلانیدا ایہہ ذبح خدا دی ناموں نمیوے
وچہ احمدی اتے رؤفی پچھے گذریا ایہہ اخاوا
جہناں بے دینی نوں دین بنایا سدھے راہ بھولائے
خدا دیاں فرضاں تھیں ہو منکر کافر ہوئے واہی
ایہہ لامذہباں تھیں فسلخاں نکلیاں کل فرقی منہ کالے
تے سالک نوں کنوں سلوک جو رکھے ڈھل کدا ہوں
تے ما بطن دلاندی فطری تے وسواس بتایا
الیطن صبر محبوبوں بھاویں لحظہ تھیوے
یا سنگ آداب تعلق تے ما بطن ایہہ ہے حسابوں
تے وہاں جہاناں تھیں منہ موڑ نہ نظر کسے ول پاون
تے کتے محبت غیر اللہ دی دلوچہ کرے نہ ڈیرہ
حقیقی ناصر غیر اللہ ایہہ شرک خدا سنگ بھائی
جو طے مقامات اثبات کرامت دعوے تاں جو آہیں
نہ طے مقامہ تساں کرامت عارف نہ دسیندے
تا اگلی آیت آئی وقتوں اگے پچھے ناہیں

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ

اور واسطے ہر ایک امت کی ایک وقت ہی مقرر ہیں جب آتا ہی وقت اونکا نہیں پیچھے رہ جاتے ہیں ایک ساعت اور نہ آگے نکل جاتی ہیں

تے ہر امت نوں وقت مقرر وقت اوہناں جد آوے
نہ کھڑی رہن ہک ساعت پچھے نہ اگے وہدہ جاوے
ہیو وقت مرگ ہر شخص مقرر یا ہر امت عاصی
یا ہر ٹولے کارن ہک مہلت رکھی ہی رب خاصی

۱؎ کما جاء فی حدیث سائبہ الذی جو تبو نکی نام شہرت دیگئی میں کوئی خرابی ہو تو اس شہرت میں حرمت آگئی اور خود لکھو نے بھی لکھا ہی کہ تم سائبہ وغیرہ اپنے اوپر حرام
تے ہووہ حرام نہیں پس جب فقط شہرت دینے کو ساتھ حیوان کی حرمت ثابت ہوتی تو پھر اُن جیوانوں کو اللہ تعالی حرام فرماتا پس شہرت زندہ
جانور کو حرام کرنا قرآن کے خلاف عمل کرنا ہے مگر جب تقرب کی نیت سے یعنی غیر اللہ تو اوس ذبیحہ کا اجر اور ثواب حاصل کرنے کی نیت سے
ذبح کرے یا واسطے تعظیم جنوں وغیرہ ارواح خبیثہ کے تو پھر حرام ہو جائیگا اور جو جانور کسی کافر نے دیوی یا بتوں وغیرہ کی نذر کیا اور پھر وہ
کسی مسلمان کی ملک ہو گیا تو اوسکا ذبح کیا ہوا حلال ہے اور اولیاء اللہ کی نذر کے جانور کی تاویل کی جاتی ہے کہ نذر کرنیوالی کی نیت اس سے
ثواب پہونچانا ہے بزرگ کی روح کو نہ نذر حقیقی جو وہ عبادت ہی پس جس قسم کی نذر مولوی اسمٰعیل دہلوی نے بھی اپنی کتاب صراط مستقیم میں

جاں وقت اُنہاں دا گذری پچھوں دوجیاں رب لیاوے | یا وقت مقرر موت نہ ودھی نہ گھٹے وقت پر آوی

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ
فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

ای بیٹو آدم کے اگر آویں تمہاری پاس پیغمبر تم میں سے بیان کریں اوپر تمہاری نشانیاں میری پس جو کوئی پرہیزگاری کری اور نیکی کری پس نہیں ڈر اوپر اون کے اور نہ وہ غمگین ہونگے اور جنہوں نے جھٹلایا نشانیوں ہماری کو اور تکبر کیا اون سے یہ لوگ رہنے والے ہیں آگ کے وہ بیچ اوسکے ہمیش رہنے والے

ای آدم بیٹو جاں تساں پاک رسول اساڈی آون | نشانیاں ساڈیاں اوپر تساڈی کرن بیان سناون
جو سنگ تعلیم تنہاندے متقی تے صالح بن جائے | ناہ اوہ غمگین ہوون اتے ناہ کوئی خوف اونہاں تے آئے
تے جنہاں جھوٹھایاں آتیاں ساڈیاں کیا تکبر نالے | اوہو دوزخ والے اوسوچ نت رہن بدحالے
سعادتمنداں پیغمبراں دے حکم تمام منائے | تے کمبختاں انکار کمایا راہ شیطان سدھائے
پچھے ڈر تعلیم ہک عجب قصے دل رغبت دتی | تا فکر کری ہر کوئی اگلی جویں آیت نازل کیتی

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ
نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا
اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا
عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝ قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ
مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ۭ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ
اُخْتَهَا ۭ حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ
رَبَّنَا هٰٓؤُلَاۗءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۙ قَالَ لِكُلٍّ

ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَقَالَتْ اُولٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ
لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝ ع

پس کون شخص ہی بہت ظالم اوس شخص سی کہ باندھ لیوی اوپر اللہ کے جھوٹھ یا جھٹلاوی نشانیوں اوسکی کو یہ لوگ پہونچے گا اونکو حصہ اون کا لکھے میں سے یہاں تلک کہ جب آوینگے اونکی پاس بھیجے ہوی ہمارے قبض کرتے ہوئے اونکو کہیں گے کہاں ہیں جنکو تھے تم پکارتے سوائے خدا کے کہیں گے کھوئے گئے ہمسے اور گواہی دینگے اوپر جانوں اپنی کے یہ کہ وہ تھے کافر کہیگا داخل ہو بیچ اُن جماعتونکے کہ تحقیق گذری ہیں پہلے تمسی جنوں سے اور آدمیوں سے بیچ آگ کے جب داخل ہوگی ایک جماعت لعنت کریگی بہن اپنی کو یہاں تک کہ جب مل جاوینگی بیچ اوسکے سب کہیں گے پچھلے اونکے واسطے اگلوں کے ای رب ہمارے اُنہوں نے گمراہ کیا تھا ہمکو پس دی اونکو عذاب دُگنا آگ سے کہیگا واسطے ہر ایک کے دوگنا ہے ولیکن نہیں جانتے تم اور کہا اگلوں اونکی نے واسطے پچھلوں کے پس نہ ہو واسطے تمہارے اوپر ہماری زیادتی پس چکھو عذاب کو بسبب اسکی کہ تھے تم کماتے۔

پھر کیہڑا اوستھیں ظالم وہدہ جو بنھے جھوٹھ خدا تے
یا آیتاں اوس جھوٹھاوی صدق نہ لیاوی راہ ہدا تے

ایہ لوک[1] اونہاں پہونچی لوح محفوظوں حصہ اونہاں جو آیا
جو رنج عذاب اونہاں لیکھ یا تنہا نامیاں لیکھ لکھایا

تا جد[2] اونہاں پاس فرشتے جاناں کڈھن آون
کہن کتھی اوہ[3] جنہاں پوجیندی اللہ باجھ الاون

اوہ بُت اسانتھیں غائب ہوئی اساں وساون ناہیں
تے دین گواہی خود جاناں تے کافر پئے کوراہیں

فرماوی رب وڑو تسیں ہن وچہ اونہاں اہل انکاراں
جو پہل تسانتھیں گذری جن انساناں تھیں وچہ ناراں

جاں وڑسی[4] ہک اُمت لعنت ٹول دوجی نوں کرسی
تا جد ملن ہکٹھے اُسوچہ دوزخ سب تھیں بھرسی

آکھن پچھلیاں پہلیاں[5] تا سانوں اونہاں بھولایا
پس دیہہ سخت عذاب دوزخ تھیں دوناں اونہاں خدایا

فرماسی رب ہر نوں دونا پر تساں علم نہ آیا
تے اگلے کہن پچھلیاں تساں نہ ودھ اسا تھیں پایا

پس چکھو دکھ اوس بدلی جو تسیں آہی کسب کماندے
تے انساناں تھیں جن مقدم وچہ قرآن جو پاندے

ایہ اس کارن رب نے انساناں تھیں مُہری جن اوپائی
اوہ کجہ[6] کافر کجہ مومن پھر جاں کافر غالب آئے

تا رب فرشتیاں دا ہک لشکر بھیجیا طرف جناندے
سردار تنہاں ابلیس جناندیاں بیخاں پکڑ اوڈاندے

[1] جو کہ جھوٹھ کے طومار باندھنے والے اور جھٹلانے والے ہیں ۱۲ رؤفی [2] ملک الموت اور اوسکی ہمراہی فرشتے جو اُنکے روح قبض کرتے ہوں ۱۲ رؤفی [3] یعنی اب بُت عذاب کو تم سے دور کریں ۱۲ رؤفی [4] مراد اُمت سے ایک قسم کے لوگ ہیں جیسا کہ یہود اور نصاریٰ کو لعنت اور بددعا کرینگے ۱۲ خلاصہ [5] اضلوا یعنی ہم اگلے گمراہوں کی تقلید کرنے سے گمراہ ہوئے۔ پس اونپر دوگنا عذاب ہی۔ ایک بہکانے کا اور دوسرا اونکی نافرمانی کا ۱۲ [6] تاکہ وہ مومنوں پر غالب آئے ۱۲ محمد لطیف شاہ حلوائی عفی اللہ عنہ

Marfat.com

پھیر آدم رب بنایا اُنھیں تس اولاد اوپائی
جاں کل زمانیاں دلوچہ دودو ٹولے ہوندی آئے
تے مومن اہل جنت اجگ آئے رہیا طریقہ جاری
تے لگے کہن پچھلیاں کفراں نکو جیسا آہیں

کوئی کافر مثل قابیل ہو مومن کوئی ہابیل صفائی
ہک کافر ہک مومن کافر اہل النار بنائے
جاں اسد کوئی نہ کہسی قیامت ہوسی تم خواری
نہ تساں بزرگی جو تخفیف عذاب ہووے تساں تائیں

إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ
السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ۚ
وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ

تحقیق جن لوگوں نے جھٹلایا نشانیوں ہماری کو اور تکبر کیا اون سے نہ کھولے جاویں گے واسطے اون کے دروازے آسمان کے اور نہ داخل ہونگے بہشت میں یہانتک کہ داخل ہو جاوے اونٹ بیچ ناکے سوئی کے اور اسی طرح سزا دیتے ہیں ہم گنہ گاروں کو

جو آیتاں ساڈیاں جھٹلاون اتے اشکار کیا ہے
نہ وڑن جنت جد لگ وچہ سوئی دے اوٹھ نہ آوے
جاں کافر مرن اونہاں کارن در آسمان نہوں کھلاوے
بلکہ سجین مکان جو ایہی تلے ستاں سیاندے
تے موسٹ ہے اوہ احمال کارن کھلدی در آسماناں
جویں لگے سوئی وچوں اوٹھ لنگھن ہے مشکل آیا
جاں موت کافر دی آوی سیاہ رنگ ملک لہن آسمانوں
پس آکھے نکل روح خبیثا جانب غضب عذاباں
تس رگ رگ تھیں گھٹ پٹھیاں ملک وچھ بدبو کفن ٹکاندے
اوہ کہن ایہہ کون کمینہ جیس دی ایہہ بدبو سیوے

نہ دروازے آسمان اوہناندے کارن کھولے جاندے
تے ایویں ناں ایہناں دا دینی جو جو جرم کماوے
جو روح اتے اعمال تنہاں جد جاون طرف سماوے
اتھ عمل اتے روح کفاراں گھد بوچہ قرآن جو پاندے
اول علیین مکان جو اپہ ستویں فلک ٹکانا
تو ایں کفار انداجنت جاون مشکل
دوالا اوسے پہنچ اتے ملک الموت سر تے جاوں
تس تھیں روح پہ کملے پیرے سکے سخت عذاباں
لیجاون اول فلک اگوں جو ملن گروہ ملکاندے
تا ملک کہن ایہہ پت فلانے نام فلان سدیوی

لہ یعنی تابعداری کرنے سے اُس چیز کی جو نازل ہوئی ہے طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکبر کرتے ہیں علماء انی
لہ یعنی یہ کیتیں اعمال قبولیت اونکو نصیب نہ ہوگی ۱۲ خلاصہ تفسیر ۳ کفار کے اعمال نامے اور ان کی روحوں کے واسطے
دعا سے نہیں کھولے جاتے بلکہ اونکو بہشت سجین کے مکان میں جو ساتوں زمینوں کے نیچے ہے لیجاتے ہیں اور بیر
اور اعمال اور دعائیں مومنوں کی آسمانوں پر علیین میں لے جاتے ہیں جو کہ ساتویں آسمان پر ایک مکان ہے
کذا فی التفاسیر ۱۲

Marfat.com

آسمان پہلے تک لیویں ہر جا طعنے چھڑکاں کھاوے تا حکم ہووے سجّین کتاب اندر اس دا نام لکھا ہو مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ پڑھی نبی پھر آیت	نہ دروازہ آسمان کھلے اتھ آیت[1] نہ سناوے اوس روح[2] آسمانوں سُٹی جاوے دے منشوراں پاہو جس شرک کیتا اوہ گویا ڈگا فلکوں سخت نہایت

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک شخص انصاری کے جنازہ میں نکلے جب قبر تک پہونچے تو ہنوز قبر کھودی نہ گئی تھی پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر چڑیاں ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک چھڑی تھی جس سے زمین پر چونکتے جاتے تھے پھر سر اُٹھا کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے عذاب قبر سے پناہ مانگو اسکو دو مرتبہ یا تین مرتبہ فرمایا پھر کہا کہ بندہ مومن جب دنیا سے جدا ہوتے اور آخرت کی طرف متوجہ ہونیکو ہوتا ہے تو آسمان سے ایسے ملائکہ جنکے چہرہ روشن گویا آفتاب ہیں جنت کے کفن اور حنوط جنت کے ساتھ لئے ہوئے اُس کی طرف مدنظر بیٹھتے ہیں پھر ملک الموت آکر اوسکے سرہانے بیٹھتا ہے پس کہتا ہے کہ ای نفس مطمئنہ اپنے پروردگار کی مغفرت و رضوان کی طرف نکل آ پس وہ روح پاکیزہ اس طرح سائل ہوتی ہے جیسے پانی کا قطرہ دہانہ مشک سے روان ہوکر نکل آتا ہے پس ملک الموت فرشتہ اسکو لیکر پلک مارتے اپنے ہاتھ میں نہیں رکھتے حتّٰی کہ اوسکو اسی کفن اور حنوط میں رکھ دیتے ہیں پس اس سے نہایت پاکیزہ خوشبو نکلتی ہے جیسے روئی زمین پر آکر نہایت عمدہ مشک پایا جاوے پس اوسکو اوپر چڑھا لیجاتے ہیں اور جس گروہ ملائکہ پر گذرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ کیا خوب روح پاکیزہ خوشبو دار ہے تو جواب دیتے ہیں کہ فلان بن فلاں کی روح ہے اسکا بہت اچھا نام لیتے ہیں جس سے وہ دنیا میں پکارا جاتا ہے یہانتک کہ اوسکو آسمان دنیا تک لیجاتے ہیں اور دروازہ کھلواتے ہیں پس دروازہ کھولدیا جاتا ہے پس ہر آسمان کے مقرب فرشتے دوسرے آسمان تک اُسکے ساتھ ہو جاتے ہیں یہانتک کہ ساتویں آسمان تک پہنچتے ہیں پس اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میرے بندے کا نام دفتر علیّین میں لکھو اور زمین کی طرف اعادہ کرو کیونکہ میں نے اُسی سے اُنکو پیدا کیا اور اُسی میں لوٹاؤنگا اور اُسی سے دوبارہ اُٹھاؤنگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکی روح اعادہ کیجاتی ہے پس دو فرشتے آکر اوسکو بٹھلاتے ہیں اور اُس سے کہتے ہیں کہ کون تیرا پروردگار ہے وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے پھر دونوں کہتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے کہ اسلام میرا دین ہے پھر کہتے ہیں کہ یہ کون مرد ہے جو تم میں مبعوث ہوا ہے وہ کہتا ہے کہ وہ محمد رسول اللہ ہے صلی اللہ علیہ وسلم اس سے دونوں کہتے ہیں کہ تیرا علم کیا ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے کتاب الٰہی کو پڑھا اور اُسپر ایمان لایا اور

[1] لا تفتح لهم ابواب الایه [2] کہا سدی نے کافر کی روح فرشتے آسمان کی طرف اُچھالتے ہیں پس اوپر سے زمین کی طرف پھینک دیتے ہیں اسی طرح مکرر سہ کرر کرتے ہیں ۱۲ خلاصۃ التفاسیر

Marfat.com

اوسکو سچ مانا پس آسمان سے پکارنیوالا پکارتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا جنت سے اُسکے واسطے فرش کرو اور جنت سے اُسکو لباس پہناؤ اور جنت کی طرف اُسکا دروازہ کھولدو پس اوسکو جنت کی خوشبو و طیب آتی ہے اور قبر اوسکے واسطے کشادہ ہو جاتی ہے بقدر درازی نظر کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکے پاس ایک مرد خوبصورت خوش لباس آتا ہے جس سے خوشبو چلی آتی ہے اور کہتا ہے کہ بشارت ہو تجکو مسرور کرنیوالی آج وہ دن ہے کہ جس کا تجکو وعدہ دیا جاتا تھا وہ اُس سے کہیگا تو کون ہے کہ تیرے چہرے سے آج بھلائی آتی معلوم ہوتی ہے وہ کہتا ہے کہ میں تیرا عمل ہوں پس بندہ مومن کہیگا اے پروردگار قیامت قائم کر اے پروردگار قیامت قائم فرما تاکہ میں اپنے اہل و عیال کی طرف لوٹ جاؤں بندہ کافر جب دنیا سے منقطع اور آخرت کی طرف راجع ہوتا ہے تو آسمان سے ملائکہ اُترتے ہیں جنکے چہرے سیاہ ہوتے ہیں اور اُن کے ساتھ مسوح ہوتے ہیں پس درازی نظر کی دوری پر بیٹھتے ہیں پھر ملک الموت آکر اس کافر کے سرہانے بیٹھتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے نفس خبیث نکل طرف خشم الٰہی اور اوسکے غضب کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ روح اوسکے جسم میں دوڑی ہوئی چھپتی پھرتی ہے اور ملک الموت اوسکو کھینچ لیتا ہے جیسے صوف مبلول سے سفود کھینچا جاتا ہے پس اوسکو پکڑ لیتا ہے اور پلک مارتے دیر نہیں ہوتی کہ اوسکو اسی مسوح میں کر دیتے ہیں اور اس سے سخت بدبو جیسے نہایت سڑے ہوئے مردار میں سے روئے زمین پر پائی جاوے نکلتی ہے پس اوسکو آسمان کو چڑھائے جاتے ہیں اور کسی گروہ ملائکہ پر نہیں گذرتے مگر وہ کہتے ہیں کہ یہ کیا خبیث روح ہے پس جواب دیتے ہیں کہ یہ فلان بن فلان ہے اس کا نہایت قبیح نام لیتے ہیں جس سے وہ دنیا میں پکارا جاتا تھا پھر جاکر اوسکے واسطے آسمان کا دروازہ کھلواتے ہیں مگر دروازہ نہیں کھولا جاتا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا قولہ تعالیٰ لا تفتح لهم ابواب السماء ولا [illegible] الجنة حتى يلج الجمل في سم الخياط پس اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اسکا [illegible] زمین کے نیچے پس اوسکی روح مطروح کر دی جاتی ہے پھر آپ نے پڑھا ومن يشرك بالله فكانما خر من السماء فتخطفه الطير او تهوي به الريح في مكان سحيق پس اوسکے جسم میں اعادہ کی جاتی ہے اور دو فرشتے اوسکے پاس آتے ہیں اور بٹھلا کر اوس سے کہتے ہیں کہ تیرا پروردگار کون ہے وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا کہتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے کہ ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا پھر کہتے ہیں کہ یہ شخص کون ہے جو تم میں مبعوث کیا گیا تو کہتا ہے کہ ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا پس آسمان سے پکارنیوالا پکارتا ہے کہ یہ جھوٹ بولا اسکے واسطے آگ سے فرش کرو اور دوزخ کی طرف دروازہ کھول دو پس دوزخ کی گرمی و سموم سے اسکی طرف پہنچتی ہے اور قبر اوسپر نہایت تنگ ہوتی ہے یہانتک کہ اوسکی پسلیاں ادھر کی ادھر نکل جاتی ہیں

اور ایک بدشکل اور خراب کپڑے پہنے بدبودار آدمی اُسکے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ بشارت ہو تجکو ایسی چیز سے جو تجکو غمگین کریگی آج تیرا وہی دن ہے جس سے تو ڈرایا جاتا تھا اور وعید کیا گیا تھا کہیگا تو کون ہے کہ تیرے چہرے سے بُرائی کے آثار ظاہر ہیں وہ کہیگا کہ میں تیرا خبیث عمل ہوں تب دعائیں مانگیگا کہ پروردگار قیامت نہ قائم کیجیو رواہ النسائی وابن ماجہ وابن جریر کذا ردّاہ ھؤلاء باسنادھم الی ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عذاب قبر کے بارہ میں احادیث متواترہ ہیں حتی کہ منکر اوسکا غیر مأوّل ہو تو کافر ہے اور واضح ہو کہ اس حدیث میں ملائکہ کا آنا اپنی حقیقت پر ہے اور ارواح مومن کی خوشبو اور نیز روح کافر کی بدبو اپنی حقیقت پر ہے اور لباس جنت اور مسوح کا بیان تفہیم ہے اور اونکی حقیقت معلوم نہیں ہے ہاں اسقدر معلوم ہے کہ ایسا ہی ہوگا اور جو شخص اسمیں استبعاد کرتا ہے وہ احمق ہے کہ بلا وجہ کہتا ہے کہ عقل سے بعید ہے پس اگر بلا دلیل اس احمق کی عقل سے بعید ہے تو علماء عقلا کی عقل صحیح سے موافق ہے اور حدیث سے لا تفتح مجہول از فتح کی قرأت ظاہر ہوتی ہے اور تفتیح تفعیل بھی ہو سکتا ہے فافہم پھر واضح ہو کہ مقامات علیین وسجین واقعی موجود ہیں اور زیر سن طبقہ زمین بیان ہے حقیقی حالت کا جیسے دوزخ و بہشت موجود ہیں اور وہ آنکھوں سے پوشیدہ ہیں اور نیز مُردوں پر عذاب ہوتا ہے اور اونکی گریہ وزاری کو تمام مخلوق سُنتی ہے سوائے جن و انسان کے جو امتحان میں رکھے گئے ہیں پس اگر امر ظاہر نظر آوے تو امتحان باقی نہ رہے پس جس شخص نے زعم کیا کہ زمین گول ہے تو امریکہ والوں کے واسطے سجین اس طبقہ عتیق سے متصل ہوگا اور طبقہ عتیق والوں کا سجین امریکہ سے متصل ہوگا پس تیرا زعم بر تقدیر تسلیم اس امر کے کہ زمین گول ہے تاہم جہالت ہے اور جہالت کا منشا یہ ہے کہ اُسنے امر عذاب و ثواب کو اپنے گھر کے چولھے چکی کی مانند اپنی حس میں جلتا و چلتا تصور کیا حالانکہ مترجم نے بارہا بدلایل اس امر پر تنبیہ کردی کہ بندہ کے افعال و اسکے لواحق و متعلقات کا مدار تو محسوسات پر ہے اور تصدیق و امور غیب و عذاب و ثواب کا مآل غیر محسوس پر ہے اور یہ عجیب حکمت الٰہی ہے کہ جس کو ان اُمور میں سے کسی امر میں استبعاد ہو اسکی نظیر خود آفاق یا اس کے نفس میں موجود پاویگا پس اگرچہ صفت میں فرق ہو پس محض اسکا استبعاد کرنا بدون دلیل کے جہالت ہے جیسے کسی جاہل کے سامنے کہا جاوے کہ میری دو فٹ لمبی اور ڈیڑھ فٹ چوڑی کتاب کے چار صفحہ زید اپنی انگوٹھی کے نگینہ پر اوتار لے تو وہ نہایت بعید جانیگا حالانکہ جو جانتے ہیں کہ فوٹو گراف کے عکس سے بخوبی آسکتے ہیں اور وہ دوربین سے پڑھے جاسکتے ہیں۔ وہ کبھی نہیں جانیگے پس اس احمق کا مستبعد جاننا اس کی جہالت سے ہے اور یہاں زیادہ تفصیل کی حاجت نہیں ہے کیونکہ خارج از بحث ہے

تے روح مومن دا عزت حرمت نال ملک لیجانے		طرف آسمان کھلن دروازے ملک مبارک دیندے

Marfat.com

ہر ملک جو رحمت پاوی اُسدی خوشبو کھلّر جاوے
پھر وچ حضور خدا دی اوس بندی نوں کیتا جاوی

بعد عنایت فضل کرامت ہووی حکم خدا دا
اِس طرف زمین لیجا ہو جو ایہ خاکوں ہویا ہویدا

پھر اوسی مٹیوں روز حشر دی اوسنوں اسیں اُٹھاواں
وچہ دُر منثور حدیثاں آیاں مومن شان اوچاواں

کل روحاں بھلیاں بُریاں جسیاں نال تعلق آون
روحاں[1] ہووے عذاب اتی جُسّی اوتھیں رنج اُٹھاون

جویں سورج فلک چہارم نور اوس طرف زمین دی تھیوے
تویں روح بھاویں سجّین جُسّہ جتھ ہووے دکھ چکھیوے

اتے مومن اہل گناہاں دے روح سنہ زمین آسمانے
یا وچہ ہور اتے بعض فنا قبر وچہ بند ہویا نے

پھر نال دُعائیں پچھلیاں زندیاں چڑہدی ول آسمانے
نال مدد حسنات رہا ہو پہونچے اصل ٹکانے

اشارات

آیتاں نیک خلق آداب جو گھلّیاں رب انبیاواں
کرامتاں علم لدنی ظاہر جو پاسوں اولیاواں

قبول کرن تھیں منہ پھیریا جنہاں کبر تکبر راہوں
نہ دلدی دروازی اونہاں کھلس طرف حضور اصلاحوں

نہ جنت قرب وصال اندر اوہ داخل ہون کداہیں
متکبر نفس نہ وچہ طریقت پھڑدے ہین اصلاحیں

جاں پاک سلامت نفس تا ہویا ٹھیک آرام اوستائیں
ارفعی الی ربّک اکھواون دی لایق ہووے تا ہیں

یعنی نفس جدوں لگ وانگوں اوٹھ اُچّا متکبّر
تد لگ وڑن نہ فائق ہووے باغ حقیقت اندر

جاں تابعداری شرع اُتے کر ادب طریقت پیاری
اتی خود صفتاں سب دور کری دتے توڑ تعلق ساری

جامے وانگ نفس نوں کٹے دھووے وار ہزاراں
ریاضت والیاں پتھراں اُتے سر بھنے ہر واراں

تا وچہ فنا سوراخ سوئی دی داخل ہو کے پیارے
پہونچے وچ بہشت بقا دی قرب ملے دربارے

پاک ضعیفاں جاناں تے جو ایہن ظلم کماندے
اتھیں انیویں بدلہ دیندی ہاں اونہاں روح البیان[2] ماندے

جاں ذکر خلود النار کفاراں کارن رب فرمایا
تا اگلی آیت وچہ تنہاں فرش لحاف [illegible]

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ز

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ

[1] یعنی کفار کی روحوں کو عذاب ہوتا ہے اور جسموں کو دکھ اور عذاب پہونچتا ہے ۱۲ محمد لطیف شاہ حلوائی ۱۲

[2] یعنی اللہ تعالیٰ نے اولیاء عظام کے ہاتھوں وہ چیزیں ظاہر فرمائی ہیں ۱۲ روح البیان یعنی جس طریقے سے نفس امّارہ تربیت حاصل کرتا ہے ۱۲ [3] جس طریق کے ساتھ نفس امّارہ تربیت حاصل کرتا ہے ۱۲ روح البیان

Marfat.com

مِّنْ غِلٍّ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ
هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ
جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَنُوْدُوْۤا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

واسطے اُنکے دوزخ سی بچھونا ہی اور اوپر اُنکے سے بالاپوش ہیں اور اسی طرح جزا دیتی ہیں ہم ظالمونکو اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے نہیں تکلیف دیتی ہم کسی کو مگر طاقت اوسکی پر یہ لوگ رہنی والی ہیں بہشت کی وہ بیچ اوسکی ہمیشہ رہنی والے ہیں اور کھینچ لیا ہمنے جو کچھ کہ تھا بیچ سینوں اونکے کے تھا ناخوشی سے چلتی ہیں نیچے اونکے نہریں اور کہا اُنہوں نے سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جسنے کہ ہدایت کیا ہمکو طرف اُسکی اور نہ تھے ہم کہ راہ پاویں اگر نہ راہ دکھاتا ہمکو اللہ البتہ تحقیق آئے تھے پیغمبر پروردگار ہمارے سے ساتھ حق کے اور پکاری جاوینگے کہ یہ ہے بہشت وارث کئے گئے ہو تم اوسکے بسبب اسکے کہ تھے تم کرتے .....

تلے کفاراں فرش آتش دی لحاف اوپر اگ والے
تے جیہڑی لوکی مومن ہوئی نیک اعمال کمائی
نہراں وگن تلے جنہاں کینی سینیوں جنہاں ہٹائی
اتے کہن اللہ نوں حمد اسنوں جس جنت راہ وکھائی
ٹھیک پیغمبر رب ساڈی دے سچا دین لیائے
مہاد وچھاوناں اتے غواش اُتوں شئے کجن والی
ہک اوپر ہک تلے اوپر دے تلے دبائی جاوے
جاں مومناں ملی خلاصی تا ہک پل تے روکی جاون
تا بالکل پاک مصفیٰ ہوکے داخل جنت ہوسن
رکھ ویکھن در جنت دی ہک تلے جد ہے دو نہراں
شراب طہور اس نام اتے وچہ دوجے غسل بجاون
علی کہیا ایہ آیت حق اساں اہل بدر دیاں آئی

تے اینویں ہاں اسیں بدلہ دیندی کرن جو ظلم رزالے
اوہ لوگ بہشتی جنت اندر ایہن نت وسائے
اسیں نفس کسی تکلیف[1] نہ دیندی مگر جو طاقت پائی
نہ پاندی اسیں ہدایت جی ناہ راہ ولے رب لائی
اکھیوے ایہہ تساں جنت ورثہ پاروں نیک کمائی
وچہ قبر کافر دو تختیاں اگدیاں ہوون قہر کمالی
تے تلوی کھچی جاوے اندر در منثور لیاوے
جو دوزخ جنت سنہ[2] اتھ آپسو چہ صفائی لیاون
سُدی کہیا جاں طرف جنت دی اہل جنت دے ٹرسن
ہک نہروں پیندیاں حسد عداوت کینے ونجن زہراں
اوستھیں[3] تر و تازی ہو جسم جنت لائق ہو جاون
بھی فرمایا شیر خدا دے میں اُمید رکھائی

[1] مؤلف خلاصۃ التفاسیر نے ترجمہ محاورہ کے مطابق آگے پیچھے کیا ہے اور فقیر نے بھی اسی طرح کیا ہے ۱۲ حلوائی [2] یعنی ایکدوسرے سے بدلہ لینگے ۱۲ [3] اور ناز و نعمت کی خوشی حاصل ہوگی۔ پھر نہ کبھی میلے ہونگے اور نہ بال اُگیں گے ۱۲ خلاصہ

جو علیؓ عثمانؓ اتے طلحہؓ زبیرؓ اسدے مصداق تمامی
تے لاتکلف[1] جملہ معترضہ ہویا بیان گرامی

ابو ہریرہؓ کنوں روایت شاہ رسلؐ فرماوے
جو ہر جنتی نوں دوزخ وچہ تس نظر ٹکا نہ آوے

جاں جانی بُری ٹکانیوں مینوں خالق پاک بچایا
تا حمد الٰہی کرسی پاروں شکر وڈے فرمایا

تے دوزخی جنت وچ گھر اپنا دیکھے حسرت کھاوے
پھر شاہ رسلؐ تھیں مسلم دیوچہ صحیح روایت لیاوی

جو حضرتؐ آکھیا روز قیامت کرن آواز منادی
ہُن جنت وچ رہو نت سلامت باہجہ ضرر بربادی

زندہ رہو ہمیشہ کدی نہ آوے موت تسانوں
رہو جوان نہ بڈھے ہو سو نعمت ناز جنابوں

میراث کہیا جنت اس جہت جو فضلوں محض تھے آئی
جویں میراث ملی وچہ دنیا ویکھ معانیوں بھائی

بھی معتزلہ دا اس آئت وچہ رد خدا فرمائی
جو کہن کفر گمراہی نہیں ارادے نال الٰہی

یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ وچہ قرآن دساوے
جس چاہے کرے ہدایت جس چاہی گمراہ بناوے

وما کنا لنهتدی لولا ان هدٰنا الله اہل النار بولاری
لولا هدٰنا لهدینکم ہو سن اہل النار بولاری

تے فبما اغویتنی کہیا آہا شیطان رذالے
مذہب انہاں مخالف سب دے ویکھ مدارک چالے

بلالؓ تائیں فرمایا حضرت سرور جن انساناں
جو کھڑک تیری جتیاں وچ جنت سنوئم کل مکاناں

وچہ ہر حالت مُہری مُہری ہویوں کویں بلالاؓ
کیتی عرض وضو کر پڑہاں دو نفل ہمیش کمالا

فرمایا میں جانا[2] تدہ اس عملوں ایہ کرامت
کجہ[3] عمل چھوٹیری ہن جنہاں پاروں حاصل وڈی سعادت

جاں اطمینان آراموں وسن مومن وچہ بہشتاں
تا دوزخ والیاں کہن جویں وچہ آیت اگاں نوشتاں

تنہاں دوزخ فرش مجاہدی ریاضت لحاف امروں[4] ایہ آیا
جو نفس مخالف ہون اتے مارن حرص ہوا دا پایا

جنہاں قرب سجن دا پایا اوہ نت ذوق وصال اٹھاون
اساں صاف کیتے تنہاں سینے نوروں کینہ نفس نہ لیاون

وَنَادٰٓی اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا
حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالُوْا نَعَمْ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ
بَیْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ۙ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ

[1] یعنی جو ایمان اور عمل کے مدارج جدا جدا ہیں اور انسان فہم اور قوت میں برابر نہ تھے اسواسطے تسلی فرمائی کہ حساب اور مواخذہ ہر شخص کو اوسکی طاقت کے موافق ہوگا نہ کم اور نہ زیادہ جیسے علما کو ایمان مفصل پوچھا جاویگا اور عوام کو کلمہ طیب ہی کافی ہوگا علما کو معانی کا سمجھنا اور اہل باطن کو حضور دل نماز میں لائق ہے اور عوام کو حفظ رکھنا اور نماز کی شرائط کا ادا کرنا ہی کافی ہے زیادہ اس سے معاف ہے یہ لاتکلف نفسا الا وسعہا جملہ معترضہ کی تفسیر ہے ۱۲ خلاصۃ التفاسیر [2] اسی طرح راستہ سے کسی موذی چیز کو ہٹانا اور صلہ رحم والوں پر خرچ کرنا اور گھر کے شرفا میں سے کسی کو تحفہ دینا ۱۲ روح البیان [3] بعض اوقات عمل کرنے سے بہت ثواب ملتے ہیں جیسے رمضان اور لیلۃ القدر اور ذی الحجہ کے دس دن اور عاشورہ کے دس دن یہ بزرگ وقت ۱۲

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ

اور پکاریںگے رہنے والے جنت کے رہنے والے دوزخ والوں کو یہ کہ تحقیق پایا ہمنے جو کچھ وعدہ کیا ہمکو رب ہمارے نے سچ پس کیا پایا تمنے بھی جو کچھ وعدہ دیا تھا پروردگار تمہارے نے سچ کہیںگے ہاں پس پکاریگا ایک پکارنیوالا درمیان اونکے یہ کہ لعنت خدا کی اوپر ظالموں کے جو لوگ کہ بند کرتے ہیں راہ خدا کے سے اور چاہتے ہیں واسطے اوسکے کجی اور وہ لوگ ساتھ آخرت کے کافر ہیں

اتے جنتی کہن جہنمیاں جو وعدے رب اساں کیتے
اوہ ٹھیک تساں بھی پائے کہن پائے سچ سب نوشتہ
ہے لعنت ربدی ظالماں دے جو ٹھلدے راہ اللہوں
جنہاں رحمت جنت پائی اوہ محروماں کرن نہ ائیں
کیا تساں جو وعدہ دوری بعد سجن دے قریوں آیا
پھر غرت عظمت نال موذن کرے پوکار عیانی
جنہاں رب نے ملنے والی راہوں ہٹکیا سالک تائیں
تے سالک نسی جنہیں صفتیں راہ خدا دیوں پیارے
یا طلب کرن سنگ دنیا تے جو شئے دنیا وچہ آئی

اوہ درست پائے اساں کیا جو وعدہ رب ستاں کیتے
بھی کرے پکار پکارن والا اوہناں وچہ فرشتہ
تے جاہن ڈنگے راہ حق تھیں سنگ قیامت منکر آہوں
جو وعدہ قرب سجن دا سی سو پایا حق اسائیں
کیا اوہ ٹھیک پائے جی آکھن سب کجھ حق وسایا
ظالماں ربدی لعنت شئے جنہاں رکھے غیر ٹکانے
یا دل اتے روح نوں اس فیضانوں رکھیا بند اوہنائیں
اوہ بری اوصاف نفس امارہ سالک دے راہ مارے
اتے فنا فی اللہ ہوون تھیں کرن انکار اوہ واہی

وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۚ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ۝ وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ع ۵

اور درمیان اونکے ایک پردہ ہوگا اور اوپر اعراف کے مرد ہونگے پہچانتے ہیں ہر ایک کو چہرے اونکے سے اور پکاریںگے رہنے والے بہشت کے کو کہ سلامتی ہے اوپر تمہارے وہ ابھی نہ داخل کئے گئے بہشت میں اور وہ امید رکھتے ہیں اور جب پھیری جاتی ہیں نظریں اونکی طرف رہنے والوں آگ کے کہتے ہیں ای رب ہمارے مت کر ہمکو ساتھ قوم ظالموں کے۔

تے جنت دوزخ والیاں منہ ہک پردہ ہوگ حجابوں
اعراف اُپر کجھ لوگ پچھانن ہر نوں چہر صوابوں

Marfat.com

تے جنت والیاں تائیں کہن سلام علیک پوکاروں
اتی جنت وچ ڈرن ڈاکرسن طمع امید غفاروں

تے جد پھرن اونہاندیاں نظراں دوزخیاندے پاسے
تا کہن ربا سنگ قوم ظالم دی ناہ کراساں نراسے

حجاب[1] دیوار جو پل تے ہوسی ہردو فرقیاں پیارے
قرآن مجید اندر رب جسدی بابت حال نتاری

نام[2] اعراف ہک پردیاں ناریاں جنتیاں سنہ الاون
اتھ لوگ ہوسن کجھ دوہاں فرقیاں خوب پچھانن پاون

اوس[3] جاہگہ اوہ لوگ ہوسن جنہاں نیکی بدی برابر
دوجا ٹول شہیداں حکم عدولیوں رہے جو قاصر

جسدی نیکی ہک زیادہ اوہ بھی جنت جاوے
جس دی بدی زیادہ ہک اوہ دوزخ طرف سدہاوی

تریجا ٹول گناہ چھوٹی جنہاں ہوون کجھ کمائے
تے دنیا وچہ اونہاں کوئی رنج اجیہی ہون نہ پائے

جاں جنت ویکھن کہن السلام علیکم جنتیاں نوں
جاں ویکھن دوزخیاں ول آکھن ربا رکھ اسانوں

جنہاں بلائیں دکھاں پاروں اوہ گناہ جھڑ جاندے
اجیہی لوگ بھی دوزخ جنت دے سنہ ہون بتاندے

اوہ اہل قبلہ جنہاں کیتیاں ہوون سخت قبیح بریایاں
پنجویں ولد الزنا ایہہ سارے وچہ اعراف گواہیاں

دوجا قسم جو اعلےٰ درجیاں وچہ نہ لوکی آئے
انبیاء صدیق شہداء اتی صالح متقی عادل پائے

فقہاء فضلاء امت دے ایہ بھی اچیاں شاناں والے
تے جعفر علی حمزہ عباس اعراف موکل بھالے

اس کارن اتھ ٹھہرن تا جو جنتیاں دی تائیں
مبارک[4] دین اتے برآیاں دوزخیاں دے تائیں

تخصیص[5] رجال دا کلمہ عظمت مرداں جہت دسائی
نہیں تے مرد زناں سب کٹھے وچہ گناہاں آئے

جاں فیصلے بندیاں ہو جاون سب اہل اعراف الاوی
تساں نیکیاں دوزخ کنوں بچایا مگر گناہ جو آئے

اونہاں جنتوں روکیا[6] پس ہن جا ہو تسیں آزاد خدا دی
پھر ہک نہر اوپر آون جس نام حیات شفا دے

کنڈھے دونویں اوس جڑاؤ موتیاں نال تمامی
مٹی تس کستوری کنگریاں یاقوت گرامی

جاں اوس نہر وچہ نہاون تازہ سوہنی سبہ ہو جاسن
نورانی جویں تارا پر ہک متھے دل [illegible]

نیکیاں جنہاں زیادہ ہوون ملی اونہاں روشنائی
وچہ اوس روشنائی ترسن اگے سجے نور صفائی

جاں پہونچن پل تے اہل نفاقوں نور بجھاوے سائیں
اونہاں بہشتی کہن اونہاندی یارب نور گوائیں

---

[1] یعنی پلصراط منافقین اور مجرمین اور صالحین اور مومنین کے درمیان حائل ہوگی جس کی بابت فرمایا کہ باطن اوسکا جنت کی طرف اور ظاہر اسکا دوزخ کی طرف ہوگا اور اوسمیں ایک دروازہ ہے ۱۲ [2] اعراف جمع عرف یعنی بلند مکان اوسکا نام اعراف اسواسطے رکھا گیا کہ اعراف والے جنت والوں اور دوزخ والوں دونوں کو پہچانینگے پھر اکثر کے نزدیک اسمیں اختلاف ہے وہ وہی دیوار ہے جسکا ذکر کیا گیا ہے از روئے درمیان اور جدا کر دینے کے حجاب کے اور از روئے بلند ہونیکے اسکا نام اعراف ہے۔ درمنثور میں لکھا ہے کہ کہا سعد بن جبیر نے وہ ایک پہاڑ ہے اور بھی روایت ہے کہ وہ ایک جنگل ہے اونچے پہاڑ کی پشت پر اور کہا انس بن مالک نے کہ وہ دیوار ہے جنت کی ان سب کے دلائل تفسیر درمنثور اور ابن کثیر میں حدیثوں کے ساتھ موجود ہیں ۔ ۱۲ حلوائی [3] نیکیاں دوزخ میں داخل ہونے سے اور برائیاں بہشت میں داخل ہونے سے ۱۲ [4] یعنی دوزخیوں کو بد افعالی کا دکھائینگے ۱۲ خلاصہ فرمایا لاخوف علیہم ولاھم یحزنون پس معلوم ہوا کہ اعراف والے انسان ہیں ۱۲ [5] یعنی یہ فرمائیگا جاؤ تم بخشے گئے اور میرے آزاد کئے ہوئے ہو ۱۲ خلاصہ [6] پھر یہ لوگ جنت والوں کے بعد داخل ہونگے جنت میں ۱۲ کذا فی التفاسیر

Marfat.com

اہل اعراف اوہ نور نہ ضائع کرن اُمیداں سارے
جو نور سانوں ہی تاں اوہ اوتھے ہوسن منیل فلاحے
مسکین جنت دے اوہناں تائیں اہل جنت دے کہن
پھر ہوسی حکم منگو جو چاہو سو ستر جتھے ویہن لین
وچہ اہل جنت دے دوزخیاں دے ستر حجاب بنایا
ہر یک اوہناں دا صاحب اپنیوں پرے ویچہ آیا
اوہ حجاب اہی دل اوپر دل اعراف بلندی
مُوکل جنہدے عارف رب دے صاحب شان سوہندے
اوہ اذن آکھوں کرن تصرف یاری کل مریداں
جو ولی آدمی غیر آکھی مارن اوہناں پلیداں
سعید شقی ہر یک پچھانن چہریوں کنوں تنہاندے
جو نور فراست والا رب تھیں ہُن اوہ فضلوں پاندے
اتقوا من فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ تعالیٰ اخبراں سا ہوں
فراست مومن تھیں ڈرو اوہ ویکھے نور آلہوں
اوہ جنتیاں کہن سلام علیکم سنگ نصرت امداداں
نال اسباب تنہ کی تخلیہ تقلب انوار نویداں
بھی سنگ کات خیرات افادیاں سنگ مریداں یاراں
جو جہت دخول جنت اوہناں چیراں خاصیت اظہاراں
تے جنتی طالب طمع کریندے کارن جیہاں رجالاں
تا انوار شعاع اوہنادیوں روشن ہون کمالاں
تے چاں اوہ محروماں ول تکن ڈاہڈی غیرت لیاون
تے جاں اوہ محروماں ول تکن ڈاہڈی غیرت لیاون
استعداد پہلی جنہاں غیر ٹکانے رکھی خواراں
استعداد پہلی جنہاں غیر ٹکانے رکھی خواراں
جو ٹھیک کنجی ہر چیر اتے کنجی صبر ہے جنت والی
جو ٹھیک کنجی ہر چیر اتے کنجی صبر ہے جنت والی
صبر کرن سنگ اوہناں میٹھن ہے سنگ ذمہ تعالیٰ
صبر کرن سنگ اوہناں میٹھن ہے سنگ ذمہ تعالیٰ

	حُبِ درویشاں کلید جنت است		دشمنِ ایشاں سزائے لعنت است
مثنوی	گر گدایاں طامع اند و زشت خو		در شکم خوراں تو صاحب دل مجو
	در تگِ دریا گہر یا سنگہا است		فخرہا اندر میانِ ننگہا است

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا مَآ
اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ
اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ

لہ یا طمع کرینگے وہ لوگ جو لا الہ الا اللہ پڑھتے تھے جب وہ اپنی میزان کے پلہ میں کلمہ طیب کو دیکھیں گے اور جان لینگے کہ اللہ تعالیٰ ذرہ بھر بھی ظلم نہیں کرتا اور اگر لاوے وہ کلمہ دونوں میں سے ایک پلہ میں تو البتہ پلہ بھاری ہو جائیگا ساتھ اوسکے اسلئے کہ وہ ترازو کا پلہ نہایت تک انصاف لئے ہے پس اوسکے عدل و کرم کا طمع کرینگے پس لا الہ الا اللہ پڑھنے والوں پر ضرور عنایت ہوگی یعنی اُنپر ایک ایسا ظاہر ہوگا پس ٹھہرینگے اُسجگہ جو حکم فرماویگا اللہ تعالیٰ جس طرح چاہیگا پھر اپنی رحمت سے اونکو جنت میں داخل کریگا اور یہہ اخیر عمدہ بہشتی ہونگے پس غسل کرینگے بیچ نہر حیات کے ۱۲ روح البیان نہر حیات کا ذکر متن میں ہے۔ ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ۔

Marfat.com

اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ

اور پکارینگے رہنے والے اعراف کے اُن مردونکو کہ پہچانتے ہیں اونکو ساتھ چہروں اونکے کے کہیں گے نہ کفایت کیا تم سے جمع تمہاری نے اور یہ کہ تھے تم تکبر کرتے آیا یہ لوگ جنپر قسم کھاتے تھے تم کہ نہ پہونچاویگا اونکو اللہ رحمت کہا گیا اونکو داخل ہو بہشت میں نہیں ڈر اوپر تمہارے اور نہ تم غمگین ہوگے + +

تے اہل اعراف پہچانن جنہاں علامت[1] چہرہاں راہاں
تنہاں کہن پوکار نہ کم آئی تساں مال عیال اتہاہاں

اوہ کبر ہنکار غرور جو آہے دنیا وچہ تسیں کردے
نہ اجدن اوس کیتے تساں کارن دوزخ ولوں پردے

کرن ملامت طعنے دیون لے لے نام کفاراں
ہُن مال اولاد غرور تکبر کتھ گیا تساں خواراں

تے مسکین ضعیف ایماناں والیاں حق الاندے
کیا ایہو اوہ لوک تسیں حق جنہاں قسماں کھاندے

جو رحمت ربدی اُپر اونہاندی پہونچے ناہ کداہیں
پھر اہل اعراف نوں حکم ہووے تسیں ڈرہو جنت جائیں

نہیں کوئی خوف تساں تے ناہ تسیں غم اندوہ اوٹھاؤ
ولید اتے ابوجہل جیہاں نوں آکھن تسیں عذاب اج پاؤ

اوہ سرکشیاں اتے مال اولاد غرور تساں جمعیت
اج کتھ گئی اتے اہل ایمان ضعیفاں خیر خیریت

سلمانؓ خبیبؓ بلالؓ حباب جیہے مسکین جو آہی
غریب دُکھی جنہاں کہندے دیکھو انہاں شان کیا ہے

ہک کہن جاں دوزخی طعنہ دیون اہل اعرافاں تائیں
تسیں آپ نہ جنت پہونچے پھر کیوں بولو حق اساہیں

تے قسماں کھان جو جنت وچہ ناہ وڑنا تسیں کداہیں
تا حکم ہووے تسیں جنت وڑہو سارو دلاں بلائیں

فخر تکبر مال اتے کثرت خادم مددگاراں
ایہ آیت کری مذمت سبہناں روح البیانوں ساراں

نہ منعم بمال از کسے بہتر است
خر ار جل اطلس بپوشد خر است

بدیں عقل و ہمت نخوانم کس است
وگر سیر دو صد غلام از پست

تکبر کند مرد حشمت پرست
نداند کہ حشمت بعلم اندر است

چو منعم کند سفلہ را روزگار
نہد بر دل تنگ درویش بار

چو بام بلندش رود خود پرست
کند بول و خاشاک بر بام پست

محبت مال تے فخر تکبر صفت نفس دی آئی
چاہیئے سالک صاف پاکیزہ کری نفس نوں چھائی

جو آہی دعا نبی دی خلق میرا کر بھلا الٰہی
تے انک لعلیٰ خلق عظیم نبی دی خلقوں صفت ایہائی

تے سنگ مسکین فقیراں حضرت آہی پیندی کھاندے
جاں لڑکیاں پاسوں لنگہدی پہلی تنہاں سلام الاندی

وچہ اصحاباں بہندے دسدے ہک جیہے سنگ یاراں
نہ کوئی پہچان کریندا جد لگ پچھے ناہ کوئی ساراں

[1] فرشتے اعراف والوں کے منہ دوزخ کی طرف کردیں گے اور دوزخیوں کو انکے سیاہ مونہوں اور کیری آنکھوں سے شناخت کرینگے اور اشارت اسکی پہلی آیت کے مابعد گذر چکی ہے ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ

Marfat.com

تے جیہڑا شخص بلاندا فرماندے میں حاضر آیا
تے حب نیکاں رکھن ٹھیک نشان سعادت آیا
تے مجلس کرن علماواں نرمی دلدی کرنی بھائی

ایہ سب تواضع حضرت آہی روح البیانوں لیا
تے نزدیکی اونہاں پڑہن قرآن تے سحری جاگن
تے سالک نوں نہیں لازم مسکیناں تھیں کرن جدائی

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ
مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا
دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا
لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝

اور پکارینگے رہنے والی آگ کے رہنے والوں بہشت کے کو یہ کہ ڈالو اوپر ہمارے پانی سے یا
اوس چیز سے کہ روزی دی ہے تمکو اللہ نے کہیں گے تحقیق اللہ نے حرام کیا اون دونوں کو اوپر کافروں کے
جنہوں نے پکڑا دین اپنا تماشا اور کھیل اور فریب دیا اونکو زندگانی دنیا کی نے پس آج بھول جاوینگے ہم
اونکو جیسا بھول گئے تھے وہ ملاقات دن اپنے کی جو یہ ہے اور جیسا تھے ساتھ نشانیوں ہماری کے انکار کرتے ہیں

تے دوزخ والی لوک پوکارن جنت والیاں تائیں
اونہاں تھیں کجھ دیہو اساں بھی جنتی کہن جواباں
پھڑیا دین اپناں جنہاں کھیڈ تماشا نفس ہوائیں
جیوں اُتھ ایہہ دن بھلی اوہ تویں اج اساں اونہاں بھلایا
دوزخی اہل اعراف تائیں جاں جنت جاندے پاسن
اساں ربا ملی اجازت ایہ جو ویکھی اہل جناناں
جو سانوں بھی کجھ دیہو جو تساں پاس نہ کمی نعیماں
اُنہاں دیہو جواب جو نعمت جنت ہوئی حرام تساہاں
تا ایہہ کھانے میوے جنت شربت عیش بہاراں
ایہ کرن سوال جو دنیا اندر بندے رہے شکم دے
جس حالت وچہ موئی اوہا حالت مُڑے اونہاں نوں
تے جنت والی دنیا دیوچہ رہے پیاسے بھکھے

جو میوے آب نعیماں ہویاں رب تھیں تساں عطائیں
حرام کیتے رب اہل کفر تے آپ نعیم صواباں
تے دنیاوی زندگانی پایا دھوکھی وچ اونہاں تائیں
تی آتیاں ساڈیاں نال اونہاں نے سی انکار کمایا
خویش پیاری دوست یاراں کر اُمید الاسن
انہاں ملی اجازت ویکھ پرانیاں یاران کہن عیاناں
کرن پوکاراں ترلے لیسن کہی رب قلب سلیماں
جی دنیا وچہ اساں آکھی لگدی چلدے نیکی راہاں
حلال تسانوں ہوندا ہن تسیں ناحق کرو پوکاراں
وچہ حرصاں کھانیاں عیشاں رجھی اُٹھس نال الم دے
جویں جو کم کردا جو مویا اوسی حالت حشر بچھانوں
رنج تکلیفاں جالیاں اکثر کھادے رکھے سکھے

Marfat.com

نہ دینا وچہ جنہاں طعام لذیذ اتے نہ حب ٹھنڈے پانی
جنت وچہ اونہاں کارن عیش اتے خوشی ہووے من بھانی

پس بندہ بے پرواہ ہووے بونہہ طعام شرابوں پیارے
بھاویں کیڈک سختی اندر ہووے پیاسو ہارے

کسی کہیا میں ابن عباسوں پچھیا صدقہ افضل کیہڑا
فرمایا آب جو نہیں ڈٹھا تساں جنہاں دوزخ ڈیرا

اوہ جنتیاں تھیں کر فریاداں طلب کریسن پانی
قَالُوْٓا اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ ہی ارشاد جویں رحمانی

تے سعد اصحابی دی جد مادر ہوئی فوت پیارے
تا پچھیوس حضرت تھیں کیا صدقہ بہتر جو تس تارے

تا حضرت آکھیا پانی سن اصحابی کھوہ کڈھایا
تے نبی کہیا ایہ مادر سعد دی کارن کھوہا آیا

دوزخ وچہ ہک کھوا وہ ایڈا ڈوہنگا خلقیا سائیں
جی ستر سال چلے کوئی اوسوچ تھلے پہونچے ناہیں

جو اوسدی وچہ داخل ہوسی سوئی بھولایا جاوے
تے کنوں ترغیب روایت وچہ تفسیر خلاصی لیاوے

بھولایا چاہی جاں کسی بندی نوں رب پاک الارن
تس ہک صندوق آتش دی وچ رکھ آتش تیز جلاون

بند کرکے وچہ اوسدے اوسنوں قفل آتش دا لارن
پھر ہور صندوق آتش دی وچ رکھ آتش تیز جلاون

پھر اوسنوں بھی لا قفل آتش دا اوس کھو وچہ گاوے
بھلا دیون تھیں مطلب اوس کدے رحمت نظر نہ پاوے

وچ اس حدیث دلیل جو خویشاں پہونچی اجرا شیائیں
جویں اہل سنت دا خاص عقیدہ روح البیانوں پائیں

تے پانی ہویا خاص اسجہت جو وچ زمین حرم دے
پانی دی سی بہت ضرورت پاسوں ملک عجم دے

تے دوزخ بھی ہی گھر گرمی دا جس ایہ گرمی جالی
سنگ بھکھ پیاس دوبارہ اس ناہ سختی دوزخ کالی

پھر اس عبرت دی بعد بیان تعلیم نصیحت آئی
تا ذوقوں ناہ دل دہن تسلی آیت اگلیوں آئی

وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ
هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ
قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَا
اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ع ۶

اور البتہ تحقیق لائی ہیں ہم انکے پاس کتاب کہ مفصل بیان کیا ہی ہمنے اوسکو اوپر علم کے واسطے ہدایت اور رحمت کے واسطے اس قوم کی کہ ایمان لائے ہیں نہیں انتظار کرتے مگر ظاہر ہونے حقیقت اوسکی جسدن آویگی حقیقت اوسکی کہیں گے وہ لوگ کہ بھول گئے تھے اوسکو پہلے اس سی تحقیق آئی تھے بھیجے ہوئی پروردگار ہمارے کے ساتھ حق کی پس آئی ہیں واسطے ہمارے سفارش کرنیوالی پس شفاعت کریں واسطے ہمارے یا پھیری جاویں ہم پس عمل کریں سوائے اوسکے تھے ہم عمل کرتے تحقیق ٹوٹا دیا

اونہوں نے جانوں اپنی کو اور کھویا گیا اُن سے جو کچھ تھے باندھ لیتے

تے آندی اساں کتاب علم تھیں دسی کھول بیاناں
ہُن انتظار ہی کس دا سرکش کفاراں دے تائیں
تاویل اوسدی جد آجاسی اتے پردی جاہن اُٹھائے
جو ٹھیک رسولؐ خدا سا ڈیدی سچی بات لیائے
یا ول دنیا موڑی جائیے کریئے نیک کمائی
تے ہی اونہاں گھاٹا دتا جاناں اپنیاں تائیں
خواہش کرن کفار جو دنیا ول پھر مُڑن دوبارے
تا بھی اوسی راہ چلّن جس راہوں ہٹکے جاندے

ہدایت اونہاں لوکاں جہت جو ہوئے اہل ایماناں
جو ہووے بیان مراد اُس دیکھن اکھیں ایہ بلائیں
کہن جواب بہا دنیا اندر محل قرآن سو ہائے
پس کیا کنوں شفیعاں ہی کوئی ہو شفیع چھوڑائے
باہجہ اونہاں عملاں دی جو آہی کردے دنیا جائی
تی ہویا گم اونہاں تھیں جو سن نبہدی جھوٹھ بنائیں
تا نیک اعمال کماون پس جی موڑی جاہن نکارے
جویں مثنوی وچہ مطابق اسدے مولانا فرماندے

مثنوی مولانا روم

قصۂ آں آبگیرست ای عنود　　که درو سه ماهیی اشگرف بود
چند صیادی سوی آن آبگیر　　برگذشتند و بدیدند آں ضمیر
پس شتابیدند تا دام آورند　　ماهیاں واقف شدند و هوشمند
آنکه عاقل بود عزم راه کرد　　عزم راه مشکلے تا خواه کرد
گفت با اینها ندارم مشورت　　که یقیں سستم کند آں مقدرت
مهر زاد و بود بر جانشاں تند　　کاهلی و حق شاں بر من زند
مشورت را زنده باید نکو　　که ترا زنده کند آں زنده کو
نیست وقت مشورت هیں راه کن　　چوں علی تو آه اندر چاه کن
محرم آں آه کیمیا آمد و بس　　شب رود پنهاں دوئی کن چوں عسس
سوی دریا عزم کن زیں آبگیر　　بحر جو و ترک کرد ایں آبگیر
سینه را پا ساخت می رفت آں حذور　　از مقام با خطر با بحر نور
رنجها بسیار دید و عاقبت　　رفت آخر سوی امن و عافیت
خویشتن افگند در دریای ژرف　　که نیاید حد آنرا هیچ طرف
پس چو صیاداں بیاوردند دام　　نیم عاقل را ازاں شد تلخ کام
گفت آه من فوت کردم فرصه را　　چوں نگشتم همرهٔ آں رهنما
برگذشته حسرت آوردن خطاست　　باد ناید رفته یاد آں هباست
لیک زاں نیندیشم و بر خود زنم　　خویشتن را این زماں مرده کنم
همچناں مرد و شکم بالا فگند　　آب گاه کردش نشیب و گاه بلند

لہ یعنی کفار ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں اور انکار کرتے ہیں اور نہیں وہ ایمان لاتے قرآن مجید پر وہ امید اور توقع نہیں رکھتے مگر اسبات کی کہ انکو مرسلونکی زبان سے عذاب کا وعدہ ملا ہی اور تحقیق ٹھکانہ اونکا دوزخ ہی اور اگر یہ آ بھی جاوی اونکو تاویل یعنی قیامت جس کا وہ انتظار کرتے ہیں جو کہ دن جزا کا ہی تو پھر سب کے سب کام پھیرے جائینگے طرف اوسکی پھر کہینگے وہ یعنی جنہوں نے قرآن مجید پر عمل کرنے سے ترک کی بلکہ قرآن اور قیامت کے وہ سخت منکر ہیں جب عذاب نظر آئیگا تو اقرار کرینگے اپنی جانوں پر کہ خدا کے مرسل آئے لیکن اوسوقت کا اقرار کرنا کچھ فائدہ نہ دیگا یعنی کفار اقرار کرینگے کہ رسول ساتھ اسناد اور اس بات کے کہ ایمان اور تصدیق اور حشر اور قیامت کے دن اُٹھایا جانا اور عذاب اور ثواب سب حق اور درست ہیں۔ کفار ان باتونکا اقرار عذاب کو آنکھوں سے دیکھکر کرینگے مگر کچھ فائدہ نہ ہوگا پس کہیں گے کہ کاش ہمارے لئے بجز عذاب کے کوئی بھی راستہ اب نجات پانیکا نہیں مگر کوئی شفیع بنایا چاہئے جو ہماری شفاعت کرے یا ہمیں دنیا کی طرف لوٹا دیا جاوے تاکہ ہم عمل کریں سو احسن اعمال یعنی توحید اور حاصل کرنا ایمان کا بدلے کفر کے اور اطاعت کرنا بدلے نافرمانی کے پس ان منکروں کو جو وہ طلب کرینگے کچھ نہ دیا جائیگا پس اونکی جانوں کے لئے نقصان کا اظہار ہو جائیگا اور ہلاکت جب اونہوں نے اول بار دنیا میں ہمارے حکموں کو جھٹلا دیا اگر اب واپس کئے جاویں تو پھر بھی کفر ہی کرینگے

Marfat.com

ہر یکی زاں قاصداں بس غصہ بُرد
کہ دریغا ماہئی بہتر بمُرد
پس گرفتش یک صیادے ارجمند
پس برو تُف کرد و بر خاکش فگند

غلط غلطاں رفت پنہاں اندر آب
ماند آں احمق ہمی کرد اضطراب
از چپ و از راست می جست آں سلیم
تا کہ بجہد خویش برہاند حلیم

دام افگندند اندر دام ماند
احمقی او را در آں آتش نشاند
بر سر آتش بہ پشت و تابہ
با حماقت کرد او ہمخوابہ

او ہمی جوشید از تف شعیر
عقل میگفتش الم بانگ نذیر
او ہمی گفت از شکنجہ از بلا
ہمچو جان کافراں قالوا بلیٰ

باز میگفتے کہ گر ایں بار من
واز ہمہ زیں محنت گردن شکن
من نسازم جز بدریائے وطن
آبگیرے را نسازم من سکن

آب بیحد جویم و ایمن شوم
تا ابد در امن و صحت می روم
آں ندانست از نتیجہ رنج بود
نی ز عقل روشن چوں گنج بود

میکند او توبۂ پیر خرد
بانگ لو ردّوا لعادوا می زند

توں کریں فکر کجہ حال اپنے دا لمیاں چھوڑ امیداں
جویں پیر غزالی کرسا ناندا کیتا ذکر نویداں

کرسان پہلی جویں زمیں سوارن بوٹے گھاس مریندے
خوب سوہاگے سیّاں لاون سو مشکل سر سہندے

کجہ رات رہندی اُٹھ ٹرن گھراں تھیں اندر سردی پالے
لالا سیّاں وتّر دبّن کارن فصل کمالے

انّ اپنا پھر کڈھ گھراں تھیں نال امید فضل دے
وچہ زمین رلاون دانے خادم رہن فصل دے

کلّر گھٹے پاون لیا لیا دوروں اوپر کھیتاں
پانی دانت خیال رکھن تا پکن جدوں براتاں

تا کٹن کھیت خوشی سنگ اپنی فضل کیتا رب سائیں
تا وڈی بلند لاون کھلواڑی محنت اجر عطائیں

تکلیفاں کجہ جال پچھوں خود بیٹھے کھان سو کھالے
جو موسم کھیت بہن گھر آکڑ غفلت نال رزالے

اوہ فصل وقت مینہہ دیکھن تنہاں کر حیرت آہ مارن
جاں ڈانوانڈول محروم ہوون تا کھیتی قدر شمارن

جاں گذری وقت زراعت وت مڑ جھریاں نفع نہ کائی
الدنیا مزرعۃ الاخرۃ دنیا کھیتی قیامت آئی

جنہاں دلدی زمیئوں بوٹے حرص ہوا شہوات نفسانی
ماری خوب اتی ہل اخلاص اذکاروں دل نورانی

تے معرفت دا بی ڈال ندامت توبہ دتا پانی
جہد ریاضت والے کلّر پاندا [illegible]

تا فصل پکے اس قرب وصال سجن دا ہووے دائم
جو اس برعکس ہوئیا اس بعد پیاریوں قیامت قائم

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ

تحقیق پروردگار تمہارا اللہ ہی جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو بیچ چھ دن کے پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے

ٹھیک تساڈا رب اوہ ہی جس زمین آسمان اوپائی
وچہ مدت چھ روزاں پھر استوی عرش اوپر فرمائے

ہی ٹھیک تساڈا رب جس خلقیا زمین آسماناں تائیں
وچہ مدت چھ روزاں پھر استوی عرش اوپر تس آہیں

وچہ قدر اچھی روز اندازی جو تدایہہ دن راتاں نا ہے
تے قدرت ہی رب نوں وچہ لحظے پیدا کری چھاہی

آہستگی دی تعلیم دیون دے کارن حق تعالیٰ
وچہ مدت چھ دن خلقے تا جو جانن لوک کمائی

آہستگی ہے رحمانوں جلدی کرن شیطانوں آئی
والعجلۃ من الشیطان والتانی من الرحمان جو بنی کہیائی

مثنوی مولانا روم

مکر شیطان است تعجیل و شتاب
خوئے رحمان است صبر و احتساب

با تانی گشت موجود از خدا
تا بہ شش روز ایں زمین و ایں سماء

ورنہ قادر بود کز کن فیکون
صد زمین و چرخ آوردے بروں

ایں تانی از پئے تعلیم تست
صبر کن در کار دیر آید درست

نہ جلدی کرنی بہتر مگراں بعض کماں وچہ آئی
جویں توبہ کنوں گناہاں اسوچ چاہئی دیر نہ لائی

تے ادا کرن جھب قرض جاں اوسدی مدت ہوئی برابر
بھی وچہ مہمان نوازی لازم جلدی کرن برادر

ہور بعد بلوغ شتاب وواہن کواریاں لڑکیاں آیا
بھی جلدی دفن میت وچ غسل جنب تھیں جھب فرمایا

بھی نیکی کردیاں ڈھل نہ کیجے نہیں وساہ عمر دا
وچہ طاعت ربدی فرصت مندی کر جھب عمل جو سردا

حکیماں فلسفیاں دا اس آیت وچہ رد ہویائی
جو سنگ قدرت اختیار اپنی رب زمیں اسمان اوپائی

تے اوہ فاعل مختار نہ جانن رب قادر دے تائیں
جو آکھن بے اختیار الٰہوں بنیاں ایہ اشیائیں

اشارات

روحاندی اسمان اتے زمیاں دلدیاں اساں اوپایاں
وچہ چھ روزاں جو چھیاں ہزاراں سالاں ہین اتھایاں

ایہ آدم تھیں لگ شاہ رسل تک مدت ہوئی ساری
جو ختم نبوت حضرت اوپر اگاں ولایت جاری

ہی عرش عظیم خدا دا قلب مبارک ختم رسالت
تجلی جامع اسموں ربدی اوس دل تے ہر حالت

جو کل اوصاف حمیدہ جمع ہوئے وچہ شاہ رسل دے
جویں انک لعلی خلق عظیم حق حضرت ہادی سبل دے

تے ثم استوی علی العرش ہی متشبہاتوں جملہ سارا
لفظ اسدے پڑھ چھوڑن ہی تفسیر اسدی آشکارا

جو عرش سندے اٹھ معنی استوی دے ست معنی آئی
نہ خبر یقینی کیہڑا معنے اتھ مراد ہویائے

۱ تاکہ لوگ ہر ایک کام میں تدریج اور آہستگی کا لحاظ رکھیں اور زمین و آسمان کی پیدائش کا حال تفسیر نبوی جلد اول ربع اول میں مفصل موجود ہے دوبارہ لکھنے کی حاجت نہیں ۱۲ حلوائی عفی عنہ ۲ جو کہ ایک دن نزدیک حق تبارک و تعالیٰ کے ہزار سال کا ہوتا ہے جیسے کہ اللہ اپنی پاک کلام میں فرماتا ہی کالف سنۃ مما تعدون یعنی مثل ہزار سال کی ہے اُن سالوں میں سے جو تمہاری گنتی میں آتے ہیں اللھم اغفر لمؤلفہ ولمن سعی فیہ ۱۲ ۳ یعنی ساتھ اسم جامع کے یہ ایک نام ہی اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے اسمیں ایک اشارہ ہے کہ جملہ انبیاء کے وصف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ذات بابرکات میں جمع فرمائے ہوئے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اولئک الذین ھدی اللہ فبھدٰھم اقتدہ یعنی جنکو اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی اونکی ہدایت کا آپ اقتدا کرو۔ یعنی اپنی ذات پاک میں وہ تمام اوصاف حاصل کرو اسکی تفسیر گذر چکی ہے اور آپ معراج کی رات میں تمام نبیوں سے بڑھ گئے جو مطابق معراج کے انبیاء کو معراج ہوئی سو مثل آپکی کسی کو نہیں ہوئی جو ساتھ ان آنکھوں کے پروردگار عالم کو دیکھ لیا ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ

ہن تاہیں مختلف معنی اسدی آئے وچہ تفسیراں
اس لفظ جویں تشابہ ایویں معنی ایس نظیراں

جو استقرار دی معنیوں رب دا عرش مکان ٹھہراوی
اوہ کافر ہویا ایس عقیدیوں مومن شک نپاوی

تے لکھوی عرش مکان خدا دا ثابت کری اتھائیں
عقیدی پہلیوں تائب ہویا حاشیئے اُپر منائیں

تے وچ زینت الاسلام استائیں اوس خود کفر بتایا
زینت وچہ جو کفر سو وچہ تفسیر السلام ٹھہرایا

ہن[1] چیلے لکھوی زینت منن یا تفسیر جو اوسدی
فرق زمین آسمان دوہا نوچ گل منیوی کسدی

خاتمہ کتاب

شکر خدا دا جلد تریجی ختم گئی ہو ساری
سورت مائدہ تے انعام اعراف سورت کجھ پیاری

وچہ جلد چہارم جی رب چاہیا منزل دوجی مکے
وچہ پندراں جلداں کامل ہوسی ہین ارادی پکے

تے جیکر عمر وفا نہ کیتا موت سینہے آئے
تے ایہ خدمت عاجز پاروں چھٹ تقدیروں جائے

تا ولد اٹکڑہ نور اکھیں دا برخوردار پیارا
شاہ محمد لطیف[2] میرا دلبند فرزند سوہارا

ہے امید جو اس خدمت نوں اوہ محکم تھہ پاسی
نال ربیدی یاری اوسنوں آخر تیک پوچاسی

وچہ اس جلد مبارک بھی اونہاں کوشش کیتی بھاری
تاہیں پہلی منزل پاسوں اسوچہ صحت کاری

کاغذ تے خط عمدہ اسدا ہویا فضل الٰہوں
ہوئی ختم ہی پونے چوی جز وچہ زیور پہن اصلاحوں

تے سوا روپیہ قیمت اسدی بن محصولوں آئی
ایہ قیمت کاغذ تے خط سندی ہور نہیں گل کائی

روح البیان اتے روح المعانی کنوں عرائس نالے
ذکر تصوف بھریا اسوچہ نال اسلوب کمالے

[1] مفصل ذکر تفسیر نبوی جلد دوم کے شروع میں موجود ہے اور لکھوی کی افراط تفریط ہمارے رسالہ شمول الوہابیہ فی تردید النجدیہ میں مفصل موجود ہے ۱۲ فقیر حلوائی عفی اللہ عنہ

[2] جامع العلوم ظاہری و باطنی معلے الالقاب جناب مولانا حضرت مولوی صاحب جی دام ظلکم سنت سید الابرار کے بعد واضح رائے عالی ہووے کہ فقیر بفضل خدا بخیریت تمام ہے خیریت مزاج المبارک از درگاہ لم یزل [illegible] یہ ہے کہ نوازشنامہ فیض شمامہ بساعت نیک انتظار میں شرف صدور لایا باعث تسکین دل بیقرار کا ہوا جو کچھ جناب نے تحریر [illegible] آنکھوں پر لگایا آپ رویا اوروں کو رولایا کہ بندگان خدا کو خدا کیواسطے کیسی کیسی تکلیفیں ہوتی ہیں اور برداشت فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے بندوں کا ایسا ہی حال ہے جو کچھ لطیف شاہ نے انکے بموجب تحریر کیا ہو ہمیں اسمیں کوئی دریغ نہیں ہے جبکہ ہم سارے آدمی اپنے گھر کے بھی دعوی جماتے ہیں کہ ہم سارے آپکے غلام ہیں جس طرح پر آپکا دل خوش ہو جاوے ہم کرنے کو تیار ہیں آپ اس بات پر خوش ہو جاویں تو ہماری عین سعادت ہے کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ درویشوں کا خوش کرنا گویا خدا کو خوش کرنا ہے سب مال اولاد خدا کی ہیں تو بھلا خدا کی بندوں سے کس طرح انکار ہو سکتا ہے اور میں تحریر کر دیتا ہوں کہ لطیف شاہ اپنا لڑکا خدا کی واسطے مولوی نبی بخش صاحب حلوائی لاہور والوں کو دیدیا اب میرا کوئی تعلق دنیاوی اس سے نرہا یہ لڑکا لطیف شاہ مولوی صاحب مذکور کا بیٹا ہوا اب آپکا اختیار ہے جس طرح چاہیں کریں خواہ پڑھاویں خواہ دوسرا کام کوئی اور کراویں ہمیں کوئی دخل نرہا اب عزیزی لطیف شاہ کو واضح ہووے کہ ہمارا کوئی تعلق دنیاوی عزیز سے نرہا اب مولوی صاحب کو اپنا والد حقیقی قرار دیویں اور خوب تابعداری کریں فقط بخدمت حضرت جناب حافظ جی صاحب فیاض زمان اچھرے والوں کی خدمت میں دست بستہ آداب و سلام عرض کر دیویں جملہ یاران و حاضرین مجلس السلام علیکم قبول باد۔ عزیز محمد غنی و میاں محمد اسمٰعیل شیخ دین محمد نمبردار و شیخ تاج الدین وغیرہ داخل طریقہ عالیہ کا السلام علیکم۔

فقیر محمد شفیع از بھرتھ ڈاک خانہ خاص تحصیل ضلع گورداسپور ۹ جمادی الثانی ۱۳۲۱ھ یکم ستمبر ۱۹۰۳ء

Marfat.com

روح البیان اتے روح المعانی پہلی ملیاں نا ہاں
نہیں تے دونویں پہلیاں ملدان خالی رہندیاں ناہاں

پر وچہ دوجی جلد عرائس کنوں تصوف ہاتاں
تفسیر آیاتوں پچھے پچھے ہویاں ذکر سخاتاں

پہلی جلد جو اس نعمت تھیں اکثر خالی آہی
ہن اُپر حواشی روح البیانوں ذکر ہویا کجھ بھائی

شان نزول اتے قصے سچے سخن اکثر اولیا واں
رد گمراہاں فرقیاں کتب اونہاندیوں نالی لیاواں

فقہ مسائل ہور حدیثاں اکثر اس وچہ آیاں
سراج منیر خطیب تے در منثوروں ہین گواہیاں

ربط آیات معنی سورتاں دے وچ اسدے کڈھ کنوں تفسیراں
لکھیا تا جو سمجھ سو کھالی آجاوے کجھ ویراں

علم تصوف بھریا پیتا مثنوی رومی نالے
شعر جامی ہور سعدی حافظ صائب کنوں کمالے

نجدی فرقہ لامذہباں وارد ہویا ہر جائیں
نال دلائل پچے جسو چہ کرن نہ چون چرائیں

اس تفسیر مبارک دیوچہ عرق ریزی جو ہوئی
اوہ اہل علم تے روشن دسن حاجت مول نہ کوئی

شہر لاہور حویلی دروازیوں باہر عاجز رہندا
وجہ معاش کسب حلوایاں خادم دین سو ہندا

تے طالب اپنا پتہ نشانی واضح لکھن تمامی
ڈاک خانہ تحصیل ضلع خود موضع نام گرامی

بس حلوائی کر ختم سخن پڑھ رب نوں حمد ہزاراں
بھیج درود سلام نبیؐ تے سن کل تابعداراں

تمت

چند ابیات بطور تقریظ از اخفر سراج الدین ساہو والیہ کاپی نویس تفسیر ہذا

امام مسجد نجتاور والی شہر وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

واہ وا مولوی نبی بخش جی رحمت ربدی ہووے
اس تفسیر تساڈی وچوں نور ہدایت چووے

ہر اک حرفوں نور افشانی گویا جھڑن ستارے
دیوی مولا تساں جزائیں اپنے فضلوں تارے

ایماں دی بنیاد رکھی جے وچہ تفسیر سوہاری
داخل ہوسی اسنوں پڑھ پڑھ اُمت جنت ساری

ہر اک شعر تساڈا حضرت پُر ہے اندر دراں
دشمن رہسن دراں اندر خوب چلایاں کراں

اہل ایماناں خاطر حضرت لایاں جے روشنایاں
مشرک تے مرتداں والیاں دھوڑاں خوب دھمایاں

عطر نچوڑ وچوں تفسیراں اسنوں قسماں بسایا
رافضیاں تے لامذہباں نوں ڈاہڈا رونا پایا

علم لیاقت خاص تساں تھیں منیاں اے سنگ کاری
کھوٹ ہٹاسی کھرا وکھاسی کڑھن ٹھگ بازاری

Marfat.com

خالص موتیاں کنوں تساں ایہ ڈبہ بھریا اعلیٰ
ہراک دی ہی لکھاں قیمت سندر روپ نرالا

خام ہمیشہ خامی اندر رہسن سردی کھاسن
پختہ رہن ہمیشہ پختہ نت قربانی جاسن

برکت والے تھے تساڈی نسخوں کلک چلائی
بے راہاں دی کینی کتری ردّی کر دکھلائی

اندک تے بسیاری اسوچہ کتے نہ نظری آئی
اصلی کل کیفیّت اسوچہ بھری ہوئی دانائی

قربت رفعت والے درجے اتھیں ہون اظہاراں
باطن اندر داخل ہوندے ربدے نور انواراں

بالکل فرق نہ رکھیا اسوچ رمز نہانی والے
معنیاں تھیں پر معنی کیتی نیک نشانی والے

حرف اوکھیرے لغتاں وچوں کر کے حل دکھائے
شوقاں نال ہزاراں سنوں وچہ تصنیف لیائے

لعل لباں تھیں جھڑی تمامی خاطر خاص عوامی
پئی چمکدی ماہ بدر جیوں ایہ تفسیر تمامی

جنھوں ڈٹھا اوہوا سنوں نال محبت پڑھدا
نجل بخیلی کرنے والا رہسی ہر دم سُردا

شعر بلاغت والا سارا نال فصاحت بھریا
جیہڑا اسدی منزل کرسی سمجھو اوہو تریا

حق حق کُل بیان ہویا ہے باطل جڑھوں گویا
جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ واہ واصادق آیا

عشق الٰہی اندر حضرت تسیں رہو مستانے
نبوی ایہ تفسیر لکھی جے لکھ لکھ نے شکرانے

ایہ تفسیر تساں ہے حضرت توشہ عمل بنایا
جنت وچہ فردوس بریں دی خوب ذخیرہ لایا

اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ تساں نیکی تخم لگایا
نیک انگوری اگ کھلوتی بدل رحمت چھایا

صدر عزّت تے رب بٹھلایا اندر کل حلوایاں
نص حدیثوں گلاں کردے مٹھیاں جیوں مٹھیایاں

یارب اپنے فضل کرم تھیں سوہنی جھڑی لگائیں
دینی خدمتگاراں اوتے مینہ کرم دا پائیں

ایہ تفسیر سوہنی ساری دائم چمک دکھاوے
ذرّی ذرّی اندر اسدا نوری جلوہ آوے

دنیا وچہ ظہوری ہووے ربدی وحدت والی
کفر شرک تے ظلمت چھاوی اوتھے ہووے اجالی

مقصد والے رستے ڈیول ہوسن راہنمایاں
راہ فیروزی والا پھڑسن جاناں جیہناں فدایاں

سراج الدین وچارا عاجز کردا رہے دُعایاں
بخشی بخشن تے کریں عطایاں رحمت والیا سائیاں

بخش طفیل نبیؐ دی مینوں تیں نیک ٹکاناں
بیں عاجز دی کشتی سنداوڑک توہیں مھاناں

مینوں کنوں کتابت اسدی صالح اجر دلائیں
کوشش نال کتابت اسدی کیتیم صبح مسائیں

شکل نرالی کڈھی اسدی محنت شاقہ کر کے
حاشیے اسدے اردو کیتیم مساں مساں مرمر کے

قلم لگایا جلی تمامی اندر متن سوہارے
زیور طبع پہنے گی جسدم جھبڑسن نور ستارے

اہل ایماناں سبھناں بخشیں اپنا رحم کمائیں
نبیؐ صاحب دے جھنڈی تھلے جنت جگہ دلائیں

Marfat.com

اسمٰعیل لاہور اندر جو تاجر کتب گرامی
چاول اعلےٰ قسم تجارت نالے رکھدا نامی

باس متی تے مشکن اعلےٰ رہے فروخت کردا
رکھے ہر اک قسم کتاباں رب تھیں ہر دم ڈردا

الہ بخش بن جان محمد خاص برادر زادہ
مدھ قدیموں عزت والا اینہاں دا خنوادہ

بنگلے وچہ ایوب شاہی دے رکھن خاص محلہ
خلق محمدی دوہاں دھرانو چہ کٹ کٹ بھریا اللہ

اونہاں ایہ تفسیر گرامی عاجز تھیں لکھوائی
میں بھی اسدی وچہ کتابت کمی نہ رکھی کائی

یعنی اسمٰعیل صاحب نے ۱۲
اسنوں کرو خرید شتابی بھائی اہل اسلاموں
ہدیہ دی دے شکر کماؤ پڑھ پڑھ نیک انجاموں

مشکل حل ہوئے جے ساری لکھے خوب اشارے
نعمت فرقانے دے کھلے ہین خزاین ساری

غنچے ہون شگفتہ سارے پیاری اس تفسیروں
ماخذ اسدا ہے بیضاوی تے تفسیر کبیروں

خازن اتے مدارک سمجھو تے تفسیر عباسی
ہور حسینی اتے عزیزی رحمت رب لیاسی

روح بیان عرایس وچوں نالے ماخذ آیا
پھٹے فیضاں والے چشمے قلب قلوب سدھایا

کل مشحون تصوف پاروں اسدی نظم نیاری
وچہ حواشی گوجھیاں رمزاں ہویاں نے اظہاری

رومی سعدی جامی کولوں نظماں خوب سجایاں
ٹھیک ٹکانے اوپر رکھیاں مطلب نال سوہایاں

فرق مخالف ردی کیتے بین نال دلیلاں
نرم زبانی ورتی ساری جیونکر اصل اصیلاں

صرفوں نحووں منطق پاروں نبی بخش یگانے
بے راہاں دے دور گوائے کل اعتراض پورانے

اس تفسیر مبارک پاروں اڈیاں کفر سیاہیاں
پڑھن جو ہون منور استھیں پاکے نور صفایاں

فرد یگانہ دیں پرور ہے خدمتگار اسلامی
پیشہ ہے حلوایاں والا وچہ لاہور مدامی

دہلی دروازے تھیں باہر رہے دوکان کرنیدا
روحانی جسمانی خورشاں طالب تائیں دیندا

منگ دعا سراج الدیناں ہتھ دعا اٹھائیں
مولوی جی نوں اس تفسیروں صالح اجر دلائیں

بس کریں تقریظ ایتھائیں تھوڑی وچ موکائیں
بخشش منگیں ربدے پاسوں جو ہی تیرا سائیں

بہ تصحیح خاکسار دیوان کرم الٰہی حنفی۔ قادری سلحالوی
کاپی ریڈر حال مقیم لاہور۔ بازار چوہٹہ مفتی باقر
کوچہ گلاب گلی متصل کٹرہ
حکیم ولیشاہ

کاپی نویس تفسیر ہذا عاجز
سراج الدین ساہو الیہ

امام مسجد بختاور والی مشہد
وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

Marfat.com

دلائل القویہ فی اثبات [illegible]

اس میں مقلدوں و غیر مقلدوں کا مباحثہ ہے اور اس کتاب میں پینتیس ۳۵ عالموں کے فتوی [illegible]

جامع الشواہد

یہ ایسی کتاب ہے کہ غیر مقلدوں کو اُن کی کتب کے حوالے دیکر جواب شافی [illegible]

تحصیل العرفان فی آداب [illegible]

زمانہ حال میں اکثر لوگ آداب شیخ اور آداب [illegible]

منگا کر مطالعہ کر کے سبق [illegible]

فصل اول

فصل دویم

فصل سویم

فصل چہارم

علاوہ ازیں [illegible]

مصنفہ حضرت مولانا [illegible]

سگ درگاہ میراں شوہر [illegible]

یہ کتاب جناب [illegible]

چھپوائی گئی [illegible]

غوث [illegible]

۱	مقدمہ [illegible]
۲	[illegible]
۳	[illegible]
۴	[illegible]
۵	[illegible]
۶	[illegible]
۷	[illegible]
۸	[illegible]
۹	[illegible]
۱۰	[illegible]
۱۱	[illegible]
۱۲	[illegible]
۱۳	[illegible]
۱۴	[illegible]
۱۵	[illegible]
۱۶	[illegible]
۱۷	[illegible]

ملنے کا پتہ [illegible]

Marfat.com

مصنفہ مولوی عبد النبی قیمت ۱۲ ر	**محبوب الفقہ اردو**	جامی جلال الدین علیہ الرحمۃ قیمت ۱۲ ر

اس کتاب میں [illegible] فرائض و واجبات [illegible] مستحبات کا ذکر ہے تاکہ مسلمان تمام بیش بہا معلومات کی زیارت سے زیادہ نور حاصل ہو اور بحسن و سلامتی زمانہ کے [illegible] معلومات کے جواہر حاصل ہو سکیں معرفت اور حضوری میسر ہو۔ کیونکہ کمال معرفت کیلئے ہر حرف کا نام معلوم ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ روایت ہے کہ کلمی نماز اس شخص کی ہے [illegible] جو نماز کے فرائض و واجبات سے واقف نہیں ہے اس لئے اس مجموعہ کو احکام ارکان اور علم نماز و طہارت و عقائد دین اسلام پر مرتب کر کے ارباب [illegible] کے سامنے پیش کیا گیا ہے جس کی خوبی اسکی فہرست مضامین سے ظاہر ہے۔ صاحب مصنف علیہ الرحمۃ نے اس کتاب کو ایک سو تین باب پر منقسم کیا ہے [illegible] مسائل کا جمع کرنا بہت دشوار ہے کام مکمل کرنیکا موقعہ نہیں ملا یا مدارس سرکاری کی تعلیم نے انکو اتنی مہلت نہیں دی کہ اسلام پاک کے اصول [illegible] حاصل کرتے یہ سامان مسافر کے لئے بہت ہی تنبیہ ہے کہ مختصر الفاظ میں ان کو مسایل دینیہ میں پوری واقفیت اور آگاہی حاصل ہو

فہرست مضامین

	مضمون		مضمون		مضمون
[illegible]	[illegible]	۶۴	وتر اور تراویح	۸۵	سلم کے احکام
[illegible]	[illegible]	۶۵	زکوۃ کے احکام	۸۶	جزیہ کے احکام
[illegible]	[illegible]	۶۶	فضیلت علم	۸۷	سرقت کے احکام
[illegible]	[illegible]	۶۷	قرآن پڑھنے کی فضیلت	۸۸	شہید کے احکام
[illegible]	[illegible]	۶۸	امر معروف نہی منکر	۸۹	موت کے احکام
[illegible]	[illegible]	۶۹	سنت پر چلنے کا بیان	۹۰	استسقاء کا بیان
[illegible]	[illegible]	۷۰	انعام کھانے کے احکام	۹۱	زیارت قبور
[illegible]	[illegible]	۷۱	کھانے کے آداب	۹۲	مذمت سیر
[illegible]	[illegible]	۷۲	کپڑوں کا قطع کرنا	۹۳	منع مخالطت شیطان
[illegible]	[illegible]	۷۳	کپڑے پہننے کے احکام	۹۴	موجبات الفاظ
[illegible]	[illegible]	۷۴	دستار کی فضیلت	۹۵	فضیلت قرأت
[illegible]	[illegible]	۷۵	صبح اٹھنے کے احکام	۹۶	رسائل متفرقہ
[illegible]	[illegible]	۷۶	احکام مسند	۹۷	تنبیہ موعظت
[illegible]	[illegible]	۷۷	احکام معیشت عیال	۹۸	عدہ کی شریف کی فضیلت
[illegible]	[illegible]	۷۸	حقوق فرزندان	۹۹	فضیلت [illegible]
[illegible]	[illegible]	۷۹	حقوق والدین	۱۰۰	فضیلت [illegible]
[illegible]	[illegible]	۸۰	فضیلت کسب حلال	۱۰۱	فضائل [illegible]
[illegible]	[illegible]	۸۱	احکام ذخیرہ		[illegible]
[illegible]	[illegible]	۸۲	[illegible]		[illegible]
[illegible]	[illegible]	۸۳	[illegible] کے احکام	۱۰۲	فقیری کیا ہے
[illegible]	[illegible]	۸۴	[illegible] کے احکام		[illegible]

[illegible] وغیرہ کی [illegible]

[illegible] مطابعین

[illegible] حضرت [illegible] صاحب [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] مولوی سید محمد رمضان صاحب [illegible]

[illegible] جناب مولوی اصغر علی صاحب [illegible]

قیمت

[illegible] کا ہدیہ قیمت

[illegible] کے آخری تین [illegible]

[illegible] قیمت

ملنے کا پتہ: محمد اسمٰعیل تاجر کتب بنگلہ ایوب شاہ لاہور

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ کوئی شخص بغیر تصدیق

SCANNED & DIGITALIZED

Marfat.com